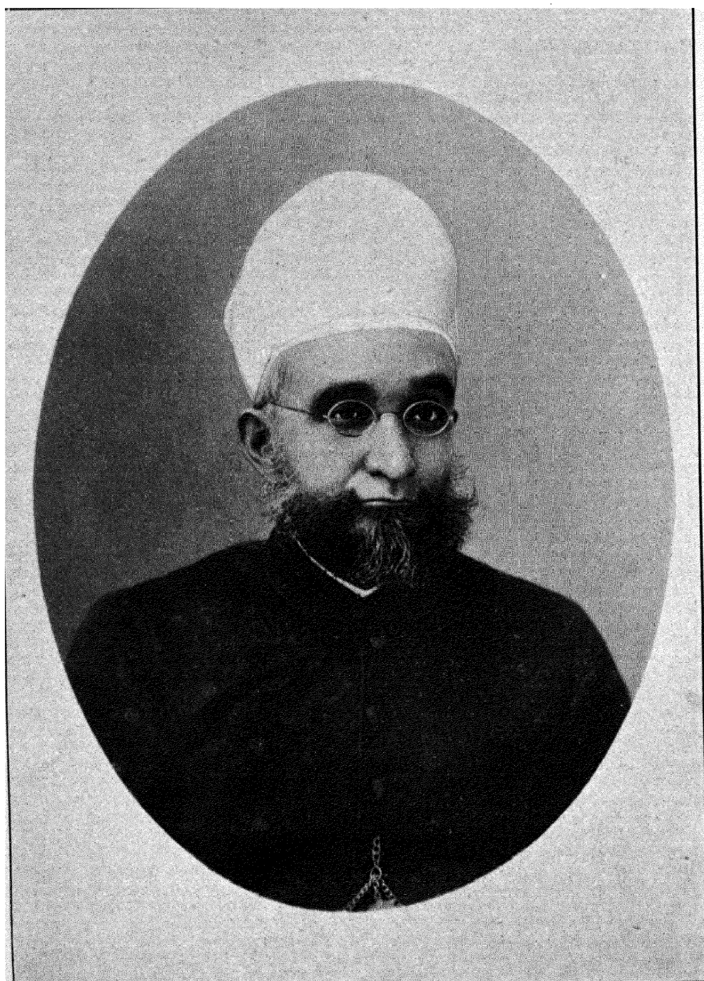
UNIVERSAL
LIBRARY

نواب عزیز جنگ بہادر مؤلف و مصنف



آصف اللغات

جامع الفاظ مفردہ و مرکبہ اصطلاحی و استعمال فارسی و امثال و مقولہای عجم ملتزم باسناد

متقدمین و متاخرین و معاصرین عجم و برای ہر یک لفظ ترجمہ یا محاورہ

زبان اردو مع اسناد کلام زباندانان ہند

جلد دوازدہم

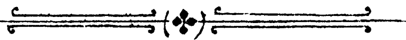
مؤلفہ خان بہادر شمس العلما نواب عزیز جنگ بہادر وظیفہ یاب حسن خدمت ملازمت علمی

سرکار آصفیہ

در سنہ ۱۳۳۶ ہجری مطابق سنہ ۱۳۲۷ فصلی

مطبوعہ مطبع عزیز المطابع حیدرآباد دکن

اعزاز و شکرانۂ اعزاز



اعزاز (۱) میں اپنی اس تالیف کی اعلیٰ کامیابی پر خداوند کریم کا شکرگزار ہوں اور یہ بات میرے لئے باعث افتخار ہے کہ اسکا نام میرے آقائے ولی نعمت حضور پرنور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے مبارک تخلص کو اپنے سر پر لئے ہوئے ہے اور اسکا آغاز آپ ہی کی مبارک جوبلی چہل سالہ کی تقریب میں ہوا۔

(۲) میں ہز اکسلنسی لارڈ منٹو بالقابہم گورنر جنرل ہند کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے براہ عنایت مجھکو اجازت عطا فرمائی کہ میں اس کتاب کا ڈڈی کیشن آپکے نام نامی سے کروں ۔ صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد بذریعۂ مراسلہ نشان (۴۲۵۸) مورخہ ۲۴ رجون ۱۹۰۹ء مجھکو اطلاع دیتے ہیں کہ ہز اکسلنسی آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپنے اُن کو ایسی عالمانہ تالیف میں اُن کی یادگار قائم ہونے کا موقع دیا۔

اعانت (۳) میں ہز اکسلنسی ویسرائے موصوف کا دل سے شکرگزار ہوں کہ آپ نے باجلاس کونسل

یہ حکم فرمایا کہ مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جاے پان پانسو روپیہ کا آنریرم (صلۂ تالیف) عطا کیا جاے

(۴) میں اپنے آقاے ولی نعمت اعلیٰحضرت والی سلطنت دکن حضور پرنور سرکار نظام ادام اللہ اقبالہٗ کا شکریہ بجان و دل ادا کرتا ہوں کہ سرکار ممدوح نے حکم فرمایا کہ سلطنت آصفیہ کے شاہی خزانہ سے بھی مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جاے سات سو اسّی روپیہ کی امداد عطا کی جاے۔

(۵) حیدرآباد کے امراے عظام سے جناب نواب فخر الملک بہادر معین المہام صیغۂ تعلیمات و عدالت و کوتوالی و امور عامّہ کی علم دوستی کا بھی شکر گزار ہوں کہ آپ نے اپنے خانگی خزانہ سے ہر تالیف کی ہر ایک جلد پر سو روپیہ کا اعزازی انعام مقرر فرمایا ہے

شکریہ عملی (۶) اگرچہ اس کتاب کی ہر ایک جلد کے پانسو نسخوں کی طبع کا حقیقی صرفہ بقدر ۱۲۴۵ سکۂ عثمانیہ ہے اور معاونین بالقابہم کی امداد کا مجموعہ بھی اسی کے قریب قریب ہے۔ لیکن محض اس خیال سے کہ پبلک کو نفع پہنچے میں نے جملہ نسخہاے مطبوعہ کو بلا لحاظ اپنے نفع کے مع حق تالیف کتاب بلا کسی معاوضہ کے پبلک لائبریریز۔ مدارس اور بعض شائقین و معاونین زبان فارسی کے لئے وقف کر دیا ہے۔ معزز ناظرین کتاب پر روشن ہے کہ یہ ۲۸ جلد کی کتاب ہے اور مؤلف کی ضعیفی کی وجہ سے کمال اہتمام کے ساتھ سال بھر مین ایک اور کبھی دو جلدین شائع ہوئی ہیں اور بظاہر مجھکو صرف خداوند کریم سے توقع ہے کہ میں اس کتاب کی تکمیل اپنی باقی ماندہ عمر میں کرسکوں۔ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر۔

پبلک کا فدائی

احمد عبد العزیز۔ نائطی

(خان بہادر شمس العلما نواب عزیز جنگ بہادر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی احسانہ کہ بفضل عمیمش دوازدہمی جلد این کتاب را باختتام رساند و اندرین روزہا صحت ما خیلے خوب ماند۔

موسم سرما روی نماید۔ خدایش بخیر بگذارد۔ چشم از معزز ناظرین این کتاب کہ دعاے خیر کنند۔

خادم شما

عزیز جنگ

مؤلف

از مال کہ بداں تجارت کنند **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان بمعنی سرمایہ ومال واسباب استعمال ایں می کنند و بقاعدۂ خود باتاے درازمی نویسند وبامصادر خود ہم مرکّب می کنند کہ در ملحقات می آید **(اردو)** بضاعت بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث پونجی۔ سرمایہ۔

بضاعت آوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکرایں کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ حاصل کردن بضاعت وباخود آوردن است وبس (سعدی شیرازی ؎) بضاعت نیاوردم الّا امید ٭ خدایا زعفوم مکن ناامید ٭ **(اردو)** بضاعت حاصل کرنا۔ اپنے ساتھ لانا۔

بضاعت بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکرایں کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بضاعت باخود بردن وحاصل کردنش (سعدی شیرازی ؎) بہشت آں ستاند کہ طاعت برد ٭ کرانقد سرمایہ بضاعت برد ٭ **(اردو)** بضاعت حاصل کرنا۔ اپنے ساتھ لیجانا۔

بضاعت داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکرایں کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ صاحب بضاعت بودن وبضاعت باخود داشتن (حافظ شیرازی ؎) چوتوکیمیا فروشی نظری بحال ماکن ٭ کہ بضاعتی نداریم وفگندہ ایم دامی ٭ **(اردو)** سرمایہ رکھنا۔ صاحب بضاعت ہونا۔ سرمایہ دار ہونا۔

بضاعت ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکرایں کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی بضاعت قراردادن است (حافظ شیرازی ؎) قناعت رابضاعت سازومی سوز ٭ دریں دورغنا دربی نوائی ٭ **(اردو)** بضاعت قرار دینا۔

بضاعت یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بضاعت حاصل کردن است (جمال اصفہانی ؎) زلفت از دنیا بضاعت ہای زیبا یافتہ ٭

لعلت از شکّر حلاوتہای فائق ساختہ۔ (اردو) بضاعت حاصل کرنا۔ مال و دولت پانا۔

موحّدہ باطای حطّی

بط بقول برہان بفتح اوّل وسکون ثانی کنایہ از صراحی شراب کہ بصورت مرغابی ساختہ۔ صاحب جامع ہمزبانش صاحب سوار السبیل گوید کہ معرّب است بمعنی بت کہ در فارسی زبان نوعی از مرغابی است۔ **مؤلّف** عرض کند کہ چوں بط را کہ معرّب بت فارسی است فارسیان نظر بہ شباہتش نام صراحی شراب قرار دادند۔ استعارہ ایست نہ کنایہ۔ مخفی مباد کہ نظر بر اعتبار صاحب جامع کہ از اہل زبان است ہمینی را تسلیم کردہ ایم وچندانکہ از نظر ما گذشت وبگوش ما خورد (بطی و بادہ وشراب) بمعنی صراحی شراب است استعمال مجرّد بط بمعنی صراحی می یافتہ نہ شد (اردو) شراب کی صراحی۔ مؤنث۔

(الف) **بطاق ابروی کسی جام کشیدن و درکشیدن**	مصا	خوردن وجام کشیدن مستعمل۔ صاحب بحر نسبت ۵ ہمزبان
(ب) **بطاق ابروی کسی ساغر خوردن**	اصطلاحی	وارستہ وبر (و) گوید کہ مرادف (ز) بمعنی بیاد کسی
(ج) **بطاق ابروی کسی ساغر زدن**	وارستہ	شراب خوردن۔ واین نقل خان آرزو است کہ در
(د) **بطاق ابروی کسی ساغر کشیدن**	ذیل	چراغ ہدایت ذکر (د وز) بہ ہمین معنی کردہ **مؤلّف**
(ہ) **بطاق ابروی کسی کار کردن**	(ہ)	عرض کند کہ وارستہ خوب کاری کرد کہ (ہ) را بالفاظ
(و) **بطاق ابروی کسی می خوردن**	گوید کہ	عام قائم نمود کہ (الف تا د و و ز) ہمہ داخل
(ز) **بطاق ابروی کسی می زدن**	بیاد او	آیند۔ فارسیان چوں کاری بیاد کسی کنند می گویند کہ
کار کردن است وبہار نقل نگارش واینقدر اضافہ کند		این کار بطاق ابرو فلاں کردیم یعنی بیاد او اعم
کہ اکثر با شراب زدن یا ہرچہ بر ہمین معنی بود چوں ساغر		از ینکہ می خواری باشد یا کاری دیگر۔ بہار وبحر وخان آرزو

ہمہ بہ تخصیص اکتفا کردند و وارستہ تعمیم خوشی قائم کرد۔
(طالب آملی۔ الف ے) در مسجد یم و طاعت بہانہ
شغل ماست ✤ جامی بطاق ابروی محراب می کشیم ✤ (ظہوری
الف ے) بطاق ابروش چون در کشم جام و بسر غلطم ✤
بدوش خود امام شہر در محراب انداز د ✤ (محمد قلی سلیم ب ے)
آنم کہ می بہ نغمۂ زنجیری خورم ✤ ساغر بطاق ابروشمشیر
می خورم ✤ (ولہ ۔ج ے) زاہد امشب تا سحر با ما شراب
ناب زد ✤ ساغری ہر دم بطاق ابر و محراب زد ✤ (محمد
سعید اشرف د ے) خوش آنکہ مست نشینم برابر
رویت ✤ کشم چو چشم تو ساغر بطاق ابرویت ✤ (ولہ۔
ہ ے) باشد بطاق ابرو در کار عالیش ✤ ہر کس بہر
کجا کہ کند کسب اعتبار ✤ مخفی مباد کہ محققین بالاہمین قدر
اسناد استعمال این یافتند کہ نقلش بالا گذشت و ہر یکی
مطابق ذوق خود مصدری ازاں قائم کرد۔ ہمانا وارستہ
از تحقیق ذوقی دارد کہ مصدر قائم کردہ اش یعنی (ہ)
بر ہمہ اسناد شامل است و بحر و بہار کہ نقلش بر داشتند
نقصانی نکردند کہ مصدر قائم کردۂ وارستہ را پسند بدیند

امّا خان آرزو کہ بر (و د ن) قناعت کرد و (ہ)
را ترک فرمود تعجب خیز است می پرسیم ازو کہ اگر تعمیم
وارستہ را نمی پسندی و تخصیص خود را درست
میدانی چرا الف تا د قائم نکردی کہ اسناد استعمالش
پیش تست و (و د ن) را چرا قائم کردی کہ سندش
نداری و بہ تصدیق ادّعای خود سند (ج) را
نقل کردۂ جز ین نیست کہ می خواہی لغتی تازہ پیدا
کسی تا در موضوع چراغ ہدایت داخل شود
و ایجاد بندہ را می پسندی اگرچہ گندہ باشد آفرین
بر وارستہ و تتبعاتش (اردو) کسی کی یاد میں
کوئی کام کرنا جیسے بعض یوروپین مخاطب سے
یہ کہکر شراب کا پیالہ اپنے لبوں سے لگاتے ہیں کہ
(آپکی سلامتی کا پیالہ ہے) اسی طرح عجم میں یہ دستور ہے
کہ پیالۂ شراب کو یہ کہکر لبوں سے لگاتے ہیں کہ معشوق
کے طاق ابرو کی یاد میں پیتا ہوں یا یہ کام اسکے
طاق ابرو میں کرتا ہوں)۔

بطاق افتادن چشم کسی | مصدر اصطلاحی۔

بقول خان آرزو در چراغ ہدایت وقت اخیر و جانکندن که آدمی را قریب مرگ باشد (تاثیر ؎) از تو گل بر بستر از درد فراق افتادہ است + لالہ ہم بیمارہ تو چشمش بطاق افتادہ است + **مؤلف** عرض کند که چون بیمار صاحب فراش و قریب الرگ شود چشمانش بسوی سقف و ظاہر معلوم میشود که از طاقی رواقی میبیند که بالای سر اوست از ہمین ما وقت این مصدر اصطلاحی قائم شدہ و کنایہ باشد از (قریب المرگ شدن کسی) و ہمین است معنی مصدری ہر دو محققین بالا تعریفش خوبش نکردند که معنی مصدری باشد باید (اردو) آنکھیں پتھرا جانا۔ بقول امیر حالت نزع میں آنکھوں کا اس طرح کھلا رہ جانا که ان میں نہ نور باقی رہے نہ حس و حرکت گویا پتھر ہو گئیں (قلق ؎) آنکھیں پتھرائیں ڈھلگیا منکا + بندگی ہچکی لگ گیا گھڑا + ۔

بطاق بلند گذاشتن مصدر اصطلاحی بقول بہار و انندش نقل نگار بمعنی فراموش کردن (عبداللطیف خان تنہا ؎) گذاشت کار شکست بنای عہد ترا + قضا بطاق بلندی ز شیشہ دل ما + **مؤلف** عرض کند که عادت است چون چیزی را بطاق غیر بلند گذارند ہمیشه پیش نظر می باشد و فراموش نمی شود برخلاف آن اگر بطاق بلند گذارند از چشم برو میفتد و فراموش کنند از ہمین عادت این مصدر اصطلاحی قائم شدہ و کنایہ ایست موافق قیاس (اردو) طاق پر رکھنا۔ بقول آصفیه بھلانا طاق نسیاں پر رکھنا۔ دیکھو (بطاق نسیاں نہادن)۔

بطاق بلند نہادن مصدر اصطلاحی۔ مرادف (بطاق بلند گذاشتن) که گذشت (ظہوری ؎) آوازہ کرشمہ خوباں فرو نشست + از ابروی بطاق بلندی نہادہ شد + (اردو) دیکھو بطاق بلند گذاشتن۔

بطاق چرخ رساندن مصدر اصطلاحی بقول بہار بمبالغہ در رفعت و بلندیست (علی خراسانی ؎) بطبع قافیہ سنجاں که در معارج نظم + بطاق چرخ رسانیدہ اند اہلی را + صاحبان انند و بحر نقل نگارش **مؤلف** عرض کند که کنایہ ایست بمعنی رسانیدن بمرتبہ اعلیٰ ترین

(۲۰۱)

عجب است از محققین بالا که تسامح بہار را که در عرض معنی است ظاہر نمی کنند۔ بہار بطرزی که تعریف ایں کرده است شایان مصدر نباشد و حاصل بالمصدر رہست مخفی مباد که از سند علی خراسانی رسانیدن پیدا ست عیبی ندارد که رسانیدن و رسانیدن ہر دو یکی است (اردو) آسمان پر پہنچا دینا۔ بقول امیر۔ سربلند کرنا۔ عزت دینا۔ تعریف میں مبالغہ ہے (داغ ؎) مری افتادگی نے آسمان پر مجھ کو پہنچایا * زمیں پر وہ نہ ٹھہرے جو تمہارے خاک پا ٹھہرے * (آتش ؎) آسمان پر حسن نے پہنچا دیا دلدار کو * دھوپ سائے کو کیا سورج کیا رخسار کو * ۔

بطاق خانه بودن چشم مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار عبارت از انحالت که آدمی مشرف بر مرگ شود و چشم بر دیوار خانه دارد یا رو بسوی آسمان چشم باز ماند (رکنای مسیح ؎) بطاق خانه از ان چشم باشدم دم نزع * که طاق خانهٔ من چشم بر سرای تو بست * صاحب بحر فرماید که مرادف (بطاق افتادن چشم کسی) است۔ صاحب انند نقل نگار بہار **مؤلف** عرض کند که ما صراحت ماخذ ہمدرا انجا کرده ایم و درینجا اینقدر قابل صراحت که سند رکنای مسیح متقاضی آنست که (بطاق خانه باشیدن چشم) قائم شود و با بودن ہم درست بلکه بودن بهتر از باشیدن و متعارف ولیکن سند بالا برای بودن نباشد (اردو) دیکھو۔ بطاق افتادن چشم۔

بطالت بقول صاحب بول چال بقول معاصرین عجم یوم تعطیل **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بقول منتخب بفتحتین بمعنی معطل و بیکار شدن پس فارسیان روزی را بدین اسم موسوم کردند که ملازمین را منجانب حکومت رخصت از کار باشد برای راحت۔ مخفی مباد که فارسیان بقاعدهٔ خود تای مدوره را۔ دراز می نویسند پس جا دارد که ما ایں را باین تصرف خفیف لفظی و معنوی مفرس گوئیم (اردو) تعطیل بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ بیکاری۔ چھٹی۔ یوم الراحت۔

بطانہ بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات بکسر اوّل استر ہر چیزی چراکہ باطن ابرہ می باشد خلاف ظہارہ و فرماید کہ در ہند باطن دستار را بالفتح گویند **مؤلّف** عرض کند کہ ما از معاصرین عجم ہم شنیدہ ایم کہ آستر دستار یعنی زیر پیچ را بطانہ گویند و اگر سند استعمال بدست آید توانیم گفت کہ مفرس است و بمعنی عام باعراب اوّل الذکر لغت عربیست صاحب منتخب ذکر این کردہ است (اردو) بطانہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ بھرتی۔ بھراو۔ تہ پیچ۔ زیر پیچ۔ وہ کپڑا جو پگڑی کے نیچے لپیٹتے ہیں۔

بط بادہ اصطلاح۔ بقول بہار صراحی کہ بصورت بط سازند و شراب دران کنند صاحب انند نقل نگارش **مؤلّف** عرض کند کہ مرکب اضافی است (صائب) نشئہ بادۂ توحید بران رند حلال ٭ کہ بط بادہ کم از مرغ حرم نشناسد ٭ (اردو) دیکھو بط۔

بطبانچہ روی خود سرخ می دارد مقولہ۔ بقول بہار یعنی در عین حزن واندوہ مسرور و شادمان می باشد تا موجب شماتت اعدا نشود صاحب بحر ہمین قدر گوید کہ در عین اندوہ شادمی باشد ہمہ محققین فارسی زبان و زباندان ازین ساکت بادی این بہار و انند و بحر ہش نقل نگار **مؤلّف** عرض کند کہ بدون سند استعمال اعتبار را نشاید کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و خیال ما متفق کہ استعمال این مقولہ بحق کسی البتہ درست باشد کہ دور اندیش نباشد و خطا بر خطا کند و از یاالغزی خود آگاہ شدہ بعد از وقت نادم و دست خود بر خسار سیلی زند ولیکن ظاہرا خود را سرخرو نماید اعنی کسی کہ خود را بہ ظاہر معقول ظاہر کند و در حقیقت نامعقول باشد فارسیان بحق او گویند" اعتبار بر سرخروئی این نامعقول نکنیم کہ طبانچہ بر کلّہ خود زدہ است" (اردو) بناوٹے سرور" دکن میں اس شخص کو کہتے ہیں جسکا دل مغموم ہے اور ظاہر میں اپنے آپ کو خوش دکھلاتا ہے۔ اسی کے لئے کہتے ہیں " دل میں نڈھال۔ کلّے لال لال " اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے دکن میں کہتے ہیں " یہ تو توبہ کی سرخروئی ہے " یعنی اپنے کئے پہ خوب پچتایا اور توبہ کیا ہے اور اپنے کلّوں

پر طمانچے رسید کئے ہیں اسی وجہ سے کلّے لال لال نظر آتے ہیں۔

بُطر بقول بول چال ورہنما بحوالۂ زبان معاصرین عجم وسفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاجار بالضّم مرادف بُطری بمعنی شیشہ وفرماید کہ (بطری مشروبات) شیشۂ شراب را گویند **مؤلف** عرض کند کہ ماشاء اللہ ابنای وطن فارس لغت زبان خود را الوداع گفتہ خوب مفرسی پیدا کردند کہ مبدّل باٹل انگلیسی است ودر املایش۔ بی۔ او۔ ٹی۔ یل۔ ئی۔ باشد کہ الف حذف شد وتای ہندی ہمچوں تای فوقانی بدل کردند بہ طای حُطّی ولام بدل شدہ بہ رای مہملہ چنانکہ ستبر وسطبر والوند وارو ند وضمۂ اوّل بمناسب حرف (او) کہ در لغت انگلیسی است یکی از معاصرین عجم گفت کہ معاصرین عرب در محاورۂ جدید خود ایں معرّب را استعمال می کنند وما ازیشان گرفتہ ایم۔ بندہ عرض کرد کہ اگر ہمین است بر ہر دو آفرین است کہ سوقیان جاہل بہ بے خبری از محاورۂ زبان محاورہ آفرینی کردند وخاصان کاہل بہ بی غوری از نتیجۂ آں پیروی شان (اردو) بوتل۔ بقول آصفیہ (انگریزی باٹل سے) اسم مذکر۔ شیشہ ایک قسم کا ولایتی کانچ کا ظرف جسمیں شراب وغیرہ آتی ہے۔

(الف) **بطرح دادن** مصادر اصطلاحی۔ خان آرزو

(ب) **بطرح فروختن** در چراغ ہدایت ذکر (ب) کرد وزلہ بردارش بہار الف را ہم آورد وگوید کہ ہر دو عبارت از فروختن جنس بزور بر رعایا یا نوکران خود واین از جہت بسیاری جنس مذکور یا از جہت تباہ شدن آں بود لہذا اجناسی را کہ حکّام بدکانداران می دہند وبتدریج از انہا زرقیمت بوصول رسانند مال طرح ومال طرحی گویند۔

(صائب الف ؎) منکہ صد خونین جگر را داغ میکنم بطرح ؎ می کنم دریوزۂ داغ ایں زماں از لالہ ؎ (طاہر وحید ب ؎) اسیر آں گل رعنا کہ لعل میگونش ؎ شکر بطرح فروشند ز تلخی دشنام ؎ صاحبان انند وہم نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ کسی ازین ہمہ محققین لطف محاورہ را نیافتہ (طرح دادن جنس غلہ) مصدر اصطلاحی است کہ اہل لغت ذکر (طرح دادن)

کرده اند و جنس را گذاشته و نمی دانند که این محاورهٔ
قائم شد برای جنس غلّه و آن کنایه است از فروختن
اجناس بجبر و زور حکومت بر تجّار که عاملان عجم می
کردند و این اصطلاحی است که تقاضای واقعات
تاریخی می کند. در زمانهٔ سلف عاملان مال از
کاشتکاران مالگزاری مطالبهٔ شاهی را نقد نمی
گرفتند بلکه بقاعدهٔ که در هندی (بتائی) نام دارد
حصّه از جنس مزروعه حاصل می کردند و باز همان
جنس مجتمعه را به تعیّن نرخی دل خواه بزور حکومت
بدست تجّار بازاری فروختند و همین رسم بود در هندوستان
هم و همین معاملهٔ جبر را در محاوره فرس (طرح
دادن جنس غلّه) می گویند و بتخفیف به حذف (جنس
غلّه هم) و همین مصدر رسوخ یافته اوّل هم مستعمل
شد و (ب) مرادفش مخفی مباد که طرح لغت عرب
است بالفتح بمعنی انداختن چنانکه (طرح بنا و
طرح اقامت و طرح قانون) پس عاملان دیهه
که غلّه مالگذاری را بخانهٔ تجّاران بدون خواهش
شان انداخته زر قیمتش بدون رضای شان بزور حکومت
دل خواه خود وصول می کردند ازین رسم و عادت این
مصادر اصطلاحی بدین معنی مستعمل شد پس معنی لفظی
این بجبر فروختن است و مجازاً برای غیر غلّه هم
مستعمل شد (**اردو**) جبر او ر زور حکومت سے کسی
چیز کو دینا اور فروخت کرنا۔

بطری اصطلاح۔ صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ
ناصرالدّین شاه قاچار گوید که بمعنی شیشه و قرابه باشد
و هم او (بطری مشروبات) را بمعنی شیشهٔ شراب
آورده و صاحب روزنامه (بطری زیادی) را
بمعنی یکی از شیشه های شراب گفته حقیقت این
همین قدر است که بزیادت تحتانی آخره مزید علیه
بطر بالضم است که بجایش گذشت و صراحت ماخذ
هم همدر انجا مذکور پس معاصرین عجم این را مضاف
کردند بسوی مشروبات و عوض اضافت تحتانی را زیاده
کردند و همین است در مرکّب توصیفی (بطری زیادی)
هم دیگر هیچ صاحب بول چال هم ذکر این کرده و بحقیقت

ماخذ پی نبرده - تسامح صاحب رہنما و روزنامہ باشد کہ ترجمہ (بطری مشروبات) را شیشۂ شراب نوشت و (بطری زیادی) را بمعنی بسی از شیشہ ہای شراب - پس مشروبات را بمعنی شراب گفتن کمی استعداد است و معاصرین عجم با ما اتّفاق کنند کہ در حقیقت خصوصیت با شراب نیست بلکہ آبجوش و امثال آن ہم درین داخل (اردو) دیکھو بطر-

بطریق بقول برہان و جامع و ہفت بکسر اوّل و ثالث و سکون تحتانی و قاف مجتہد ترسایان باشد و زاہد و صومعہ نشینی از ترسایان - این ہر سہ محققین کہ پابند لغات فرس اند این را فارسی دانند و صاحب غیاث ذکر معنی اوّل بحوالۂ صراح و کنز گوید کہ سردار فوج رومیان را گویند و صاحب مؤید این را ذیل لغات عرب آوردہ بحوالۂ صراح فرماید کہ معرّب است بمعنی مرد مبارز و بحوالۂ شرفنامہ ذکر معنی اوّل کند و صاحب انند این را لغت عرب گوید و صاحب منتخب ہم این را آوردہ فرماید کہ بالکسر سرہنگ و مرد مبارز و متکبّر و حیلہ گر و مرغ فربہ و سرداری از سرداران روم کہ دہ ہزار مرد جنگی تحت حکم او باشد و فروتر ازان را ترخان نام است کہ پنج ہزار کس بہ تحت او بود و فروتر ازان قومس کہ دویست کس بفرمان او و بطارقہ جمع این صاحب سوار السبیل ہم این را معرّب گفتہ از لغت یونانی (پاترکیوس) **مؤلّف** عرض کند کہ فارسیان بمعنی اوّل الذکر این را استعمال کردہ اند از ینکہ لغتی خاص در فارسی زبان برای این نداشتہ باشند و تصرّفی کہ در معنی حقیقی این شدہ است بلحاظ آن مفرس ہم توان گفت (اردو) بطریق ترسایون کے مجتہد اور زاہد صومعہ نشین ترسایان کو کہا گیا ہے - مذکر -

بطزر بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح زای معجمہ و رای مہملہ کنایہ از آفتاب **مؤلّف** عرض کند کہ اگرچہ موافق قیاس است ولیکن کنایۂ لطیف نیست و نظر بر سکوت معاصرین عجم و محققین فارسی زبان طالب سند استعمال می باشیم (اردو) دیکھو آفتاب

بط سرخاب نزای اصطلاح - بقول صاحبان

جہانگیری و ناصری در ملحقات کنایہ از صراحی شراب
صاحبان بحر و برہان و مؤید و ہفت دانند ہم ذکر
این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی
وصفت این اسم فاعل ترکیبی کنایہ است خیلی لطیف
کہ سر خاب شراب را ہم نام است و پرندۂ معروف
را نیز معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) شراب کی
صراحی جو بشکل بط بنائی جاتی ہے۔ مؤنث۔

بطسنگین اصطلاح۔ بقول بہار (۱) بطی کہ از
سنگ سازند و در آب غرق نہ شود و فرماید کہ در ہندوستان
شہرت دارد و باستناد کلام خود از سراج المحققین (خان
آرزو) سندی آرد کہ لقب عطا کردہ او ست بخان آرزو
(ع) ندر و ساغرم در عالم آب * روان ہمچوں بط
سنگین در آب ست * مؤلف عرض کند کہ چہ خوش
اصطلاح ایجاد کردۂ محقق ہند ز است کہ باستناد
کلام ہند نژادی در لغات فرس جا گرفتہ۔ معاصرین
عجم (۲) (بط سنگی) ہماں صراحی بلورین را گویند کہ
برای شراب بشکل بط سازند و آنچہ در ہندوستان
شہرت دارد (۳) بت بطی کہ از سنگ مرمر سازند و در
چشمہ و حوض سر فوارہ ہا قائم کنند کہ آب از سوراخ بالای
سرش بلندی شود و از منقارش ہم می ریزد یکی از معاصرین
عجم گفت کہ در فارس ہم اینجور فوارہ ساختہ می شود۔
و (۴) بمعنی بطی کہ فربہ و دراز قد و وزنی باشد۔ پس
سراج المحققین در کلام خود بط سنگین بمعنی چہارم استعمال
فرمودہ است و بلحاظ معنی دوم لطافتی پیدا کردہ
وزلہ بردارش بمقتضای ایجاد بندہ اگرچہ گندہ)
از کلامش معنی اول قائم کرد و بصفتی موصوفش کہ دکہ خلاف
عقل و نقل است یعنی گوید کہ بت بط سنگین در آب
غرق نشود و نمیداند کہ این محال است۔ مدعی چہ می
سراید و از نغمہ گواہش چہ آہنگ می برآید (اردو)
(۱) پتھر میں تراشی ہوئی بط جو بقول بہار پانی میں
نہیں ڈوبتی مؤنث (۲) بلور کی صراحی مؤنث (۳)
بط کی صورت جو مرمر میں تراش کر حوض میں قائم
کرتے ہیں جسکے سر پر سے فوارہ اڑے۔ مؤنث (۴) وزنی بط
جو بلند و بالا اور فربہ ہو۔ مؤنث۔

بط شراب اصطلاح - بقول بہار بمعنی بط بادہ

بط صہبا مؤلّف عرض کند کہ مرکّب اضافی وموافق قیاس مرادف ہماں بط بادہ کہ بجایش گذشت

(اردو) دیکھو بط بادہ -

بطک بقول برہان در ملحقات مصغّر بط بمعنی (۱) بط کوچک و (۲) صراحی شراب کہ بصورت بط ساختہ باشند صاحب ہفت ذکر ہر دو معنی کردہ وصاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بر معنی دوم قانع - صاحب غیاث گوید کہ صراحی کوچکی کہ برای شراب سازند مؤلّف عرض کند کہ بط بمعنی خود است یعنی پرندۂ آبی وہمین است قاز در ترکی زبان کہ دراز گردن بود وانچہ بقدر کمتر ازان باشد آنرا فارسیان بطک گویند بکاف تصغیر ودر ہندی ہمین را بطخ نام است پس معنی اوّل حقیقی است ومعنی دوم را طالب سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم ومحققین فارسی زبان واہل زبان ازین ساکت معنی بیان کردۂ صاحب غیاث متقاضی آنست کہ کاف تصغیر را برای کوچکی صراحی گیریم وما با او اتّفاق نداریم واگر سند معنی دوم بدست آید توانیم گفت کہ استعارہ باشد از صراحی شراب کہ خود ساخت آں کوچک می باشد - بالجملہ بط بمعنی اوّل بقول صاحب محیط بفارسی اردک وبہندی بدک وبتخ نامند - واں قسمی از طیور است گرم در دوم وخشک در اوّل - گوشت آں غلیظ تر وثقیل ونفّاخ

(اردو) (۱) بطخ بقول آصفیہ اردو - اسم مؤنّث دیکھو بط اور آپ ہی نے انہیں معنوں میں بطک کو اردو میں مستعمل لکھا ہے (۲) شراب کی صراحی - مؤنّث -

بطمی اصطلاح - بقول بہار وانندش نقل نگار ہماں بط بادہ کہ گذشت مؤلّف عرض کند کہ مرکّب اضافی است (صائب ؎) رنگ من کردہ ببال وپر عنقا پرواز ✤ نیست ممکن کہ بخندہ می بط می باز آید ✤ (اردو) دیکھو بط بادہ -

بطن پرست اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح وثبج بای فارسی بمعنی شکم پرست مؤلّف

عرض کند کہ معاصرین عجم ساکت و محققین فارسی زبان بہ نبہ در دہان آگرچہ این مرادف شکم پرست است ولیکن بحالت موجودلغتی کہ از دو لغات فارسی مرکب است بطن را عوض شکم آوردن بر خاطر گران می گذرد و خلاف محاورۂ زبان۔ بدون سند استعمال این را اصطلاح فارسی زبان ندانیم (اردو) شکم پرور شکم بندہ۔ بقول آصفیہ فارسی۔ بسیار خوار۔ تن تازہ رکھنے والا۔

موحّدہ با ظای معجمہ

بظہور آمدن استعمال۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ (۱) بوقوع آمدن و (۲) بعمل آوردن **مؤلف** عرض کند کہ معنی دوم را غلط دانیم وای بر محقق فاضل کہ از مصدر لازم معنی متعدی پیدا کرد و بر قواعد فارسی غور نکرد (اردو) (۱) وقوع میں آنا (۲) عمل میں لانا۔

موحّدہ با عین مہملہ

بعالمی بر طرف افتادہ اصطلاح۔ بقول غیاث کنایہ از خود رای و خود پسند کہ نصیحت کسی نہ پذیرد صاحب بحر نقلش برداشت **مؤلف** عرض کند کہ قیاس ہمین معنی را تسلیم کند ولیکن تا آنکہ سند استعمال پیش نشود۔ محاورۂ فارسیان ندانیم از ینکہ معاصرین عجم بر زبان ندارند ولیکن خیال شان اینست کہ ہمین معنی غلط نباشد کہ از ترکیب الفاظ پیدا می شود یعنی کسی کہ از عالمی کنارہ کشیدہ۔ نا سخن شنو و خود رای و خود پسند باشد کنایۂ لطیف نیست۔ صاحب انند ہمین را با موحّدہ ہفتم عوض کلمۂ بر می نویسد یعنی (بعالمی بطرف افتادہ) و حوالۂ غیاث دہد و آنچہ غیاث نوشت بالا مذکور شد۔ پس تصرف انند متقاضی رشخند است (اردو) خود پسند بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اپنی کرنے والا۔ دوسرے کی رائے پر نہ چلنے والا۔ خود رائے۔

بعبث بقول بہار۔ با اول موحّدہ موصولہ مفتوح و عین مہملہ و بای موحّدہ ہر دو مفتوح و بسکون ثای مثلثہ

مرادف عبث و ہم او در ردیف عین مہملہ گوید کہ عبث لغت
عرب است بفتحتین و در صراح و کنز بمعنی بازی آمدہ و فرہنگ
کہ فارسیان بمعنی بیہودہ استعمال نمایند بمجاز و بمعنی ہرزہ
و بیفائدہ ہم **مؤلف** عرض کند کہ لا واللہ عبث در
عربی زبان ہم بمعنی بیفائدہ آمدہ چنانکہ صاحب منتخب
ذکر این کردہ - فارسیان تصرفی در معنی عبث نکردہ اند
و لیکن بزیادت موحدہ در اولش مزید علیہ آن را
بطور تعریض ہم استعمال کردہ اند (ناظم ہروی
؎) وجہ یک جرعہ می نشد حاصل + ببعث
خرقہ را قبا کردم (طاہر وحید ؎) بی روی تو
در دیدہ من خواب حرام است + نتوان در این خانہ
خالی ببعث بست + (درویش والہ ہروی ؎) عنان فکر چرا
می دہی بنظم ببعث + ز قسمت از چہ کنی ذکر بیش و کم ببعث (اردو)
ببعث بقول آصفیہ عربی بیفائدہ بیہودہ - لاحاصل بفضول بیکار - ناحق

بعث و نشر بقول غیاث کنایہ از روز قیامت چرا کہ در ان وقت ہمہ مردگان از زمین بر انگیختہ خواہند
شد و بہر طرف پراگندہ خواہند گشت - صاحب بحر نقلش بر داشت و صاحب انند بحوالہ اش نگاشت **مؤلف**
عرض کند کہ از دو لغت عرب با واو عطف مرکب شدہ است مفرسی را ماند - مخفی مباد کہ بعث لغت عرب
است بقول انند بمعنی بر انگیختن و بر خیزانیدن ناقہ را و زندہ نمودن و بیدار کردن و پراگندہ نمودن و
(یوم البعث) بمحاورہ عرب روز قیامت را نام است و نشر ہم لغت عرب است بفتحتین بمعنی پراگندہ
و پراگندگان جمع و مفرد ہر دو آمدہ (کذا فی المنتخب) و بقول صاحب منتہی الارب بالفتح بمعنی زندہ کردن
و زندہ شدن و (یوم النشر) بمعنی روز قیامت ہم - پس فارسیان در میان ہر دو واو عطف آوردہ این
مرکب را استعمال کنند (اردو) روز قیامت - مذکر -

بعد بقول بہار - بالفتح بمعنی پس مقابل قبل - **مؤلف** عرض کند کہ محقق پابند لغت فرس خوش تلاشی
می کند و نمی داند کہ لغت عرب است بمعنی پس چیزی و در فارسی زبان کلمہ پس موجود است مقابل پیش باشد کہ

درار دوی شاہی از اہل زبان شنیدہ باشد۔ اگرچہ در فرہنگہای فرس ندیدہ اگر ہمچنین است راوی او معتبر است۔ امّا راوی ما معتبر نیست (اردو) بعد بقول آصفیہ۔ پس۔ پیچھے۔

بعد از رنج راحت است مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این مثل را باظہار نتیجۂ ہر محنت زنند کہ ہر محنتے را نتیجۂ خوش است یعنی ہر صناع و ہر پیشہ ور و ہر کس کہ در عالم کاری کند۔ اوّل زحمت عملش بردارد و پس ازان معاوضہ اش ستاند (اردو) دکن میں کہتے ہیں " اوّل رنج بعد از گنج " محنت کرو راحت لو "

بعد از سر من کن فیکون شد شدہ باشد مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و بمعنی و محل استعمال پی نبردہ حاطب اللیلی شان ما را نفعی می بخشند۔ فارسیان در محلّی کہ آثار مصیبتے پیدا باشد و وقوع بعجلت متوقع نباشد این مثل را زنند مقصود شان ہمین قدر است کہ پس ازان کہ من نمانم چہ کند جفای جانان + (اردو) دکن میں یہی فارسی مثل مستعمل ہے نیز کہتے ہیں " نہ رہے ہم تو طوفاں کا کیا غم " ہمارے بعد جو ستم چاہو کر لو " (ع) ہم ہی نہ رہے تو پھر بلا سے جو ہو " (ف) جب ہم نہ رہے تو ہم کو کیا ڈر + جو ہونا ہے وہ ہو رہیگا +۔

بعد خرابی بصرہ مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ این جزو مثلی است کہ فارسیان بحق ظالم ہیزنند (خانۂ ظالم خراب بعد خرابی بصرہ) چون کسی از مرگ یا عزل حکومت ظالمی خبر دہد می گویند کہ (بعد خرابی بصرہ) یعنی اگر او از جور و ستم بصرہ را خراب کرد و پس ازان معزول و ہلاک شدہ چہ فائدہ (اردو) جب کسی ظالم کی موت یا کسی حکومت سے معزولی یا نقصان شدید کے بعد کوئی کامیابی ہوتی ہے تو کہتے ہیں " جب چڑیاں چگ گئیں تو کھیت کاٹا گیا " کیا فائدہ ہوا جب شہر بیٹھ گیا تو ظالم دنیا سے

اُٹھ گیا" نیز فارسی مثل کا کاملاً استعمال ہے۔ دادن) کہ گذشت وما اشارۂ این بانقل سندہم در انجا کردہ ایم

بعدل دادن چیزی مصدر اصطلاحی بمعاں (انجام عدل) (ا ر د و) دیکھو بجام عدل دادن۔

بعدلہ بقول مؤید در نسخۂ مطبوعہ و قلمی ہر دو بضم ثم وفتح سوم بمعنی دیوانہ و دلزدہ **مؤلف** عرض کند کہ این لغت را بذیل لغات فرس جا دادہ است و دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و معاصرین عجم ساکت بسند استعمال پیش نہ شد و بغیر آں اعتبار را نشاید و معاصرین زر دشت ہم از ین نابلد اند صاحب شمس این را لغت عربی بہ ہمین معنی گفتہ ولیکن لغات عرب ازین ساکت خیال ما ہمین قدر است کہ صاحب مؤید بضمن تائید فضلا امتحان شان می گیرد و بعرض لغت غلط می بیند کہ چہ می فرمایند۔ این است مآل تحقیق محققین بانام ونشان ونقل نگاری وتصحیف شان (ا ر د و) دیوانہ۔

بعدما بقول بہار بمعنی پس ازان و فرماید کہ بعض برانند کہ کلمۂ ما درین ترکیب زائد است چنانچہ در اینما وحیثما (اوحد الدین انوری ؎) حبذا بخت مساعد کہ سرو حضرت شاہ ٭ مردمی کرد و رہم داد پس از چندین گاہ ٭ بعدما کز سر عشرت ہمہ روز افگندی ٭ سخن رفتن و نارفتن من در افواہ ٭ **مؤلف** عرض کند کہ تصرف فارسیان است بہ تخفیف لفظ وقع از (از بعد ما وقع) یا بعد ما مضی و آنانکہ کلمۂ ما را زائد و این را از قبیل اینما وحیثما دانند ذوق سخن ندارند۔ مای موصول است و بس (ا ر د و) بعد اس کے۔

(الف) **بعدم باز دادن**
(ب) **بعدم باز دہ**
(ج) **بعدم پا زدہ**

الف۔ مصدر اصطلاحی بقول بحر و بہار و نہند نیست و نابود کردن صاحبان ہفت و مؤید ذکر (ب) می فرمایند کہ بمعنی نیست کن وصاحب شمس (ج) را بمعنی (ب) ہم آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ بتحقیق صاحب شمس این من الامس بمقصود مثل ہماں ب باشد کہ نکتہ سنجیش ضائع موحدہ را بابای فارسی کردیا کاتب مطبع اور اسپر ضرع اعتماد

آورد باجملہ الف مصدر لسیت مرکب کہ معنی لفظی
آن چیزی راکہ از عدم بوجود آمدہ واپس دادن بعدم
وکنایہ باشد از نیست ونابود ومعدوم کردن و (ب)
امر حاضرش ولیکن بدون سند استعمال قول مجرد بہار
و (بحر و مانند نقل نگار) راکافی ندانیم کہ معاصرین عجم
برزبان ندارند ومحققین فارسی زبان نمی نگارند (اردو)
(الف) نیست ونابود کرنا (ب) نیست ونابود کر (ج)
ناقابل ترجمہ۔

بعدم پیوستن مصدر اصطلاحی۔ معدوم
شدن۔ (صائب ۵) استواری طمع از عمر سبک سیر مدار +
گر دو سر رشتہ جانہا بعدم پیوستہ است (اردو)
معدوم ہونا۔

(الف) **بعرض آمدن** مصادر اصطلاحی۔
(ب) **بعرض در آمدن** (الف) بمعنی بدخوئی
وجنگجوئی کردن و (ب) حقیقت خود را ظاہر کردن و
عرض کردن وگفتن (ظہوری ۵) ناصح میا بعربدہ
برمن سخن مساز + بیطاقتی بصبر وتحمل حوالہ است +
(انوری ۵) گر عرصہ شطرنج بعرض تو در آید + دانی کہ پیادہ
چہ کند دعوی شاہی + (اردو) الف بدخوئی کرنا۔ لڑنا۔
جھگڑنا۔ (ب) اپنے آپ کو ظاہر کرنا۔ اپنی حقیقت دکھانا
عرض کرنا۔

بعرض محنت آمدن مصدر اصطلاحی۔ اظہار
محنت ومشقت کردن (ظہوری ۵) گر بعرض محنت
آیم عرض راحت می رود + خوش بساطی چیدہ غم از
رشک عشرت می رود + (اردو) محنت اور مشقت کو ظاہر کرنا۔

(الف) **بعرفان بدر بردن** مصادر اصطلاحی۔
(ب) **بعرفان بدر کردن** (الف) بقول برہان
(ج) **بعرفان بیرون بردن** درملحقات (۱) کنایہ
دانستہ تحمل کردن و (۲) گذرانیدن حرف پہلو دار از
ابنای جنس۔ صاحب بحر بذکر ہر سہ مصادر گوید کہ عمداً
تحمل کردن ودانستہ بہم گذرانیدن وگذرانیدن حرف
پہلو دار از ابنای جنس۔ صاحب جہانگیری درملحقات
ذکر (ج) کردہ (ظہوری ۵) جانی از آہن ولی از سنگ
می باید مرا + این ہمہ خواری بعرفان سخت بیرون می برم +

وارستہ بذیل (بر عالمِ عرفان زدن) ذکر (رج) کردہ گوید کہ
عمداً تحمّل کردن و دانستہ بہم گذرانیدن و فرماید کہ علّامی فہّامی
در اکبرنامہ بایمعنی آوردہ صاحب بہار نقلش برداشتہ و
صاحب انند حرف بحرف بہار نگاشتہ **مؤلّف** عرض کند
کہ مصدر اصلی کہ باستناد کلام ظہوری قائم می شود (رج)
است وبس والف وب نتیجۂ طبع آزمائی محققین باشد
کہ بیرون را بدر قرار دادند و بُردن را کردن و بعرفان
را عبث درین اصطلاح داخل کردند مصدری کہ قابل
ذکر است (بیرون بردن) است وبس کہ بمعنی (۳) افشا
کردن باشد۔ شاعر گوید کہ دل من از آہن است پس جانِ
من از سنگ باید یعنی آہن دلی را سخت جانی لازم است
و می فرماید کہ اینہمہ خواری خود را بوجہ معرفت افشا می
کنم و این کاریست سخت (انتہیٰ) پس بہ بینید انیم کہ ہر
شش محققین بالا معنی اوّل الذکر را از کجا و بکدام قرینہ
پیدا کردند اگر معنی شعر را می فہمیدند اینقدر زحمت نمی
کشیدند (اردو) (۱) دیدہ و دانستہ تحمّل کرنا (۲) اپنی
جنس کے پہلو دار تقریر کی برداشت کرنا (۳) افشا کرنا۔ فاش کرنا

مصادر اصطلاحی

(الف) **بعشق کسی چراغ خواستن**

(ب) **بعشق کسی چراغ طلبیدن**

بہار ذکر ہر دو کردہ گوید کہ ہنگامہ گیران ولایت در عین
گرمی ہنگامہ چون مردم را تشنہ کار بہ بینند ورق گرداندہ
بر سر گدائی آیند و گویند چراغ بعشق حضرات (محمد قلی سلیم
سے) درین مجلس فلک از مہر خورشید * گرفتہ کاسۂ در
دست از مہ عید * بدریوزہ ز مہر زرّین ایاغی * بعشق
شاہ میخواہد چراغی * (خواجہ آصفی سے) فتیلۂ شب
غم بہر داغ می طلبم * بعشق لالہ رخاں یک چراغ
می طلبم * صاحب انند را نقل نگاری بہار پسند است
و تحقیقش از بی تحقیقی صاحب بہار عجم بہرہ مند و صاحب
بحر عجم ہمین مصدر را بہ تقدّم و تاخّر الفاظ (چراغ بعشق
کسی خواستن و طلبیدن) در ردیف جیم فارسی ناحق
قائم و بر نقل تعریف بہار این قدر اضافہ کرد کہ (نقد
خواستن گدایان از مردم) ہم و خان آرزو در (چراغ
ہدایت)۔ (چراغ خواستن) را نوشتہ می گوید کہ آنچہ گدایان
از مردم خواہند از عالم نقد چنانکہ در ہندوستان نیز

بعضے از گدایان از مردم چراغ خواهند (وحید ـ۵) چوب گدایانیکه میخواهند از مردم چراغ + فیض از می در شب آدینه میخواهیم ما + **مؤلف** عرض میکند که تعریف بهار و نقل نگارش معنی ندارد و حقیقت جویان را تشنه می گذارد۔ و صراحت مزید خان آرزو در (چراغ هدایت) این مصادر اصطلاحی را روشن نمیکند ازینکه او از واقعات تاریخی این خبر ندارد ازینجاست که بجد هشتنا و کلام وحید قرینی معنی این را می نگارد۔ بتحقیق ما (چراغ خواستن و طلبیدن) محاوره ایست معروف که (گدایان نقشبندی) نیم دهند شمعے بدست۔ اشعار شیرین برزبان۔ بدریوزه گری۔ خانه بخانه سیر می کنند و چراغ یعنی پول می طلبند و می گیرند و همین را در هندوستان چراغی نام است و معنی لفظی آن چیزی که منسوب بچراغ است یعنی چیزے که از برای مصارف چراغ به گدای نقشبند داده میشود عجبے نیست که چراغی بدین معنی استعمال عجم است که بزبان هندیان مستعمل است و اصل (چراغ که درین مصادر مستعمل است) همین چراغی باشد که بحذف تحتانی باقی ماند۔ پس فقیر نقشبند دریوزه گری نمی کند بلکه مصارف چراغ وصول می فرماید و چراغ در دست او برای رهنمائی رهروان است در شب تاریک و غیر مهتاب یکی از معاصرین عجم با ما گفت که بزمانهٔ سلف در اقلیم فارس بسیاری از چراغ گیران در شب تاریک سیر کوچه و برزن می کردند و خانه بخانه اقل سکّهٔ مس یا چیزی از قسم غلّه و غیره ذلک بدریوزه می گرفتند۔ اهالی خانه بطوع و رغبت خود بدست اطفال چراغی پیش می کردند و اُنها از دود چراغ یک نشانی بر ناصیهٔ معطی بسر انگشت خود می زدند و می گفتند که "خانهٔ تو روشن باد" اهل شهر انیجور گدایان را (گدایان شاهی) می گفتند ازینکه دریوزه گری ایشان باعث رفاه خلق می بود که غربای راه رو را بواسطهٔ چراغ ایشان در رهروی مددی حاصل می شد و بعضے از رهروان این فقرا را بطور قندیلچی تا خانهٔ خود می بردند و بمعاوضهٔ این خدمت چیزی بآنها می دادند و جود ایشان گویا برای رهنمائی مخلوق بود که بمعاوضهٔ خدمت شکم پروری خود می کردند (تمّ کلامهٗ) چهل سال گذشت که ما در

حیدرآباد ہم (نقشبندی عجمی را دیدہ ایم کہ در شب تاریک
بخانہ مامی آمد و مخمس اشعار فارسی می خواند ۔ چیزی از آن
یاد داریم و ہدیۂ ناظرین می کنیم (وھوھذا) میر محبوب علیخان
بادشاہِ نامدار ✧ افضل و ناصر سکندر را نظام آصف شاہ ✧
خسرو ذیجاہ را دستور او سالار جنگ ✧ یارب این شاہ و
وزیر دولتش پایندہ دار ✧ رہنمای خلق و عالم شد
چراغ نقشبند ✧ ما پرسیدیم ازو کہ آغاز این اشعار مال
کیست گفت نخیر ۔ سید محمد شفیع راست کہ ہم درین محلہ دار الشفا
می ماند ۔ و ما ہم می دانستیم او را کہ یکی از عجیبان ہند نژاد
بود (خدایش بیامرزد) خیلے طباع و شفیع تخلص می کرد ۔ باز
پرسیدیم از نقشبند کہ آغاز این مخمس نقشبند چہ چیز است
فرمود نام قلندر دریوزہ گری کہ بواسطہ ہمین چراغ دریوزہ گری
می کند کہ با طریقت نقشبندی تعلق دارد و بر ناصیۂ کرمان
از دود این چراغ تیمناً و تبرکاً نقشبندی می کند از ینجاست
کہ او را نقشبند نام است (آمدیم بر سر مطلب) کہ (چراغ
خواستن) و (چراغ طلبیدن) مصدریست اصطلاحی
بمعنی دریوزہ گری کردن بواسطۂ چراغ و چراغی خواستن
اعم ازینکہ دریوزہ گری در عشق کسی باشد یا غیر آن ہمین قدر
است حقیقت این مصادر اصطلاحی کہ پردہ از روی
واقعات تاریخیش برافگندہ ایم و ماخذ این مصدر اصطلاحی
ہمان چراغی است کہ بالا گذشت حقیقت جویان بدانند
کہ تعریف محققین بالا چہ بود و حقیقت این روی نمود
(ع) ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا (اردو)
کسی کے عشق میں چراغ ہاتھ میں لئے ہوئے بھیک
مانگنا ۔ دکن میں ایسے فقرا کو نقشبند کہتے ہیں اور
صاحب آصفیہ نے چراغی پر لکھا ہے اسم مؤنث نذر
پیشکش ۔ نذرانہ ۔ وہ نذرانہ جو چراغ کے نیچے رکھ دیتے
ہیں وہ نقدی جو چراغ جلانے کے واسطے دیجاتی ہے

(الف) **بعصا راہ رفتن مور** مصادر اصطلاحی
(ب) **بعصا راہ رفتن موش** بقول بہار و عجم و
انند کنایہ از صعوبت راہ و صعوبت کار کہ احتیاط
تمام دران باید کرد (محسن تاثیر) اندرین دشت کہ
مور کش بعصا راہ رود ✧ مصلحت نیست کہ نشمردہ گذاری
پا را ✧ خان آرزو در چراغ ذکر ہر دو کردہ گوید کہ ب

مشہور است **مؤلف** عرض کند کہ چرا سند استعمالش پیش نکرد و شہرت بر زبان معاصرین عجم کہ نیست و الف را باستناد کلام محسن معتبر دانیم حاصل آنیست کہ راہی کہ ناہموار و خطرناک باشد رہروان عصا در دست گیرند و اوّل با عصا امتحان راہ کردہ قدم می گذارند تا واقعہ پیش نیاید و این عادت ذوی العقول است و غیر ذوی العقول را بدین عادت منسوب کردن کنایہ از (با احتیاط تمام قدم نہادن) است در راہی یا کاری پس آئین است معنی این مصدر کہ ہر چہار محققین بالا تعریف خوشی نکردند فتأمل (اردو) کمال احتیاط سے قدم رکھنا۔ کسی رستے میں یا کسی کام میں۔

بعقل بر سنجیدن مصدر اصطلاحی۔ اندازہ کردن و دانستن بعقل است (انوری ے) از بہر خدا یرا در اندیشہ ٭ وین مفتی را بعقل بر سنج ٭ (اردو) عقل سے اندازہ کرنا۔ سمجھنا۔

بعقل آوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب مہذّب بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ گویند کہ (۱) حاصل کردن است مثلاً درخت نشاندہ ثمرش حاصل کردن و صاحب بول چال بمعنی (۲) تیار کردن گوید **مؤلف** عرض کند کہ (۳) بجا آوردن است چنانکہ می گویند۔ حکمش را بعمل آوردم یعنی تعمیل حکمش کردم (انوری ے) ہر کرا فضل وی از شغل نماعلے داد ٭ شحنۂ نفس نباتیش در آرد بعمل ٭ معاصرین عجم ہم معنی سوم را پسند و موافق محاورہ دانند و ہر دو معنی اوّل الذکر را نقص تعریف محققین بالا خوانند (اردو) عمل کرنا۔ بقول آصفیہ۔ تعمیل کرنا۔ عمل میں لانا۔ کاربند ہونا۔ بجالانا۔

بعہدۂ کسی گذاشتن کاری مصدر اصطلاحی۔ بر ذمّہ کسی کردن است و سپردن کاری بکسی و او را ذمّہ دار آن کردن (ظہوری ے) شاید بدست درد مدا وشود ہلاک ٭ این کار را بعہدۂ دار و گذاشتیم ٭ (اردو) کسی کے ذمّہ کرنا۔ کسی کے سپرد کرنا۔ کسی کو کسی کام کا ذمّہ دار بنانا۔

بعیار رسیدن طلا مصدر اصطلاحی۔ بقول

بہار کامل العیار بر آمدنش (ملک حمزہ المتخلص بغافل با برآ خود ابو الفتح می گوید ؎) بر خاطر خاطرت غباری نرسد از گفتہ من ترا نفاری نرسد ہر چند طلای خاطرت را غش نیست بی زحمت آتش بعیاری نرسد مؤلف عرض کند کہ مقصود محقق بالا غیر از کامل العیار شدن و کامل العیاری طلا ثابت شدن نباشد (اردو) طلا کا کامل العیار ہونا۔ اس کا کھرا پن ظاہر اور ثابت ہونا۔

بعیب خود بینا باش مقولہ۔ صاحبان خزینۃ الامثال وامثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ این مقولہ ایست کہ فارسیان بطور موعظت و پند گویند مقصود آنست کہ چون از عیب خود آگاہ باشی بر اصلاح آن ہم بکوشی (اردو) اپنے عیب سے واقف ہو رہ دکن میں کہتے ہیں " عیب سے خبردار بے عیب ہوتا ہے " یعنی جب کوئی اپنے عیوب سے واقف ہوتا ہے تو اسکی اصلاح کرتا ہے۔

بعیب خویش راہ بردن مصدر اصطلاحی۔ واقف شدن از عیب خود است (صائب ؎) بعیب خویش اگر راہ بردی صائب بعیب جوئی مردم چہ کار داشتی (اردو) اپنے عیب سے واقف ہونا۔

(عربی؟)

بعینہ بہار گوید کہ لفظ عربی است و در تشبیہات مستعمل و گاہی با لفظ گویا نیز آرند و گاہی بدون آن ہم استعمال یابد و فرماید کہ این خالی از غرابت نیست (مسیح کاشی ؎) ہزار طعنہ ز کج فطرتان کشی تو مسیح بعینہ رقم انتخاب رامانی (ملا طاہر فریدون ؎) این جبہ سفیدان کہ سراپای یخ اند در مزرع کائنات بی برملخ اند از حلہ نشینی ہمہ سرمست غرور این قوم بعینہ کماہای شخ اند صاحب غیاث می فرماید کہ بکسر اول و نون بمعنی بحقیقت خود ذات خود۔ صاحب انند نقل نگار ہر دو این را لغت عرب گوید مؤلف عرض کند کہ فارسیان استعمال این کنند بطریق حرف تشبیہ کلی برای بیان این کہ مشبہ با مشبہ بہ سر مو فرق ندارد۔ اگر با لفظ گویا مستعمل شود غیر از تکرار نباشد و بدون با مجرد (عینہ) مخفف این است کہ بجایش می آید

(اردو) بعینہ بقول آصفیہ۔ عربی۔ ہوبہو۔ ہُوبہُو۔ ویسا ہی۔ عین بین۔

موحّدہ با غین معجمہ

بغ بقول جہانگیری با اوّل مفتوح (۱) بمعنی گود (۲) نام بتی صاحبان رشیدی و برہان و ہفت ہم ذکر ہر دو معنی کردہ و صاحب جامع نسبت معنی دوم گوید کہ بمعنی بت است۔ صاحب ناصری می فرماید کہ مغاک یعنی زمین پست و غالی و نام بتی نیز و صراحت مزید کند کہ گویند شہر بغداد کہ اوّل دیہی بودہ بنام ہمین بت موسوم شدہ مولف عرض کند کہ نقل قول کاملش بر بغداد کنیم کہ ہمہ متعلق بدوست خان آرزو در سراج ذکر ہر دو معنی بالا کردہ گوید کہ بمعنی اوّل مغ بہ میم ہم آمدہ۔ پس بخیال ما ہر دو معنی اسم جامد فارسی قدیم است و آنچہ صاحب جامع نام بتی گوید بلکہ بمعنی بت می نویسد نسبت آن عرض می شود کہ نظر باعتبارش کہ صاحب زبانست آنرا صحیح دانیم و جا وارد کہ بتی خاص را ہم بہ ہمین اسم موسوم کردہ باشند بالجملہ آنچہ خیال ماست و معاصرین عجم پسندش کنند ہمین قدر است کہ اصل این مغ بہ میم است بفتح اوّل و سکون ثانی بمعنی ژرف کہ بعربی عمق خوانند و رودخانہ را ہم گویند و بضم اوّل آتش پرست را نامند۔ پس فارسیان بر سبیل تبدیل میم را بموحّدہ بدل کردند چنانکہ غژم و غژب و مدمحون و بدمرم۔ پس بلحاظ ماخذ باید کہ بمعنی اوّل بالفتح خوانیم و بمعنی دوم بالضم ولیکن آنانکہ بمعنی دوم ہم بالفتح گفتہ اند تصرف محاورہ پیش نباشد (اردو) (۱) گڑھا۔ مذکر (۲) ایک بُت کا نام بُغ ہے جس کی وجہ تسمیہ بغداد سے متعلق ہے۔ مذکر۔

بغا بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع و سراج و غیاث با اوّل مفتوح ہیز و پشت پائی بودہ و آنرا بتازی مخنث گویند (کمال اسمٰعیل ؎) ہر کہ در کون ہلہ بغا باشد ٭ و رمزگی بہ شہرہا باشد ٭ (حکیم سوزنی ؎) زن گفت این سلطان کہ کون ہمی بردہ ٭ این کیر مردہ ریگ و بدانم بغا بودہ ٭ (تعداد ان ؎)

دربان تو ای خواجه مراد وش بغاگفت ٭ تنها نه مرا گفت مرا گفت و ترا گفت ٭ گفتا شعرا جمله بغا باشند انگه ٭ بیتی دو سه برخواند که این خواجه ما گفت ٭ صاحب ناصری گوید که بعد از تتبّع ظاهر شد که این لفظ عربیست و بکسر با آمده بمعنی زنا کردن و فرماید که این معنی با معنی ابیات موافقتی ندارد **مؤلّف** عرض کند که آغا راست می گوئی که لغت عرب است بالکسر و صاحب منتخب هم بمعنی زنا کردن آورده مگر نمیدانی که برادران تو کسرهٔ اوّل را بفتح بدل کرده معرّس و بمعنی همین استعمالش کرده اند چنانکه در کلام هر سه استادان فرس گذشت پس در ابیات فارسی زبان موافقت معنی زنا کردن چرا می طلبی و توجّه بسوی تفریس چرا نمی کنی (اردو) مخنّث دیکھو الخ

بغاجاده اصطلاح - صاحب بول چال می فرماید که مرادف مغل براره یعنی راهی را گویند که سطح زمین را کنده درست کرده باشند **مؤلّف** عرض کند که معنی لفظی این راه مخنّث است و کنایه از راهی که از سطح زمین پست و عمیق باشد - موافق قیاس است - معاصرین عجم تصدیق همین معنی کنند و گویند که در بعض مقامات باتّحاد سطح راه آنرا در عمق زمین قائم کنند - مخفی مباد که جادّه لغت عرب است و بقول منتخب بتشدید دال راه بزرگ و شارع عام - معاصرین تفرقه انداز زبان این مرکّب مکروه را داخل محاوره کرده اند عوض آنکه از راه عمیق کار گیرند (اردو) وه راسته اور سڑک جو سطح زمین سے پست هو - مذکّر -

بغار بقول صاحب روزنامه (بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاجار) رودبار و حلق البحر - صاحب بول چال گوید که بضمّ اوّل و بزیادت واو بوغار هم به همین معنی می آید و فرماید که لغت ترکی است **مؤلّف** عرض کند که صاحب کنز که محقّق ترکی زبان است این را به زای هوّز عوض رای مهمله آخر می آورد و گوید که معنی این حلقوم و حنجره و خلیج هم و فرماید که بدون واو بضمّ اوّل هم آمده پس متحقّق شد که فارسیان به تبدیل زای هوّز آخر به رای مهمله چنانکه بزغ و بتغ معرّس کرده اند و (رودبار) را که اصطلاح فارسی است بجای

همین معنی بود الوداع کردند وجه این غفلت جز این نیست که معنی (رودبار) را خود فراموش کردند و محققین لغات فارسی زبان هم
اعتنا بسوی آن نکردند اگرچه مقامش درین کتاب دور و متعلق به ردیف رای مهمله می باشد ولیکن تحقیقش همدرینجا
لازم دانیم که به تحقیق ما خلیج و رودبار مرادف همین است صاحب برهان بر (رودبار) نوشته که بمعنی جدا اول آب
در رودخانه های بزرگ است و جائی که دران رودخانهای بزرگ و بسیار جاری باشد دهم او بر خلیج گوید که
بمعنی رودخانه و بحر عظیم و گویند که لغت عربیت و صاحب منتخب به خلیج فرماید که بالفتح شاخی از دریا و جوی
و صاحب ناصری می فرماید که نام چند جاست از قهستان وغیره و معنی اصل آن جائی که رود بسیار باشد و خان آرزو
در سراج می طرازد که بمعنی جائیکه رود بسیار باشد و نام بلوکی و فرماید که ظاهر است بسبب کثرت آبها بدین نام موسوم
شد. و صاحب سروری هم بر جوی بزرگ قانع و صاحب جامع گوید که جائیکه در انجا رودخانهٔ بسیار جاری شود
بخیال ما هیچ یکی ازین محققین بحقیقت نرسید و ندانست که خلیج و رودبار هر دو یکی است و همین را ترکان بغاز
گویند و مترجمی که در (روزنامه) ترجمهٔ این را در انگلیسی زبان چانل نوشت سکندری خورد (خلیج فارس) را
در انگلیسی (پرشین گلف) گویند و گلف رودی عظیم را نام است که از قلزم بر آمده تا آب دیگر داخل نشود
بلکه بشکل شاخی سربسته جاری ماند گویا حلقوم بحر است و همین است خلیج که صاحب منتخب آنرا شاخ دریا گفته
ازینجاست که ترکان برای آن بغاز نام نهادند که بمعنی حلقوم هم آمده و آنچه به (خلیج فارس) شهرت دارد تحقیقش
از جغرافیه همین است که از بحر فارس بشکل نهری یا جوئی جدا شده تا بصره می رود و تا آب دیگر داخل نمی شود پس
معنی حقیقی (رودبار) شان و شوکت رود دارنده که رودنما باشد. اسم فاعل ترکیبی است مرکب بار و رود بمعنی
حقیقیش و بار بمعنی شان و شوکت که گذشت و پار بمعنی یار هم آمد پس جا دارد که به قلب اضافت بمعنی
(رودمانند رود) گیریم و کنایه از خلیج پس (خلیج فارس) و (رودبار فرس) و (بغاز فارس) و (پرشین گلف)

ہمہ مرادف یکدیگر است وہمچنین است (خلیج عدن) و (خلیج تاتار) باجملہ محققین فارسی زبان از جغرافیۂ عالم تحقیق (خلیج فارس) یا خلیج عدن وتاتار نکردند کہ چہ چیز است و (رودبار) را مرادف خلیج ندانستند واز نزاکت معنی خلیج ہم خبر نداشتند نتیجہ ہمین غفلت است کہ معاصرین عجم بضرورت استعمال از لغت زبان خود بی خبر ماندند واز لغت ترکی بغاز بسبیل تفریس بغار را بہ رای مہملہ آخرہ استعمال کردند صاحب روزنامہ کہ در ترجمۂ آن رودبار وحلق البحر را نوشت احسان اوست کہ از لغت قدیمہ خبردار کرد (اردو) خلیج بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث کھاڑی یا وہ قطعۂ آب جو خشکی کو دور تک کاٹتا چلا گیا ہو جیسے خلیج بنگالہ وغیرہ۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ اس تعریف میں ہم اسقدر تبدیل کی ضرورت پاتے ہیں کہ سمندر سے جو شاخ نکلکر دور تک مثل ندی یا نہر کے خشکی کو کاٹتی ہوئی چلی جاے اسی کا نام خلیج ہے جیسے خلیج فارس اور عرف عام میں (خلیج بنگالہ) کی اصطلاح غلط ہے اس لئے کہ اس کا انگریزی ترجمہ (بنگال گلف) نہیں ہے بلکہ (بے آف بنگال) ہے جسکا صحیح ترجمہ (بنگالہ کے سمندر کا ٹکڑا) ہے جسکی شکل اور درازی مثل ندی یا نہر کے نہو۔ پس صاحب آصفیہ نے لفظ خلیج کی مثال میں (خلیج بنگالہ) کی جو مثال لکھی ہے وہ غلط ہے بلکہ خلیج فارس اور خلیج تاتار اور خلیج عدن اس کی مثال ہے۔

(۱۶۰۵) **بغارت بردن** استعمال بمعنی بردن بہ یغما وغارت کردن است (انوری ؎) بغارت برد غمزت یک جہاں دل ٭ بلست راگو کہ آخر ترکتاز است ٭ (اردو) غارت کرنا دیکھو بردن خانہ۔

(۱۶۰۶) **بغارت شدن** استعمال لازم مصدر گذشتہ (انوری ؎) جان تو دادتنش را حالی ٭ وان بغارت شدۂ بازاورد ٭ (اردو) غارت ہونا بقول آصفیہ۔ لٹنا۔ تاراج ہونا۔ تباہ وبرباد ہونا۔

بغاردار دانل اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار دریای باسفورس را

نام است که در قسطنطنیه واقع **مؤلّف** عرض کند که مؤلّف گمنام سکندری خورده است آنچه شاه در روزنامۀ
خود ذکر (بغار دار دانل) فرموده مقصودش از (درّهٔ دانیال) است که آنهم نهر را انجا واقع که در انگلیسی زبان
آنرا (ڈارڈنلس) گویند واز جغرافیای ترک معلوم می شود که (الف) (ڈارڈنلس) و (ب) (باسفورس) هر دو
لغت جداگانۀ انگلیسی زبان و دو نهر جداگانه را نام است یعنی (الف) نهریست که قلزم (ایجین) را که بعضی
آنرا بحر الجزر هم گویند و در مغرب ترکی واقع است با قلزم مارمورہ که در شمال ترک واقع. واصل کند و بست و
چار فرسخ درازی دارد و (ب) نهری دیگر که قلزم مارمورہ را با بحر اسود وصل کند. نسبت (درّهٔ دانیال) گویند که این
درّه را دانیال پیغمبر درست کرد واز ینجاست که آنرا بترکیب اضافی منسوب بدو کردند. وبقول محقّقین انگلیسی
موسوم است بنام (ڈارڈنس) شهزاده که از سلاطین روم بود وحالا ترکان آنرا (بحر سفید بوغاسی) نامند
وانچه در انگلیسی زبان این را (ڈارڈنلس) نام است گویند که دراں هم نام پیغمبر دانیال را دخل است که
همین پیغمبر را نصاری (ڈانیل) گویند به دال هندی (واللہ اعلم بحقیقة الحال) بالجمله معاصرین عجم غافل
از زبان خود (درّهٔ دانیال) را داخل محاورۀ حال نکردند بلکه عوض درّه. لفظ بغار را مجازاً بمعنی نهر گرفتند
(اگرچه معنی آن خلیج است چنانکه بجایش گذشت) و پس ازان مرکب کردند با (دار دانل) که مفرس (ڈارڈنل)
انگلیسی است به تبدیل هر دو دال هندی با دال مهمله وزیادت الف بعد دال دوم. عوض فتح بیس (بغار
دار دانل) مرکّب اضافی است و در محاورۀ معاصرین عجم بدون اضافت مستعمل. این است حقیقت این لغت
جدید. که صاحب رهنما حقیقت جریان فارسی زبان را به ترکستان برد. وای برین مصلحان زبان که (درّهٔ
دانیال) را که لغت خوشی ومرکّب اضافی بقاعدۀ فارسی بوده ترک کرده تفریس مکروه را در محاورۀ خود پسندیدند
که بزبان حال فریاد می کند واین نتیجۀ کم التفاتی وبیرحمی عجمیان بر زبان خود است وبس (اردو) درّهٔ دانیال

مذکر۔ ایک نہر ہے قسطنطنیہ کی جو پہاڑوں میں سے گزری ہے اور بحر ایجین اور مار مورہ کو باہم ملاتی ہے جس کی درازی
۲۷ میل ہے۔ صاحب انسائیکلوپیڈیا نے کہا ہے (دو پہاڑوں کے درمیان سے گزرتی ہے جن پر دو قلعے
واقع ہیں ایک کا نام (ڈارڈنس) ہے جو ایک رومی شہزادے سے موسوم ہے۔ اور دوسرے کا نام (ہلس) دونوں
ناموں کو ملا کر اس نہر کا نام (ڈارڈنلس) رکھدیا گیا۔ ترکی میں اسکو (بحر سفید بوغاسی) کہتے ہیں) بعض لوگ اسکو
دانیال پیغمبر کا بنایا ہوا درہ کہتے ہیں اور ہند میں یہی مشہور ہے (واللہ اعلم)۔

بغاز بقول سروری بغین معجمہ بروزن براز (۱) چوبی باشد کہ درودگران وقت شگافتن چوب در
رخنہ آں نہند (شمس فخری ؎) عدو شکاری کزدست و باز خصمش * کند بہ تیشۂ نجّار حادثات بغاز *
و فرماید کہ (۲) چوبی را نیز گویند کہ کفشگران درپس قالب نہند بجہت اندام کفش صاحب برہان ذکر ہر دو معنی کردہ
می فرماید کہ بروزن طراز است وبجای حرف ثانی فا ہم آمدہ صاحب غیاث صراحت کند کہ بکسر اوّل است
و مذکر معنی اوّل گوید کہ بہ رای مہملہ عوض زای معجمہ ہم بنظر آمد صاحب ناصری بکسر اوّل صراحت مزید کند
کہ کفشگران برای کشادہ شدن کفش این را میان کفش وقالب می گذارند و درودگران بوقت ارہ کشیدن
تا شگاف باز بہم نیاید وزود شگافتہ شود (؎) ترا ز نیم خائیم وچون ترا تر یم خشک * خار ہا داریم چون
نوک بغاز * وبقول بعض گوید کہ بیای تازی مفتوح و فا و رای مہملہ صحیح باشد و فرماید کہ ایشان غلط کردہ اند چراکہ
با زای معجمہ صحیح است کہ شمس فخری با قوافی زا آوردہ۔ صاحب جامع گوید کہ بہ بای فارسی ہم آمد کہ می آید و
بروزن پیاز باشد۔ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار می طرازد کہ (۳) نام نہری است و صاحب
برہان ذیل بای فارسی می فرماید کہ صاحب مؤیّد بہ رای مہملہ آخر بروزن ہزار آوردہ مؤلف عرض کند
کہ غاز بقول برہان در فارسی زبان بمعنی شگاف و (باز شدہ) می آید پس چیزی کہ بوقت ارہ کشی در شگاف

چوب گذارند آنرا فارسیان با موحدہ کہ افادہ معنی در کند۔ بغاز نام کردند و معنی لفظی این چیزی کہ در شگاف است پس این کنایہ است و معنی دوم مجاز آن کہ چیزی کہ در خلای کفش پس قالب گذارند آنرا ہم بہ ہمین اسم موسوم کردند و آنچہ بہ بای فارسی می آید مبدل این چنانکہ اسب و اسپ و آنانکہ بہ رای مہملہ عوض زای ہوز نوشتہ اند سکندری خوردہ اند و جادارد کہ اُنہا غار را در ماخذ این جا دادہ باشند کہ شگاف کوہ است ولیکن بوجود (غاز بہ زای ہوز) بمعنی شگاف۔ ضرورت ندارد کہ بغار رہ دہیم ہاز شگاف کوہ کار گیریم نسبت معنی سوم عرض می شود کہ محقق بی تحقیق خلیج را نہر گفتہ و این معنی خلیج لغت ترکی زبان است کہ صراحت کافی بر بغار کردہ ایم کہ بہ رای مہملہ آخر گذشت۔ خان آرزو در سراج (بغاز) بہ بای فارسی و رای مہملہ در آخر عوض زای ہوز بمعنی اوّل و دوم آوردہ و درین ردیف موحدہ این لغت را ترک کردہ جز این نیست کہ از ماخذ بی خبر است و ترک این لغت درین ردیف تجاہلے و طرفہ ماجرائے است و آنچہ صاحب برہان این را بفای دوم عوض غین معجمہ ہم درست دانستہ چرا نمی گوید کہ آن بہ رای مہملہ در آخر می آید و جز این نیست کہ آنہم مبدل این است کہ غین معجمہ بدل شد بہ فا چنانکہ غلیو و فلیو و زای ہوز بدل شد بہ رای مہملہ چنانکہ بزغ و برغ و آنانکہ بکسر اوّل آوردہ اند پی بہ ماخذ نبردہ اند کہ موحدہ کہ افادہ معنی فی کند دائما مفتوح باشد۔ مخفی مباد کہ وجود این پس قالب در کفش برای آنست کہ چون کفش قالب زدہ خشک شود بواسطہ ہمین چوب قالب از کفش بآسانی بیرون کردہ می شود (اردو) (۱) وہ لکڑی جو ارّہ کشی کے وقت شگاف میں قائم کرتے ہیں تاکہ ارّہ کشی میں سہولت ہو۔ مؤنث (۲) وہ لکڑی جو موچی جوتی کے خلا میں سانچے کے ساتھ داخل کرتے ہیں تاکہ جوتی خشک ہونے پر سانچہ آسانی کے ساتھ خارج ہو سکے (۳) دیکھو بغار۔

بغامہ بقول سروری و جہانگیری و رشیدی و برہان و جامع و سراج بغین معجمہ و میم بر وزن زبانہ عول

بیابانی و صاحب ناصری فرماید که آن از جنس اهرمن و دیو حیوانیست که در بیابانها مسافران را براه خطا برد و
هلاک کند (حافظ ع) دور است سرِ آب درین بادیه هشدار تا غول بیابان نفریبد بسرابت + صاحب
انند نقل نگارش و صاحب شمس (بغامه و بغانه) هر دو را بمعنی لغت عرب گوید و صاحب انند صراحت
کند که فارسی است صاحب منتخب و دیگر لغات عرب ازین لغت ساکت و صاحب مؤیّد بحوالۀ فرهنگ علی بیگی
(بغانه) را بنون عوض میم به همین معنی آورده که بجایش می آید و در نسخه های دیگرش عوض بغانه - بنون) (بغامه
به میم چارم نوشته - آن مطبوعه مطبع نولکشور است و این نسخ قلمی مؤلّف عرض کند که سند ناصری خلاف
موضوع اوست که تحقیق بغامه کند و سند غول بیابانی پیش می کند - عجبی نیست که همان شیطان (یا دیو حیوانی) اورا
از راه برد غنیمت است که نمرد ورنه این گرانمایه نسخه اش را از کجا می یافتیم خدا ایش بیامرزد - بالجمله اتّفاق محقّقین
پابند فارسی زبان سیما ناصری و سروری و جامع و برهان که هر سه اوّل الذّکر از ان از اهلِ زبانند این را
اسم جامد فارسی زبان قرار می دهد و سکوت محقّقین عرب مؤیّد آن ولیکن وضع لغت تقاضای آن می کند که
ترکی دانیم ولیکن محقّقین ترکی ذکر این نکرده اند الّا یکی از معاصرین ترک گوید که بغانه بنون چارم بر زبانِ ما
به همین معنی مستعمل است ولیکن ما این را لغت زبان خود ندانیم عجبی نیست که فارسی باشد (تقریر کلامه) و ظاهر
است که ذکر بغانه بنون غیر از مؤیّد مطبوعه صاحب شمس و دیگری از محقّقین فارسی زبان نکرد خیال ما این است
که بغانه بنون اصل است و بغامه به میم مبدلش چنانکه کجین و کجیم و پان و پام اکثری از محقّقین لغت
مبدّل له را جا می دهند و لغت اصل را می گذارند - و همین است صورت حال این لغت و بغانه مرکّب است از
بغان که مبدّل مغان است و های نسبت بمعنی چیزی که منسوب باتش پرستان است یعنی دیو آتش نما و حقیقت
غول بیابانی که فارسیان بقول برهان آنرا (دیو غول) و (دیو غولی) هم گویند همین قدر است که شب در دشت های

ویران گلوله های آتشین از دور می نماید که حرکت کند در هوا- راه روان بآمید آبادی نزدیک شوند و هیچ نیابند
جز آن غلوله های متحرک و خوف زده می شوند و شیطان و دیو آتشی خیال می کنند و محققین حال آنرا غیر از فوسفو
رکسس یا فصفورس که لغت لاطینی یا یونانی است و قسمتی از مادّهٔ آتشین که در استخوان حیوانات پیدا میشود چیزے
دیگر نمی دانند و چون این مادّه از استخوان حیوانات مرده جدا میشود در هوا مثل مشعلے حرکت می کند و با آخر هوا
او را می برد پس همین است غول بیابانی که صاحب ناصری از جنس اهرمن و دیو حیوانی خیال فرموده- آنچه
مسافران را هلاک می کند خوف بیچارگان ناواقف از حقیقت است که در عالم تنهائی بر عقیدت ناصری دیو و
شیطان را مقابل خود می دانند و بخوفش بیمار و هلاک می شوند و آنکه مسافران را بقول ناصری براه خطا برد-
اندیشه و خوف شان است که از دور این مشعل ها را جماعه دزدان یا همون (پدر سوخته شیطان) خیال
کرده بالاراده راه راست را گذاشته می گذرند و راه منزل را فراموش می کنند- یکی از معاصرین عجم گفت که در مضافات
ایران مسافر بودم در شب بی مهتاب میرفتم براه و خبردار بودم که منزل مقصود بدست راست است نصف راه
طی نکردم که از دور دو سه چراغ روشن دیدم و غرق تحیّر شدم و نیک میدانستم که غیر از منزل مقصود موضعی در
راه نیست یقین کردم که مجمع سارقان می آید کناره کشیدم از راه و تیز و تند می رفتم قریب بمنزل رسیدم و بسوے
دست راست باز آثار چراغ ها از دور بنظر آمد مطمئن شدم که الحمد لله فائز بمقام مقصود شدم هرگاه قریب آن
رسیدم دیدم که دخمهٔ آتش پرستان است و آگاه بودم که این دخمه از منزل مقصود من دو فرسخ مسافت دارد
ولیکن از مشعلهایش که سرمنیر و حیران شدم و خیال کردم که کسی از پارسیان مرده و دستوران قوم نعش او را
آورده اند تا در دخمه بسپارند- پس باراده اینکه شریک شان شوم بالای دخمه رفتم- چون کسی را نیافتم و
مشعل ها هم روشن ماند خیلے پریشان شدم و افتان و خیزان بمنزل مقصود خود رسیدم و با یاران خود ذکر آن

واقعۂ کردم رشنیدنی کردند و گفتند کہ ارواح کافران مردہ آہرمن شدہ دیگر ہیچ (انتہی کلامہ) بندہ عرض مکنیم کہ اینکہ آن آہرمن بود کہ صاحب ناصری ذکرش کرد وآن ہمان مشعلہا بود کہ از فوسفر بسا استخوان ہای نعشہای دخمہ درہوا روشن بود۔ و تا آنکہ بیچارہ مسافر داخل دخمہ شد۔ ہوا اور ابرد و مسافر جاہل اگر قوی القلب نمی بود می شنیدیم کہ بمرد۔ این است حقیقت این لغت (بغامہ) کہ ہمہ محققین بانام ونشان حق تحقیق را ادا نکردند و خان آرزو در سراج اللغات ذکر این مشعل شیطانی را در زیادہ از یک سطر نہ نوشت (اردو) غول بیابان بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ چھلاوا۔ اگیا بیتال۔ دیو بیابان۔ بھوت۔ پریت۔ جن۔ شیطان (آتش سے) میری وحشت نے چراغ راہ جو سمجھا اسے ❊ آنکھ دکھلا کر مجھے غول بیاباں رکھیا ❊

بغانوش بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل وضمّ نون اسپ تیز گام وخوش قدم را گویند دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد معلوم میشود کہ این مرکب است از لفظ بغا کہ در عربی زبان بالفتح بمعنی خواستن است وبعضے بالضم گفتہ اند۔ پس فارسیان آنرا بمعنی حاصل بالمصدر گرفتند۔ یعنی خواہش و نوش بمعنی خود است کہ اسم مصدر و حاصل بالمصدر نوشیدن باشد چنانکہ (خورونوش) پس معنی لفظی این (خواہش خورونوش) است و اسپے خوش قدم و تیز گام را کنایۃً گفتند کہ سواریش خواہش خورو نوش پیدا کند و اشتہای طعام افزاید۔ بدون سند استعمال این را تسلیم نکنیم کہ معاصرین عجم و محققین اہل زبان ازین ساکت وصاحبان تحقیق ہند نژاد ہم ذکر این نکردہ اند (اردو) قدم باز اور تیز گام۔ گھوڑا۔ مذکر۔

بغانہ	بقول مؤید ہمان بغامہ کہ بہ میم عوض نون گذشت واشارۂ این ہم در انجا کردہ ایم وصراحت ماخذ ہم کہ این (اردو) دیکھو بغامہ۔	اصل است وآن مبدل این چنانکہ بام وبان وگیم وگین

بغبغو بقول رہنما بحوالۂ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار آواز کبوتر را گویند چنانکہ ہندیان غٹرغون مولف

عرض کند که اگر آوازش را اخذ این گیریم صدای بغبغو نمی براید البته آواز غٹرغون پیدا می شود ولیکن پیش محاوره مجال دم زدن نیست واین محاوره معاصرین عجم است باشد که کبوتر شیرازی در انجا همین آواز کند (اردو) غٹرغون بقول آصفیه اسم مؤنّث۔ کبوتر کے بولنے اور گونجنے کی آواز آپ فرماتے ہیں کہ لکھنؤ والے غٹغون بولتے ہیں۔

بغتاف بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح (۱) تیرپس درو (۲) قفل و (۳) بمعنی دستبند و پای بند کودک گهوارگی که بعربی آنرا قماط خوانند۔ دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد صاحب منتخب بر قماط گوید که بالکسر خرقه که دست و پای کودک بآن بندند و در گهواره خوابانند **مؤلّف** عرض کند که غیر مرکّب و اسم جامد فارسی قدیم می نماید معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ بدون سند استعمال تسلیمش نه کنیم (اردو) (۱) دیکھو بشکل (۲) قفل۔ مذکّر (۳) وہ کپڑا جس سے اہل عجم بچے کے ہاتھ اور پاؤں باندھکر گہوارے میں سلاتے ہیں۔ مذکّر۔

بغتاق بقول برہان بتای قرشت بروزن چقماق (۱) کلاه را گویند و (۲) بمعنی فرجی هم و فرماید که بمعنی دوم بجای فوقانی طای حطّی هم آمد صاحب جامع همزبانش صاحب هفت بر ذکر معنی اوّل قانع و گوید که بمعنی با طای حطّی هم از نظر گذشت۔ خان آرزو در سراج بغطاق را بطا عوض مثناه بمعنی کلاه نوشته و بغلطاق را بمعنی بغلبند و کلاه و بحوالۂ تحفه بمعنی فرجی هم آورده گوید که کلام مجد عصّار ازین معنی ابا می کند (ع) بفر قش سرفرازی کرد بغطاق + و فرماید که ازینجا معلوم میشود که بغتاق به فوقانی لغت علیحده است بمعنی مذکور و فرماید گرچون طا و قاف در فارسی نیست زبان دیگر باشد (انتهی) **مؤلّف** عرض کند که فرجی در فارسی زبان بالفتح نوعی از قبای بی بند است که کشاده باشد از پیش و بعضے تکمه افزایند و بیشتر بر فراز جامه می پوشند (چنانکه صاحب غیاث بحوالۂ آئین اکبری نوشته) پس بغتاق مخفّف و مبدّل (بغلطاق) است و بغلطاق مرکّب

از بغل و طاق بغل بمعنی اوست و طاق در عربی زبان بقول منتخب بمعنی محراب و نوعی از جامہا پس فارسیان کلاہ کنایۃً محراب بغل گفتند کہ بہیئت مجموعی این مشابہ بغل است و مثل محراب و بلحاظ معنی دوم طاق کہ بالا مذکور شد آن جامۂ مخصوص راہم کہ فرجی نام دارد (طاق بغل) نام نہادند یعنی ملبوسی کہ ہمچو بغل کشادہ می باشد و تکمہ و بند ندارد و بس ازان فارسیان این مرکب مفرس را بہ تبدیل طای حُطّی بہ فوقانی بغلتاق کردند و بس ازان بحذف لام بغطاق و بغتاق شد۔ اینست حقیقت این لغت و بغطاق و بغلتاق و بغلطاق خان آرزو باستناد کلام مجد عصّار طرفہ منطقے پیش کردمی پرسیم ازو کہ اگر در کلام مجد عصّار بغطاق بمعنی کلاہ باشد دلیل آن نیست کہ بمعنی فرجی نباشد سند پیش کردۂ تو برای معنی کلاہ است و بس و برای معنی فرجی قول جامع سندے را ماند کہ محقق عجمی مرتبۂ بلند دارد از سخن سنج عجم۔ **فقاتل (اردو)** (۱) ٹوپی۔ مؤنث (۲) ایک مخصوص لباس جس میں بند اور بٹن نہیں ہوتے۔ جیسے عبا اور شایہ جو عربوں کا ایک لباس ہے اور ترکوں نے سینہ پر ایک بٹن قائم کرکے چوغہ بنا لیا ہے۔ صاحب آصفیہ نے چوغہ پر فرمایا ہے کہ (ترکی) عبا اور غبا پر فرماتے ہیں ایک عربی پوشاک کا نام۔ جُبّہ۔ چُغہ۔ **مؤلّف** عرض کرتا ہے کہ آپ نے تسامح فرمایا ہے عبا اور جُبّہ آگے سے کھلا ہوتا ہے اور جُبّہ سلا ہوا مثل قمیص کے۔ پس جُبّے اور عبا میں بہت بڑا فرق ہے۔ البتہ عبا اور چوغہ قریب قریب ایک ہیں اس قدر فرق کے ساتھ کہ عبا کو گلے کے پاس صرف ایک بٹن ہوتا ہے اور اسی کو اہل عرب شایہ بھی کہتے ہیں اور چوغی کا بٹن سینہ پر ہوتا ہے۔ عبا کا رواج عرب اور عجم دونوں میں ہے اور چوغہ زیادہ تر افغانستان اور ترک میں مستعمل ہے۔

بغچہ | بقول شمس بمعنی (۱) جامہ و جامۂ سبز رنگ و فرماید کہ لغت فارسی است و صاحب انند بحوالۂ غیاث گوید کہ بالضم (۲) جامہ بند معروف را گویند و لغت ترکی است صاحب فدائی کہ از علمای معاصرین عجم

بود میفرماید که پارچه ایست باندازه یک گز چارگوش که رخت را دران می بندند و چون بسته شود (بغچه بسته) می گویند مؤلّف عرض کند که لغت ترکی زبان (بوغچه) به واو است بمعنی جامه پیچ چنانکه صاحب لغات ترکی ذکرش کرده و صاحب کنز هم و بغجه بدون واو باجیم عربی معرّب آنست چنانکه صاحب سواء السّبیل آورده و بغچه بحذف واو باجیم فارسی۔ مفرسش چنانکه پیش ماست ازینجاست که صاحب فدائی این را بالغات فارسی جا داد۔ (اردو) (۱) کپڑا یا سبز کپڑا۔ مذکر (۲) بوغبند۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ وہ ہرا سیا ہوا کپڑا جسمیں نہالی توشک یا زین باندھکر رکھتے ہیں۔ گٹھڑی کا کپڑا۔ بندھنا۔ گٹھڑی ہماری رائے میں یہ بغچہ کا ترجمہ نہیں ہے دکن میں بغچہ اوس مربع کپڑے کا نام ہے جسمیں عمدہ پوشاک لپٹ کر محفوظ کرتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے اسکو ترک فرمایا ہے۔

بغچہ کش اصطلاح۔ بقول بہار بفتح کاف تازی خدمتگاری که جامہا را با خود گرفته در جلو دود و فرماید که آنرا در عرف حال توشکچی گویند (میرخسرو ؎) خاصّ درگاه زدیوان بار ﴿ شد کسی که بغچه کش و چتر دار ﴿ بہاجهان بجز وانند را نقل نگاری پسند است مؤلّف عرض کند که توشک لغت ترکی است و بقول صاحب لغات ترکی فرش و نہالی را گویند و توشکچی خادمی که با آقای خود که مہمان کسی شود توشک و فرش با او ببرد و بغچه کش خادمی را نام است که ملبوسات را در بغچه محفوظ کرده با او می باشد پس ہر دو را مرادف یکدگر دانستن دور است از نازک خیالی محققین بالا (اردو) بغچہ بردار اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو ملبوسات کا بغچہ سر پر لئے ہوئے جاتا ہے۔

بغداد بقول سروری بالفتح (۱) نام شهری مشهور و (۲) نام خطی از خطوط جام جم (خاقانی ؎) دجله دجله با خط بغداد جام ﴿ می دهید و از کسان آرید یاد ﴿ صاحب رشیدی نسبت معنی اوّل بحواله اصمعی می فرماید که عجمه (عطیة الصنم) است در اصل دهی بود که بنام آن بت آباد کرده بودند و بقول بعض گوید که در اصل (باغ داد) بود بمعنی جای داد رسی نوشیروان و نسبت معنی دوم فرماید که (خط بغداد) گویندش صاحب برہان

گوید که شهریست از عراق عرب و بر وجه تسمیهٔ آخر الذکر قانع و نسبت معنی دوم می فرماید که نام خط دوم است از عالم
جمشید و نیز (۳) کنایه از شکم - صاحب جامع نسبت معنی اوّل می فرماید که این باغی بود که نوشیروان هفته در
یکدفعه دران باغ دادخواهی می کرد و ذکر معنی سوم هم کرده از معنی دوم ساکت - صاحب غیاث بذکر معنی اوّل
ذکر معنی سوم بحوالهٔ شرح گلگشتی کرده گوید که بمعنی اصطلاح لوطیان است و بحوالهٔ مصطلحات می طرازد که (۴)
بمعنی کهنه و خراب و (۵) کنایه از پیالهٔ شراب که پر و مالامال باشد - صاحب مؤیّد بذیل لغات فارسی ذکر معنی
اوّل کرده فرماید که شهریست آبادان کردهٔ امیر المومنین منصور بن علی بن عبد الله بن عباس رضی الله عنهم که
شصت هزار گرمابه داشت و بیش از آبادانی او را (باغ داد) گفتندی ازانکه که نوشیروان هر هفته دران
باغ مظلومان را بانصاف رسانیدی و چون انجا شهر بنا کردند الف را ساقط کردند - صاحب ناصری بذیل بغ
ذکر این کرده و بذکر وجه تسمیهٔ اوّل الذکر نسبت وجه تسمیهٔ دوم گوید که پیروان مزدک را که اختراع در دین یزدانیان
کرده بود و غالب گشته نوشیروان دران باغ باکابر اهل آن مذهب بر دار کشید لاجرم بباغ داد مشهور شد و فرماید
که اکنون از مشاهیر بلاد است در کنار رود دجله که اکنون بدجله مشهور است - در زمان بنی عباس بنهایت
آبادی رسیده و درین ایام جمعیت آنجا تخمیناً هشتاد هزار کس می رسد و بانی آن ابومنصور دوانیقی (انوری
ع) خوشا نواحی بغداد جای فضل و هنر * که کس نشان ندهد در جهان چنان کشور * و نسبت معنی دوم می
فرماید که (خط بغداد) است نه بغداد چنانکه سلمان گفته (ع) روز عید است و لب دجله و ایّام بهار * ای پسر
کشتی می تا خط بغداد بیار * **مؤلّف** عرض کند که بغ بالفتح در ترکی زبان بدون الف بمعنی باغ آمده و در
رسم الخط بالای آن الف خرد هم می نویسند که علامت فتح باشد چنانکه صاحب کنز نوشته پس جا دارد که بوجه تسمیهٔ
آخر الذکر ترکان این را بدون الف بغداد بغین معجمه (بغداد) گفته باشند و بزبان فارسی هم مستعمل شد و جادارد

که بغ را مخفّف باغ گیریم و به ترکیب اضافی فارسی عَلَم دانیم ولیکن استعمال این بدون اضافت غین است
و معنی دوم را در مجرّد لفظ بغداد تسلیم نه کنیم۔ صاحب سروری سندی که از خاقانی پیش کرده دران هم (خط بغداد)
است نه مجرّد بغداد و سکوت صاحب جامع از معنی دوم و صراحت ناصری نسبت (خط بغداد) متقاضی آن
که تسامح سروری و برهان بهر دو دانیم که ذکر معنی دوم درینجا کردند و بمعنی سوم استعاره باشد که شکم را بنام
شهری نام زده کردند۔ قول صاحب جامع اعتبار را نشاید که صاحب زبان نست (سلیم ع) عجب نبود که بغدادش
خراب است ؎ واز همین است (بغداد خراب و کهنه) که بجایش می آید که صراحتش همانجا کنیم کم التفاتی صاحب
غیاث که معنی چهارم نوشت و حواله داد بر مصطلحات و صاحب مصطلحات یعنی وارسته مجرّد بغداد را بمعنی
کهنه خراب نه نوشت۔ بلکه (بغداد خراب و کهنه) را کنایه قرار داد که بجایش می آید و برای معنی پنجم بیان کرده اش
هم طالب سند استعمال می باشیم و بدون آن تسلیمش نه کنیم معلوم میشود که از کلام خاقانی سکندری خورده است
(اردو) (۱) بغداد مذکّر۔ ایک مشہور شہر کا نام (۲) جام جمشید کے ایک خط کو صاحب سروری نے بغداد کہا ہے مذکّر۔
(۳) شکم۔ دیکھو اشکم (۴) کہنہ۔ خراب۔ (۵) شراب کا پیالہ جو بھرا ہوا ہو۔ مذکّر۔

بغداد خالی اصطلاح۔ بقول بهار مرادف (بغداد
خراب و کهنه) (۱) کنایه از ساغر خالی و (۲) شکم خالی و
فرماید که این مقابل (بغداد معمور) است۔ صاحب بحر
می فرماید که (۳) گرسنگی و خلوی معده و نسبت معنی اوّل
می گوید که ساغر خالی از شراب باشد۔ صاحب غیاث
نقل نویس بهار و صاحب جهانگیری در ملحقات بذکر
معنی دوم گوید که (۴) گرسنه باشد و خیال می کنیم که
معنی دوم را بدون اضافت می خواند خان آرزو در
سراج نقل معنی اوّل و دوم کرده **مؤلّف عرض کند**
که اگر چه موافق قیاس است که (شکم و ساغر خالی) را
بغداد خالی گوئیم ازینکه بغداد بمعنی شکم و ساغر بجایش
گذشت ولیکن این کنایه را بدون سند استعمال اهل تسلیم

نہ کنیم کہ معاصرین عجم ازین ساکت و محققین صاحب زبان
ذکر این نکردہ اند و تحقیق پسندان ہند نژاد سندی نیاوردہ
و معنی سوم و چہارم را غلط دانیم کہ بلحاظ لفظ ہم درست
نیست و سند استعمال ہم ندارد (اردو) (۱) خالی ساغر یا خالی
پیالہ۔ مذکّر (۲) وہ پیٹ جو خالی ہو۔ مذکّر (۳) بھوک مؤنّث (۴) بھوکا

بغداد خراب اصطلاح۔ بقول سروری در ملحقات(۱)
کنایہ از شکم خالی و گرسنہ (بسحق ے) بغداد خراب از
خراسان ؛ معمور کنم بنام بورک ؛ صاحب جہانگیری ہم
در ملحقات این را مرادف (بغداد خالی) گفتہ و صاحب
ناصری ہم در ملحقات خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل
(۲) ساغر خالی ہم نوشتہ وارستہ گوید کہ بمعنی (۳) گرسنہ
شکمی و خلوے معدہ صاحب بحر نقل وارستہ کند در معنی سوم
و ذکر معنی دوم ہم فرمودہ و صاحب مؤیّد بر معنی اوّل
قانع و صاحب برہان ذکر ہر سہ معانی کردہ **مؤلّف**
عرض کند کہ ما بر لفظ بغداد معنی شکم را استعارۃً تسلیم کردہ
ایم و معنی ساغر را بدون سند قبول نکردہ ایم ہمانا این
مرکّب توصیفی است و معنی اوّل موافق قیاس و معنی سوم
را بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ محققین اہل زبان
چنانکہ در معنی پنجم بغداد سکوت ورزیدہ اند ہمچنان
درینجا ہم و طبع آزمائی وارستہ نسبت معنی سوم خلاف
لفظ و سند۔ اگرچہ او ہمین معنی را از سند محمد قلی سلیم پیدا
کردہ است کہ در قطعہ نوشتہ (ے) چو شط چشم خلیفہ
گر پر آب است ؛ عجب نبود کہ بغداد ش خراب است ؛
ولیکن سندش تردید آن می کند و حق آنست کہ این
سند لفظ بغداد است بمعنی شکم و (بغداد خراب) از
حاصل نمی شود چنانکہ از کلام بسحق اطعمہ کہ بالا گذشت
حیف است از صاحب بحر استاد فارسی زبان ما کہ
اتّباعش کردہ ما از اتّباعش معافی می خواہیم (اردو)
(۱) وہ پیٹ جو خالی ہے۔ مذکّر (۲) خالی ساغر۔ مذکّر (۳)
خلوے معدہ۔ مذکّر۔

بغداد کہنہ اصطلاح۔ بقول وارستہ کنایہ از گرسنگی
و خلوے معدہ (ظہوری ے) این شکم کاینچنین ورم
کردہ است ؛ از ورم یا ز باد دم کردہ است ؛ ہیچگہ از
طعام پُر دیدی ؛ حال بغداد کہنہ پرسیدی ؛ صاحب بحر

بهر بانش و بمعنی دوم (بغداد خراب) هم مرادفش گفته
بهار این را مرادف (بغداد خراب) بمعنی اوّل و دومش
گوید که گذشت **مؤلف** عرض کند که وارسته در ینجا
هم سکندری خورد و استاد ما صاحب بحر اعتنا بدان
نکرد هرچه بر (بغداد خراب) نوشته ایم در ینجا هم - که این
مرکّب توصیفی است و سند ظهوری بکار وارسته نمی خورد
پس ادعای او باطل و این مرادف (بغداد خراب) است
بمعنی اوّل و دومش و بمعنی دوم را خواهان سند استعمال
می باشیم **(اردو)** دیکھو بغداد خراب کے پہلے اور دوسرے معنے

(الف) بغداد معمور | اصطلاح - الف بقول
(ب) بغداد معموره | وارسته (۱) سیری

شکم و صاحبان بحر و مؤیّد با او و بقول مؤیّد (۲) پری
ساغر هم و بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ (۳) مقابل
(بغداد خالی) و مقصودش جز این نیست که شکم پُر باشد صاحب هفت همزبان
وارسته و بحوالهٔ شرفنامه گوید که سیرابی **مؤلف** عرض کند که اینکه نشد
دو شد) سیری بود سیرابی بالای آن صاحب برهان در
ملحقات بذکر معنی اوّل گوید که سیراب بودن هم - وای
بر همه محقّقین با نام و نشان غیر از زانند فرهنگ
فرنگ خوان) که خود را سلامت داشته است نمیدانیم
که آیا اینها قواعد فارسی می دانند می پرسیم از ایشان
که آیا این را مرکّب توصیفی نمی خوانند - معنی بیان
کردهٔ شان از (معموری بغداد) البته پیدا
می شود نه از (بغداد معمور و معموره) و آنانکه
بر سیری سیرابی را اضافه کرده اند و آنکه سیراب
بودن را در معنی این داخل کرده است - بهره
از فارسی زبان ندارد و قواعد فارسی را بطاق
نسیان می سپارد **(اردو)** (۱) سیری - مؤنّث
(۲) پیاله کی پُری مؤنّث (۳) دیکھو بغداد
خراب کے پہلے معنے جس کا یہ مقابل ہے یعنی
بھرا ہوا پیٹ - مذکّر۔

بغدان | بقول مؤیّد بذیل لغات فرس بالفتح لغتی است در بغداد و (بغدین) بقولش بالفتح ساخته شدن
بپسودن و بسوده کردن که نمی آید - مخفی مباد که (الف) در اکثر نسخ قلمی و مطبوعهٔ مؤیّد یافته میشود (بغدین)

مخصوص است بانسخهٔ مطبوعهٔ منشی نولکشور و صاحب شمس نقل بردارش بدین اضافه که (بغدان) را لغت عربی گوید و (بغدیدان) را فارسی و هم نسخ قلمی مؤیّد از (بغدیدن) خالی **مؤلّف** عرض کند که کجا یند فضلا که برای تائید شان صاحب مؤیّد لغتی آفریده است و اگر از تعریفش سوال کنند به بغداد برند همه را سنجا معلوم خواهد شد محقّقین فارسی زبان ازین ساکت و معاصرین عجم ریشخندی بر محقّق می زنند و ما بتائید مؤیّد عرض می کنیم که اگر (بغدیدن) را صحیح دانیم (بغدان) بقاعدهٔ فارسی اسم حال است و لیکن (بغدیدن) را تسلیم کردن محال که این مال مطبع نولکشور است و مصدر (بسغدیدن) را که با موحّده و سین مهمله و غین معجمه به همین معنی گذشت بحذف سین قائم کرده است و این بلای دیگر است بحق لغات فارسی زبان که صاحبان مطبع هم بضمن طبع کتب دست تالیف دراز می کنند و لیکن طبع شمس اللّغات قبل اوست و نقل این دران جزین نیست که الزام این تصحیف متعلّق به دست و بیچاره نولکشور برای تکمیل نسخهٔ مؤیّد الفضلا این لغت را داخل آن کرده باشد و ندانسته باشد که این کار مطلع نیست بالجملہ (بغدیدن) اضافهٔ محقّق بی تحقیق است که تحریفاتش اظهر من الشمس و ابین من الامس۔ ما صفحهٔ این کتاب را درین دردسری بدین وجه سیاه کردیم که حقیقت جویان از بربادی لغات فارسی زبان خبردار شوند و برای لغت (بغدان) به بغداد نروند یکی از فاضلان که مؤیّد مؤیّد بود با ما گفت که خیال داریم که خاقانی بغداد را در کلام خود بغدان نظم کرده است و دال مهمله بنون بدل میشود چنانکه نموده و نمونه **مؤلّف** می گوید که عربان بغداد را بغدان می گویند که معرّب باشد صاحب محیط المحیط ذکر این کرده اگر فارسیان در نظم خود همین بغدان را استعمال کرده باشند نمیتوان گفت که لغت فارسی است (اردو) ناقابل ترجمه ۔

بغدی بقول شمس لغت فارسی است بکسر با و سکون غین معجمه بمعنی سازواری و مرد ساخته و مستعد برای کار دنیا

محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت **مؤلّف** عرض کند که بدون سند استعمال مجرّد قول شمس نظر به بی تحقیقیش اعتبار را نشاید (اردو) سازداری۔ مستعدی کسی دینی کام کے لئے۔ مؤنث۔

بغدی بقول شمس (۱) یعنی گندم و فرماید که لغت فارسی است و بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی بمعنی (۲) شتر اوّل قسم که بہتر باشد **مؤلّف** عرض کند که شتران و گندم بغدادی شہرت دارند عجبی نیست که این مخفف (بغدادی) باشد که الف و دال حذف شد و این طبع آزمائی ماست معاصرین عجم دست بر گوش خود گذارند و بر زبان ندارند محققین فارسی زبان دست بر دہان (اردو) (۱) گیہوں۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ گن۔دم۔ کنک۔ حنطہ۔ دیکھو (اگ) (۲) بغدادی اونٹ۔ مذکر جو اونٹوں کی تمام قسموں میں عمدہ قسم سمجھی جاتی ہے۔

بغدیدن ہمانکه بذیل (بغدان) گذشت و بحث کافی ہم در انجا کردہ ایم (اردو) ناقابل ترجمہ۔

بغرا بقول سروری (۱) نام آشی است معروف و (۲) نام یکی از پادشاہان (بسحق اطعمہ) بجو قلیہ در صحن بغرا دلا۔ کہ جو سید گی عین یا بندگی است ؛ (شاعر) قراخان وایلک چو بغرا گذشت ؛ تو گوئی که بادی بصحرا گذشت ؛ نسبت معنی اوّل بحوالۂ فرہنگ گوید که واضع آش بغراخان بود و بغراخانی می گفتندش و بمرور ایّام خانی را حذف کردند و نسبت معنی دوم بحوالۂ ادات می فرماید که بادشاہ خوارزم بود و نیز گویند که (۳) بمعنی کلنگ ہیشیر و کلنگان و (۴) بالفتح خوک نر را نامند که گراز نیز گویند۔ صاحب جہانگیری بمعنی اوّل با اوّل مضموم لغت ترکی گوید که واضع آن یکی از شاہان ترک بود که بنام او موسوم شد و ذکر معنی چہارم ہم کردہ و صاحب رشیدی ذکر معنی اوّل و سوم و چہارم بالضم کردہ صاحب برہان بذکر ہر چہار معنی نسبت معنی سوم صراحت مزید کند که کلنگی را نام است که در وقت پرواز پیشاپیش ہمہ کلنگہا می رود و صاحب ناصری ہر چہار معنی را بیان کردہ نسبت معنی دوم می فرماید که ہمان بغراخان۔ صاحب جامع ہم ذکر ہر چہار

معنی فرمودہ۔ و بہار بمعنی اوّل آوردہ می گوید کہ بغرائی فروشندہ آنرا مانند (سیفی ؎) از غم بغرائیم سرزد برون
داغ درون ✤ ہر چہ در دیگست بالکفگیر می آید برون ✤ خان آرزو در سراج گوید کہ آنانکہ بمعنی سوم و چہارم
بالضّم گفتہ اند خطاست و بفتح صحیح است و بمعنی اوّل بالضّم لغت ترکی است نہ فارسی **مؤلّف** عرض کند
کہ بدان ای برادر آنچہ لغت ترکی است بوغرا است کہ بقول صاحب لغات ترکی بادشاہ خوارزم را نام بود
فارسیان واو را حذف کردہ بالضّم خوانند و بمعنی اوّل و دوم مفرّس است و بمعنی سوم ہم بر سبیل مجاز تفریس
باشد کہ از (عادت کلنگان در پرواز) می کشاید کہ یکی از آنہا کہ پیش از جماعت خود پرواز کند افسری را ماند و
ہمین عادت در خنازیر دیدہ شد کہ خنزیری بزرگ پیش گلّہ رہنمائی میکند پس بمعنی چہارم ہم مفرّس و مجاز
معنی دوم دانیم اکنون می پرسیم کہ بمعنی سوم و چہارم بالفتح چرا و بچہ حجّت ماخذ این می خواہد کہ بہر چہار معنی بالضّم
خوانیم و آنانکہ بالضّم نوشتہ اند شاید از ماخذ خبر دارند و معاصرین عجم بر آنند کہ تصرّف فارسیان در اعراب
سوم و چہارم برای فرق در معنی اوّل و دوم است البتہ این وجہی است و باتّباع محاورۂ زبان تسلیم
کنیم و لیکن آنانکہ بہ دو معنی آخر الذّکر ہم مضموم خوانند خطا کردہ اند (اردو) (۱) بغرا ایک مخصوص آش
ہے جس کا موجد بغرا خان بادشاہ خوارزم تھا (مؤنّث) ترکی ہیں اس بادشاہ کا نام بوغرا خان تھا۔ فارسیوں
نے بر سبیل تفریس واو کو حذف کر کے بغرا کہا (۲) انہیں بوغرا خاں کو بہ تخفیف فارسیوں نے بغرا کہا ہے
مذکّر۔ (۳) کُلنگ جو اپنی ٹکڑی کے آگے آگے پرواز کرتا ہے۔ مذکّر۔ جسکو اہل دکن کُلنگوں کا بادشاہ کہتے ہیں
(۴) سُور جو اپنی جماعت کے آگے رہتا ہے۔ (مذکّر) جسکو دکن میں سوروں کا سردار۔ بڑا سور کہتے ہیں۔

بغراخانی اصطلاح۔ بقول رشیدی حاں بغرا بمعنی اوّل است کہ گذشت و آن مخفّف این باشد **مؤلّف** عرض کند کہ درست می فرماید۔ تحتانی در آخر این برای نسبت است و بس (اردو) بغراخانی۔

مؤلف - اس آش کا نام ہے جسکو بوغرا خان بادشاہ خوارزم نے ایجاد کیا تھا - دیکھو بغرا کے پہلے معنے -

بغر قاش | صاحب ہفت گوید کہ بفتحتین آلتے است مانند کفگیر کہ بدان بغرا می کشند - وصاحب برہان در ملحقات ہمین لغت را بمعنای تر شت (؟) گوشا قاف بہ ہمین معنی آوردہ می فرماید کہ ترکی است **مؤلف** عرض کند کہ لغت بغرا کہ بجایش گذشت داخل این است بتخفیف الف - وضع لغت تقاضای آن می کند کہ ترکی دانیم ولیکن صاحبان کنز و لغات ترکی ہر دو از (بغر تاش) و (بغر قاش) ساکت و (؟) نیست کہ مرکب است اما ہیچ نسبت با معنی تاش یا قاش ندارد (یعنی در فارسی وچہ در ترکی) پس اینقدر متحقق است کہ فارسی نیست چرا کہ خود بوغرا اصل ترکی زبان است و تسامح صاحب ہفت می نماید کہ این را در لغات فارسی زبان جا داد و در لفظ قاش صاحب ہفت و برہان اختلاف کردہ معاصرین (؟) ساکت - بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم (اردو) مثل کفگیر کے ایک آلہ جس سے آش بغرا دیگ سے نکالتے ہیں -

بغشور | بقول رشیدی و برہان بالفتح دہے است میان سرخس و ہرات و فرماید کہ معنی ترکیبی این مناک شور و زمین آن دیہہ شورہ زار است صاحب ناصری می فرماید کہ نام شہریست و در آنجا مغاکی است با آب شور کہ بعربی (حفرہ مالح) توان گفت و منسوب بدان شہر را بغوی گویند و از آنجاست صاحب مصابیح و شرح السنہ کہ دو کتاب معروف است - خان آرزو در سراج ذکر این بزیادت ہای (؟) آخر (بغشورہ) کردہ بہ تسلیم دہے فرماید کہ صاحب (؟) معنی ترکیبی آن گو آب شور گفتہ و این بعیدی دارد انتہی کلامہ **مؤلف** عرض کند کہ (؟) ناصری را کہ از (؟) است ندیدہ باشی کہ این دہے نیست بلکہ شہری است بیرون (؟) شد بوجہ مغاکی کہ با اندک (؟) شور است و (؟) گو آب بجایش گذشت - پس قول برہان را بجہت

بعید دانی و قریب را بعید می خوانی۔ تسامح برہان باشد
که شہری را دہے نوشت و درین تسامح با صاحب برہان
شریک می باشی بزیادت ہای ہوز که خلاف اصل است
پس وجہ تسمیہ بیان کردۂ برہان از صراحت ناصری قُرب
دارد از قیاس و بُعدی که می پنداری شبہ است و سُستی
(اردو) بغشور ایک شہر ہے سرخس اور ہرات کے
مابین جس میں آب شور کا ایک کنواں ہے جس کے
نام سے یہ شہر مشہور ہوا کچھ عجب نہیں کہ اس میں شورے
کی کان ہو۔ (مذکّر)

بغطاق بقول سروری بذیل بغلطاق ہمان
بغتاق است که بتای فوقانی بجایش گذشت و فرماید
که بجای معجمہ عوض غین ہم آمدہ (صاحب مہر و مشتری ۹)
جو سرِ وش یافت از بالا بغلطاق ٭ بفرقش سرفرازی
کرد بغطاق ٭ صاحبان جہانگیری و برہان ہم ذکر
این کردہ اند (سلمان ساوجی ۵) اگر نہ ترک فلک
پیش تو کمر بندد ٭ قبا بجای کلہ بر سرش نہد بغطاق ٭
خان آرزو در سراج بمعنی کلاہ قانع **مؤلّف** عرض
کند که بحقیقت این لغت بر (بغتاق) عرض کردہ
ایم که بہ فوقانی سوم گذشت و درینجا نظر براعتبار
صاحب سروری ہمین قدر کافی است که انچہ بہ خای
معجمہ عوض غین معجمہ گذشت مبدّل این چنانکہ
چرغ و چرخ (اردو) دیکھو بغتاق۔

بغل بقول برہان و ہفت بفتح اوّل و سکون ثانی و لام (۱) نام یہودئی بود ضرّابی و اورا راس البغلی ہم
می گفتند صاحب جامع بذکر معنی بالا گوید که (۲) معروف صاحب اننددبمعنی اوّل بلغت عربی گفتہ می فرماید
که راس البغل ضرّابئے بود از عجم که درہم شرعی را سکّہ زد بنا برین آنرا (درہم بغلی) گویند۔ صاحب منتخب ہم
ذکر معنی اوّل می کند۔ صاحب آصفی نیز نسبتاً معنی دوم بر معروف قانع **مؤلّف** عرض کند که
عجب است از محققین لغات فرس اعنی سروری و جہانگیری و ناصری و رشیدی و سراج و بہار و برہان و اننددد
وغیرہم که معنی دوم را که دراصل معنی اوّل لغت فارسی است ترک کردہ اند و تا نکہ نوشتہ اند بر لفظ معروف

قناعت کردہ اند صاحب کنز کہ محقق ترکی زبانست این را بمعنی ابط عربی۔ لغت فارسی گفتہ وبہ تحقیق ما ہم لغت فارسی است بفتحتین موضعی از جسم بالائی انسان زیر دوش ۔ پائین مفصل دست وشانہ اسم جامد فارسی است وبر زبان معاصرین عجم مستعمل وبمعنی اوّل شک نیست کہ لغت عربست (اردو) (۱) ایک یہودی کا نام جو عجمی تھا جس نے شرعی درہموں کو مسکوک کیا (۲) بغل ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث ۔ شانہ کے نیچے کا حصّہ

بغل باز کردن استعمال ۔ بمعنی حقیقی کشادن ہر دو دست است برای معانقہ ۔ فارسیان استعمال این بر مواقع صلح می کنند کہ ہر کہ باکسی صلح می کند معانقہ با او کند و در بغلش گیرد کہ علامت اتفاق باہمی است چنانکہ (بغل آشتی باز کردن) (ظہوری ؎) دل باامید دگر سینہ صفائی گردید + بغلی باز کند سینہ صفائی آید + (ولہ ؎) ہرگز بغل آشتی باز نکردی کی بود کہ با صلح تراجنگ نبود است + (اردو) دونوں ہاتھ معانقہ کے لئے کھولنا۔

(الف) بغل برارہ اصطلاح ۔ صاحب

(ب) بغل برراہ بول چال نسبت الف بحوالہ محاورۂ معاصرین عجم گوید کہ بغل جادّہ را گویند یعنی راہی کہ برای اتحاد سطح راہ در عمق زمین درست کنند صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار نسبت (ب) گوید کہ راہی کہ زمین ہر دو طرفش بلند باشد **مؤلف** عرض کند کہ تعریف ہر دو محققین یکی است واختلاف لفظی الف وب نتیجہ بی تحقیقی محقق اوّل و اغلب کہ غلطی کتابت باشد کہ (برراہ) را (برارہ) نوشت ومعاصرین عجم تصدیق (ب) کنند و (الف) را غلط دانند و (بغل جادّہ) ہم ہمان (ب) باشد نہ (الف) بالجملہ معنی لفظی این بغلی کہ برراہ قائم شدہ است یعنی بوجہ بلندی زمین از راہ ہر دو طرفش از بلندی خود بغلہا پیدا کردہ (اردو) (الف وب) وہ سڑک جو اتحاد سطح کے لئے عمق میں واقع ہو ۔ اور اوس کی دونوں جانب کی زمین بلند ہو ۔ مؤنث ۔

بغل بکسی کشادن استعمال ۔ مرادف (بغل باز

کردن) کہ گذشت (ظہوری ے) شاہد کام بغل بردل
من گو مکشا ✤ عشق آمد ہوس بوس وکنار آخر شد ✤
(اردو) دیکھو بغل باز کردن)۔

بغلبہ بقول روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ
قاچار بجبر **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است۔ فارسیان
در محاورہ خود مے گویند کہ " بغلبہ این کار از و
گرفتیم " یعنی بجبر (اردو) غلبہ کے ساتھ۔ جبر کے ساتھ

بغلتاق صاحبان جامع و ناصری و برہان ذکر این
کردہ اند ہمان است کہ بر بغتاق بہ معنی اول و دوم
مذکور و صراحت ماخذ و اشارۂ این ہم ہمدر انجا کردہ
ایم۔ صاحب برہان (۳) معنی برگستوان در ینجا زیادہ
کردہ است و برگستوان بجالیش گذشت و صاحب ناصری
ہم ذکر این معنی کردہ می فرماید کہ عثمان بخاری (۴) معنی
گریبان ہم آوردہ (ے) طلسم چاہ نخشب گشتہ بغلتاقش ✤ وگرنہ چون برآید ماہ چندین از گریبانش ✤
دگوید کہ اگرچہ این لغت پارسی نیست ولیکن چون
در شعر فارسی آمدہ مرقوم گشت **مؤلف** عرض کند
کہ بر (بغتاق) در معنی گذشت و برای معنی سوم
اگر سند استعمال پیش شود مجاز معنی دوم بغتاق دانیم
وانچہ صاحب ناصری بسند عثمان بخاری بمعنی
گریبان نقل کردہ بر معنی شعر غور نفرمودہ عثمان
بخاری در کلام خود بغلتاق بمعنی دوم بغتاق
آوردہ یعنی فرجی پس تا آنکہ سند دیگر برای این
معنی پیش نشود تسلیمش نکنیم از ینکہ خود صاحب
ناصری کہ از اہل زبانست مطمئن نیست (۱) (اردو)
دیکھو بغتاق کے دونوں معنے (۳) دیکھو برگستوان
(۴) گریبان۔ مذکر۔

(الف) **بغل تری** اصطلاح۔ بقول سروری
در ملحقات کنایہ از خجلت و طیرگی (نزاری ے)
مدعیاں را بغل تری بدہم من ✤ بر صفتی کز مسام
شان بچکد خوی ✤ صاحب جہانگیری ہم در ملحقات
خود این را بہ ہمین معنی آوردہ و صاحبان برہان
و سراج و بہار و بحر و مؤید ہم ذکر این کردہ اند
صاحب جامع این را بمعنی شناخت نوشتہ **مؤلف**

عرض کند کہ چون انسان از خجلت آب آب
شود۔ زیادہ تر اثر آن در بغل ہایش رو دہد اگرچہ
ندامت کم باشد۔ ازہمین عادت این اصطلاح
قائم شد و تحتانی آخرہ مصدریست۔ مخفی مباد
کہ از سند بالا مصدر........

(ب) **بغل تری دادن** بمعنی خجل کردن
پیدا است (ارد و) الف۔ خجلت۔ شرمندگی۔
مؤنث۔ (ب) شرمندہ کرنا۔ خجل کرنا۔ امیر نے
(آب آب کرنا) پہ فرمایا ہے شرمندہ اور خفیف کرنا۔
دیکھو بشیر نشاندن کے تیسرے معنے۔

بغل زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول سروری
و جہانگیری (در ملحقات) و بقول برہان کنایہ از شماتت
کردن (مولوی معنوی سہ) تو نخواہم جفت کمتر
زن بغل + جفت انصافم نیم جفت دغل + صاحب
بحری فرماید کہ مرادف (بغلک زدن) کہ می آید بمعنی
خوشی کردن از روی استہزا بر کسی صاحب جامع گوید
کہ مرادف (بغل تری) وہر دو بقولش شماتت کردن

بہار بذکر معنی بالا فرماید کہ بعضے بمعنی مسخرہ شدن نوشتہ
اند و بعضے بمعنی کنایہ کردن ولیکن تحقیق ہمانست کہ
صاحب بحر ذکرش کرد۔ مرادف بغلک زدن۔ خان
آرزو در سراج (بغل زدن) را بمعنی (بغلک
زدن) آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ ہمانا این طرز
تحقیقے بہتر و آسان تر است و چون بر (بغلک زدن)
برسیم در انجا اشارہ (بغل زدن) کنیم۔ و عجب آنست
کہ او (بغلک زدن) را بجای دیگر نہ نوشت حقیقت
این است کہ در ہند و عجم رسم است کہ چون مسرور
شوند ہر دو بغل را حرکت دہند یعنی کشانیدہ و بند
کنند و این علامت خوشحالی و خوش وقتی است و
این حرکت مخصوص باشماتت نیست بلکہ عام است
بحالت مسرت و در شماتت ہم معاصرین عجم با تعریف
ما اتفاق دارند بس اگر سند مولوی معنوی برای
مجرد شماتت بدست آمد لازم نیست کہ در تعریف
این تعمیم را بگذاریم و (بغلک زدن) مزید علیہ ہمین
است بزیادت کاف تصغیر کہ در مین حرکت بغل را

بسیار بازی کنند (اردو) بغلیں بجانا۔ بقول آصفیہ کسی کی برائی پر خوش ہونا۔ شماتت کرنا اور خوشی میں اُچھلنا کودنا (حالی ؎) رحمت ہے خدا کی یہ عزیزوں کی جماعت ٭ پر اسکی خوشی میں ابھی بغلیں نہ بجاؤ ٭

بغلطاق | صاحبان سروری و (جہانگیری در ملحقات) و برہان و سراج و تحقیق الاصطلاحات و ہفت و مؤید ذکر این کردہ اند و این جانست کہ ما حقیقت این را بر بغتاق نوشتہ ایم و صراحت ماخذ ہم ہمدر انجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بغتاق۔

بغل غنچہ | اصطلاح۔ مرکب اضافی است کہ بغل غنچہ۔ غنچہ باشد۔ فارسیان غنچہ را بہ بغل تشبیہ دادند کہ ہمچو بغل بند می باشد وہم بخشاید (صائب ؎) حیرت نکردہ در بغل غنچہ پری گل ٭ زنجیر پارہ می کند از آرزوی گل ٭ مخفی مباد کہ درین شعر از بغل غنچہ داخل غنچہ و نفس غنچہ مراد است (اردو) دیکھو شگفتہ۔ صاحب آصفیہ نے غنچہ کا بھی ذکر کیا ہے جو اردو میں مستعمل ہے۔ مذکر۔ آپ فرماتے ہیں کہ یہ لفظ در اصل گنجہ۔ گنجیدن کا حاصل بالمصدر گنجیدگی سے ماخوذ ہے چونکہ غنچہ کی پنکھڑیاں باہم پیوستہ اور گنجان ہوتی ہیں۔ لہذا کاف فارسی کو حسب قاعدہ غین معجمہ سے اور جیم عربی کو جیم فارسی سے بدلکر غنچہ بنالیا

بغلق | بقول غیاث بدون حوالہ کتابی بالفتح (۱) نام طائری و (۲) مجازاً بمعنی تیر نیز آمدہ مؤلف عرض کند کہ ما پایۂ تحقیق صاحب غیاث را بلند ندانیم و اکثر حوالہ ہای او را غلط یافتہ ایم و بریں لغت صراحت کامل در معنی اوّل نکردہ کہ بواسطۂ آن تحقیق مزیدی کردیم و حوالۂ ماخذ ہم ترک کرد واو از صراحت زبان ساکت نمی گوید کہ مال کدام زبانست۔ محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند و صاحب محیط ہم در مفردات طب ذکر این طائر نکردہ و در لغات عرب ترک ہم پایۂ نمیشود اگرچہ وضع لغت مثل لغات ترکی است

ولیکن معاصرین ترک و عجم دست بر گوش می نہند پس بدون سند استعمال ہر دو معنے را تسلیم نہ کنیم (اردو) (۱) ایک پرندے کا نام - مذکر (۲) تیر - مذکر -

بغلکت بقول سروری بر وزن کپنک آماسیکہ در زیر بغل پیدا می شود و چرک کند - صاحب جہانگیری گوید کہ گرہی باشد کہ در زیر بغل مردم بہم رسد و بمرور پختہ شود و چرک کند صاحبان رشیدی و غیاث و ناصری و جامع ذکر این کردہ اند صاحبان برہان و ناصری می فرمایند کہ این را عروسک نیز خوانند و بر عروسک این معنی را ترک کردہ اند خان آرزو در سراج در تعریف این متفق با محققین بالا و اینقدر اضافہ می کند کہ کاف در ینجا برای نسبت است مؤلف عرض کند کہ باشد کہ ماخذ این ترکی باشد کہ موافق قیاس است (اردو) دکن میں اس مرض کا نام بغل بلی ہے - مؤنث - افسوس ہے کہ محاورۂ اردو میں اس کا نام معلوم نہ ہو سکا بہر حال یہ ایک مرض ہے جو بغل میں ایک گرہ کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے - مذکر -

بغلک زدن مصدر اصطلاحی - صاحبان بحر و بہار عجم و سراج ذکر این با (بغل زدن) کردہ مرادفش گویند و صاحبان برہان و مؤید ہم این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این ہمانجا بیان کردہ ایم بصراحت ماخذ (ملک قمی ۵) شاہ مہرگان کشادہ کمر ✤ ابغلک می زند بفرور دین ✤ (اردو) دیکھو بغل زدن -

(الف) **بغل کشادن** مصادر اصطلاحی -

(ب) **بغل کشودن**

الف بقول صاحب بحر و ملحقات برہان بمعنی (۱) ورزش کردن و (۲) امتحان نمودن و (۳) غلبہ خود ظاہر کردن و مستعد شدن بر کاری - صاحب شمس بر معنی (۴) وداع کردن قانع و خان آرزو در سراج متفق با شمس (ظہوری ۵۴) رخصت از داغ یا فت سینہ

تنگ + بغلی گر بر دکشاد چه غم + بهار نسبت (ب) بر
معروف قانع و فرماید که در کلام نظامی کنایه از دست
دراز کردن بر حریف است (شعر) بران روسی افگند
مرکب چو باد + به تیغ آزمائی بغل برکشاد + و فرماید
که کنایه از وداع کردن هم - صاحب انند نقل نگارش
و نسبت الف نه بل (ب) گوید که (۵) بمعنی روان
گشتن (طغرا - نثر) شقائق چمن بخشش چون بطرف
کوه سلیمان بغل کشاده دیو بنفشه آن سرزمین را
پایه حسن پری دست داده " مؤلف عرض کند
که (الف و ب) هر دو یکی است که (کشادن و کشودن)
هر دو مرادف یکدیگر است که صراحتش بجای خودش
کنیم و معنی لفظی این واکردن بغل برای معانقه اعم
ازینکه در اوّل ملاقات باشد یا در وقت وداع و
آنچه (بغل بر کسی کشادن) گذشت همین است و سبب
وآنچه کنایه از معنی اوّل است ازینکه در حالت وردش
دست ها را بلند کنند و بغل کشاده میشود و کنایه از معنی
دوم نظر بر رسمی که چون مشتریان عبید مال زیر بیع را
امتحان کنند اوّل بغلش کشانید و بدست امتحان
کنند که گاهی از امراض داخل بغل نباشد که بسیاری
از امراض را گره بغل نشانش می دهد و کنایه معنی
سوم ازین قائم شد که شخصی که مستعد بر کاری شود
و غلبه خود ظاهر کند دست های خود باز کند و بغلها
می کشاید و دست راست خود بر کتف چپ می
زند و این علامت آمادگی کار و اظهار غلبه باشد
و کنایه معنی چهارم ازین رسم و عادت درست
است که بر وقت رخصت کسی را در بغل گیرند بطور معانقه
و چون بغل ها باز کنند بهمان حالتی که دست ها باز و
بلند می باشد می گویند که خدا حافظ و فی امان الله
پس او از بغل جدا میشود و راه خود می گیرد - آنچه
بهار در معنی (ب) دست دراز کردن نوشته مقصودش
از همان معنی سوم الف است و سندی که از کلام نظامی
پیش کرده است برای (بغل برکشادن) است نه
برای (بغل کشودن) حیف است که بر موضع خود
توجه نه گماشت و هرچه بدست آمد نگاشت وآنچه

صاحب سند بسند نثر ظہوری معنی پنجم را قائم کردہ است تسامح اوست که سندش متعلق به معنی سوم الف باشد فتامّل - پس آنانکه این را (۶) داردت (بغل برکسی گشادن) ندانسته اند سکندری خمدده اند (ظہوری کا) بغل برمن کشوده عیش ظاهر * در آغوش غم پنہان خویشم (اردو) (۱) ورزش کرنا (۲) [illegible] کرنا (۳) غلبه ظاهر کرنا کسی کام پر مستعد ہونا (۴) وداع کرنا - رخصت کرنا - (۵) روانہ ہونا (۶) دیکھو بغل برکسی گشادن -

بغل گرفتن | مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند که حاصل بالمصدر همین است (بغل گیری) که بمعنی معانقه بجایش می آید و اصل این (بغل گرفتن) بمعنی معانقه کردن باشد (اردو) بغلگیر ہونا - بقول آصفیہ گلے لگنا - چمٹ کر ملنا - ہم آغوش ہونا - معانقه کرنا -

بغل گشادن | مصدر اصطلاحی - بقول ملحقات برہان همان (بغل کشادن) که بکاف عربی گذشت **مؤلّف** عرض کند که آنانکه در مصدر (کشادن) کاف فارسی استعمال می کنند تصفیه آن با مصدر (کشادن و گشادن) تعلق دارد - همدر آنجا گفته ایم که این بحثیست متعلق بافذش (اردو) دیکھو بغل کشادن -

بغل گیر | اصطلاح - بقول صاحب فرہنگ فرنگی [illegible] بمعنی مصافحه **مؤلّف** عرض کند که آغایای مصدر (ی) را ترک کردی که بغلگیری بمعنی مصافحه می آید و [illegible] اسم فاعل یا مفعول ترکیبی است بمعنی مصافحه کننده یا کرده شده قواعد فارسی زبان کمال شناست [illegible] یاد کرده ایم - اجازت نمی دهد که بخلاف آن رویم و تسامح شماست که چنین خیال فرموده اید (اردو) معانقه کرنے والا یا کیا ہوا -

بغل گیری | اصطلاح - بقول بہار (۱) معانقه و (۲) نام داویست از کشتی بہار بر معنی اوّل قانع (ظہوری ما) به بین گرمی باده که تاب را * بغل گیرم

آتش و آب را + (طالب کلیم لہ) باز عہد آمد بغل گیری
مینا می کنم + از کجا یاری چوا و خون گرم پیدا می کنم +
صاحب غیاث بدون حوالہ ذکر معنی دوم کرد و معنی
اول را گذاشت و صاحب انند نقل بردار بہار۔ خان
آرزو در سراج گوید کہ ہمدیگر را در آغوش گرفتن است
(ظہوری ے) خاطر تنگ کشاید بہ بغل گیری تنگ +
قطرہ تا غوطہ نزد در دل دریا نشگفت + مؤلف
عرض کند کہ اگر خان آرزو عوض معنی مصدری بہ
معانقہ قناعت می کرد یا صراحت حاصل بالمصدر
می فرمود خوب بود حیف است کہ بر نزاکت تعریف
کہ لازمۂ تحقیق است اعتنا نکرد (بغل گرفتن)۔
مصدری کہ گذشت صراحت ماخذش ہمدر انجا
کردہ ایم و اشارۂ این ہم ہمانجا کہ حاصل بالمصدر
آنست و بس و معنی دوم خلاف قیاس نیست
کہ کشتی گیران بغلگیری می کنند نہ بہ محبت معاصرین
عجم گویند کہ چون دو کشتی گیر باہم بصورت معانقہ
می چسپند فارسیان گویند کہ چہ خوش (بغل گیری)
است و این استعمال بمعنی حقیقی است طنزاً و لیکن
تا آنکہ قرینۂ کشتی نباشد از مجرد (بغل گیری) معنی
دوم پیدا نمی شود بر خلاف آن معنی اول بدون
قرینہ ہم (اردو) (۱) بغلگیری۔ مؤنث۔ اردو
میں معانقہ کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ صاحب
آصفیہ نے (بغلگیر ہونا) کو (معانقہ کرنا) کے
معنوں میں لکھا ہے لیکن بغل گیری کو ترک کیا ہے
اور اردو میں معانقہ مستعمل ہے (۲) کشتی بازونکا
باہم لپٹ جانا (حاصل بالمصدر کے معنوں میں)۔

بغل تری اصطلاح۔ بقول شمس بکتابت فوقانی
چہارم جہالت مؤلف عرض کند کہ وای بہ محقق
بی تحقیق کہ (بغل تری) را کہ بہ فوقانی چہارم گذاشت
گذاشت و نون را عوض فوقانی نقل کردہ در سلسلۂ
ردیف نگاشت و این دلیل آنست کہ کاتب مطبع
یک نقطۂ فوقانی را کم کرد بلکہ محقق بی تحقیق مرتکب
تصحیف است + بے خبری (اردو) دیکھو بغل تری

(الف) **بغلنقار** (ب) بقول برہان بروزن

(ب) **بغلنقاز** سنگ انداز با قاف بر نمط ایست ابلق پای وگردنی دراز و منقاری پہن دارد وگوشت او حلال است و فرماید کہ بجای حرف ثانی قاف وبجای حرف آخر رای قرشت ہم بنظر آمدہ صاحب جامع بر مرغ ابلق و دراز پا وگردن قانع صاحبان ہفت و اند نقل نگار برہان صاحب مؤیدی فرماید کہ جانوریست بزرگ و فربہ کہ گوشت او بغایت لطیف میشود و بر بقنقار (بہ قاف دوم وبحذف لام ورای مہملہ آخر عوض زای ہوز) ہم نقل ہمین معنی کردہ معلوم میشود کہ حذف لام تصرف مطبع نولکشور است کہ در دیگر نسخ قلمی (بقلنقار) نوشتہ وخان آرزو در سراج گوید کہ پرندیست ابلق گردن وپای دراز وپہن منقار و فرماید کہ ظاہرا مرکب معلوم می شود یا ترکی الاصل وہم او گوید کہ بعضے بجای زای معجمہ رای مہملہ گفتہ اند واین اصلی ندارد۔ صاحب محیط ذکر الف وب نکرد و بر مجرد قاز گوید کہ لغت عربست دفارسی این غاز بغین عوض قاف وآن نوعی از مرغابی است بزرگتر از اردک گرم وتر وغلیظ تر از اردک وافعال وخواص آن نیز مانند آن در وغن آن محلل ومفتح وجہت ریاح ومغص واستسقا ودرد مفاصل شربًا وضمادًا نافع **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت اردک بر بطک مذکور کہ گرم در دوم وخشک در اول است۔ وبہ تحقیق ما بغلنقاز قسمے است از قاز کہ بزرگ تر از انست در قد وقامت واکثر ابلق بنظر می آید فارسیان آنرا بترکیب بغل با قاز مرکب ومفرس کردہ اند۔ بغل بمعنی استر لغت عربست (ھکذا فی المنتخب) وقاز لغت ترکی است (ھکذا فی لغات ترکی) وصاحب اند ہم آنرا ترکی نوشتہ بالجملہ نون بعد لغت بغل زائد کہ فارسیان در بعض لغات ہمچنین کردہ اند چنانکہ جانا وجانان۔ پاداش وپاداشن۔ پس مجموعۂ آن (بغلن قاز) شد وانچہ بقاف عوض غین می آید مبدلش چنانکہ عراقیان چناغ را چناق کردند واروغ را آروق۔ وانچہ بہ رای مہملہ عوض زای معجمہ می آید ہم مبدل این چنانکہ برغ وبزغ

پس معنی لفظی (بغلنقان) (آستر قازان) و کنایه از قازنِ بزرگ است و بس یکی از معاصرین عجم خوب گفت که فارسیان چیزی را که کلانیت و فربهی آن بیان کردن می خواهند اوّل آن لفظ خرمی آرند چنانکه (خربط) پس عجمیان عربی الاصل عوض (خربط) (بغل قاز) گفتند و سوقیان عجم برای سہولت تلفّظ بزیادت نون (بغلنقاز) استعمال کردند و اختلافی که در تعریف واقع است ہیچ که عموماً قاز- اکثر بزرگ قدمی باشد و پایش اصلاً ابلق نباشد بلکه عموماً سرخ مائل برنگ زرد و آنچه خان آرزو (الف) را بی اصل پندارد و قاعده تبدیل را یا د ندارد و ترکی الاصل گفتنش ہم خطاست ازینجاست که محققین سابق ما و معاصرین شان ہر دو ازین ساکت و نظر بر لغت قاز این را مرکب گفتن بسیار آسان و لیکن شان تحقیقش تقاضای آن می کند و می فرماید که چنین است و چنان و آنچه صاحب محیط قاز را لغت عرب نگاشت توجه بسوی لغات ترکی نگماشت و از انکه به تحقیق ما (بغلنقاز) قسمی از قاز است ما طبیعت و خواہش را از قاز نوشته ایم و برای تکمیلش اشاره (ربط) کرده ایم این است حقیقت این که ہمه محققین بالایی به حقیقتش نبرده اند حاصل اینست که این مفرس است و بس (اردو) بڑے قد کا ابلق قاز جو اکثر نالابوں میں پایا جاتا ہے جسکو اہل دکن اسکی کلانیت کی وجہ سے جنگلی قاز کہتے ہیں - مذکر- صاحب آصفیہ نے قاز پر جو کچھ فرمایا ہے ہم نے اسکی نقل آردک پر کی ہے-

(۱۰۵۹۰)

بغل واکردن مصدر اصطلاحی- مرادف بغل کشادن است برای معانقه اعم ازینکه برای ملاقات باشد یا رخصت (ظہوری ؎) دعوای اتّحاد ظہوری خلاف نیست ٭ بر خویش وا کنم بغل اورا ببر کشم ٭ (اردو) دیکھو بغل باز کردن-

بغلہای کوه اصطلاح- صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاه قاجار گوید که بمعنی دامن کوه است مؤلّف عرض می کند که در عرض معنی بر الفاظ اصطلاح غور نمیکند این جمع است

و بمعنی بیان کرده اش واحد تحقیق طلبان این را
محاورهٔ فارسی ندانند بلکه فارسیان دامن کوه را بغل
کوه گویند و بغل های کوه کنایه از دامن های کوه باشد
یعنی زمین هر دو طرف کوه که بغلش را مانند (اردو)
پہاڑ کے دونوں پہلو کی زمین۔ مؤنث (دامن کوہ)
بمعنی واحد اردو میں مستعمل ہے بقول آصفیہ۔ فارسی
اسم مذکّر۔ پہاڑ کے نیچے کی صحرا۔ اسکی جمع پہاڑ کے
دامن۔ مذکّر۔

(الف) **بغلهٔ جادّه**	اصطلاح۔ صاحب رهنما
(ب) **بغلهٔ کشتی**	سفرنامهٔ ناصر الدّین شاه
(ج) **بغلهٔ کوه**	قاجار نسبت الف گوید که

همان (بغل براه) است که گذشت و نسبت (ب)
می فرماید که حصّه یک طرف کشتی و صاحب بول چال
گوید که بمعنی سر دیوار کشتی (یعنی حصّهٔ بالای یا دیوار
کشتی که برای حفظ سیر کنندگانش می سازند) و صاحب
رهنما نسبت (ج) گوید که بغل کوه باشد که برا (بغلهای
کوه۔ ذکرش گذشت) صاحب بول چال هم ذکر
این کرده **مؤلّف** عرض کند که درین هر سه لغت
بغله بمعنی بغل است و های هوّز آخره زائد و هر سه
مرکّب اضافی است و الف موافق قیاس و مرادف
(بغل براه) که بالا گذشت و (ب) بمعنی آخرش هم
خلاف قیاس نیست که در هر دو جانب کشتی سر
دیوارش بغلی پیدا کند و طرز بیان رهنما خوب نباشد
ازینجاست از نقص بیانش اختلاف در معنی قائم
می شود۔ طرز بیان صاحب بول چال بهتر از رهنما
است (اردو) (الف) دیکھو (بغل براہ) (ب)
کشتی کی وہ مختصر دیوار جو اسکی دونوں جانب
بناتے ہیں تاکہ اسپر رہنے والے پانی میں گر نہ پڑیں
یعنی کشتی کی منڈیر مؤنث (ج) دیکھو بغلہاے کوہ
جس پر بغل کوہ کا ترجمہ لکھا گیا ہے۔

بغلی بقول وارسته (۱) چیزے که در بغل گنجد (۲)
بمعنی کوچک آرند (واله هروی سلہ) یا رهم سر و قد و
هم بغلی مطلوب است ÷ روز هم گاه بلند است و
کسی کوتاه است ÷ بهار گوید که معنی اوّل حقیقی و معنی

دوم مجاز آن و نقل همین سند کرده. صاحب غیاث فرماید
که (۳) کنایه از قرآن کوچک تقطیع آنرا السفر در بغل
توان داشت. صاحب انند نقل نگار بهار و غیاث
مؤلف عرض کند که معنی اوّل موافق قیاس است
که یای نسبت بر لفظ بغل زیاده کرده اند و معنی لفظی
این چیزی که منسوب به بغل است هیچ ضرورت ندارد
که گنجیدن را داخل معنی کنیم و برای معنی دوم و سوم
طالب سند استعمال می باشیم که محققین اهل زبان ازین
ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند و مدّعیان
این هر دو معنی - هند نژاد - آنچه وارسته سند واله
هروی را برای معنی بیان کرده خود آورده و آنچه بهار
و انند نقل نگار نقلش بر داشته هیچ یکی ازینها معنی
شعر را نفهمیده است هر چه کرده اند همین قدر است
که باستناد همین یک شعر (بغلی) را قائم کردند و معنی
دوم را بحدّ فهم خود از همین یک شعر پیدا کردند و ازینکه
از معنی سند بی خبر بودند در عرض معنی سکندری خوردند
مخفی مباد که (هم بغل) بمعنی رفیق و مجی است که

دست به بغل سیر کن. یا در بغل بیاید و بگنجد از
قبیل (هم سفر و امثال آن) پس واله هروی
درین شعر بزیادت یای مصدری معروف استعمال
(هم بغلی) بمعنی مصدری کرده گوید که یار من سرو قد
است یعنی بلند و بالا مثل سرو و مارا (هم بغلی)
او مطلوب است. یعنی از نزاکت صلاحیت آن
پیدا کند که در بغل ما بیاید و بگنجد و این حاصل نمی
شود تا آنکه یار ما با وجود بلند قدی نازک و مختصر
هم نباشد چنانکه خورشید فلک که در وقت عروج
بلندی دارد و بعد زوال کوتهی پس (هم بغلی) بمعنی
نزاکت و اختصار است نه مجرّد (بغلی) اگر باعتبار
لفظ (هم) که در مصرع اوّل دوجا واقع است
(بغلی) را لغت خاص قرار دهیم تا آنکه کنایه از ان
نازک و (صلاحیت در بغل گنجیدن دارنده)
نگیریم معنی شعر لطف خیز نباشد فتأمّل **(اردو)**
(۱) وہ چیز جو بغل سے منسوب ہو۔ جیسے (بغلی تکیہ
(بغلی گھونسا) (۲) چھوٹی سی چیز جو بغل میں آ جائے

اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے (ہم بغلی) (بغل میں آنا) حاصل بالمصدر یعنی بغل میں سما جانے کی صلاحیت مؤنث (۳) چھوٹی تقطیع کا کلام اللہ۔ مذکر۔

بغماز بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم در فارسی زبان (۱) بمعنی قالب خشت و (۲) دائرہ و فرماید کہ معنی اوّل با رای مہملہ ہم آمدہ صاحب فدائی کہ از علمای معاصرین عجم بود گوید کہ بر وزن ہمراز۔ گرداگرد ہر جا و ہر چیز را گویند **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبانست بمعنی دوم و باعتماد صاحب فدائی کہ صاحب زبانست معنی دوم را تسلیم کنیم و نسبت معنی اوّل اگر سند استعمال بدست آید توانیم گفت کہ مجاز معنی دوم است کہ قالب خشت ہم گرداگرد خشت می باشد وقتی کہ گل سرشتہ را درمیان قالب نہند مخفی مباد کہ اگر سند استعمال این بہ رای مہملہ آخر عوض زای ہوّز بدست آید توانیم گفت کہ مبدّل این است چنانکہ بَزغ و برغ۔ واضح باد کہ نظر بر لغت معرّب (بُغمہ) کہ بقول صاحب سواء السبیل بمعنی گردن بند و گلوبند ماخوذ از (بوغماق) ترکی است توانیم گفت کہ فارسیان از لغت (بُغمہ) ہای ہوّز را بالف بدل کردند چنانکہ خارہ و خارا و ہنگامہ و ہنگاما و زای ہوّز را در آخرش زیادہ کردند چنانکہ کشا و رکشا و رز و این لغت مفرّس را بہر دو معنی بالا استعمال کردند کہ من وجہ با معنی گردن بند تعلّقی دارد بر سبیل مجاز کہ گلوبند ہم گرداگرد گردن باشد و قالب خشت ہم گرداگرد خشت۔ معاصرین عجم ہم این توجیہہ را پسند می کنند (اردو) (۱) اینٹ بنانے کا سانچہ۔ قالب مذکر۔ (۲) ہر چیز اور ہر جگہ کی اطراف۔

بغند بقول سروری بفتح با و غین معجمہ و سکون نون۔ کنارہای کیمخت کہ غرغن نیز گویند (سوزنی ۵) روز ہیجا از سر چابک سواری بر دری ÷ از برخش و ران اسپ خصم کیمخت و بغند ÷ صاحب جہانگیری پوست غیر کیمخت را بغند گوید و فرماید کہ غرغند و غرغن ہم گویندش (ولہ ۵) در حملہ از تکاور دشمن

جدا کند. ۲۔ کمیخت را بنا بر چیزی پشتش بهره از لغت (بغند) صاحبان رشیدی و برهان و ناصری و سراج مؤید همزبان باشد
صاحب جامع بر مرادف غرغن و غرغنده قانع مؤلف عرض کند که اصل این برغند بود که غیر کیمخت متحقق
از ما خذ اوست یعنی کیمخت بقول برهان پوست کفل را نام است (خیلی سخت و کلفت) و برغند پوست
بر و آغوش را گویند که بسیار نرم می باشد مرکب است از لفظ بر بمعنی حقیقتش و غند که بالضم بقول برهان
بمعنی گرد کرده شده و جمع آمده مخفف غنده که به همین معنی می آید و از همین است لغت مرکب
(غنده رود) و معنی لفظی (برغند) چیزی که جمع کرده شده از بر اسپ و چاروایان دیگر و کنایه از پوست
بر و بغل چاروایان۔ پس اعراب صحیحش فتح اول و ضم غین معجمه و بغند مخفف آن بحذف رای مهمله
چنانکه باهار و باها و غرغند که می آید مبدل همان برغند که موحده بدل شده به غین معجمه و همین است
تحقیق اول این تبدیل که از نظر ما گذشت و مخفف آن غرغن بحذف دال مهمله چنانکه بدتر و بتر این
است حقیقت این لغت که مدعیان ما خذ از آن بیخبر اند و صاحب سروری در تعریف این تسامح کرد
یا در اصل نسخهٔ سروری (پوست کنار و رای کیمخت) باشد و کاتبش همچون (خری عیسی صعقا) که به مناسبت
خر موسٰی را عیسی کرد (کنارهای کیمخت) نوشت بیچاره ندانسته باشد که مقصود مؤلف چیست والله
اعلم بحقیقة الحال (اردو) چارپایوں کے بر و بغل کا پوست جو نہایت نرم ہوتا ہے۔ بر
خلاف کیمخت کے جو پٹھوں کا سخت پوست ہے۔ مذکر۔

بغوی صاحب رشیدی ذیل بغشور گوید که نسبت به بغشور بغوی گویند و صاحب انند فرماید که به کسر واو و تشدید تحتانی لغت عرب است باشندهٔ شهر بغشور را نام و خلاف قیاس مؤلف عرض کند که ما بر لغت بغشور اشاره این کرده ایم و درینجا صراحت کامل کنیم که منسوب به بغشور را بقاعدهٔ عربی

وفارسی (بغشوری) توان گفت نہ بغوی ولیکن صاحب منتخب بذیل بغشور ذکر این کردہ ومحی السنۃ بغوی صاحب مصابیح وشرح السنہ) را بسند آوردہ وصراحت مزید کند کہ مشارٌالیہ از علمای شہر بغشور بود وبہ ہمین نسبت اورا بغوی گویند۔ (تمّ کلامہ) اندرینصورت بغوی مخفف بغشوری باشد بحذف شین معجمہ ورای مہملہ یائی حال لغت عرب نیست بلکہ معرّب است ازینکہ بغشور مرکّب فارسی زبانست چنانکہ صراحت ماخذش ہمدر انجا مذکور وانچہ صاحب منتخب بغشور رامعرّب کوشور گفتہ این تسامح اوست

کہ کوشور نام شہری نیست بلکہ بغشور مقامی است در فارسی زبان کہ گذشت وعجبی نیست کہ عربان صاحب مصابیح را بغوی لقب کردہ باشند از لغت عرب بغو کہ بالفتح در عربی مصدریست بمعنی نگریستن بتأمّل (کذا فی المنتہی الارب) ومقصود از بغوی نسبت بسوے شہر بغشور نباشد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) شہر بغشور کے رہنے والے کو محاورۂ عرب میں بغوی کہتے ہیں اور فارسیوں نے بھی اس کا استعمال کیا ہے۔

(الف) بغیاز
(ب) بغیازی

الف بقول سروری بغین معجمہ ویای حطّی بوزن (۱) انباز شاگردانہ باشد (شمس فخری ے) بہر طریق کہ خواہی ہمیشہ مال دہد * بہ بخشش وبصلہ خیر وصدقہ وبغیاز * وفرماید کہ فغیاز وبرمغاز نیز بایمعنی آمدہ صاحب جہانگیری فرماید کہ با اوّل مفتوح وبثانی زدہ رزی کہ استاد در عوض کار بشاگرد دہد وآنرا شاگردانہ نیز گویند و (۲) مژدہ را گویند و (ب) بمعنی (۱) مژدگانی۔ صاحب رشیدی ہمزبانش صاحب برہان بذکر ہر دو معنی الف نسبت معنی اوّلش صراحت مزید کند کہ آن زریست اندک کہ بعد از اجرت۔ استاد

بشاگرد دهد و فرماید که الف (۳) بمعنی شیرینی یا بهای شیرینی که در وقت جامهٔ نو پوشیدن بخشش کنند
و فرماید که بارای مهمله نیز آمده و نسبت (ب) ذکر معنی بالا گوید که (۲) بمعنی شاگردانه هم آمده صاحب
ناصری باتفاق برهان می فرماید که فغیازی هم مرادف (ب) باشد صاحب جامع ذکر هر سه معنی الف
نسبت (ب) بر معنی اول قانع خان آرزو در سراج قول رشیدی را که نقل جهانگیری است نسبت
تعریف معنی اول الف غلط داند و گوید که نزد نسبت که بعد از اجرت استاد بشاگرد دهد آنچه برهان
این را به رای مهمله هم آورده آن را هم خطا پندارد و فرماید که در معنی اول (ب) هم تامل است
مؤلف عرض کند که غلط و خطا و تامل این هر سه لفظ مایهٔ تحقیق خان آرزو است که بدون حجت
و برهان استعمالش می کند و این از شان محققین خیلی بعید است هر چه او نسبت این لغت نوشته
بی دلیل و بی تحقیق و صراحتش اینست که ظاهرا الف لغت ترکی زبان معلوم می شود ولیکن سکوت
صاحبان کنز و لغات ترکی و معاصرین ترک اجازت آن نمی دهد که این را لغت ترکی دانیم و نظر بر
اعتبار صاحبان جامع و ناصری و سروری که اهل زبانند این را لغت فارسی زبان دانیم مرکب از
بغ که مخفف باغ است و یاز بمعنی شگفتگی که بجالیش می آید. پس معنی لفظی این بترکیب اضافی باغ
شگفتگی و کنایه از زری خفیف که استادان اطفال مکتب نشین را از مشاهرهٔ خود می دهند برای میوه
خوری و بهای شیرینی و معنی دوم مجاز آن و هم برین قیاس معنی سوم که صدقهٔ جامهٔ نو پوشیدن
هم باعتبار نتیجه قرین معنی اول است یعنی این پول صدقه هم ذریعهٔ شادمانی و بالیدگی غرباست
چنانکه بهای شیرینی برای اطفال و در (ب) بزیادت یای نسبت بمعنی مژدگانی یعنی چیزی که عطا
کنند بکسی که مژده می رساند و معنی دومش هم که معاوضهٔ سعی و مژدهٔ مشاهرهٔ استاد است مجاز آن

وانچه بفا عوض موحّده می آید مبدّل این چنانکه زبان وزفان وانچه به رای مهمله عوض زای هوّز باشد هم مبدّل این چنانکه بزغ و برغ وصراحت ماخذ برمغاز همانجا کرده ایم که من حیث الماخذ تعلّق ازین ندارد این است حقیقت این لغت وماخذش که محقق اکبرآبادی آن رابرغلط وخطا وتامّل گذاشت وحق آنست که ازحقیقت خبر نداشت وتوجّه خودرا به تحقیق این نگماشت وانچه صاحبان رشیدی وجهانگیری درتعریف معنی اوّل الف اشارهٔ بهوی معاوضه کار کرده اند سکندری نخورده اند بلکه موافق حقیقت است که ازاستاد ماکه تعلیم قرآن مجید می کرد تصدیق این حاصل است واین بغیاز معاوضه آنست که کودکان بعد ختم ماه والدین خودرا برای مشاهرهٔ استاد تقاضا می کنند تامشاهرهٔ استادان زود حاصل می شود واین تقاضا محض برای بغیاز خود است پس چرا معاوضه کار نباشد عجیبی نیست که خان آرزو را اتّفاق حصول بغیاز ازاستاد خود دست نداد تا معلوم می فرمود که تعریف صاحبان جهانگیری ورشیدی غلط نیست (اردو) (الف) (۱) دیکھو برمغاز (۲) خوشخبری دیکھو ایتوک (۳) وه صدقه جو امرا نئے لباس کے استعمال کے دن فقرا کو دیتے ہیں - مذکر - (ب) (۱) وه انعام یا معاوضه جو مژده رسان کو دیا جاتا ہے - مذکر (۲) دیکھو الف کے پہلے معنے -

موحّده با فا

بفت بقول جهانگیری بااوّل مفتوح بثانی زده مرادف بفتری (۱) چوبی باشد که جولاهگان ونسّاجان جامه را چون بیافند آنرا حرکت دهند تا تارها پهلوی هم واقع شود وآنرا دفته ودفتین نیز خوانند حکیم سوزنی (ف) زان بیرک جولاهه بفت خارهٔ بدباف ❊ نی نی رو پسر ماند نگویم که دو خرماند ❊ صاحبان رشیدی وبرهان وسراج هم ذکر این کرده اند صاحب جامع فرماید که (۲) کارگاه جولاهگان ودفتین

ایشاں صاحب ناصری فرماید کہ افزار جولاہگان و آن مخفّف بآفت و بآفتہ و بافت است چنانکہ زربفتہ و زربفت ۔ بافتہ ابیست معروف کہ ابریشم را بازر بہا فند و بر تصدیق قول خود از حکیم اسدی سند ہا برائے زربفت و گہربفت آوردہ کہ نقلش دریںجا خارج از بحث است **مؤلّف** عرض کند کہ صاحب ناصری بہ تحقیق لغت زبان خود سکندری خوردہ و بہ ماخذ پی نبردہ جزین نیست کہ این اسم جامد فارسی زبانست و آلہ را نام است کہ مثل شانہ بر تار قائم و ہر یک تار در ہر یک دندانہ اش داخل می باشد ہر گاہ بافندہ پود را داخل تار کند یکبار این شانہ را حرکت می دہد تا پود با تار پیوند و با پود گذشتہ بچسپد فارسیان ازہمین (بفت) مصادر بافتن و بافیدن را وضع کردہ اند کہ بجایش گذشت و اشارۂ این ہم ہمدرانجا کردہ ایم کہ چگونہ وضع کردہ اند و اسم مصادر مذکور کہ بآفت است مزید علیہ ہمین بفت باشد و ماخذی دیگر ہم بنظر می آید کہ صراحت آن بر بفتری کنیم کہ می آید صاحب ناصری کہ اہل زبانست سکندری خورد کہ اینرا مخفّف بآفت گفت و حقیقت بر عکس آنست و غلط کرد کہ این را مخفّف بآفتہ و بآفت نوشت و تمثیلیکہ از زربفتہ و زربفت داد ہیچ تعلّق از بفت ندارد کہ (زربفت و زربفتہ) اسم مفعول ترکیبی است بقاعدۂ فارسی متعلّق بمصدر بافتن و ماخذ مرادفات این را بجایش عرض کنیم (**اردو**) (۱) دیکھو باف کے تیسرے معنے (۲) کارگاہ ۔ دیکھو بفتری کے دوسرے معنے ۔

بفار بقول برہان بروزن ہزار (۱) چوبکی باشد کہ کفش دوزان مابین کفش و قالب گذارند و (۲) درودگران بوقت شگافتن چوب بر رخنۂ آن بنہند صاحب ناصری فرماید کہ ہمان معنی بغار است کہ مرقوم شد وہمانا بغار کہ اکنون گویند تصحیف آنست صاحب جامع گوید کہ ظاہراً تصحیف بغاز است کما مرّ **مؤلّف** عرض کند کہ صاحب جامع کہ اہل زبانست سکندری خورد کہ این را تصحیف بغاز

دانست داز ماخذ این خبر نداشت که صراحت آن بر
بغاز کرده ایم و نظر بر ماخذ این را مبدّل بغاز دانیم
پس لغتی که به تبدیل حروف موافق قیاس مبدّل
مستعمل شد آنرا تصحیف گفتن درست نباشد (اردو)
دیکھو بغاز کے پہلے اور دوسرے معنے۔

بغاز | بقول صاحب هفت بکسر اول بازای هوّز
آخره بمعنی بغار که به رای مهمله گذشت۔ دیگر
کسی از محققین ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند مبدّل
همان بغاز که بجای خودش گذشت و صراحت
ماخذ هم همدر انجا مذکور و ذکر تبدیل غین معجمه
بفا هم همدر انجا کرده ایم و لیکن تا آنکه سند
استعمال این پیش نشود این لغت مبدّله را تسلیم نکنیم
که محققین اهل زبان و معاصرین عجم سکوت ورزیده اند۔
(اردو) دیکھو بغاز کے پہلے اور دوسرے معنے اور (بغار)

بفت | مخفّف همان بافت که بجای خودش گذشت و اشاره این هم همدر انجا مذکور که چگونه تخفیف
راه یافته چه بافت مخفّف بافته و بافته اسم مفعول بافتن و استعمال این بدون ترکیب با اسمی نمیشود چنانکه
زربفت (اردو) بُنا ہوا۔

بفتری | بقول سروری بفتح با و تای قرشت و
سکون فا (۱) بمعنی همان بفت که بجایش گذشت
و آنرا (کفتری) هم گویند و آفراز هم (خسروانی
۵) کارگاه نعلق را طبعش چو نساجی کند پلفظ
نرسیده تا، وصفی پود و کلکش بفتری + صاحبان
جهانگیری و رشیدی و ناصری و سراج هم ذکر این
کرده اند صاحبان برهان و جامع و مؤید و غیاث
بذکر معنی بالا می فرمایند که (۲) کارگاه جولاهی را نیز
گفته اند **مؤلف** عرض کند که اگر این را متعلق به
بفت دانیم لازم می آید که سه حرف آخره را زائد گیریم
و این خوش نمی نماید اگرچه ما بر لغت بفت آنرا اسم جامد فارسی
زبان دانسته ایم و لیکن درینجا نظر بر لغت (کفتری)
که بالا مذکور می توانیم قیاس کرد که اصل لغت همان
کفتری باشد و آن مرکب است از لغت کفت کس

بکاف عربی مفتوح بمعنی شگاف و اسم مصدر کشتیدن
است که بجای حرف شین می آید فارسیان رای مهمله
برو زیاده کردند که افاده معنی نسبت کند چنانکه
انگشت و انگشتر پس معنی لفظی کفتر منسوب به شگاف
و کنایه از شانهٔ جولاهگان که شگافها دارد و بزیادت
یای نسبت برو کارگاه را نام نهادند که منسوب به کفتر
است و بفتری مبدل آنست که کاف بموحده بدل
شود چنانکه گشتاسپ و بوشتاسپ اندرین صورت
بفت را بمعنی اول محقق دانیم و جا دارد که فارسیان
مجرد بفت را که مبدل کفت است برای این آله شگافدار
نام کرده باشند که کفت هم بمعنی شگاف می آید با جمله
معنی دوم این حقیقی است و معنی اول بر سبیل
مجاز که یکی از اجزای آن را هم موسوم کردند
به همان و اصل لغت بفتر را ترک کردند بنا
واقفی از ماخذ - (اردو) (۱) دیکھو بفت (۲) کارگاہ
بقول آصفیہ فارسی - اسم مذکر - جولاہوں کے کپڑا بننے کا گڑھا

(الف) بفنج (الف) بقول سروری بفتح با و سکون فا (۱) کف دهان و خیو که از دهان مردم وقت
(ب) بفنج (ب) تکلم پاشیده شود - و بقول شمس فخری گوید که (۲) کسی را نام است که در وقت تکلم آب
از دهانش پاشیده شود شمس فخری ؎ تنک می رفت و آب از دیده می ریخت * چنانکه آب از
دهان وقت سخن بفنج * صاحب جهانگیری بر (ب) ذکر معنی اول کرده الف و معنی دومش را ترک
کرد (وله ؎) ستم راه عدم پرسان همی رفت * فرو هشته ز بمیش چون شتر بفنج * تنک می رفت و
آب از دیده می ریخت * چنانکه از دهان وقت سخن بفنج * صاحب رشیدی ذکر (ب) بمعنی اول
می کند و ذکر معنی دوم گوید که آنانکه معنی دوم را درست دانند در مصرع دوم سند اول لفظ آب را
حذف کنند و فرماید که این اصح است از جهة روایت شعر فخری - مؤلف نفائس الفنون نیز به همین
معنی آورده اما مشهور و مسطور در فرهنگها معنی اول است بنا بران در جهانگیری مصرع فخری را چنان

خوانند لیکن نظم فخری بر معنی ثانی است که مؤلف نفائس آورده (انتهی) صاحب برهان بذکر (الف) و بذیل آن ذکر (ب) کرده به تصدیق هر دو معنی بالا گوید که (۳) دهانی را هم نامند که دائما آب آزان ریزد و (۴) لب‌ طبر را هم که از قهر و خشم فروهشته باشد صاحب ناصری بذکر (ب) بر معنی اوّل و چهارم قانع و صاحب جامع الکتفا بر معنی اوّل و دوم کرده الف و ب هر دو را صحیح داند۔ صاحب مؤیّد بذکر الف بحوالهٔ لسان الشّعرا معنی اوّل را ذکر کند و نسبت معنی چهارم می فرماید که لب شتر را نام است که از خشم فروهشته باشد و بحوالهٔ مؤیّد الفوائد (ب) را صحیح داند۔ خان آرزو در سراج بذکر (ب) معنی اوّل را اصل داند و معنی دوم را مجاز آن۔ **مؤلف** عرض کند که بی غوری محققین است که یکی سند شمس فخری را برای (الف) آرد به نقل (الف) و دیگری از همان سند استناد (ب) بنقلش می کند۔ و ستم این است که یکی از همان یک شعر بزیادت لفظ آب در مصرع ثانی سند معنی دوم می گیرد و دیگری بحذف آن شاهد معنی اوّل قرار می دهد۔ به تحقیق ما نظر بر کثرت اقوال محققین اصل لغت فارسی زبان به جیم فارسی است و آنانکه بجیم عربی آورده اند مبدّلش باشد چنانکه کاچ و کاج۔ معاصرین عجم با ما اتّفاق کنند و گویند که در لغتی که جیم عربی و فارسی هر دو آمده لغتی را اصل دانیم که بجیم فارسی است حالا عرض میشود نسبت معنی که سند معنی اوّل و دوم همان یک شعر اوّل شمس فخری است که بدون زیادت لفظ آب در مصرع ثانیش معنی اوّل راست و بزیادت لفظ آب معنی دوم را و ذوق زبان اجازت نمی دهد که لفظ آب را حذف کنیم و در لفظ چنانکه باشباع کاف آخره را دراز کشیم که مخل فصاحت و شایان کلام استاد سخن نیست پس ما این سند را متعلق به معنی دوم دانیم و باتّفاق خان آرزو معنی اوّل را اصل و معنی دوم را مجازش خوانیم و کثرت اتّفاق محققین

اہل زبان بر معنی اوّل ہم متقاضی ہمین است وبس - و معنی سوم را بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ ہمہ محققین زباندان یعنی سروری و ناصری و جامع - ترکش کردہ اند و غیر از برہان دیگری از محققین فارسی زبان ذکرش نکردہ و حق آنست کہ این معنی ماخوذ است از معنی دوم و حقیقۃً ہر دو یکی است حالا عرض می شود نسبت معنی چہارم کہ شعر اوّل سند دوم (پیش کردۂ جہانگیری) متعلق بدوست اگرچہ جہانگیری ذکر این معنی نکرد " تمکین سست است و گواہش چیست " بائی حال از معنی سوم لبی مراد است کہ ہمچون شتر فروہشتہ باشد و آب از و ریزد - کہ در انسانان ہم ہمچو خلقت بنظر گذشت و ضرورت آن نیست کہ این را بہ خشم و قہر مخصوص دانیم چنانکہ صاحب برہان نوشتہ یا بہ بیم و ترس چنانکہ شمس فخری در کلام خود آوردہ و ضرورت اینہم نیست کہ این قسم لب را مخصوص بہ سطبری کنیم چنانکہ قول برہان است و اینہم خوب نباشد کہ لب شتر را بدین اسم مخصوص کنیم چنانکہ صاحب مؤید برای تائید فضلای کند کہ سند شمس فخری بداہتاً تردید آن می نماید و در کلامش وجود لفظ شتر بالفظ بفنج متقاضی آنست کہ بفنج را مطلق دانیم برای حیوان مطلق - کہ حیوان ناطق ہم در آن داخل است و عجبی نیست کہ مطبع نولکشور سطبر را شتر نقل کردہ باشد کہ در دیگر نسخ قلمی مؤید ستبر بہ تای فوقانی است و برای تحریف مطبع - زیادت نقطہ ہا بیش نیست حاصل اینست کہ معنی چہارم را نظر بسند استادسخن تسلیم کنیم بدین تعریف کہ لب آویختہ و فروہشتہ را نام است کہ آب از وریزد مثل شتر **(اردو)** (۱) وہ لعاب یا تھوک جو بعض انسانوں کے منہ سے تکلم کے وقت اڑتا ہے - مذکّر (۲) وہ شخص جس کے منہ سے تکلم کے وقت لعاب یا تھوک اڑے - مذکّر - (۳) وہ منہ جس سے ہمیشہ لعاب بہتا ہو - مذکّر (۴) وہ لب زیرین جو لٹکا ہوا ہو جس سے لعاب بہتا ہو جیسے اونٹ کا ہونٹ - مذکّر -

بفخم بقول سروری بفا و خا بروزن شبنم (۱) بمعنی بسیار (منجیک ے) بدان ماند بفنشه به لب جوی که بر آتش نهی گوگرد بفخم ٭ (کمال اسمعیل ے) گر مناظره با کوه اگر سخن رانی ٭ ز اعتراض تو بفخم شود صدا پیدا (۲) ازاری باشد که نثار چینان برچو بها بندند تا نثار بدان از هوا یابند (عنصری ے) بسا که از گردکردن بفخم ٭ نه شکر چیده هیچکس نه درم ٭ صاحبان جهانگیری و برهان و جامع هر دو معنی ذکر کرده اند. صاحب رشیدی ذکر معنی اول می فرماید که بمعنی دوم فخم است نه بفخم و بای بفخم زائد است و ایشان از اصل کلمه پنداشته اند. صاحب ناصری ذکر هر دو معنی گویدکه از شعر حکیم عنصری (که بالا مذکور شد) فخم بفتحتین بحذف بای زائد است و فرماید که بعضی بتا قرشت تخم نیز گفته اند که تصحیف است و افصح پخم بباي فارسی است خان آرزو در سراج ذکر هر دو معنی بالا نموده گوید که سند عنصری (که بالا مذکور شد) برای معنی اول مناسب است و دلالت بر معنی ثانی ندارد و خیال خود ظاهر می کند که این سهو قوسی باشد چه با وجود آوردن فخم بدون بای تازی بمعنی مذکور بفخم را درین باب آوردن خطاست و نیز میتوان گفت که فخم و بفخم را که بمعنی نثارچین گفته اند مستند آن همین شعر عنصری است و دران معنی بسیار که از شعر منجیک غیر آن درست نمی شود بی تکلف راست می آید پس اگر برای معنی نثارچین دیگر شعر استادی پیدا شود می تواند شد والا احتیاج گفتن آن معنی نیست و شعر شمس فخری که در سند لفظ (فخم) آورده اند هرگز سند نمی تواند شد. چراکه او در ذیل لغت نویسان است. پس شعر خودش چطور درست شود (الخ) و هم او بذیل پخم (به بای فارسی) می نگارد که آنکه بفوقانی خوانده اند تصحیف است و هم او بر (فخم. بفا) می نویسد که بفتحتین چادری که پهن کنند تا میوه و نثار بر زمین نه افتد و فرماید که تخصیص بچادر نثار چینان خطاست نیز فرماید که پخم که به بای فارسی است

بفا بدل شدہ فخنشد مؤلف عرض کند کہ شک نیست کہ تخم بہ بای فارسی اصل است و قول ناصری کہ از اہل زبانست اعتبار را شاید و تخم کہ بفای آید مبدل آن چنانکہ سپید و سفید و انچہ بفوقانی می آید البتہ محل نظر است کہ تبدیل با بہ فارسی یا فا با فوقانی بنظر نیامدہ ولیکن نظر باعتماد محققین کہ تخم ہم بجایش کردہ اند توانیم قیاس کرد کہ بای فارسی بدل شد بموحدہ چنانکہ پتیارہ و بتیارہ و بہ ایران موحدہ بدل شد بہ فوقانی چنانکہ بتکوب و تتکوب و جا دارد کہ ہمین لغت تخم را مثیل تبدیل بای فارسی بہ فوقانی گیریم باین حال پخم بہ بای فارسی اسم جامد فارسی زبانست و تخم و فخم مبدل پخم گفتنش خوشتر از انست کہ تصحیف نام نہیم عوض تصحیف و چرا نگوئیم کہ تخم بہ فوقانی ہم اسم جامد است و بس بالجملہ موحدہ در لغت بخم زائد است و ہر دو معنی این را برا اعتبار صاحبان سروری و جامع و ناصری تسلیم کنیم و شمس فخری ہم اہل زبانست کہ خان آرزو ذکر قولش کردہ ولیکن قول خان آرزو را تسلیم نہ کنیم کہ (اگر صاحب زبانی محقق زبان خود باشد سند اشعار او بکارش نمی خورد) این کلیہ ایست کہ برای محققین ہند نژاد قائم کردہ اند یعنی اگر محقق ہند نژاد تعریف لفظی بدون حوالۂ محقق معتبر نہ کند و بسند آن کلام خود پیش کند در خور اعتبار نباشد چرا کہ او صاحب زبان نیست و اشعار او برای تحقیق لغت فارسی زبان مستند نتوان شد مثلاً خان آرزو کہ صاحب سراج اللغت است اگر در تعریف لغت فارسی زبان بدون حوالۂ لغات معتبرہ از کلام خود سند آرد اعتبار را نشاید برخلاف آن محققین صاحب زبان مثل سروری و ناصری و جامع و شمس فخری سند میآرند کہ در تحقیق زبان خود از محاورۂ زبان و کلام خویش کہ عین محاورہ را ماند تمثیل پیش کنند انچہ صاحب ناصری از برای لغت (فخم بدون موحدہ) کلام عنصری را کہ بالا مذکور شد سندی گیرد سکندری می خورد

اگر در مصرع اوّلش موحّده را بمعنی معیّت گیریم باید که بر مصدر (کردن) که ماقبل آنست یای وحدت یا شین ضمیر زائد کنیم والّا معنی شعر خبط می شود و باقی نمی ماند و مجرّد اضافت مصدر (کردن) خلاف قواعد است و اگر از اضافت کار نگیریم وزن شعر درست نمی شود حاصل این ست که محقّق زباندان بر معنی شعر غور نکرد ورنه مرتکب خطای فاش نمی شد۔ فتامّل (اردو) (۱) بہت (۲) وہ جھولنا جو فقرار لانبے بانس پر قائم کرکے بالاخانوں یا فیل نشینوں سے اسکے ذریعہ سے بھیک مانگتے ہیں۔ اور شئے معطیہ کو اسی جھولنے کے ذریعے سے حاصل کرتے ہیں۔ مذکّر۔ دکن میں اسکو بھیک کی چھتری کہتے ہیں یہ اس بُنیاد پر ہے کہ فقرار اس جھولنے کو چھتری کے مُشابہ بناتے ہیں اور پھر اسکو الٹ کر اسکے نیچے ایک طویل بانس قائم کرتے ہیں۔

بفدا کردن مصدر اصطلاحی۔ بہار گوید که مرادف فدا که بیاید۔ صاحب انند نقل نگارش و سند ہر دو از میر خسرو (ﮯ) من برضای خویشتن جان بفدای می کنم ✤ منّت تست گر دہی تن برضای چون منی ✤ مؤلّف عرض کند که (جان فدا کردن) و بزیادت موحّدهٔ اوّل (جان بفدای کسی کردن) ہر دو یکی است بہار در نقل شعر غلطی لفظی کرد یعنی تو ساقی نوشت و باستنادش عوض (جان بفدای کسی کردن) (بفدا کردن) قائم کرد ذوق محاوره نداشت و مصدر غلط نگاشت وانچه این مصدر را مرادف فدا گوید هم غلطی اوست (اردو) فدا کرنا۔ نثار کرنا۔

بفرتاش بقول شمس بفتح یکم و دوم (۱) بمعنی زدن و (۲) بقول بعض آلتی است بجهة بغرا کشیدن مؤلّف عرض کند که همه محقّقین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین لغت ساکت و معنی اوّل که مصدر یست هیچ مناسبت با لفظ ندارد

و معنی دوم بیان کرده اش لغو محض - بغرا بمعانی خودش گذشت و قزتاش بدون موحّده در فارسی زبان بمعنی وجود می آید که مقابل عدم است - جز این نباشد که همان (بغرقاش) که به غین معجمه عوض فا بمعنی دوم گذشت بتصرف کاتب (بقزتاش) قائم شد و بعضی آنرا هم عوض قاف به فوقانی نوشته اند و ما همه را اینجا بدون سند استعمال آنرا تسلیم نکرده ایم و در ینجا همین قدر کافی است که معنی اوّل لغو است و معنی دوم بدون سند استعمال اعتبار را نشاید که محقق بی تحقیق اعتباری ندارد (اردو) (۱) ناقابل ترجمہ- (۲) دیکھو بغرقاش -

بفرزندی برداشتن (مصدر اصطلاحی) بقول بهار به پسر خواندگی گرفتن (صائب ؎) چرخ آنروز که گهواره زبیتیم برداشت ✤ پدر عشق بفرزندی خویشم برداشت ✤ (عرفی ؎) در کارگه عدل تو از بس هنر آموخت ✤ عدل تو بفرزندی برداشت ستم را ✤ صاحب انند نقل نگار بهار مؤلّف عرض کند که همان که برا بر داشتن بفرزندی گذشت (اردو) دیکھو برداشتن بفرزندی -

بفرکت همان بانن که بجایش گذشت و بقول محیط لغت فارسی بانن همین بفرک است ما اشاره این همه را اینجا کرده ایم محققین فارسی زبان این را ترک کرده اند و غیر صاحب محیط (بذیل موز) دیگری ذکر این نکرده و بقول خزینه در ترکی هم این را موز گویند و اکثر اهل لغت (با پابند السنه متعدده) فارسی این را ترک کرده اند (چنانکه صاحب خزینه و نفائس) و بعربی زبان طلح و موز هر دو آمده و محققین لغات اردو یعنی صاحب نفائس و فرهنگ آصفیه کیلا را لغت زبان هندی دانند و صاحب منتخب که محقق لغات عرب در زبان فارسی است در ترجمهٔ موز ذکر کیلا می کند و صاحب برهان بر کیله صراحت می فرماید که اسم موز است در هندی و صاحب برهان موز را لغت فارسی دانسته

صاحب ناصری ذکر موز کرده گوید که کیله را نام است و صراحت کند که موز لغت عرب و اینهم صراحت می فرماید که این میوهٔ هند است و خان آرزو بر موز بحوالهٔ طوسی گوید که چون میوه مذکور در مصر و یمن و هند می شود و در ایران و توران نمیشود بنا بر علیه فارسی نباشد - نیز گوید که بعضے موز را عربی دانند و صاحب محیط بر موز بذکر بفرک گوید که در ایران هم اندکی یافته می شود و بر حاشیهٔ کتاب باشارهٔ نسخه بفرک را به نون عوض موحّدهٔ اوّل و طای حُطّی عوض فا نطرک نوشته و ناطر در عربی بقول منتخب باغبان را نام است و صاحب انند نسبت نطر گوید که لغت عرب بمعنی باغبانی نمودن نتیجهٔ اینهمه جگرکاوی آنست که اسم موز در فارسی زبان متحقّق نشد و هیچ سراغ بفرک در کتب لغات فرس یافته نمیشود و محقّقین فارسی زبان نطرک را هم ترک کرده اند و معاصرین عجم ساکت اگر بر اعتماد صاحب محیط که محقّق مفردات طب و پابند لغات السنه غیر هم می باشد نطرک را صحیح دانیم توانیم قیاس کرد که مفرّس است که فارسیان بر لغت نطر عربی کاف زائد (چنانکه تنبوک و مستوک) یا کاف تصغیر (چنانکه مردک) زیاده کرده باشند و معنی لفظی این باغبانی کوچک - و کنایه از موز که آنانکه در خانهٔ خود خانه باغ - ندارند - یک دو درخت موز را قائم کنند نظر بسهولت کاشت و الله اعلم بحقیقة الحال اگرچه بسیاری ازین بیان با ردیف های آئنده تعلّق می داشت ولیکن ذکر آن همه رینجا برای تحقیق این لغت پسندیدیم (اردو) دیکھو بان -

بفرمان بودن مصدر اصطلاحی - بقول بحر مطیع بودن مؤلّف عرض کند که موافق قیاس است و معاصرین عجم برزبان دارند (اردو) فرمانبرداری کرنا (دیکھو بردن فرمان)

بفرمان رفتن مصدر اصطلاحی - اطاعت کردن و مطیع بودن مرادف مصدر گذشته

(۶۶۷۴)

(انوری ے) در تماشاگاہ زنقش از پی ترتیب حسن ÷ یا در فرمان روائی ہم بفرمان می رود ÷ (اردو) دیکھو بردن فرمان۔

بفرمان گردیدن مصدر اصطلاحی۔ مرادف مصدر گذشتہ (صائب ے) سلیمان وار گر سازی ہوا را زیر دست خود ÷ فلک چون حلقۂ خاتم بفرمان تو می گردد ÷ (اردو) دیکھو بردن فرمان۔

(الف) **بفروخت آمدن** مصادر اصطلاحی

(ب) **بفروش رفتن** صاحب بحر ہر دو را بمعنی فروختہ شدن آوردہ صاحب روزنامہ الحجۃ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار (بفروش رفت) را بمعنی فروختہ شد نوشتہ کہ ماضی مطلق (ب) و حالا برزبان معاصرین عجم است و الف متروک (اردو) الف و ب۔ بکنا۔ بقول آصفیہ فروخت ہونا۔ بک جانا۔ بقولہ فروخت ہو جانا۔

(الف) **بفریاد آمدن** مصادر اصطلاحی

(ب) **بفریاد آوردن** الف بمعنی فریاد کردن است و ب متعدی آن ہر دو موافق قیاس (انوری الف ے) بفریاد آمدم اینجا بفریاد ÷ مگر شاہ جہان دادم دہد داد ÷ (صائب ب ے) بلند آوازہ ساز د شور عاشق عشق سرکش را ÷ بفریاد آورد مشتے تنک دریای آتش را ÷ (اردو) (الف) فریاد کرنا۔ بقول آصفیہ غل مچانا۔ شور کرنا۔ آہ و بکا کرنا۔ داد چاہنا۔ (ب) الف کا متعدی کسی کو شور او ر بکا اور داد خواہی پر آمادہ کرنا۔

(الف) **بفریاد خود رسیدن** مصادر اصطلاحی

(ب) **بفریاد رسیدن** خان آرزو در چراغ نسبت (الف) گوید کہ بداد خود رسیدن است (وحید ے) عاشق بداد خویش زبیداد خود رسید ÷ از زندگی گذشت بفریاد خود رسید ÷ صاحب بحر نقل نگارش و صاحب انند ذکر (ب) فرماید کہ بداد رسیدن (ظہوری ے) کشادہ ہمت رندان رسد روزی بفریادم ÷ اگر در صحبت زہاد گاہے بند ی گردم ÷ (صائب ے) ای کارساز خلق تو

بفریاد من برس ÷ زان پیشتر کہ کار من از
کار بگذرد ÷ **مؤلف** عرض کند کہ (ب) کافی
بود و خان آرزو (الف) را برای تکمیل رسالۂ
چراغ ہدایت قائم کرد و در دیباچہ می نگارد کہ
لغاتی کہ در دیگر کتب نبود درین کتاب جمع کردہ ایم
می پرسیم ازو کہ لفظ خود را در (الف) بچہ خصوصیت
قائم کردہ و خود ہم داخل کسی باشد و اصل این
ہر دو مصادر (بفریاد کسی رسیدن) است و بس
پس (ب) کافی بود و ضرورت نداشت کہ الف را
قائم کنی **(اردو)** (الف) اپنی فریاد کو پہنچنا۔ (ب)
فریاد کو پہنچنا۔ بقول آصفیہ دادرسی کرنا۔ انصاف
کرنا۔ فریاد سننا۔ نیاؤ کرنا۔

بفریسند صاحب غیاث گوید و صاحب انند
بر نہاش می پوید کہ این لفظ غلط است و بفرستند
صحیح۔ چرا کہ مصدرش فرستادن است۔ پس
زیادہ کردن یای تحتانی بعد رای مہملہ وجہی ندارد
و اسقاط تای فوقانی نیز درین لفظ از بعد سین
مہملہ یافتہ نشدہ **مؤلف** عرض کند کہ ضرورت نداشت
کہ این را در باب موحدہ قائم کند کہ موحدۂ اول
زائد است و فرسید مضارع مصدر فرستن کہ بجایش
می آید و صاحب بحر عجم ہم ذکرش کردہ و این جمع
آنست الغیاث از صاحب غیاث کہ از مصدر
فرستن خبر ندارد و صاحب انند فریضہ نقل نگاری
را بجا می آرد۔ فارسیان گویند کہ "نقل نویس را
عقل نباشد" حقیقت فرستادن و فرستن و فرستیدن
را بجایش عرض کنیم و در ینجا ہمین قدر کافی است
کہ مضارع فرستن فرسد بود فارسیان برای سہولت
تلفظ بزیادت تحتانی قبل سین فریسد کردند۔
چنانکہ بست را بیست **(اردو)** بھیجنا کا مضارع
بھیجے اور اسکی جمع بھیجیں۔

مصادر اصطلاحی بقول بحر	
	(الف) **بفسان زدن تیغ و خنجر و مثال آن**
،،	(ب) **بفسان کردن تیغ**
،،	(ج) **بفسان کشیدن تیغ**

تیز کردن تیغ و مانند آن **مؤلف** عرض کند کہ موافقت

قیاس است معاصرین عجم تسلیم می کنند (اردو) تلوار	یا خنجر وغیرہ کو پتھر چٹانا - دیکھو بر سنگ راندن -

بفش | بقول جہانگیری با اوّل مفتوح و بثانی زدہ بمعنی شکوہ و عظمت و کرّ و فر و فرماید کہ بوش ہم بہمین معنی آمدہ (حکیم سنائی ؎) پختہ از حسرت طلب گل شان * سوختہ ز آتش و فادل شان * باد و بفشی برای حرمت فرع * با عوام و بہانہ شان بر شرع (ولہ ؎) بدین باد بفش و سرورش گوئی * سنائی نیم بو علی سیم جوئی * صاحب رشیدی گوید کہ بمعنی (اوش و بوش) یعنی کرّ و فر - صاحبان برہان و ناصری و جامع ذکر این کردہ اند - خان آرزو در سراج چہ خوش تحقیقے کردہ می فرماید کہ ظاہرا مبدّل بوش است و بر بوش می فرماید کہ بضمّ اوّل و کسر واو بمعنی تقدیر و ہستی و تحقیق خود ظاہر می کند کہ شین برای نسبت است و بمجاز برای تقدیر استعمال یافتہ و فرماید کہ بفتح اوّل و سکون دوم بمعنی کرّ و فر و خودنمائی **مؤلّف** عرض کند کہ ما بر (اوش و بوش) کہ بمعنی کرّ و فر گذشت صراحت کردہ ایم کہ آن مبدّل (ہوش و بوش) است و ہوش و بوش ہر دو بمعنی کرّ و فر اسم جامد فارسی زبان و حقیقت بوش ہمین قدر است کہ معنی حقیقی آن ہستی و قدرت داشتن و مجازش کرّ و فر مصدر باشیدن باشد بر سبیل تبدیل و تحقیق کاملش بجای خودش کنیم و اصل لغت زیر تحقیق واو بدل شد بہ فا چنانکہ دام و فام پس این مبدّل بوش باشد و بس **(اردو)** دیکھو اوش و بوش -

بفکین | بقول برہان با کاف بر وزن قزوین بلغت زند و پازند کوشک و بالاخانہ صاحب جہانگیری در ملحقات بر معنی کوشک قانع صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ **مؤلّف** عرض کند کہ کوشک بمعنی بنای بلند بجایش می آید و جز این نیست کہ این اسم جامد فارسی قدیم است و بس **(اردو)** بلند عمارت مؤنث - بالاخانہ - دیکھو (بالاخانہ) -

بفلان چیز برداشت مقوله - بہار گوید
که ای برابر آن چیز پنداشت بر قیاس (بفرزندی
برداشتن) (میرزا طاہر وحید ؎) سوختم از ہجر
آن نامہربان یاور نداشت * بود گوئی درد سنگینم
بکاہی بر نداشت * **مؤلف** عرض کند که (برداشتن
بچیزی) بمعنی حقیقی چیزی را از چیزی دفع
دور کردن است و ہمین معنی حقیقی ازین شعر
پیدا است یعنی شاعر گوید که درد سنگینی مرا بود
ولیکن یار ما بمقدار کاہی آن را دفع نکرد و ہیچ
ہمدردی ما نکرد - مخفی مباد که (برداشتن بفرزندی)
ہیچ تعلق از معنی حقیقی ندارد بلکه متعلق است
بمعنی بست وہشتم برداشتن که مجازیست و ذکرش
بجای خودش گذشت - حیف است از بہار که
این مقوله را باستناد کلام طاہر وحید قائم کرد
واصلا بر معنی شعر غور نکرد - حق آنست که قیام
این مقوله ضرورت نداشت و زحمت بیجا برداشت
(**اردو**) ناقابل ترجمہ -

بفلان گفته نرسی مقوله - بقول وارسته
(یعنی این ہمه عظیم الشانی و بر کار خود سواری
که فلانه که سر آمد عصر است او را گفته بمن
نرسی) (سعید اشرف ؎) گدای نشّه جام
تو نشّه ہای دگر * ہزار بار بتر تاک گفته نرسی *
صاحب بحر و بہار - وارسته را نقل نگار **مؤلف**
عرض کند که وای بر محقق مصطلحات که مقوله
تصنیف کرده است و بر معنی شعر غور نکرده
شاعر خطاب به یار گوید که (ہمه نشّه ہای
عالم محتاج نشّه جام تو می باشد و تو بارہا
بتر تاک گفته که با نشّه جام برابر نشوی) ہر
چه درین شعر قابل بیان است لفظ (نرسی)
که مخاطب مضارع منفی و بمعنی لفظی اوست و مراد ازو
برابر و مقابل نشوی و صراحت این معنی مجازی بر مصدر
(رسیدن) می آید - ہیچ ضرورت نبود که این
مقوله ازین شعر پیدا کنند و ضرورت نداشت که در
ردیف موحّده این را جا دہند (**اردو**) دیکھو رسیدن -

بفم بقول سروری بکسر با و فتح فا بمعنی (۱) دلتنگ و فرومانده صاحب جهانگیری باتّفاق معنی بیان کردهٔ سروری می فرماید که بالفتح و فَرم نیز بهمین معنی می آید۔ صاحب رشیدی همزبانش و بقول صاحب برهان بفتح اوّل و سکون ثانی بمعنی (۲) اندوه و دلگیری هم و فرماید که بفتح ثانی هم آمده و صاحبان ناصری وجامع همزبانش خان آرزو در سراج نقل نگار سروری و برهان در اعراب و معانی مختلفه۔ صاحب محیط بر فرم گوید که دوائی است زنان برای تنگی فرج مستعمل دارند و او بر خلاف آئین خود از صراحت مزید ساکت و نمی گوید که مال کدام زبان است و از خواص و طبیعتش هم ذکری نکرد و اسم آن در دیگر السنه هم نه نوشت صاحب انند فَرم و فرمَه هر دو را بدین معنی لغت عرب گفته و صاحب برهان این را مرادف بفم و بمعنی دوای مذکور هم لغت فارسی دانسته ذکرش بجای خودش کرد و صاحب منتخب برم را بفتحتین لغت عرب گوید بمعنی ملال و دلتنگی و دانهٔ انگور که بسیار کوچک می باشد (الخ) **مؤلّف** عرض کند که زنانِ هند و عجم همین دانهٔ قسم خاص انگور را می سایند و سفوف آن داخل فرج می کنند تا تنگی پیدا شود از عمل قابضه پس معلوم شد که فارسیان از همین برَم عربی لغت فَرم را به تبدیل موحّده بفا چنانکه زبان و زفان مفرّس کردند و بهر دو معنی یعنی دلتنگی و دوای مذکور استعمال کردند و معنی اوّل حقیقی و معنی آخر مجاز آن و شک نیست که لغت زیر تحقیق هم مبدّل برَم عربی است که فارسیان رای مهمله را ابدل کردند بفا اگرچه این قسم تبدیل پیش ازین از نظر ما بگذشت ولیکن عیبی ندارد که همین یک لغت را سند این قسم تبدیل گیریم و فَرم که می آید با بفم هیچ تعلّق ندارد و تصفیهٔ اختلاف اعراب بوجه آنکه سند استعمال پیش نشد جزین نیست که باعتبار صاحبان ناصری و جامع و سروری که از اهل زبانند اعراب بیان کردهٔ شان را صحیح پنداریم و باعتبار ماخذ بفتحتین باشد که اصلش (برَم) است این است حقیقت امر

لغت کہ خان آرزو از ماخذش سکوت ورزید و بر فرم می فرماید کہ از صراح وغیرہ بدین معنی عربی معلوم می شود واز برم عربی خبر ندارد وعجبی نیست کہ عربان ہم برم را بر سبیل تبدیل فرم کردہ باشند (اردو) (۱) عاجز۔ تنگ آیا ہوا۔ بتنگ (۲) اندوہ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر غم۔ الم۔ رنج۔ فکر۔ تردد۔ تشویش مصیبت

بغنج | بقول سروری بفا و نون بوزن پنج ماری کہ در باغہا باشد وگزندنہ رساند (شمس فخری ؎) دعا ومدح اورا ورد خود سازد کہ افعی باتو باشد کم ز بغنج صاحب برہان فرماید کہ نوعی از مار است و ماری ہم کہ گزند بمردم نرساند صاحبان ناصری وجامع ہم زبانش خان آرزو در سراج بحوالہ طوسی با معنی بیان کردہ سروری متفق وگوید کہ در جہانگیری یغنج بہ فتح تحتانی وسکون غین وفوقانی مفتوح وجیم وبدون نون یغتج ہم می آید مؤلف عرض کند کہ این ہر سہ لغت را با عربی وترکی ہیچ تعلق نمی نماید ظاہرا لغت فارسی قدیم معلوم می شود کہ معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند واین قسم مار را ممید انند باقی حال لغت اول اصل باشد ودوم مخفف آن بحذف نون چنانکہ ایشان و ایشا ولغت زیر بحث ہم مبدل ومخفف کہ از لغت اول تحتانی بدل شد بہ موحدہ چنانکہ بالیوس وبالبوس و غین معجمہ بدل شد بفا چنانکہ غلیو وفلیو وفوقانی را حذف کردند چنانکہ راست وراس وانچہ بعض صاحبان تحقیق قسم مار وصفتش را جدا می کنند تسامح شان می نماید۔ یعنی این ہمان قسم است کہ گزندنمی رساند مخفی مباد کہ (فنج) ہم بہ ہمین معنی می آید وآن مخفف این باشد بحذف موحدہ (اردو) بغنج سانپ کی ایک قسم ہے جو باغوں میں رہتا ہے اور بے ضرر ہے۔ مذکر۔

موحدہ با قاف

بق | بقول غیاث بالفتح وتشدید قاف بمعنی پشہ وفرماید کہ در فارسی بضرورت نظم بہ تخفیف مستعمل

صاحب انند نقل نگارش۔ صاحب منتخب که محقق عربی زبانست ذکر این کرده مؤلف عرض کند که ما
این را به تخفیف مفرس دانیم (انوری ؎) گهی ذلیل کند قوم فیل را از طیر ✤ گهی هلاکت نمرود را گمارد
بق ✤ (اردو) پشه بقول آصفیه فارسی۔ اسم مذکر۔ مچھر۔ ڈانس۔

بقّال بقول خان آرزو در چراغ هدایت بمعنی فروشندۀ غلّه چنانکه در هندوستان شهرت دارد
و فرماید که بعضے گویند که بدینمعنی بدال است و فارسیان کسی را گویند که میوه و انار و به کردگان و پنیر فروشد
(وحید ؎) چگویم ز بقّال صاحب جمال ✤ ازان خط سبز و ازان رنگ لال ✤ اسیران براطراف فرش
از شهر دوده ✤ نمد پوش گرد کلفت چوبه ✤ ازان بی مروّت دل پر کله ✤ چو انگور شد خوشهٔ آمله ✤ ز
مژگان شوخش دل مرد پیر ✤ ز سوراخ غربال همچون پنیر ✤ و با لآخر می فرماید که از مثنوی مولوی معنوی
بمعنی عطّار معلوم می شود و اهل کشمیر شخصے را که سود و سودا کند استعمال کنند (انتهی) زله بردارش بهار نقل
عبارت سراج المحققین کرده بدین صراحت مزید که بدّال را لغت صحیح داند و برای سند بیان آخرین
سراج المحققین نقل کلام مولوی معنوی می فرماید (؎) بود بقّالی وا ورا طوطی ✤ خوشنوا و سبز گویا طوطی ✤
صاحب انند به نقل عبارت بهار این را لغت عربی گوید و صاحب شمس گوید که تره و دانه فروش و عامه
تره فروش را گویند۔ صاحب منتخب فرماید که لغت عرب است بالفتح و تشدید قاف بمعنی تره فروش
و عام غلّه فروش مؤلف عرض کند که فارسیان لغت عرب را استعمال کرده اند بهمان معانی لغوی
و تصرّفی دران نکرده اند و از غلّه فروشی انکار نمی کنند و هر دو سند وحید و مولوی معنوی هم این لغت را
مخصوص نمی کند با میوه فروش و خطای خان آرزوست که بر بعض اشعار غور نکرده و در معنی بدون سند
تصرّف فرمود جز این نیست که قلّت معلومات اوست معاصرین عجم هم بقّال را بر زبان دارند و میوه

فروش را بقال نمی گویند - نمی دانیم که خان آرزو برای زینت چراغ ہدایت بہ تطویل تعریف حقیقت جویان را چرا بظلمات می برد (اردو) بقّال بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - لغوی معنے کنجڑا - اصطلاحی معنے - مودی - بنیا - پرچونیا -

(الف) **بقالب ریختن** مصادر اصطلاحی - صاحب

(ب) **بقالب زدن** بحر نسبت (الف) گوید که بمعنی مہیا کردن است و نسبت (ب) فرماید که مرادف برقالب زدن مؤلف عرض کند که ما بر (برقالب زدن) صراحت کافی کردہ ایم که اعادۂ آن درینجا طول کلام است (اردو) دیکھو برقالب ریختن

بقاول بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است بفتح اول و چہارم که بکاول را گویند یعنی داروغۂ مطبخ مؤلف عرض کند که معاصرین عجم برزبان ندارند و محققین فارسی زبان ساکت و بکاول بجایش می آید و نسبت آن درینجا ہمین قدر کافی است که آن لغت ترکی زبان است - و بقول صاحب لغات ترکی بمعنی چاشنی گیر که ہمان داروغۂ مطبخ را اسم اصطلاحی است اگر سند استعمال

این بقاف عوض کاف پیش شود توانیم گفت که مبدّل بکاول است و مفروس که کاف بقاف بدل می شود چنانکہ کند و قند (اردو) دیکھو بکاول

بقائم ریختن مصدر اصطلاحی - بقول وارستہ (۱) جنگ ناکردہ عاجز آمدن - فرماید که باصطلاح شطرنج بازان (۲) بازی حریف دیدن و از راہ عجز مہرہا از دست ریختن و گفتن که بازی قائم است چہ دران وقت گویند " فلانی بقائم ریخت " و فرماید که ظہوری در رسالۂ خوان خلیل در صفت بازی مہوج گوید (ﮯ) چوں بحہ رخش بازی انگیزد * منت بر دار بقائمی ریزد * بہار نقل وارستہ بر داشتہ و برای معنی اول اسناد ذیل پیش کردہ (نظامی ﮯ) بآوارگی در خراسان گریخت * ازان قائم وی بقائم برنخیت * (ولہ ﮯ) بحیرت ماند مجنون از خیالش

بقائم ریخت لیلی با جمالش * عجب است از بجر کراو هم بر نقل وارسته اکتفا فرمود. صاحبان اند و غیاث نقل نگار بهار مؤلف عرض کند که همه محققین بالا از بازی شطرنج خبر ندارند از پنجاست که در تعریف این صراحت کافی نکرده اند. مخفی مباد که در بازی شطرنج یکی مات است و دیگرے بُرد و سوم‌اش قائم. مات لغت عرب است ماضی مطلق از مصدر موت بمعنی مُرد و در اصطلاح شطرنج بازان ختم بازی به حکومت. فارسیان این را بزبان خود بُرد گویند که مخفف (بازی بُرد) است یعنی کامیاب شد ولیکن خبر ندارند که بُرد مثل مات فتح حاکمانه نیست بلکه چیزی است که صراحتش بجایش کرده ایم که بازی شطرنج بقواعدش ناقابل بازیدن می شود و هم این را گویند "بازی برابر شد" و سوم قائم و این حالتی را نامند که چون زید شاهِ مقابل را شاه دهد (شاه دادن را کشت دادن هم گویند) و شاه برای نقلِ مقام صرف یک خانه دارد و در آن

نقل مقام می کند و کشت را دفع میسازد. ولیکن زید باز او را کشت می دهد و شاه بدفع کشت بخانۂ اولین می آید که غیر آن خانه دیگری برای نقل مقام ندارد. و پس ازان زید باز کشت می دهد و شاه همچنان بخانۂ خالی می آید تا آنکه سلسلۂ این کشت منقطع نمیشود الی یوم القیامه. اگرچه زید اختیار دارد که ازین کشت دادن باز آید و مهرۂ دیگر را ببازد ولیکن هر گاه بازی او بنسبت مقابل ضعیف باشد این کشت ما نمی گذارد و غنیمت پندارد. پس مقابل آن مهره های بیکار را که در دست می دارد می ریزد و می گوید که بازی قائم شد یعنی بدون جنگ با و هزیمت روی نمود همین را فارسیان (بقائم ریختن) گویند و (بازی قائم) هم. و مراد از (بازی قائم) همین است که ازین طرز عمل که بالا مذکور شد یعنی از کشت زید و نقل مقام شاه بازی ختم نمی شود و قائم می باشد الی یوم القیامه. همین قدر است حقیقت معنی

دوم و معنی اوّل مجاز آن در جنگ (اردو) (۱) لڑائی نہ کر کے عاجز آنا اور صلح کر لینا (۲) شطرنج	میں بازی قائم ہونا یعنی بغیر مات کے بازی ختم ہونا۔ افسوس ہے کہ صاحب آصفیہ نے (بازی قائم) یا (بازی قائم ہونا) کو ترک فرمایا ہے

بق بق صاحب اننددبذیل بق می فرماید کہ بسیار بق بق کردن۔ محققین فارسی زبان ازین ساکت۔ **مؤلف** عرض کند کہ انوری در قصائد استعمال این کردہ است (ع) صفت کفر بشعر از تو در افزود چنانکہ + بق بق از فاضلی وطنطنہ از خاقانی + معنی مبادکہ بخ بخ بہ خای معجمہ کلمۂ تحسین ولغت عرب است کہ بجای خودش گذشت وآں را ہیچ تعلق با این نیست۔ وبعض محققین اردو بک بک را بمعنی ہرزہ سرائی آوردہ می فرمایند کہ اصل این در عربی (بق بق) است ودر فارسی کاو کاو وصاحب برہان (کاوکاو) را بمعنی تجسس وتفتیش آوردہ وصاحب محیط در عربی زبان بقّ را بمعنی زیادہ گفتن نوشتہ وصاحب سراج بقّ را بہ تشدید بمعنی بسیار گو آوردہ۔ پس جز این نیست کہ فارسیان ہمین لغت عرب را کہ بمعنی عام است برای بیہودہ گوئی خاص کردہ اند اندرینصورت مفرس توانیم گفت (اردو) بک بک بقول آصفیہ ہندی اسم۔ مؤنث۔ بکواس۔ ہرزہ سرائی۔ زٹل۔ بڑبڑ۔ جھک۔ آپ ہی نے فرمایا ہے کہ عربی میں بق بق۔ فارسی میں کاوکاو۔ مگر ہماری تحقیق میں بک بک کا ترجمہ عربی میں بق بق اور فارسی میں کاوکاو نہیں ہے جیساکہ اوپر بیان ہوا۔

بقتدو بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار پیروی کردن **مؤلف** عرض کند کہ طرز بیان محقق گمنام در غلط انداز ومقصودش غیر از پیروی نباشد کہ حاصل بالمصدر است معلوم می شود کہ معاصرین عجم لفظ اقتدا را عربی این را مفرس کردہ اند بحذف الف وزیادت موحدہ در اولش و تبدیل الف آخر بواو چنانکہ تاغ و توغ (اردو) پیروی۔ دیکھو اقتدار۔

بقچہ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است بالضم بمعنی بستہ خورد و صاحب سوا السبیل این را معرب بوغچہ ترکی گفتہ بمعنی پلوندہ **مؤلف** عرض کند کہ جزین نیست کہ مبدل بغچہ باشد کہ بجایش گذشت و صراحت کافی ہم در انجا کردہ ایم غین معجمہ بدل شد بقاف چنانکہ آروغ و آروق (اردو) دیکھو بغچہ

بقدر مال باشد سرگرانی مثل - صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مقولہ ایست فارسیان این را بحق مالداران استعمال می کنند - مقصد اینست کہ مالداران سرگرانی دارند و مفلسان آسانی و ہمین مقولہ صراحت این ہم می کند کہ سرگرانی مالداران بہ انداز مال است یعنی اغنیا را بسیار سرگرانی است و متوسطین را متوسط (اردو) دکن میں کہتے ہیں "جیسے دولت ویسی مصیبت" یہ قریب قریب اسی فارسی مقولہ کا ترجمہ ہے بعض اہل دکن کہتے ہیں "جیسا مال ویسا جنجال"

بقدر یک سنگ اصطلاح - بقول صاحب روزنامچہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار - بمقدار گردش آسیا **مؤلف** عرض کند کہ جزین نیست کہ سنگ را بمعنی آسیا استعمال کردہ اند و مجرد سنگ بمعنی آسیا از نظر ما نگذشت صراحت کامل سنگ بجایش می آید (اردو) بمقدار چکی کی گردش کے

بقراط بقول ملحقات برہان نام طبیبے است کامل و ماہر و حاذق صاحب غیاث گوید کہ بالفتح باشد - صاحب انندی فرماید کہ حکیمی بود دہریہ انیس و جلیس سکندر و عالم را قدیم می گفت و مخلوق نمی دانست و بر خلاف عادت خود صراحت نکرد کہ این لغت کدام زبان است - صاحب مؤید این را بذیل لغات عرب جا دادہ - فارسیان در کلام خود استعمال این کردہ اند (انوری ؎) شائبہ بقراط قضا یک حرکت یافت ٭ شریان حسود تو و شریان بقم را ٭ صاحب فرہنگ آصفیہ کہ محقق زبان اردو است این را لغت یونانی گوید (اردو) بقراط بقول آصفیہ - یونانی - اسم مذکر (صحیح بفتح موحدہ اور

زبان زد خاص و عام بضم موحدہ) جس شخص نے فن طب سے بخل اُٹھا کر اسے عام کر دیا یہی بقراط
طبیب ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس کے زمانہ کی نسبت اختلاف ہے۔ روضۃ الصفا والا لکھتا ہے کہ
بقراط اور ذی مقراطیس یہ دونوں بہمن و اسفندیار کے زمانہ میں تھے۔ دیگر مورخ بیان کرتے
ہیں کہ بقراط سکندر رومی سے سو برس پہلے گزرا ہے تاریخ الحکما والے نے ارسطاطالیس کے بعد اس
کا ذکر کر کے لکھا ہے کہ بقراط بن سافیس اسقلینوس ثانی کے شاگردوں میں اور اوّل کی اولاد میں ہے
جس شخص نے اوّل فن طب وضع کر کے اپنی اولاد کو وصیت کی کہ غیروں اور پردیسیوں کو یہ علم
ہرگز ہرگز نہ سکھانا تاکہ ہمارے خاندان کی بات بنی رہے وہ یہی اسقلینوس تھا۔ اس حکیم کی راے
اس فن میں صرف تجربہ پر موقوف تھی اس کے بعد حکیم نوس نے تجربہ کو خطا سمجھ کر اس میں قیاس کو
شامل کیا ۱۱۷ سال تک اطبا نے اس کی پیروی کی جب برمانیدس طبیب کا زمانہ آیا تو اس نے
تجربہ میں خطا ثابت کر کے تنہا قیاس پر عمل شروع کیا جب یہ مر گیا تو اس کے شاگردوں میں اختلاف
راے ہوا بعض نے تجربہ کو پسند اور قیاس کو خارج کیا بعض نے تجربہ اور قیاس دونوں کو باطل
سمجھا اور کہا کہ طب حیلوں کا نام ہے۔ چنانچہ افلاطون کے زمانہ تک یہی حال رہا۔ مگر جب بقراط
نے تجربہ اور قیاس کو بچشم غور دیکھ کر اس امر کا تصفیہ کیا تو دونوں کو لازم و ملزوم پایا۔ اور کہا کہ
تجربہ قیاس کے بغیر خطرناک ہے۔ اور قیاس تجربہ بغیر مستلزم ہلاکت۔ غرض اس نے لازمی طور
پر قیاس کو شامل تجربہ کر دیا اور ان تینوں طبیبوں کی کتابوں کو جلا دینے کا حکم دیا۔ ہاں متقدمین
کی وہ کتابیں جو تجربہ اور قیاس پر مبنی تھیں انہیں برابر جاری اور قابل اعتماد رکھا۔ بلکہ جب اسقلینوس
اور اس کے شاگرد جو اس امر میں بقراط کے مخالف تھے اس دنیا سے چل بسے تو اس نے مسند طبابت پر

اجلاس فرمایا اس کے وقت میں صنعت ۔ تجربہ نے بڑا زور پکڑا جبوقت اس نے دیکھا کہ پردیسیوں
اور بیگانوں کی ممانعت کے سبب اس فن میں نقصان اور ضعف آ چلا ہے تو تمام مسائل طبّی کو کتابی
طور پر جمع کرکے پردیسیوں ۔ اجنبیوں اور عام لوگوں کو اجازت دیدی اور اولاد کو وصیت کر دی کہ
اصحاب ذکاء و فطنت سے ہرگز ہرگز اس فن کے بتانے میں دریغ و مضائقہ نہ کرنا چنانچہ بقراط
کی اسی راے صائب و فکر صحیح کی برکت سے یہ شریف فن خلق اللہ میں پھیل گیا ۔ بقراط حکیم کم
رفتار ۔ کم خواب ۔ کم گو اور اکثر روزہ دار تھا ۔ ہر وقت سر جھکا رکھتا اور بن سوچے کوئی بات نہ
کہتا ۔ ۹۵ برس زندہ رہا ۔ سولہ برس تحصیل علم میں ۷۹ سال تصنیف و تدریس و عبادات
الٰہی میں صرف کئے ۔ اس حکیم نے پانچ اکچھروں میں ساری طب ختم کر دی ۔ چنانچہ وہ کہتا ہے کہ
اگر مادۂ فاسد سر میں ہو تو غرغرہ کرائیں اور جو فم معدہ میں تو قے ۔ علیٰ ہذا اگر خام معدے میں ہو تو
مسہل دیں اور جو جلد میں تو عرق یعنی پسینہ لیں اور عروق یعنی رگوں میں پایا جاوے تو فصد کھلوائیں
اسی کا قول ہے کہ چار چیزیں نور باصرہ کو نقصان پہنچاتی ہیں ۔ گرم کھانا کھانا ۔ جلتا پانی سر
پر ڈالنا ۔ سورج کو تکتے رہنا ۔ دشمن کی جانب نظر کرنا ۔ یہی کہتا ہے کہ تین چیزیں آدمی کو دبلا
کرتی ہیں ۔ نہار منہ پانی پینا ۔ سخت زمین پر سونا ۔ پکار پکار بہت بولنا ۔ اسی کا قول ہے ۔ چار
چیزوں سے بدن خراب ہوتا ہے ۔ نہار منہ حمّام سے ۔ خالی یا بھرے معدے جماع سے ۔ خشک گوشت
کھانا اور نہار منہ پانی پینا بھی یہی اثر رکھتا ہے ۔ بیمار کو جس چیز کی رغبت ہو اس کا دینا بے
رغبت کی چیز کے کھلانے سے بہتر ہے ۔ ایک دفعہ بہمن بن اسفندیار نے بقراط کو نہایت شوق سے
بلایا ۔ ہزار اشرفیاں بھیجیں اور کہا کہ یہ لیجئے اور تشریف لائیے مگر بقراط نہ گیا اشرفیاں واپس کر دیں

اور یہ جواب دیا کہ میں علم و فضل کو مال کے عوض بیچنے والا نہیں ہوں۔

بقراول حرف زدن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ باحتیاط سخن گفتن است صاحبان بحر و بہار و آنند نقلش برداشتہ اند مؤلف عرض کند کہ قراول بجائے پیش می آید و در یجا ہمین قدر کافیست کہ لغت ترکی زبان و بقول صاحب لغات ترکی فوجے کہ برای جنگ بمکانی تعیین شود۔ پس شک نیست کہ حرف زدن با این جماعت تقاضای احتیاط می کند ولیکن محققین اہل زبان مثل ناصری و سروری و جامع ازین ساکت و دیگر اہل لغت ہم ذکر این نکردہ اند و معاصرین عجم ہم بزبان ندارند نمی دانیم کہ خان آرزو این مصدر اصطلاحی را از کجا پیدا کرد و ہیچ اشارہ ماخذ نکرد۔ بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ ہر چہار محققین بالا ہند نژاد اند (اردو) احتیاط سے بات کرنا۔

بقراول رفتن مصدر اصطلاحی۔ (الف) بقول بول چال (ب) **بقراول می رود** بمعنی نشانہ قائم کردن و (ب) بقول رہنما سلوک سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار۔ بر نشانہ می رود۔ صاحب بول چال (قراول رفتن) را ہم مرادف الف نوشتہ۔ صاحب رہنما بر (قراول رفتہ) می فرماید کہ (نشانہ قائم کردہ) پس معلوم شد کہ در تعریف ب تسامح کردہ است و صراحت خوشی نکردہ بالجملہ موقّدہ در اوّل این زائد حالا سخن درین است کہ ب را بقول صاحب رہنما مقولہ دانیم یا (الف) را بقول بول چال مصدر ی اصطلاحی۔ معاصرین عجم (الف) را بر زبان ندارند یعنی استعمال دیگر مشتقات مصدر (بقراول رفتن یا قراول رفتن) غیر از حال نمی کنند۔ استعمال الف را درست ندانیم و ب را مقولہ خوانیم۔ مخفی مباد کہ قراول لغت ترکی زبانست و ما بر مصدر گذشتہ صراحتش کردہ ایم و معنی لفظی (الف) رفتن بجائی کہ برای

جنگ متعین است و بمجاز قائم کردن نشانہ کہ کنایہ است (اردو) الف سیدھا باندھنا - بقول آصفیہ شست لگانا۔ نشانہ باندھنا (ب) نشانہ باندھتا ہے ۔

(الف) **بقربان رفتن** مصادر اصطلاحی۔ خان (ب) **بقربان سر رفتن** آرزو در چراغ بذکر (الف) گوید کہ معروف و مشہور است و فرماید کہ مرادف (بقربان گردیدن) کہ می آید۔ زلّہ بردارش بہار بذکر الف ہیچ نہ نوشت و (معروف و مشہور) استاد خود را ہم ترک کرد و صاحب بحر می فرماید کہ نثار شدن است و بس و (ب) بقول مجرّد بہار صاحب انند نقل نگار اوست مرادف (الف) مؤلّف عرض کند کہ اگرچہ معنی بیان کردۂ بحر موافق قیاس است ولیکن استعمال این بدون موحّدہ یافتہ ایم کہ معاصرین عجم برزبان دارند و با موحّدہ زائد استعمال ہر دو را مشتاق سندی باشیم کہ ہر چہار محققین بالا ہند نژاد و محققین اہل زبان اعنی سروری و ناصری و جامع و برہان ذکر این نکردہ اند و معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) (الف و ب) قربان ہونا۔

(الف) **بقربان سر گشتن** مصادر اصطلاحی۔ (ب) **بقربان گردیدن** بہار گوید کہ الف مرادف (بقربان رفتن) است (حکیم شفائی ؎) چکنم مرہم تدبیر بدل بر دگری + کہ بقربان سر زخم دگری گردد + خان آرزو در چراغ بذکر (ب) گوید کہ معروف (وحید ؎) شنیدم گفتۂ جانان چہ می گردد وحید اینجا + چہ می گردد بقربان تو می گردد بقربانت + صاحب بحر ہم ذکر ب کردہ می فرماید کہ بمعنی نثار شدن است صاحب انند نقل نگار ہمہ مؤلّف عرض کند کہ (گردیدن یا گشتن بقربان سر کسی یا کسی) بمعنی اطراف کسی گشت و طواف کردن است و کنایہ از نثار شدن (اردو) دیکھو بقربان رفتن ۔

بقلم آب خوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار کنایہ از آب بسیار کم خوردن (صائب ؎) قانع بدستبوس شدن زان جہان حسن + از

بحر تشنه را بقلم آب خوردن است ✤ صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند معنی حقیقی این خبر می دہد از آئین و دستور عجم که در زمانهٔ سلف بیمار را که صاحب فراش می بود و بوجه ضعف یارای نشست و برخاست نمیداشت آب به نی و قلم بحلق می رسانیدند - چنانکه درین روزها بو پیالهٔ ناوچه دار و بعض بیماران امرض زبان و حلق که صاحب فراش باشند بوسیلهٔ همان نی و قلم آب می خوردند و ظاهر است که بمقابلهٔ آبخوره ازین طرز عمل آب کمی بحلق میرسد و خورده میشود پس از همین رسم و عادت این محاوره قرار یافته و مبالغه بهار که لفظ بسیار را داخل معنی کرده است ضرورت ندارد (اردو) پانی بہت کم - اور کم پینا -

بقلم آمدن مصدر اصطلاحی - بمعنی نوشته شدن و مرقوم شدن مجهول (بقلم دادن و بقلم رفتن) است که می آید - معاصرین عجم بر زبان دارند و بقلم هم می آید (اردو) لکھا جانا بقلم دادن کا مجهول

بقلم باز دادن مصدر اصطلاحی - بقول بهار نقش خط بطلان کشیدن بر چیزی - صاحب انند نقل نگار و بقول بحر محو کردن **مؤلف** عرض کند که بحث این بر (باز دادن بقلم) گذشت (اردو) دیکھو باز دادن بقلم -

(الف) بقلم دادن	مصدر اصطلاحی الف
(ب) بقلم رفتن	و ج بقول وارسته
(ج) بقلم گرفتن	کنایه باشد از نوشتن

(شفیع اثر ✤) داد سیم و زر خود و گفتم بشنا بقلم هم بیش چشم تو که غارتگر این بستان است ✤ و (شفا در هجو نکری ✤) هر دو بسیار نفیس است نه اکنم که اول ✤ آن کی را بقلم گیرم و این را گویم ✤ بهار وارسته را نقل نگار و صاحبان انند و بحر هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است و (بقلم رفتن) هم محاورهٔ عجم است بمعنی نوشته شدن مرادف بقلم آمدن که گذشته معاصرین عجم هم بر زبان دارند و ازینجاست که ما بجا

(۱۷۸۴)

قائم کرده ایم و بتقلم آورده ایم (اردو) الف وج لکھنا (ب) لکھا جانا۔

(الف) **بقلنقار**	اصطلاح۔ صاحب جہانگیری
(ب) **بقلنقاز**	در ملحقات ذکر (الف) کرده

گوید که نام جانوریست کبود رنگ دراز که گردن و پایش دراز باشد و پہن و گوشتش حلال است و فرماید که لغت ترکی است و صاحب سروری ذکر (ب) فرماید که منقار این جانور ہم پہن می باشد۔ صاحب ملحقات برہان ہم (ب) را آورده **مؤلف** عرض کند که ما بجای این بغلنقار کرده ایم که به غین معجمه عوض قاف گذشت و ہمان اصل است واین مبدل آن که غین معجمه بدل شد بقاف والف مبدل (ب) شد و ذکر تبدیل ہم بصراحت ماخذش ہمدر آنجا مذکور شد (**اردو**) دیکھو بغلنقار۔

بقم | بقول ملحقات برہان (۱) بفتح بای ابجد و قاف و سکون میم چوبی باشد سرخ که بدان چیزہا رنگ کنند و (۲) بضم اول و قاف اہل یمن درخت داتوره را گویند که عوام تاتوله خوانند۔ خوردن قدری ازان مستی آورد۔ صاحب جامع ہمزبانش۔ صاحب رشیدی گوید که بقم بفتحتین و به کاف عربی که می آید لغت فارسی است بمعنی اول الذکر و این معرب آن۔ صاحب غیاث می فرماید که بمعنی اول لغت عرب است به تشدید قاف **کذا فی القاموس** و فرماید که **فارسیان** به تخفیف استعمال کنند و ہندی آن مجیٹھ۔ صاحب انند نبذ که ہر دو معنی این را لغت عرب گوید و صراحت کند که آنچه به **کاف** عوض قاف لغت فارسی است بمعنی اول است و بس و نسبت معنی دوم می فرماید که درخت جوز ماثل را نام است۔ صاحب سوار السبیل ہم این را معرب بکم فارسی گوید **مؤلف** عرض کند که معنی دوم از موضوع ما خارج است و لغت بقم ہم که عربی بودن آن متحقق و آنچه بکاف می آید اسم جامد فارسی زبان و این ہمانست که طبیعت و خواص آن بر (ارن یمشر) گذشت و اشاره این ہم ہمدر آنجا کرده ایم که الاتفاقی۔ صاحب ملحقات به ایں است که این را در لغات فارسی جا داد

وجہ این جزین نباشد کہ فارسیان استعمال این لغت معرب ہم کردہ اند چنانکہ انوری (ے) زرشک اشک بداندیش تو برنگ بقم * زرنج روی بدآموز تو نظیر زریر * (ولہ ے) رنگ اد بالعل چون شاخ بقم * یا نہ باری زرد چون رنگ زریر * مخفی مباد کہ خیال ما این است کہ انوری بکاف عربی لغت زبان خود را نوشتہ باشد۔ کاتبین تصحیف پسند یا ملّایان مصحح مطابع بنا واقفیت لغت فارسی بقم عربی را بجایش نشاندہ باشند و محققین سندجوی بوثیقہ ہمین استعمال این را ہم لغت فارسی خیال کردند از ینجاست کہ صاحب ملحقات برہان برخلاف موضوع خود این را جاداد۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

(اردو) (۱) دیکھو ارن بیشر (۲) خارج از موضوع۔

بقنقار بقول مؤید ہمان بغلنقار کہ بزیادت لام بجایش گذشت و ما حقیقت این را ہمدر انجا ذکر کردہ ایم صاحب ہفت ہم ذکر این کردہ معلوم میشود کہ از مؤید الفضلا نقل آن را برداشتہ بالجملہ این مبدّل و مخفف آن است وبس (اردو) دیکھو بغلنقار۔

موحدہ باکاف عربی

بک بقول سروری بفتح با (۱) وزغ باشد کہ بتازی ضفدع گویند (شمس فخری ے) کسیکہ چون سرطان با تو کج رود بشکن * بسنگ پشتش چون بارکین فگن چون بک * صاحب جہانگیری می فرماید کہ ہمین وزغ را چغز و مکل نیز گویند (کمال غیاث ے) از مرغ تا بماہی واز مور تا ملخ * از مار تا بعقرب واز عکہ تا بہ بک * روزی خوران خوان پسر از نعمت تواند * ہر گوشۂ کہ می نگرم صد ہزار لک * (ابسحق اطعمہ در کاشتن برنج و بودن آن در میان آب و گل و صحبتش باوزغ و لاک پشت گوید ے) بسر بازیش بہ بلای درشت * ندیمی بک و صحبت لاک پشت * صاحبان برہان

وناصری وجامع ورشیدی وسراج هم ذکر این کرده اند۔ وصاحب ناصری گوید که غوک را نام است ووک به واو عوض موحده هم می آید مؤلف عرض کند که صراحت غوک بر بزغ گذشت واشارهٔ این هم همدر انجا موجود وچنین نباشد که این اسم جامد فارسی است ووک که می آید مبدل این همچون آب وآو (اردو) دیکھو بزغ کے پہلے معنے۔

(۲) بک۔ بقول سروری بضم با موحده بمعنی رخسار که در حالت باد کردن بر چیزی در وقت پُر و بر آمده شود (رباعی جامی ۵) تا زُبغرت زنیم پر از باد کن بخت ✤ گر نه تپانچه باز خوری تو زنا بیک ✤ صاحبان جهانگیری وبرهان وناصری وجامع ورشیدی وسراج هم ذکر این کرده گویند که بمعنی رخسار وروی آمده مؤلف عرض کند که این مجاز معنی سوم می نماید که رخسار پر از باد هم کوزه را مانند وآنچه بمعنی مطلق رخسار وروی گفته اند مجاز مجاز باشد یکی از معاصرین عجم می گوید که بق بالضم آوازی است که چون بر رخسار پر از باد زنند پیدا می شود فارسیان به تبدیل قاف با کاف (چنانکه تریاق وتریاک) این را نام کردند برای رخسار پر از باد۔ بر سبیل مجاز وبرای رخسار وروی هم مستعمل شد بر سبیل مجاز و معنی سوم هم مجاز این والله اعلم بحقیقة الحال باقی حال اسم جامد فارسی زبان است (اردو) پھولا ہوا رخسار۔ مذکر۔ رخسار دیکھو آئینہ می گوں۔

(۳) بک۔ بالضم بقول سروری نوعی از کوزه۔ دهن تنگ شکم فراخ که تنگ نیز گویند (شیخ نزاری ۵) بک وخیک خالی ومرد دور بیش ✤ حریفان پریشان زاندازه بیش ✤ صاحب جهانگیری هم ذکر این کرده گوید که کوزه دهن تنگ وکوتاه گردن وپهن شکم ومدوره۔ صاحبان برهان وناصری وجامع ورشیدی وسراج هم ذکر این کرده اند۔ صاحب ناصری صراحت مزید کند که غلیانی سفالین

از جنس کوزہ در فتاوی فارس ہند اول است و آنرا نیز غلیان بک نام است **مؤلف** عرض کند کہ
اگر این را اصل قرار دہیم تا اسم جامد معنی دوم مجاز این باشد۔ چنانکہ اشارہ این ہمہ را اینجا کردہ ایم
واگر معنی دوم را حقیقی پنداریم۔ چنانکہ بعض معاصرین عجم گویند این مجاز آں باشد۔ **(اردو)** ایک
صراحی کا نام جس کا منہ تنگ اور پیٹ بڑا اور گردن کوتاہ ہوتی ہے۔ مؤنث۔

(۴) بک۔ بقول سروری بالضم بمعنی مطرقۂ عظیم کہ آہنگراں و امثال آں بدو دست کار فرمایند
مؤلف عرض کند کہ صاحب منتخب مطرقہ را باتحریر بمعنی چکش آہنگراں گوید و چکش بقول برہان
افزاری باشد زرگراں و آہنگراں را و صاحب غیاث بر مطرقہ صراحت می فرماید کہ پتک و چکش کہ
بہندی ہتوڑا دگھن نام دارد و پک بہ بای فارسی ہم بہمین معنی می آید جز این نیست کہ آں مخفف
پتک باشد کہ اصل است و این مبدل پک کہ بای فارسی بدل شد بہ عربی چنانکہ تب و تپ **(اردو)**
گھن۔ بقول آصفیہ سنسکرت۔ اسم مذکر۔ بہت بڑا ہتوڑا۔ پتک۔ مطرقہ جسے دونوں ہاتھوں سے
پکڑ کر لُہار لوگ گرم لوہے پر ضرب مارتے ہیں (امیر ۵) پہلواں مانتے ہیں دب کے تمہارا لوہا +
ہاتھ تلوار کا پڑتا ہے کہ گھن پڑتا ہے +۔

(۵) بک۔ بقول برہان۔ بفتح اوّل بمعنی گریز گاہ۔ صاحبان ناصری و سراج بحوالۂ برہان ذکر
این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ حیف است کہ صاحبان ناصری و سراج نسبت این تحقیق خود
را نہ نوشتہ اند و بحوالۂ برہان ذکر این کردہ اند معاصرین عجم ساکت جز این نباشد کہ مجاز معنی ششم
دانیم کہ از دشت و بیابان این معنی مجازی را پیدا کردہ اند (اردو) بھاگنے کا مقام۔ ہنگر۔ گریزگاہ
بھی بہ ترکیب فارسی لکھ سکتے ہیں۔ مذکر۔

(۶) بک - بالفتح بقول برہان وجامع بمعنی جنگل و بیشہ - صاحبان ناصری وسراج بحوالہ برہان ذکر این کردہ اند مؤلّف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان دانیم باعتبار جامع کہ صاحب زبان است وماخوذ از پک کہ بہ بای فارسی بمعنی ہر چیز ناہموار می آید. بای فارسی را بہ عربی بدل کردند چنانکہ اسپ واسب وبرای دشت وبیابان استعمال کردند - معاصرین عجم برزبان ندارند - دجا دارد کہ فارسیان لغت ترکی را کہ بقول صاحب لغات ترکی بالضّم بہ ہمین معنی آمدہ استعمال کردہ باشند بہ تصرّف دراعراب اندرینصورت مفرّس توانیم گفت (اردو) جنگل دیکھو اغربوس -

(۷) بک - بالفتح بقول برہان وجامع نام شہریست درماوراءالنّہر صاحب سراج ذکر این بحوالہ برہان کردہ مؤلّف عرض کند کہ وجہ تسمیہ این معلوم نہ شد جا دارد کہ یکی از ہمہ معانی بک داخل وجہ تسمیہ باشد وباشد کہ متعلّق بہ معنی ششم باشد کہ درمیان دشت وبیابان واقع باشد تعریف جغرافیائی این شہر متحقّق نشد (اردو) بک ایک شہر کا نام ہے جو ماوراءالنّہر میں واقع ہے - مذکّر -

(۸) بک - بالفتح بقول برہان وجامع خیار دشتی - خان آرزو در سراج بحوالہ توسی وبرہان ذکر این کردہ وصاحب محیط بر بَک ذکر این نکردہ وبر خیار ہر چہ نوشتہ است بر (ازرنگ) و (بادرنگ) گذشت ودرانجا اشارہ این نیست جا دارد کہ فارسیان خیار دشتی را بدین اسم موسوم کردہ باشند - نظر بہ معنی ششم بک - (اردو) جنگلی کھیرا - مذکّر -

(۹) بک - بالضّم - بقول برہان بمعنی بی ہنر وبی عقل ودر نسخۂ دیگرش بی ہنری صاحب جامع گوید کہ بمعنی بی عقلی وبی ہنری - خان آرزو در سراج بحوالہ توسی وبرہان گوید کہ بمعنی بی ہنری ورعنائی ہم آمدہ مؤلّف عرض کند کہ صاحب برہان ذکر رعنائی نکرد - رعنائی را ہیچ تعلّق ازین

نیست اگر سند استعمال پیش شود در خور آنست کہ معنی مستقل قائم کنیم ولیکن این مجرّد بیان خان آرزو را معتبر نمی‌دانیم و نظر بر اعتبار صاحب جامع کہ از اہل لسانست بی ہنری را معتبر دانیم۔ مخفی مباد کہ بَک بالفتح و بالضم بہ بای فارسی بمعنی بی ہنر و خود آرا ست و خود پسندی آمدہ و بزبان سنسکرت بقول صاحب ساطع بالفتح بمعنی یاوہ و بیہودہ گو ست پس قرین قیاس است کہ فارسیان این را بہ تصرف در اعراب بالضم استعمال کردند برای بی ہنر و بہ سبیل مجاز بمعنی بی ہنری ہم و آنچہ بہ بای فارسی می آید مبدل این چنانکہ تب و تپ (اردو) بی عقل۔ بی ہنر (بے ہنری) مؤنث۔

(۱۰) بَک۔ بالکسر بقول برہان و جامع بمعنی انگشت و زغال۔ خان آرزو در سراج بحوالہ رشیدی و برہان ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ بہ اعتبار صاحب جامع کہ از اہل زبانست اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) کوئلا۔ دیکھو انگشت کا نمبر (۱)۔

(۱۱) بَک۔ بقول ناصری از بازیہای بچول نام یکی چیک و شکل دیگر را بک خوانند مؤلف عرض کند کہ غیر از ناصری دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و تعریفش را لا تسکین حقیقت بیان نمی‌کند عیب است از و کہ صراحت بچول و چیک بجایش نکرد و ابہام بیانش کہ بالا مذکور شد بہتر از ترک نبود (اردو) بَک۔ ایک کھیل کا نام ہے جسکی مزید صراحت معلوم نہو سکی۔ مذکر۔

بکار صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ اسٹیشن را گویند مؤلف عرض کند کہ اسٹیشن بہ تای ہندی لغت انگلیسی زبان است۔ منزلی را نامند کہ بہل دخانی توقف چند برای مسافران قیام کند کہ در محاورۂ معاصرین عرب محطہ نام دارد۔ مخفی مباد کہ بکار بفتح اول و دوم محاورۂ ترک بمعنی حوض و بالغ و مدرک آمدہ عجبی نیست کہ معاصرین عجم بر سبیل تفریس این را

بمعنی اوّل الذکر مخصوص کردہ باشند کہ مسافرین در ین مقام تا مدت قیام آزادمی باشند واز گاڑی کہ دخانی بیرون آمدہ رفع حاجات خودمی کنند ورای این ہیچ ماخذ دیگر بخیال ما نمی آید۔ صراحت کامل بر استاسنہ گذشت کہ مفرس اسٹیشن است (اردو) اسٹیشن بقول آصفیہ۔ انگلش۔ اسم مذکّر۔ مقام۔ قیام گاہ۔ ٹھکانا مؤلّف عرض کرتا ہے کہ عام وخاص اوس خاص مقام کو کہتے ہیں جہاں سے ٹرین یعنی ریل روا ہوتی ہے یا درمیان راہ میں مسافرین کے اترنے یا سوار ہونے کے لئے ٹہرتی ہے۔ دیکھو استاسنہ۔ استاسیون۔

بکار آب بودن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان کنایہ از دائم الخمر بودن است یعنی پیوستہ شراب خوردن صاحباں بحر وبہار وسراج وہفت ومؤیّد ہم ذکر این کردہ اند مؤلّف عرض کند کہ آب بمعنی شراب برمعنی نوزدہمش گذشت۔ پس این مصدر اصطلاحی موافق قیاس است ولیکن حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد محقّقین اہل زبان ازین ساکت (اردو) دائم الخمر رہنا۔ صاحب آصفیہ نے دائم الخمر پہ لکھا ہے۔ ہمیشہ شراب پینے والا۔ ہر وقت نشہ میں غرقاب رہنے والا۔

بکار آبی صاحب مؤیّد الفضلا بحوالۂ قنیہ گوید بفتح باضافت (۱) یعنی بشراب مشغولی و (۲) بالوقف یعنی بکار میوۂ آبی۔ انچہ مذکور شد۔ نقل عبارت کتاب مطبوعۂ مطبع نولکشور است ودر دیگر نسخ قلمی نسبت معنی دوم می نویسد کہ (بکار میوۂ آبی را) مؤلّف عرض کند کہ حق آنست کہ معنی اوّل موافق قیاس است کہ آب بمعنی شراب برنشان نوزدہمش گذشت ومعنی لفظی این بکار شراب ہستی ومراد ہماں کہ بالا مذکور شد ومعنی دوم را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم کہ موافق قیاس نیست ومعاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) (۱) توشراب پینے میں مشغول ہے (۲) میوۂ آبی کی کاشت کرنہ

(الف) بکار آمد اصطلاح۔ (الف) بقول
(ب) بکار آمدن انند انچہ بکار آید (نظامی
ے) ز تاریخ آں خسرو نامدار ÷ بکار آمد اینست
کامد بکار ÷ **مؤلّف** عرض کند کہ (ب) مصدر
الف است و (الف) (۱) ماضی مطلقش و سند این ہم
در کلام نظامی مذکور کہ بالا گذشت و (۲) اسم فاعل
ترکیبی بمعنیٰ کہ صاحب انند ذکرش کردہ و این
داخل قاعدہ سوم (اسم فاعل) ترکیبی است کہ
بجایش گذشت یعنی دو اسم جامد غیر صفت جمع
شدہ افادہ معنی اسم فاعل کردند چون کار و دیگرے
آمد۔ مخفی مباد کہ آمد اسم مصدر آمدن است کہ
اسم جامد بمعنی ورود باشد۔ پس (کار آمد) اصل
است و (بکار آمد) بزیادت موحّدہ در اوّلش
مزید علیہ آں و معنی لفظی (ب) (۱) مستعمل شدن
در کار و (۲) کنایہ از مفید شدن (انوری ے)
ہر چہ خوبان را بکار آید ز من ÷ در خط مشکیں
بکار آوردۂ ÷ (ظہوری ے) لب خشکی نگاہی
دارم ÷ شاید آید بکار زمزم ما ÷ (صائب ے) بکار
بخیۂ زخمی نیامدم ہرگز ÷ ازیں چہ سود کہ ہموار رشتہ
اندمرا ÷ (اردو) (الف) (۱) کار آمد ہوا (۲)
کار آمد بقول آصفیہ مفید مطلب۔ فائدہ مند۔
(ب) (۱) مستعمل ہونا (۲) کار آمد ہونا۔ مفید ہونا۔

بکار آوردن مصدر اصطلاحی۔ متعدّی
معنی حقیقی بکار آمدن کہ گذشت (انوری ے)
ہر چہ خوبان را بکار آید ز حسن ÷ در خط مشکیں
بکار آوردۂ (اردو) کام میں لانا۔

بکار بردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار
(۱) در عمل آوردن (ظہوری ے) صیقل گریۂ
بکار برد ÷ ہر کہ آئینہ کز زنگ نہاد ÷ صاحب بحر
می فرماید کہ بعمل آوردن و (۲) صرف کردن۔
صاحب فدائی کہ از علمای معاصرین عجم بود در
فرہنگ خود گوید کہ خرچ و صرف و استعمال کردن
است (ولہ ے) تا ملامت نمک بکار برد ÷
دل و جانی فگاری باید ÷ (ولہ ے) گریہ شادی ئے

(۲۷۸۹)

بکارِ برم ؛ خندہ اندر دہان نمی گنجد ؛ مؤلّف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) (۱) کام میں لانا (۲) خرچ کرنا۔ استعمال کرنا۔

بکار برگرفتن مصدر اصطلاحی۔ برداشتن وگرفتن بکاری (ظہوری ؎) مہردم از شادی گر دل ؤ پرد ؛ غمزہ اش نشتر بکاری برگرفت ؛ (اردو) کسی کام کے لئے اٹھانا۔ لینا۔ (۱۴۷۴)

بکارت بردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہا وبحر واند ازالۂ بکارت کردن مؤلّف عرض کند کہ بردن دریجا بمعنی نہم است واشارۂ این بر (بردن بکارت) گذشت ؛ سند استعمال ہم ہمدرا اینجا مذکور (اردو) دیکھو بردن بکارت۔

بکار خوردن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بکار آمدن ومفید مطلب شدن صاحب رہنما ذکر ماضی تریب این بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدّین شاہ قاچار کردہ وصاحب روزنامہ ہم این را آوردہ مؤلّف عرض کند کہ محاورۂ معاصرین عجم است ودر کلام متقدّمین بنظر نیامدہ۔ صاحب بول چال ہمین مصدر را (بکار کسی خوردن) نوشتہ وبخیال ما ضرورت لفظ کسی نباشد (اردو) کام آنا۔ بقول آصفیہ کار آمد ہونا۔ مفید مطلب ہونا (ہوس ؎) بالیں پہ دم نزع وہ خود کام نہ آیا ؛ مرزا بھی مرا ہائے مرے کام نہ آیا ؛۔

بکار کسی کردن چیزی مصدر اصطلاحی بحق کسی استعمال کردن چیزی را۔ موافق قیاس است ومعاصرین عجم ہم استعمال این کنند و برزبان دارند۔ قریب بمعنی بکار آوردن است کہ گذشت (صائب ؎) زبسکہ سنگ ملامت فلک بکارم کرد ؛ نہفتہ درجگر سنگ چون شرارم کرد ؛ (ولہ ؎) چہ بود ہستی فانی کہ نثار تو کنم ؛ این زر قلب چہ باشد کہ بکار تو کنم ؛ (اردو) کسی کے کام میں لانا۔ کسی کیلئے کسی چیز کو استعمال کرنا۔ (۱۴۷۵)

بکار گرفتن چیزی مصدر اصطلاحی۔ گرفتن چیزی درکار واستعمال کردن چیزی مراد (۱۴۷۶)

بکار آوردن کہ بجای خودش گذشت - قریب معنی حقیقی است (انوری ے) تا بکاری در گرفتی تازگی + تو گرفتی تازہ در کار آمد است +
(اردو) کام میں لانا - بقول آصفیہ استعمال یا برتا وہیں لانا (ثاقب ے) لاتے زباں کو کام میں کرتے وہ ہم سے بات + مجبور رہ گئے کہ سرے سے دہاں نہ تھا +

بکار ماندن مصدر اصطلاحی - مرادف بکار خوردن است کہ گذشت - معاصرین عجم استعمال این نمی کنند و برزبان ندارند دارا (بکار خوردن) نکاری گیرند (انوری ے) بغمزہ چشم تو گفتمش کہ گر تو داری دگر نہ + من این ندانم و دانم بکار ہای کہ ماند + (اردو) دیکھو بکار خوردن

بکار و بار در آمدن مصدر اصطلاحی - مشغول کار و بار خود شدن (ظہوری ے) بس است خواب با فسون فسانہ بگذارم + بکار و بار درآیم بہانہ بگذارم (اردو) اپنے کار و بار میں مشغول ہونا -

بکاسہ و نمک محتاج شدن مصدر اصطلاحی بقول بہار و انند کنایہ از کمال نکبت و افلاس و بقول بحر کمال مفلس شدن مؤلف عرض کند کہ مقصود از محتاجی است و معنی بیان کردہ صاحب بحر بہتر از بہار (شفیع اثر ے) حسود را ز حسد بس ہمین قدر کہ بود + بکاسہ و نمک چشم شور خود محتاج +
(اردو) کوڑی کوڑی کو تنگ یا حیران ہونا - بقول آصفیہ نہایت تنگدست ہونا - از حد تہی دست اور مفلس ہونا - ایک ایک پیسہ کے واسطے حیران و پریشان ہونا -

بکاغذ بردن مصدر اصطلاحی - بقول بہار (۱) بعزّت تمام بُردن (شیخ شیراز ے) نہ قندی کہ مردم بصورت خورند + کہ ارباب معنی بکاغذ برند + صاحب بحر بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) مسوّدہ را صاف کردن - صاحب ملحقات برہان بر معنی اوّل قانع - خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل گوید کہ بعزّت تمام بُردن چیزی بگران خرج صاحب مؤیّد

بذکر مضارع ایں می فرماید کہ در شرفنامہ بمعنی اوّل است یعنی بعزّت تمام برند و فرماید کہ اوّل بمعنی ترکیبی (در کاغذ برند) است وایں معنی لازمی است زیرا کہ ہر چیز عزیز باشد آنرا در کاغذ کردہ ببرند (الخ) وہم او کلام سعدی را کہ گذشت بسند خود آوردہ۔ صاحب شمس کہ محقق بی تحقیقش نام نہادہ ایم بذکر معنی اوّل می فرماید کہ (۳) کنایہ از کتاب بوستانست۔ **مؤلف** عرض می کند کہ آفرین بر تلاش طبیعت و نفرین بر تحقیقش کہ خوب کنایہ پیدا کردہ زینکہ سند سعدی از کتاب بوستان بدستش آمدہ حق آنست کہ معنی لفظی ایں (۴) نوشتن بر کاغذ و قلمبند محفوظ کردن علم وفن در کتاب است آنچہ صاحب بحر ذکر معنی دوم کردہ است مقصودش ہمین باشد ولیکن تعریفش شکلے دیگر پیدا کردہ وآنرا بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم ومعنی اوّل کنایہ باشد نظر بر عادت کہ چیز قیمتی را در کاغذ ملفوف کردہ محفوظش کنند وما بحدیکہ بر کلام شیخ شیراز غور کردہ ایم استعمال معنی چہارم کردہ است نہ اوّل وتائید ایں از فاعلش پیدا است کہ (ارباب معنی است) بالجملہ معنی چہارم اصل است ومعنی اوّل مجاز آں ومعنی دوم ناقابل تسلیم وخلاف قیاس ومعنی سوم لغو محض (اردو) (۱) بہت عزت سے لیجانا (۲) مسودہ کا مبیضہ کرنا۔ (۳) کتاب بوستاں۔ مؤنث (۴) کاغذ پر لکھ لیجانا کسی مضمون کا قلمبند کرنا۔ محفوظ کرنا۔

بکام باز رسیدن مصدر اصطلاحی۔ باز کامیاب شدن (انوری ے) سپاس ایزد کاندر زمال دولت وجاہ ✤ بکام باز رسیدی بصدر مسند وگاہ **مؤلف** عرض کند کہ (بکام رسیدن) بمعنی کامیاب شدن بجایش می آید وکلمہ باز اعادہ خوش کلامی می کند برای کسی کہ ناکام شود و باز کامیاب گردد چنانکہ آب رفتہ بجو باز آمدن کہ بجایش گذشت (اردو) پھر کامیاب ہونا۔

بکام بودن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر حسب دلخواہ بودن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (انوری ے) ملکا مملکت

(۱۷۸۴)

بکام تو باد ﴿ مالک ہم نام تو بنام تو باد ﴿ (ارد و) بکام ہونا لکھ سکتے ہیں ۔حسب مُراد ہونا ۔

(۳۲۸۹) **بکام در آمدن** | مصدر اصطلاحی ۔کامیاب شدن (ظہوری ع) زکام من نترا و حدیث شکوہ و شکایت ﴿ اگر بکام در ایم وگر ز کام برایم ﴿ (ارد و) کامیاب ہونا ۔بقول آصفیہ ۔مراد کو پہنچنا ۔مراد حاصل کرنا ۔مقصد پانا ۔

(۳۲۹۰) **بکام دل رسانیدن** | مصدر اصطلاحی ۔کامیاب کردن (انوری ع) نہ در وصال تو بختم بکام دل برساند ﴿ نہ در فراق تو بختم ز خویشتن برہاند ﴿ (ارد و) کامیاب کرنا لکھ سکتے ہیں ۔

(۳۲۹۱) **بکام دل نشستن** | مصدر اصطلاحی ۔کامیاب شدن و بآرام و قرار نشستن (ظہوری ع) بگذار بپہلوی تو نشنیم بکام دل ﴿ از عجز من تکبّر دربان ندیدہ ﴿ (ارد و) دیکھو بکام در آمدن اطمینان سے بیٹھنا ۔

(۳۲۹۲) (الف) **بکام دوستان باشیدن** | مصادر

(ب) **بکام دوستان بودن** | اصطلاحی (ب) بقول بحر موافق تمنّاے احباب بودن و آن مراد از خوبی و دولت و رفاہیت باشد مؤلف عرض کند کہ تعریف خوشی نکرد کنایہ باشد از (موافق و مساعد بودن زمانہ با احباب) و بس (غنی ع) بکام دل رسانید است زبان دوستی ما را ﴿ الٰہی تا دم آخر بکام دوستان باشد ﴿ مخفی مباد کہ از سند پیش کردہ بحر مصدر (بکام دوستان باشیدن) پیدا است کہ فرق لفظی در بودن و باشیدن نیست است از ینجاست کہ ما (الف) را قائم کردیم (ارد و) الف و ب زمانہ دوستوں کے مساعد ہونا ۔

(۳۲۹۳) **بکام رسانیدن** | مصدر اصطلاحی ۔مرادف بکام دل رسانیدن کہ گذشت (انوری ع) دو شکام دو جہاں بادی کا ندر دو جہان ﴿ دشمنان را برسانا د قضا بر تو بکام ﴿ (ارد و) دیکھو بکام دل رسانیدن ۔

(۳۲۹۴) **بکام رسیدن** | مصدر اصطلاحی ۔راست شدن کار و کامیاب شدن (ظہوری ع) رسد

بکام زیک وعده ات هزار خلاف * هلاک می کند آخر بهانهٔ تو مرا * (انوری ے) امروز چوں بکام رسید از نشاط آں * کانچه از قضا شنید هماں دید از قدر * (اردو) کام بننا۔ بقول آصفیہ۔ کام درست ہونا۔ ٹھیک ہونا۔ مراد بر آنا۔ کامیاب ہونا۔ مقصد پورا ہونا۔ مدعا حاصل ہونا۔

بکام کسی درکشیدن مصدر اصطلاحی۔ مرادف (بکام کشیدن) کہ می آید و سند این از ظهوری بهار انجا مذکور (اردو) دیکھو (بکام کشیدن)۔

بکام کسی دیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار برحسب آرزوی و مدعای وی دیدن (ملا نظیر نیشاپوری ے) خود را بکام دشمن خود دید هر کہ او * با دوستان تغافل دشمن نواز کرد * مؤلف عرض کند کہ از سند پیش کردهٔ بهار مصدر (خود را بکام کسی دیدن) پیدا است کہ کنایه باشد از کامیاب شدن غیر و غیر را کامیاب دیدن تسامح او است کہ این مصدر ناقص قائم کرد و حق آنست کہ ضرور بیان این مصدر نبود (اردو) کسی اور کے آرزو اور مدعا کے موافق دیکھنا۔ اور سہولت معنوں کے لحاظ سے (غیر کا کامیاب ہونا) غیر کو کامیاب دیکھنا۔

بکام کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار در کام ریختن صاحب انند نقل نگارش از ظهوری ے) بنام تو صد شهد و شکّر چشند * حلاوت بکام توکی درکشند * مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است ولیکن سندش متعلق بہ مصدر (بکام کسی درکشیدن) است کہ گذشت۔ البتہ قول صائب سند این یافته ایم (ے) فریب زندگی تلخ داد دایه مرا * ز شکّر یکه بطفلی مرا بکام کشید * (اردو) حلق میں ٹپکانا۔ کھلانا۔ پلانا۔

بکام نشستن مصدر اصطلاحی۔ کامیاب شدن (انوری ے) ببارگاه بزرگی نشست باز بکام * جمال مجلس سلطان و بارگاه وزیر * مؤلف عرض کند کہ از قبیل (بکام بازرسیدن) است۔ مقصود این غیر از کامیاب شدن نیست

وبلحاظ کلمۂ آنرا کہ داخل سند است اعادۂ خوش‌ظالعی ظاہر می‌شود (اردو) دیکھو (بکام رسیدن)۔	یافتن است (انوری ۵) آری گرت بیا یم روزے بکام یابم ✤ ورنہ چنانکہ باشد زین روز در نام (اردو) موافق پانا۔ کہہ سکتے ہیں۔
بکام یافتن	مصدر اصطلاحی بموافق

(۴۹۶۰)

بکاول بقول ملحقات برہان بضم واو وسکون لام۔ بزرگ وریش سفید مطبخ را گویند و فرماید کہ این لفظ ظاہرا در ہندوستان بسیار متعارف بہار گوید کہ در فرہنگ مجد الدین علی توسی بضم با و واو بمعنی باورچی است ولیکن در ہندوستان بفتح ہر دو وبمعنی داروغۂ مطبخ وکسی کہ اطعمہ را پیش امرا وسلاطین قسمت کند مستعمل۔ صاحب انند نقل نگارش صاحب مؤید بحوالۂ قنیہ ذکر این کردہ ونیز ہیل لغات فارسی زبان آوردہ۔ خان آرزو در سراج ذکر اقوال بعض محققین می فرماید کہ انچہ حالا در ہندوستان متعارف است داروغۂ مطبخ وباورچی خانہ ونیز کسی کہ اطعمہ را بحضور سلاطین وامرا قسمت کند **مؤلف** عرض کند کہ ما در بقاول کہ بقاف عوض کاف عربی گذشت صراحت کردہ ایم کہ لغت ترکی است بمعنی داروغۂ مطبخ وانچہ در ہند عوض این متعارف است (خانساماں) است وسبب کہ مخفف خوانساماں باشد وہمین است ترجمہ بقاول یا بکاول در فارسی زبان کہ انتظام متعلق مطبخ بدوست وہمین را داروغۂ باورچی خانہ ہم گویند وہمین است کہ بر سفرۂ سلاطین وامرا اغذیہ واطعمہ را پیش می کنند نہ تقسیم ولفظ بکاول اصلا در ہندوستان مستعمل نیست واہل ہند در داروغۂ باورچی خانہ وخانساماں ہم فرق می کنند کہ رتبۂ آخر الذکر از اوّل فائق است وآنکہ پیش امرا وسلاطین در وقت طعام حاضر می باشد خوانساماں است نہ داروغۂ باورچی خانہ (اردو) خانساماں۔ بقول آصفیہ داروغہ۔ میر ساماں۔ صاحب لوگوں کو کھانا کھلانے والا۔ میز لگانے اور میز پر جانے والا **مؤلف**

عرض کرتا ہے (داروغہ باورچیخانہ) بھی اردو میں مستعمل ہے۔ اور صاحب آصفیہ ہی نے (خوان ساماں) پر فرمایا ہے کہ کھلانے پلانے کا سامان کرنے اور رکھنے والا۔ میرساان۔ میربکاول۔ اسم مذکر۔

بکاہ بقول شمس بالفتح وقت بامداد و فرماید کہ بہ بای فارسی ہم آمدہ و دیگرکسی از محققین فارسی زبان ذکراین نکرد مؤلف عرض کند کہ صراحت کافی در بای فارسی کنیم و دربنجا ہمین قدر کافی است کہ بہ کاف عربی نیامدہ و معاصرین عجم ہم برزبان ندارند غیر از تسامح و بی تحقیقی صاحب شمس نباشد کہ درکاف عربی قائم کرد (اردو) دیکھو بگاہ۔

بکبر بقول برہان بفتح اوّل و بای ابجد و سکون ثانی و رای قرشت دوائیست کہ آنرا (خیارچنبر) گویند و در سہلات بکار برند و فرماید کہ بقول بعض این لغت ہندیست صاحبان ہفت و انند نقلش برداشتہ صاحب محیط ذکر مستقل این نکرد و بر (خیارشنبر) گوید کہ معرب (خیارچنبر) فارسی و خرنوب ہندی است و در انگلیسی زبان کیشیا و بہندی املتاس و کرمالہ و آں ثمر درختی است کہ مغز آں گرم و تر در اوّل و گویند و در دوم۔ محلّل و ملیّن برفق و مزیل زردی رنگ و بالخاصیت مسکّن حدّت خون و ثوران است و منقّی عصب و محلّل جمیع اورام حارّہ و مسہل برفق و بنجا یلہ حتّی زنان حاملہ و اطفال را مناسب و منافع بیشمار دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ صاحب محیط بذیل اسمای ہندی ہم ذکر این نکرد و از محققین فارسی زبان غیر از ہفت و انند و برہان دیگری این را نہ نوشتہ و معاصرین عجم ہم برزبان ندارند اگر از اعتبار صاحب برہان کارگیریم اسم جامد فارسی زبان دانیم۔ مخفی مباد کہ کبر نام درختی است کہ اشارہ آں بر باسوس گذشت عجبی نیست کہ فارسیان بزیادت موحّدہ در اولش برای این نام نہادہ باشند نظر بہ تعلّقی واللّٰہ اعلم (اردو) املتاس بقول آصفیہ

ہندی - اسم مذکر - ایک درخت اور اوس کے پھل کا نام - جس کا گودا مسہل میں دست لانے کے واسطے دیا جاتا ہے - مغز فلوس - معتدل الحرارت -

بکبک بقول شمس بالکسر بند انگشت و پاشنۂ پاکہ بتازیش عقب نامند و آنرا بل و پل نیز خوانند وصراحت کند کہ لغت فارسی است مؤلف عرض کند کہ غیر از شمس دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و در ترکی و عربی و سنسکرت ہم نیافتیم - معاصرین عجم از این ساکت جز این نباشد کہ محقق بے تحقیق از تحقیق کار نگرفت (اردو) پاشنہ - دیکھو بل کے دوسرے معنے -

بکبکہ بقول سروری بحوالۂ شرفنامہ بدو کاف تازی و بای دوم نیز تازی بوزن مصطبہ (۱) روغن کہ با کشک آمیختہ باشد صاحب برہان ذکر معنی اوّل فرماید کہ (۲) یعنی فاسد کار و فساد کنندہ ہم صاحبان ناصری و آنند و سراج ہمزبانش صاحب مؤید بحوالۂ شرفنامہ ذکر این کردہ گوید کہ در لسان الشعرا بلبلہ مرقوم است و در ادات بکبلہ و در بعض فرہنگ بکیلہ - مخفی مباد کہ کشک بقول برہان دوغ خشک شدہ و بقول بعض نانخورشی کہ آنرا از ماست می پزند و بقول بعض طعامے معروف مؤلف عرض کند کہ بکباک در سنسکرت بقول ساطع بیہودہ گوئی را گویند و خیالش این است کہ در عربی ہمین را بق بق گویند (انتہی) پس عجبی نیست کہ فارسیان ہمین لغت سنسکرت را بزیادت ہای ہوز در آخرش برای معنی دوم وضع کردہ باشند و بمجاز برای معنی اوّل ہم مستعمل شد واللہ اعلم بالصواب - (اردو) (۱) وہ گھی جس میں خشک دہی ملا ہوا ہو - یعنی غیر خالص گھی مذکر (۲) فسادی بقول آصفیہ - فتنہ انگیز - مفسد - جھگڑالو -

بکتاش بقول برہان بفتح اوّل و تای قرشت بروزن خشخاش (۱) امر بر خرامیدن و جلوہ کردن

یعنی بخرام و جلوه کن و (۲) نام یکی از بادشاهان خوارزم و گویند که بایں معنی ترکی است و بکسر اوّل هم آمده صاحب ناصری نسبت معنی دوم می فرماید که نام غلام حارث بن کعب قزوائی که رابعہ بنت کعب (که زنی عارفہ بوده) باوی علاقہ کرده حارث برادر رابعہ که حکومت بلخ داشتہ پس از اطلاع خواہر خود را کشتہ. و بکتاش نیز حارث را کشتہ خود را نیز بر سر قبر رابعہ بخنجر ہلاک کرده و فرماید که ایں حکایت علی الاجمال در الٰہی نامہ شیخ عطار منظوم و گوید که نام مردی ہم بود از اہل خراسان. صاحب کمالات نفسانی و روحانی و در بلاد روم با عثمان بک جدّ امجد سلاطین سلسلۂ عثمانیہ رابطہ داشتہ طریقہ فقر بکتاشیہ با و منسوب است و (۳) بمعنی بزرگ طائفہ (سعدی ؎) چہ خوش گفت بکتاش با خیل تاش ✤ چو دشمن خراشیدی ایمن مباش ✤ و نسبت معنی اوّل گوید که بمعنی ندیده ام صاحب جامع ذکر ہر دو معنی کرده نسبت معنی دوم گوید که نام درویش صاحب حالی که اکنوں از سلسلۂ او در پای تخت روم و کربلا محترم ہستند. صاحب غیاث بقول بعض می فرماید که بالکسر بکاف فارسی مرکّب است از لفظ بگ که مخفّف بیگ است بترکی بمعنی صاحب و امیر و تاش بمعنی غلام. پس معنی مجموع صاحب غلامانست و می تواند که بمعنی خدا وند ہم باشد چہ در ترکی تاش و داش برای اشتراک آید و بقول مؤیّد در نسخۂ (مطبوعۂ مطبع منشی نولکشور) بامعنی اوّل و دوم (۴) بمعنی بن گوش ہم و دیگر نسخ متعدّدۂ قلمی قانع بر معنی دوم و متصل آں لفظ مستقل بناگوش نوشتہ که ہیچ تعلّق ازیں لغت ندارد (حیف از دست درازی مطبع) خان آرزو در سراج گوید که بمعنی دوم لغت ترکی است و ذکر معنی اوّل ہم کرده مؤلّف عرض کند که معنی اوّل لغو است که بکتاش را امر حاضر گفتن غیر از ان ممکن نیست که بکتاشیدن یا وکتاشیدن یا بیای فارسی پکتاشیدن یا بدون موحّده کتاشیدن مصدری باشد بمعنی خرامیدن و این مصادر را نیافتیم و صاحب ناصری ہم که از اہل زبانست از معنی اوّل کنارہ

کردہ وصاحب جامع سکندری می خورد کہ در معنی اوّل با برہان اتفاق دارد و خان آرزو ہم غور نکردہ
دپی بہ حقیقت نبرد۔ حالا عرض می شود نسبت معنی دوم عجبے نیست کہ لغت ترکی باشد ولیکن محققین
ترکی زبان ازین ساکت (اردو) (۱) خراسان اور (۲) بکتاش خوارزم کے ایک بادشاہ کا نام
مذکر (۳) قبیلہ کا بزرگ (۴) ناقابل ترجمہ۔

بکتانوش اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان نام پری کہ پادشاہ جنیاں بود صاحب انند بحوالہ
فرہنگ فرنگ ابن رالنعت فارسی گوید صاحب شمس می طرازد کہ نام پری کہ بادشتہ بود صاحب
ہفت متفق با ملحقات برہان **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیہ متحقق نہ شد و از ینکہ (بکتاش) را
لغت ترکی قرار دادہ اند این را ہم ترکی دانیم حیف است کہ تعریف مزید ایں معلوم نہ شد (اردو)
جنات کے بادشاہ کا نام بکتانوش ہے۔ مذکر۔

بکتر بقول سروری۔ بکاف و تای قرشت بوزن جعفر (۱) پارہای آہن موصل کہ مخمل بر روی آن کشند
و در روز جنگ پوشند (ابو شکور ؎) بسر بر نہادہ ز زر مغفری ٭ ز پولاد کردہ بہر بکتری ٭ صاحب
فدائی کہ از علمای معاصرین عجم بود در فرہنگ خود می فرماید کہ یکگونہ جامہ جنگ است کہ از تختہ ہای
آہن و پولاد ساختہ روز جنگ بالای تن و زیر جامہ دیگری پوشند تا تن را از آسیب تیر و تیغ برہاند
و (۲) بجیم بختر است کہ نام نخستین شہر بلخ باشد و ازہمین رود آبی را کہ جیحون است (رود بکتر) نیز
گفتہ اند **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل اسم جامد فارسی زبان دانیم و صراحت ماخذ بر بکتر کنیم
کہ بکاف فارسی می آید و بمعنی دوم مبدل بختر بمعنی اوّلش کہ گذشت چنانکہ خمان و کمان صراحت
سر مغید بر بگتر می آید کہ بکاف فارسی است (اردو) (۱) بکتر بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کی

زرہ جو لڑائی میں پہنتے ہیں۔ لوہے کی کڑیوں کا بنا ہوا جامہ مؤلّف عرض کرتا ہے کہ لوہے کی کڑیاں
زرہ میں ہوتی ہیں اور فارسیوں نے بکتر میں لوہے کی تختوں کا ہونا بیان کیا ہے چونکہ یہ لفظ زبان
فارسی کا ہے اسلئے اونہیں کا قول زیادہ قابل اعتبار ہے (۲) دیکھو بجتر۔

بکتوسان | بقول برہان وجامع با تای قرشت وسین سعفص بروزن مجبوسان نام مردی بودہ
دانا وفہمیدہ وعاقل ونام شاعری ہم صاحب ناصری بحوالۂ برہان ذکر این کردہ گوید کہ در فرہنگہا نیافتم
صاحبان انند ومؤیّد این را لغت فارسی گویند وخان آرزو در سراج گوید کہ مرد دانا وشاعری اغلب
کہ یکی باشد مؤلّف عرض کند کہ نظر بر طرز تعریف برہان وجامع اغلب کہ یکی نباشد۔ بخیال ما این ہم
لغت ترکی می نماید چنانکہ بکتاش کہ بہ شین معجمہ متحقق شد تبدیل شین معجمہ با مہملہ والف ونون زائد تا ن
بزبان در فارسی آمدہ واز ینکہ علم است وجہی نیست کہ آنرا ترکی دانیم واین را فارسی۔ البتہ میتوان
گفت کہ نظر بہ تبدیل وزیادت این را مفرس گوئیم حیف است کہ محققین بالا از تعریف مزید کارنگرفتند
وا بیقدر اجمال تفوق بر ترک ندارد (اردو) بکتوساں ایک مرد عاقل اور ایک شاعر کا بھی نام ہے
جس کی تعریف مزید افسوس ہے کہ معلوم نہو سکی۔

بکتوسن | بقول مؤیّد بحوالۂ زفانگویا نام مردے۔ صاحب ملحقات برہان بر بکتوش ہم کہ بشین معجمہ
عوض سین مہملہ وحذف نون است ہمین قدر تعریف کردہ وصاحب مؤیّد بذیل لغات فارسی این را
آوردہ مؤلّف عرض کند کہ ہر دو محققین از ین اجمال بیان تضیع اوقات کردہ اند وبس (اردو)
بکتوسن ایک شخص کا نام ہے۔ مذکر۔

بکخا | بقول ملحقات برہان بکسر اوّل وخای نقطہ دار بالف کشیدہ حریر سادہ را گویند خان آرزو

درسراج گوید کہ تصحیف است صحیح بہ میم باشد مؤلّف عرض کند کہ اگر مجرّد بیان صاحب ملحقات تسلیم کنیم این را اسم جامد فارسی قدیم دانیم کہ حالا ماصرین عجم ازاں بی خبر اند و دخل معقولات خان آرزو را غیر از شعار او ہیچ ندانیم کہ تصرّفی در زبان فارسی می کند و ملحقات را بہ میم بجایش نہ نوشت و دیگر کسی از محقّقین فارسی زبان ہم ذکرش نکردہ و محققین ترکی و عربی و سنسکرت ہم ازاں ساکت پس می پرسیم از کہ این تصحیح را از کجا یافتی و ماخذش چیست۔ الہام نباشد۔ چنانکہ بر بعض لغات اشارہ آں می کنی (اردو) سادہ حریر۔ مذکر۔

بکر بقول وارستہ (۱) دوشیزہ و فرماید کہ در بعضی بلاد کہ باکرہ استعمال یافتہ از مخترعات عوام است و صحیح بکر و لاغیر و فرماید کہ ہذا من تدقیقات مجدالدّین علی توسی و بحوالۂ فرہنگ اخلاق ناصری گوید کہ اوّل ہر چیزی بہار گوید کہ بالکسر دوشیزہ و جمع آں ابکار و بحوالۂ توسی نقل عبارت وارستہ می کند و ذکر معنی دوم ہم کردہ فرماید کہ از بعض مواقع بمعنی (۲) نازک و لطیف مستفاد میشود چنانکہ بادۂ بکر۔ نو بکر۔ سخن بکر۔ مضمون بکر۔ معنی بکر و نکتہ بکر (میر الٰہی ؎) نقل شیریں چہ کنی پستۂ لب شور طلب + بادۂ بکر نخواہد گزک مستعمل + (حکیم زلالی ؎) چو شد پرویز از شیریں عناں تاب + ز سر جوش شکر بر داشت عنّاب + کہ شاید بشکند زاں لعل نوشیں + خمار بوسہ ہای بکر شیریں + (میرزا عبد الغنی قبول ؎) جو من کہ تنگ در برش امشب کشیدہ ام + مضمون بکر را کہ تواند بخواب بست + (مغفرت ؎) معنی بکری اگر پیدا شود مرد است چرخ + مطلع خورشید مضمون بکر بستہ است + (محسن تاثیر ؎) معنی بکر اگر دختر رز نیست چرا + شعر رنگیں ہمہ جا شد می ارباب سخن + (خاقانی ؎) از نکتہ بکر دو نوک خامہ من موی شکافم و توسنداں + مؤلّف عرض کند کہ لغت عرب است و بقول منتخب بمعانی

اوّل الذکر و فارسیان استعمال این معنی اوّل بترکیب فارسی کردہ اند و معنی دوم پیدا کردۂ بہار بدون سند استعمال ہیچ ۔ مخفی مبادکہ (بادہ بکر) از تشبیہات بکر است ۔ چنانکہ از کلام میر آلہی پیدا است یعنی بادہ بکر ۔ بکر باشد کہ بکر را بہ بادہ تشبیہ دادہ اند یعنی از بکر ہم لطف و سروری پیدا میشود چنانکہ از بادہ و (بوسۂ بکر) کہ در کلام حکیم زلالی است ۔ مرکّب اضافی است فتامّل و (مضمون بکر) کہ از کلام میرزا پیدا است ہم مرکّب اضافی است وہم برین قیاس (معنی بکر) کہ مغز فطرت و محسن تاثیر در کلام خود آوردہ اند کنایہ باشد از معنی دقیق کہ زود حل نشود وہم چنین است (نکتہ بکر) کہ از کلام خاقانی پیدا است بکر مراد است نکتہ را بہ تشبیہ بکر آوردہ ۔ دیگر ہیچ و نظامی (بکر جان) بترکیب اضافی آوردہ و جان را بہ بکر تشبیہ دادہ کہ بکر جان ۔ جان باشد و (بکر سفتن) در ملحقات می آید و سند این ہم با تعریفش ہمدرا نجا مذکور شود ۔ بالجملہ فارسیان در مجرّد لفظ بکر اینقدر تصرّف کردہ اند کہ بمعنی بکارۃ استعمالش کردہ اند از ینجا است کہ (معنی بکر) را کنایہ قرار دادہ اند از معنی دقیق ۔ واضح باد کہ بکارۃ بلغت عرب بمعنی دوشیزگی آمدہ کذا فی المنتخب و بکر بمعنی مصدری نیست پس باکرہ کہ بروزن تانیث فاعل است بقول اکثر در لغت عرب مستعمل نیست ولیکن صاحب محیط المحیط ذکرش کردہ و بکر بمعنی بکارۃ در محاورۂ اردو ہم مستعمل بعضے از معاصرین برانند کہ بکر بمعنی بکارۃ در فارسی نیامدہ و در ہر یک مرکّب فارسی زبان بکر بمعنی دوشیزہ مستعمل است ما با خیال شان اتّفاق نداریم وصراحت مزید در ملحقات می آید چنانکہ (بکری) کہ بمعنی بکارت دارندہ می آید و نظر بر تصرّف فارسیان کہ در معنی بکر کردہ اند بکر را بمعنی بکارت مقدّس دانیم (اردو) بکر ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث ۔ دوشیزہ ۔ کنواری ۔ دوشیزگی مؤلف عرض کرتا ہے کہ بمعنی دوشیزگی اردو زبان کا استعمال ہے ۔ عربی میں اسکے معنے (بکارۃ) لکھے ہیں ۔

بکران بقول رشیدی (۱) بالضم وفتح کاف
بمعنی تہ دیگی کہ بریان شدہ باشد مخفف (بنگران)
کہ می آید۔ برہان گوید کہ بروزن نقصان۔ برنج
وہر چیز دیگر کہ در تہ دیگ طعام چسپیدہ و بریان
شدہ باشد۔ صاحب غیاث ایں را بالضم
بمعنی تہ دیگی آوردہ و صاحب انند نقل عبارت
صاحب ناصری کردہ کہ می آید۔ صاحب
ناصری بذکر معنی بالا گوید کہ (۲) بفتح اول و دوم
امر بکرانیدن ہم یعنی تراشیدن آں تہ دیگ و
فرماید کہ اصل ایں بنگراں است بضم اول یعنی
تراشیدہ بن دیگ۔ صاحب جامع ہمزبان برہان
خان آرزو در سراج بہ تعریف معنی اول گوید کہ
بروزن نقصان برنج وغیرہ بریان شدہ کہ تہ
دیگ بچسپد مؤلف عرض کند کہ بمعنی اول
متحقق است کہ مخفف بنگراں است کہ می آید و
نسبت معنی دوم عرض میشود کہ بکرانیدن یا بنگرانیدن
یا کرانیدن بمعنی تراشیدن بنگراں نیامدہ پس کم التفاتی
صاحب ناصری است کہ ایں را امر بکرانیدن گفتہ
و خود او ہم بکرانیدن قائم نکردہ و دیگر محققین مصادر
و محققین اہل زبان مثل سروری و جامع و برہان
ہم ازیں مصدر ساکت پس بکران را امر حاضر
بکرانیدن گرفتن بدون وجود مصدر چگونہ درست
تواند شد۔ البتہ کرانیدن مصدریست متعدی کردن
کہ بجایش می آید و جا دارد کہ بزیادت موحدہ مکسور
زائد بکران را امر حاضرش دانیم و بہ تحقیق ما (۳)
بکران بالکسر جمع بکر است چنانکہ (بکران بہشت) و
(بکران چرخ) کہ می آید و الف و نون آخر برای
جمع (اردو) (۱) کھرچن بقول آصفیہ۔ ہندی
اسم مؤنث پکتے میں جو طعام یا کوئی اور چیز سرخ و
بریان ہوکر ہانڈی کے پیندی میں تہہ پڑسا جم جاتا
ہے۔ تہ دیگ۔ تہ دیگی۔ تہ گیرہ۔ بنگراں۔ عربی میں
قرورہ (۲) کھرچن کو نکال کروا۔ کروانا کا امر حاضر۔
کرنا کا متعدی (۳) دوشیزہ لڑکیاں۔ مؤنث۔

بکران بہشت اصطلاح۔ بقول جہانگیری

در ملحقات کنایہ از حوران بہشت صاحب ناصری
در ملحقات وصاحبان برہان وبحر وسراج ہم ذکر
این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ الف ونون
در بکران برای جمع واین مرکب اضافی است
بمعنی دوشیزگان بہشت وکنایہ از حوران۔
(اردو) حوران بہشت کہہ سکتے ہیں۔ صاحب
آصفیہ نے حور پر فرمایا ہے۔ عربی۔ اسم مؤنث
حوراکی جمع وہ گوری چیٹی عورت جسکی آنکھ کی
پتلی اور بال بہت سیاہ ہوں۔ فارسی اور اردو
میں مفرد استعمال ہے۔ خوبصورت لڑکیاں۔
جو بہشت میں نیک آدمیوں کی بیویاں ہونگی
(نظیر ؎) ہینے جو اسے دیکھا تو جانا کہ پری ہے ٭
پریوں نے جو دیکھا تو انہیں حور کی سوجھی ٭۔

بکرانِ چرخ اصطلاح۔ بقول جہانگیری در
در ملحقات کنایہ از ستارگان (خاقانی ؎) صبح
از صفت چو یوسف مہ نیمۂ ترنج ٭ بکران
چرخ دست بریدہ برابرش ٭ صاحب
ناصری در ملحقات وصاحبان بحر وبرہان
وسراج ورشیدی وجامع ہم ذکر این کردہ
اند مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی
است والف ونون جمع در آخر بکر و
معنی لفظی این دوشیزگان چرخ و
کنایہ از ستارگان (اردو) ستارے۔
ستارہ کی جمع۔ ستارہ کا بیان (ارزن
زرین) پر ہوا ہے۔

بکران کشیدن مصدر اصطلاحی۔
بقول سفرنگ بشرح ہفتاد وسومی فقرہ دساتیر
آسمانی بمعنی زاباد وخشوران وخشور بفتح موحدہ
وکسر کاف بمعنی بانجام رسیدن ومنتہی گردیدن مؤلف عرض
کند کہ موافق قیاس است (اردو) انتہا کو پہنچنا۔ ختم ہونا

(الف) **بکراھی** الف۔ بقول رشیدی مرادف بکرہی بالفتح میوہ ایست شیرین از نارنج کوچکتر
(ب) **بکرائی** واز لیمو بزرگتر ودر ولایت ایک دشبانکارہ بسیار صاحب جامع بر (ب) گوید کہ

(بکردی) بہ واو عوض ہای ہوّز ہم مرادف این است۔ صاحبان سروری وجہانگیری وناصری و برہان وسراج ہم ذکر (ب) کردہ۔ صاحب محیط بر (ب) می فرماید کہ در فارسی زبان نام لیموی شیرین است و بر لیموی شیرین گویدکہ بفارسی بکرائی وبہندی امرت پھل نام دارد سرد وتر و در منافع بسیار ضعیف تر از لیموی ترش۔ امّا مضر عصب نیست ومفرّح زیادہ و برامرت پھل می نویسد کہ لیموی شیرین است نزد اہل ہند بسیار سرد وگراں و دافع باد و ورم اعضا و فزایندۂ رنگ رو و برافروزندہ او ومقوّی و دافع ماندگی و مصلح آں زیرۂ سفید و عسل **مؤلّف** عرض کند کہ (ب) اصل است۔ بقول معاصرین عجم و اسم جامد فارسی زبان والف مبدّلش چنانکہ روینہ و رونہ وانچہ بواو عوض ہای ہوّز بحذف الف می آید مبدّل ومخفّف (الف) چنانکہ اوسہ واوسو وانچہ (الف) بہ تخفیف الف می آید مخفّفش (اردو) دکن میں میٹھا لیمو کہتے ہیں ایک جو لیموسے قد میں بڑا اور شیرین ہوتا ہے۔ مذکّر۔

بکر پوشیدہ خزاں اصطلاح۔ بقول جامع کنایہ از شراب انگوری وشرابی کہ ازان نخوردہ باشند **مؤلّف** عرض کند کہ غیر از جامع دیگر کسی از محقّقین فارسی زبان ذکر ایں نکرد۔ باعتبار صاحب جامع کہ از اہل زبان است تسلیم کنیم وکنایۂ لطیف است ومعنی لفظی ایں دوشیزۂ کہ خزاں اومخفی است وخزاں بقول برہان خزیدن وبا آہستگی بجای رفتن وزرد شدن برگ درخت۔ پس دوشیزۂ کہ خزان او مخفی است کنایہ باشد از شراب انگوری کہ انگور را افشردہ درست کردہ اند وازالۂ او پنہان است مقصود آنست کہ ایں بظاہر دوشیزہ ایست ولیکن خزاں او مخفی است (اردو) انگوری شراب یا وہ شراب جس کا کوئی حصہ پیا نہیں گیا۔ مؤنّث۔

بکر پوشیدہ روی اصطلاح - بقول جہانگیری
(در ملحقات) کنایہ از شرابی باشد کہ اورا ہنوز از خم
نیاوردہ باشند صاحبان رشیدی و برہان و ناصری
و جامع و بحر و سراج و مؤیّد ہم ذکر ایں کردہ اند مؤلّف
عرض کند کہ بکر درینجا بمعنی حقیقی دوشیزہ باشد و
(پوشیدہ روی) صفت آں و ایں مرکّب توصیفی
کنایۂ از شرابی است کہ در خم مخفی - موافق قیاس
است و بس (اردو) وہ شراب جو خم میں سربستہ
اور محفوظ ہو جو استعمال میں نہ آئی ہو - مؤنّث -

بکر تراشی اصطلاح - بقول وارستہ (۱)
امر تازہ اختراع کردن (طالب کلیم ے) معنی بکر
تراشی چہ بود کوہ کنی + خامہ فکرم از تیشۂ فرہاد
نشد + خان آرزو در (چراغ ہدایت) می فرماید
کہ (۲) معنی تازہ پیدا کردن و از ہمان سند استناد
کند کہ گذشت - صاحب بحر نقل ہر دو معنی کردہ
بہار بر معنی اوّل قانع بدین صراحت مزید کہ کنایہ
از ایجاد کردن امری عجیب و غریب است
مؤلّف عرض کند کہ بکر درینجا بمعنی بکارۂ است
چنانکہ بر لفظ بکر صراحت کردہ ایم کہ تصرّف
فارسیاں در معنی لغت عرب است و مجموعاً
حاصل بالمصدر (بکر تراشیدن) کہ معنی لفظی
ایں ازالہ بکارت کردن و بکر تراشی بمعنی (۳)
ازالۂ بکارت و (۴) کنایہ باشد از کار دقیق
را بجا آوردن چنانکہ کوہ کندن و از ہمین معنی
عام محقّقین بالا معنی اوّل را پیدا کردہ اند -
و تصدیق تحقیق ما از کلام طالب کلیم می
شود کہ بالا گذشت و ہمین یک شعر ماخذ ہمہ
محقّقین است - بعض معاصرین ہند نژاد
بکر را درین مرکّب بمعنی دوشیزہ می گیرند و
مارا اختلاف است (اردو) (۱) کسی تازہ
بات کا اختراع کرنا (۲) تازہ معنی پیدا کرنا
(۳) ازالۂ بکارت کرنا (۴) دقیق اور مشکل کام
کرنا - کا حاصل بالمصدر -

بکر سفتن مصدر اصطلاحی - استناد

این مصدر مرکّب از کلام نظامی است (وهو هذا ے) سخن گفتن و بکر جان سفتن است * نه هر کس سزای سخن گفتن است * بعض معاصرین عربی دان ازین شعر نظامی مصدر (بکر جان سفتن) پیدا می کنند و (بکر جان) را مرکّب اضافی بمعنی (دوشیزهٔ جان) می گیرند که جان باشد باضافت تشبیهی **مؤلّف** عرض کند که لفظ جان را داخل اصطلاح کردن غیر ازین نیست که حلقهٔ وسعت زبان را تنگ کنند چنانکه عادت معاصرین است (بکر سفتن) مصدریست - واضح که پیدا می شود از همین کلام نظامی و مرادف (بکر تراشیدن) است که بر (بکر تراشی) گذشت معنی لفظی این (۱) ازالهٔ بکارت باشد و لازم که بکر را معنی بکارت گیریم - چنانکه ذکرش بر لفظ بکر گذشت و (۲) کنایه باشد از کار دقیق و مشکل کردن و دیگر هیچ (اردو) (۱) ازالهٔ بکارت کرنا (۲) دقیق اور مشکل کام کرنا - دیکھو (بکر تراشی)

بکرسی نشاندن | مصدر اصطلاحی - همان (برکرسی نشاندن) که گذشت (اردو) دیکھو (برکرسی نشاندن) -

بکر فکر | اصطلاح - بقول خان آرزو در سراج نکتهٔ خوب و بدیع که دست زدهٔ طبع دیگری نباشد **مؤلّف** عرض کند که مرکّب اضافی است باضافت تشبیهی کنایه از فکر دقیق و نازک که بکر درینجا بمعنی بکارت است چنانکه بر لفظ بکر گذشت از قبیل (بکر جان) که ذکرش بر (بکر سفتن) کرده ایم (اردو) دقیق اور نازک فکر -

بکر مشّاطهٔ خزان | اصطلاح - بقول جهانگیری در ملحقات (۱) کنایه از می انگوری - صاحب ناصری در ملحقات می فرماید که (۲) کنایه از شراب صاف است (خاقانی ے) طفل مشیمهٔ رزان بکر مشّاطهٔ خزان * حاملهٔ بهار ازان باد عقیم آذری * صاحب رشیدی گوید که (۳) شرابی که هنوز ازان نخورده باشند صاحب برهان ذکر معنی اوّل و سوم کرده صاحب بحر

ہمزبانش خان آرزو و در سراج بمعنی سوم قانع۔ صاحب شمس متصرف لفظی چنانکہ عادت اوست (بکر مناظر خزاں) را آوردہ۔ گوید کہ مرادف این است۔ جز این نیست کہ مشاطہ را مناظر نقل کردہ وپی بحقیقت نبرد مؤلف عرض کند کہ درینجا بکر بمعنی دوشیزہ باشد و (مشاطہ خزاں) مرکب اضافی وصفت دوشیزہ۔ مخفی مباد کہ مشیمہ بقول منتخب پردۂ را گویند کہ در وبچہ می باشد و با بچہ از شکم بیرون می آید معنی سوم قرین بقیاس است (اردو) (۱) انگوری شراب مؤنث (۲) شراب صاف مؤنث (۳) وہ شراب جو خم میں محفوظ ہے جس میں سے خرچ نہوی ہو۔ مؤنث۔

بکر نگاہ اصطلاح۔ بقول وارستہ معشوقۂ کہ ہنوز دلربائی نیاموختہ باشد (باقر کاشی ؎) نازم بلطف بکر نگاہی کہ در خیال ✦ چشمش نکردہ غارت یک خانماں ہنوز ✦ صاحبان بحر و بہار و غیاث وانند ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ بکر درینجا بمعنی دوشیزہ و (دوشیزہ نگاہ) اسم فاعل ترکیبی بمعنی شرمگیں کہ نگاہ دوشیزہ ہمیشہ شرمگیں می باشد دیگر ہیچ تعریف محققین حاصل آنست و زائد از ضرورت (اردو) شرمگیں۔ صاحب آصفیہ نے اس کو ترک کیا ہے لیکن شرمگیں اردو میں مستعمل ہے وہ شخص جو شرمندہ ہو جس کی آنکھ میں شرم ہو (شرمیلا) بقول آصفیہ شرما و یا شرمالو۔ شرمندہ۔ شرمگیں۔

بکروی بقول جہانگیری و برہان و مؤید جامع و ہفت و سراج وانند بالفتح ہماں بکرائی کہ گذشت واشارۂ ایں ہم ہمدر انجا کردہ ایم صاحب جہانگیری سندایں از فردوسی آوردہ (؎) بخانہ درون بود با بکروی ✦ نہادہ برش سیب و ناز و بہی ✦ (اردو) دیکھو بکرائی۔

بکرھی بقول جامع و رشیدی ہماں بکرائی کہ گذشت واشارۂ ایں ہم ہمدر انجا کردہ ایم و صراحت ماخذ ہم ہمدر انجا (اردو) دیکھو بکرائی۔

بکری بہار نذکر ایں از معنی ساکت و صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ بالفتح بمعنی مست (مرزا فطرت ے) باز خُم بادہ پر بخانہ شد * دختر رز بکری پیمانہ شد * **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی مست اصلا نیست و بدون تعلق لفظی معنی قائم کردن شایان محققین نباشد۔ بکری بیای نسبت معروف بکارت دارندہ از قبیل سودائی و کنایہ از مرغوب و مقبول کہ دوشیزۂ بکر دارندہ مرغوب و مقبول می باشد شاعر گوید کہ خم بادہ باز پر بخانہ شد یعنی پر شد از شراب و شراب در خم آمد۔ مخفی مباد کہ فارسیان شراب را بر سبیل مجاز پری نامند و دختر رز یعنی شراب محجوب بپیمانہ شد یعنی ساغر مشتاق است کہ شراب از خُم داخل ساغر شود۔ واضح باد کہ اگر بکر را بمعنی دوشیزہ گیریم ترکیبش بایتحانی درست نمی شود و ہیچ معنی ندارد ہمین یک مرکب است کہ تائید و تصفیہ خیال ما می کند (چنانکہ بر لفظ بکر اشارہ اش کردہ ایم) کہ فارسیان بر سبیل تفریس بکر را بمعنی بکارت استعمال کردہ اند فتامل (اردو) مشتاق۔

بکسر بقول خان آرزو در سراج بضم و سین مہملہ مفتوح پارچہ گوشت **مؤلف عرض** کند کہ ہمہ محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت و بر زبان معاصرین تکّہ گوشت است مخفی مباد کہ ہمین لغت بہ ہای ہوز آخرہ عوض رای مہملہ می آید۔ عجبی نیست کہ تسامح خان آرزو یا غلطی کاتب ایں را بہ رای مہملہ آخر قائم کرد اگر سند استعمال ایں بدست آید توانیم قیاس کرد کہ ایں مبدل آں باشد چنانکہ ہوبہ و ہوبر۔ (اردو) تکّا بقول آصفیہ۔ اردو۔ اسم مذکر۔ اسکی فارسی تکّہ۔ گوشت کا ٹکڑا۔ پارچہ گوشت۔

بکسل بقول شمس بالفتح بمعنی (۱) تری و نم و (۲) خبر نیکی صراحت کند کہ لغت فارسی زبان نیست

مؤلف عرض کند کہ ہمہ محققین فارسی زبان ازیں ساکت سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم برزبان ندارند مجرد قول صاحب شمس اعتبار رانشاید (اردو) (۱) تری۔ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مؤنث۔ خشکی کے خلاف بِیل۔ نمی۔ رطوبت (۲) خوشخبری۔ مؤنث۔

بکسمات | بقول سروری بالفتح نوعی ازنان (بسحق اطعمہ) توزبکسمات وحلوا بجازہ ینہ محمل * کہ بدین جمازہ بتواں سفر حجاز کردن * صاحب جہانگیری می فرماید کہ با اول مفتوح وبثانی زدہ وسین مفتوح نانی است کہ آنرا مربع بسریدہ می پزند ودر ریسمانہا بکشند ومسافران بروبحر بجہت توشہ بدارند۔ صاحبان رشیدی وسراج ومؤید ہم ذکر ایں کردہ اند۔ صاحب محیط کہ محقق مفردات طب است خلاف موضوع خود می فرماید کہ لغت فارسی است ومعرب ایں بقسماط نوعی از کوک است کہ در تنور می پزند مؤلف عرض کند کہ ماخذ ایں ہیچ محقق نشد بظاہر مرکب می نماید ولیکن ترکیبش ہیچ متحقق نمی شود جز ایں کہ بکسد بہ بای فارسی ودال مہملہ آخر لغت یونان است برای ہمین قسم نان کہ در سفر بکار آید عجبے نیست کہ فارسیاں بہ تبدیل بای فارسی بموحدہ چنانکہ (تپ وتب) ودال مہملہ بہ فوقانی چنانکہ (زردشت وزرتشت) وزیادت الف میاں ہم وفوقانی بکسمات کردند وبقول سراج السبیل معرب ایں بقسماط وبکسماد وبکسماط ہرسہ آمدہ (اردو) بکسمات۔ فارسی میں ایک خاص قسم کی روٹی کا نام ہے جو توشۂ سفر کے لئے پکائی جاتی ہے جسکو ایک ڈوری میں پرو کر ساتھ رکھتے ہیں۔ مؤنث۔

بکسماست | بقول شمس با با وسین مہملہ ہردو مفتوح بحوالہ تنجری نام حلوائیست مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر ایں نکردہ وسند استعمال پیش نہ شد بخیال ما می رسید

کہ محقّق بی تحقیق ہمان لغت بکسات را بہ بی تحقیقی بزیادت سین دوم نوشت و درمعنی اختلافی کہ واقع است نتیجۂ کم التفاتی باشد یا تسامح تنجری بالجملہ قیاس غالب است کہ این لغت تازہ نیست غیر لغت گذشتہ (اردو) دیکھو بکسات۔

بکسہ بقول جہانگیری با اوّل مضموم و ثانی زدہ پارچۂ گوشت را نام است۔ صاحبان رشیدی و برہان و ناصری وجامع ہم ذکر این کردہ اند وہمین لغت را خان آرزو در سراج بہ رای مہملۂ آخرہ عوض ہای ہوّز نوشتہ **مؤلّف** عرض کند کہ ما خیال خود را ہمدر انجا ظاہر کردہ ایم و دراینجا ہمین قدر کافی است کہ اسم جامد فارسی قدیم باشد۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند و عوض این تکۂ گوشت را استعمال می کنند (اردو) دیکھو بکسہ۔

بکسی چیزی کردن مصدر اصطلاحی بقول بہار مرادف (ہرکسی چیزی کردن) بمعنی قرار دادن ومخصوص گردانیدن کاری بخود یا بدیگری صاحب انند نقل نگارش **مؤلّف** عرض کند کہ ما این را خلاف محاورہ دانیم حیف است کہ سند استعمال پیش نکردہ مجرّد ادّعایش با آمین گزیش اعتبار را نشاید معاصرین عجم بر زبان ندارند ومحقّقین فارسی زبان ازین ساکت (اردو) کسی پر کوئی کام مخصوص کرنا اور قرار دینا۔

بکسیختہ بقول شمس بفتح تا و یای پارسی قطع کردہ وگسستہ **مؤلّف** عرض کند کہ محقق کوتاہ نظر ندانست کہ مصدر گسیختن کہ بجایش می آید اصل این است واین بزیادت موحّدہ در اوّل ماضی مطلق اوست با ہای آخرہ کہ افادۂ معنی مفعولی کند ضرورت نداشت کہ این را بصورت اسم جامدی قائم کنند۔ شامل است برہمہ معانی مفعولی مصدر گسیختن ومقصودش از یای فارسی غیر از یای مجہول نباشد

ویای مجہول را یای فارسی گفتن ایجاد بندہ باشد اگرچہ گندہ (اردو) دیکھو سجنن یہ اس کا اسم مفعول ہے

بکسی رسیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر برابر و ہم چشم او گردیدن مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نکرد معنی حقیقی این (۱) واصل شدن و رسیدن بکسے و بخدمت کسی و بقرینۂ بیان (۲) رسیدن بمرتبۂ کسی ہم۔ دیگر محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) کسی کے برابر اور مساوی ہونا (۱) کسی تک پہنچنا (۲) کسی کے مرتبہ کو پہنچنا۔

بکسی زبان داشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول جہانگیری در ملحقات (۱) کنایہ از آنست کہ خود را از و وانماید (ظہوری ۵) این کہ در وش بدلم لطف نہانی دارد ٭ آگہم بالب من نالہ زبانی دارد ٭ صاحب رشیدی بذکر معنی اول گوید کہ (۲) راز دار او بودن ہم۔ خان آرزو در سراج بارشیدی متفق مؤلف عرض کند کہ او سند ظہوری (باکسی زبان داشتن) پیدا است کہ بجایش گذشت و از سندی کہ در سیجاپیش شد واضح میشود کہ این را مصدر عام قرار دادن بہ خصوصیت زبان درست نیست اگر تخصیص مقصود باشد (بالب زبان داشتن نالہ) بمعنی بالب ہم کلام بودن و محبت داشتن نالہ قائم کنیم و اگر تعمیم مقصود باشد (باکسی چیزی داشتن) بمعنی تعلق باکسی داشتن و لیکن بخیال ما تخصیص بہتر از تعمیم است۔ مخفی مباد کہ (زبان داشتن نالہ بالب) بمعنی حقیقی صاحب زبان بودن نالہ بواسطۂ لب از ہمین سند پیدا است فتامل ہر دو معانی بیان کردہ محققین بالا بخاطر ما نمی چسپد (اردو) (۱) اپنے آپ کو کسی اور خیال کا کرنا۔ ظاہر کرنا (۲) کسی کا راز دار ہونا۔

بکسی سپردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار اعتماد داشتن چیزی را بخود یا بدیگری صاحب انند نقل نگارش (مخلص کاشی ۵) بود شہرۂ دنیا دبی اعتباری ٭ چرا اینقدر ہا و میسپاری

مؤلف عرض کند کہ طرز بیان بہار درست نیست اعتماد برکسی کردہ کاروبار خود باو تفویض کردن است و بس (اردو) کسی پر سو نپنا۔ کسی پر بھروسا کرنا کسی پر اعتماد کرنا۔ صاحب آصفیہ نے (کسی پر تکیہ کرنا) کو انہیں معنوں میں لکھا ہے۔

بکشتن دادن مصدر اصطلاحی۔ پر و آے جان نکردن و بدست مرگ دادن و حوالہ مرگ کردن (ظہوری ؎) خویش را ناحق بکشتن دادہ بودیم از فراق ✤ الحذر زین فکر باطل الحذر بر ما گیر ✤ (اردو) مرنے دینا۔ جان کی حفاظت نہ کرنا۔

(الف) بکشتی خوردن
(ب) بکشتی می خورد مقولہ (ب) بکسر موحّدہ بہ سکون رای مہملہ۔ بقول صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی۔ می افتاد بہ کشتی۔ ماضی استمراری (بکشتی خوردن) کہ برالف قائم کردہ ایم۔ مخفی مباد کہ خوردن بمعنی ملاقی شدن می آید پس ملاقی شدن بکشتی بائے معیّت سوار شدن و افتادن بکشتی است۔ بالجملہ (ب) باعتبار محاورۂ معاصرین عجم مقولہ را مانند و لازم نیست کہ استعمال دیگر مشتقات الف بر سبیل قیاس کنیم الّا بوجود سند استعمال (اردو) (الف) کشتی میں پڑنا۔ سوار ہونا (ب) کشتی میں سوار ہوتا تھا۔

بکشنہ بقول سروری و انند و برہان بکاف و شین معجمہ بوزن پردہ۔ ریشی باشد کہ بر گردن و شکم پدید آید و بعربی نکفہ خوانند۔ صاحب جامع گوید کہ مراد از ریش۔ زخم است۔ صاحب ہفت ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ دیگر محقّقین فارسی زبان ازین ساکت و معاصرین عجم ہم برزبان ندارند و لیکن باعتماد صاحب سروری و جامع کہ محقّق اہل زبانند این را اسم جامد فارسی قدیم دانیم و لیکن بانکفۂ عربی تعلّقے ندارد (اردو) وہ زخم جو گردن یا پیٹ پڑ جاتا ہے (کسی مرض کی وجہ سے)۔

(الف) **بکف آمدن** مصدر اصطلاحی۔ (الف)
(ب) **بکف آوردن** بقول بحر بمعنی بدست آمدن
و (ب) بقولش بمعنی (۱) بدست آوردن و (۲) تصرّف نمودن و (۳) ظاہر کردن۔ صاحب لطائف بر ہان ذکر ہر سہ معنی (ب) کردہ۔ بہار بر معنی اوّل (ب) قانع و صاحب انند نقل نگارش (عبدالحسین کاشانی عارف تخلّص ؎) گدائی دلِ بی آرزو شہنشاہی است + گر این نگین بکف آوردہ سلیماں باش + (انوری ؎) گردوں بکفایت بکف آورد کابش + آری چہ عجب کسب شرف کار کفاتست (ظہوری ؎) بر رخ غمکشاں کشد گریہ ترانہای تر + غصّہ گر آورد بکف دامن ہای ہای را + (انوری ؎) بر ذرّۂ وجود رساند خدنگ خویش + شصت شہاب گر بکف آرد کمان تو + صاحب مؤیّد بحوالہ قنیہ ذکر ماضی مطلق (ب) بمعنی اوّلش کردہ گوید کہ بمعنی سوم ہم آمدہ مؤلّف عرض کند کہ ہر قدر اسناد استعمال (ب) بکف آمد ازاں معنی اوّل (ب) متحقق شد و برای معنی دوم و سومش مشتاق سندی باشیم کہ از محققین اہل زبان کسی ذکر این نکرد۔ در محاورۂ فرس استعمال الف ہم از نظر ما نگذشت و از معاصرین عجم ہم نشنیدیم اگرچہ موافق قیاس است (اردو) (الف) ہاتھ آنا۔ دیکھو بدست آمدن (ب) (۱) حاصل کرنا (۲) تصرّف کرنا (۳) ظاہر کرنا۔

(۴۹۹) **بکف برنہادن جام** مصدر اصطلاحی۔ بدست گرفتن جام (انوری ؎) مست از درم در آمد و وش آں مہ تمام + در بر گرفتہ چنگ و بکف برنہادہ جام + (اردو) ساغر ہاتھ میں لینا

(۵۰۰) **بکف تیغ گرفتن** مصدر اصطلاحی۔ گرفتن تیغ بدست (انوری ؎) برق در غارہ رواں گشت جز آں چارہ ندید + چوں بکف تیغ زد اندر و بلب جام گرفت + (اردو) تلوار ہاتھ میں لینا

(۵۰۱) **بکف داشتن چیزی** مصدر اصطلاحی۔ داشتن چیزی بدست و بقبضہ (ظہوری ؎) جز دو غمی داشت ظہوری بکف + بر دل انداں

ہیچ نخوردم دریغ ÷ (ولہ ؎) دریبع تو انچہ دل بکف داشت ÷ دین بود کہ در مراد دادیم ÷ (اردو) ہاتھ میں رکھنا۔ قبضہ میں رکھنا۔

بکف کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار واند۔ مرادف معنی اوّل (بکف آوردن) کہ گذشت مؤلّف عرض کند کہ موافق قیاس است (میر معزی ؎) بودی تو بروصل کہ ہی لشکر خصمت ÷ گفتند کہ کردیم خراسان بکف آسان ÷ (اردو) دیکھو بکف آوردن کے پہلے معنے۔

بکف گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار واند مرادف معنی اوّل بکف آوردن کہ گذشت مؤلّف عرض کند کہ موافق قیاس است (حسین سنائی ؎) آں درد ل ریشم کہ چوں گیرم بکف تیغ دعا ÷ آسماں بہر شفاعت سرنہد برپای من ÷ (اردو) دیکھو بکف آوردن کے پہلے معنے

بک لک صاحب ناصری گوید کہ بضمّ اوّل ورابع کہ لام باشد از اتباع است ہمچوں خان ومان وتار ومار بمعنی (۱) ناہموار ودرشت و (۲) بی عقل وبی ہنر وفرماید کہ آنرا (لک وبک) نیز گویند وفرماید کہ بمعنی بی مغز ومیانہ تہی ہم و (۳) مخفّف پتک آہنگراں ہم (شمس فخری ؎) جہاں چو خاک تست در عرصۂ ملکت ÷ چرا نگوید دانا بہ تہمت بکلک ÷ مؤلّف عرض کند کہ ہمین لغت بہ واو عطف بیان بک ولک می آید ونظر باعتماد صاحب ناصری کہ از اہل زبانست۔ محاورۂ فارسی زبان دانیم ونسبت معنی سوم مشتاق سندمی باشیم کہ معاصرین عجم انکار کنند وتسامح صاحب ناصری واند۔ مخفی مباد کہ انچہ صاحب ناصری ضمّ ثالث را رابع نوشتہ تسامح اوست وانچہ مثال خان ومان و تار ومار می دہد برای بک ولک است کہ می آید در ینجا باید کہ از تار مار وخانمان کار گیریم واین اسم جامد فارسی زبان است وبس (اردو) (۱) ناہموار۔ بقول آصفیہ اونچا نیچا۔ غیر مسطح ناموافق (۲) نالائق۔ بیہودہ۔ نااہل (احسان ؎) کہیئے کیا کیوں طفل اشک اپنے گلے کے ہار ہیں ÷ اس

زمانے کے تو کچھ لڑکے بھی ناہموار ہیں + (۲) بے عقل و بے ہنر (۳) دیکھو پتک ۔

بکم بقول سروری ہماں بقم کہ گذشت (شاعر فرزدق ۵) ہر کہ در دنیا شود قانع بکم + سرخ رو باشد بعقبے چوں بکم + صاحب جہانگیری ذکر ایں کردہ است گویدکہ معرب ایں بقم است صاحبان برہان وجامع ایں را مرادف بقم گویند و ما صراحت کامل بر بقم کردہ ایم ۔ صاحبان ناصری و رشیدی و سراج ہم ذکر ایں کردہ اند (اردو) دیکھو بقم و آن پیشتر ۔

بکماز بقول شمس بکسر اوّل بمعنی مہمانی ۔ صاحب دری و پہلوی ہم ذکر ایں کردہ مؤلف عرض کند کہ دیگر محققین فارسی زبان ازیں ساکت ولیکن قیاس می خواہد کہ ایں مرکب باشد با بای معیت و کماج کہ بضم اوّل نام نانی مشہور است (کذا فی البرہان) جا دارد کہ فارسیاں جیم را بہ زای ہوّز بدل کردند چنانکہ چوجبہ و چوزہ وایں مرکب را بمعنی بالا استعمال کردند ۔ لغت فارسی قدیم باشد حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد معاصرین عجم بہ زبان ندارند و مہمانی را استعمال کنند (اردو) مہمانی بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث ۔ مہمانداری ۔ ضیافت ۔ دعوت ۔ تواضع (آغا ۵) استخواں تک نہ رہے بہ گئے پانی ہو کر + تر یاں ہوں تو سگ یار کی مہمانی ہو +

بکمال بقول شمس آہن چرم دوزان کہ بداں خط کشند مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر ایں نکرد ۔ معاصرین عجم بہ زبان ندارند ۔ اگر سند استعمال پیش شود اسم جامد فارسی زبان خوانیم و بدون سند استعمال محض بیان صاحب شمس را معتبر ندانیم (اردو) وہ آہنی آلہ جس سے چرم دوز چمڑے پر جدول کھینچتے ہیں ۔ مذکر ۔

بکمند کشیدن مصدر اصطلاحی ۔ بہار ذکر ایں	بر معروف قانع و نقل نگارش (انند) ہم بایں

مؤلف عرض کند کہ چیزی را بکمند کشیدن معنی حقیقی است و کمند لغت فارسی د بان مبتدل کمند رسنے باشد یا چرمی کہ بوسیلۂ آں چیزی را از بلندی بکشند و بہ واسطۂ آں بر بلندی دیوار و خانہ می رسند۔ اکثر محققین ایں را ترک کردہ اند۔ صراحت کاں بجایش کنیم (اردو) کمند سے کسی چیز کو کھینچنا

(الف) **بکنار آمدن** استعمال۔ (الف) بمعنی (۱) آمدن در آغوش و (۲) کنایہ

(ب) **بکنار آوردن**

(ج) **بکنار بردن**

از حاصل شدن مقصد و (۳) رسیدن بکنارۂ دریا (انوری سلہ) تا ہمچو چنگ تو بکنارم نیامدی ✽ بودم چو زیر چنگ تو با نالہ ہاے زار ✽ و (ب) متعدی الف بہر سہ معنی بالا (ظہوری سلہ) کشتی ساحلی خطر دارد ✽ بکنار آورم میانی چند ✽ و (ج) بردن چیزی بکنارۂ دریا (ظہوری سلہ) می برد زور گریہ ام بکنار ✽ موج را بازوی شناوی ہست ✽ (اردو) (الف) (۱) آغوش میں آنا (۲) مقصد حاصل ہونا (۳) ساحل پر پہنچنا کنارے پر پہنچنا۔ (ب) (۱) آغوش میں لینا (دیکھو برآوردن کے بتیسویں(۳۲) معنے (۲) مقصد حاصل کرنا (۳) کنارے پر لانا (ج) ساحل پر پہنچانا۔ کنارے پر لیجانا۔

بکند بقول مؤید بمعنی آشیاں۔ صاحب ہفت ایں را بفتح اول و دوم و کاف و نون زدہ آوردہ مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم آشیاں بر زبان دارند و دیگر محققین فارسی زبان ذکر ایں نکردہ اند و معاصرین عجم ازیں ساکت۔ حیف است کہ سند استعمال ہیں نہ شد اگر بدست آید تو انیم قیاس کرد کہ فارسی قدیم باشد کہ حالا متروک است و کند مخفف کندیدہ و کندہ و موحدۂ اول زائد واں برای جانورانی باشد کہ خانۂ خود زیر زمین کندیدہ درست کنند۔ ہمچوں خرگوش و موش و فارسیان مجازاً بمعنی آشیاں استعمال کردہ باشند۔ قیاس ہمین قدر می خواہد العلم عند اللہ

(اردو) دیکھو آشیان۔

بکن کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول ملحقات برہان (۱) آرد نخود بریان کردن و (۲) سفوف خشک در دہن کردن صاحب بحر بحوالہ ملحقات گوید کہ آرد نخود بریان کردہ یا سفوف خشک را در دہن کردن است **مؤلف** عرض کند کہ ملحقات برہان پیش ما ست اختلافی کہ در بحر عجم واقع است تسامحش بیش نباشد۔ اگرچہ دیگر ہمہ **محققین فارسی** زبان ازین مصدر اصطلاحی سکوت ورزیدہ اند ولیکن بعض از قدمای معاصرین عجم این را بکاف فارسی استعمال قدیم دانند و گویند کہ اصل این پکند کردن بود بہ بای فارسی اوّل و دال مہملہ بعد نون۔ در زمانۂ سلف فارسیان از برای سفر نان را کہ پکند نام داشت ریزہ ریزہ ہمچون سفوف کردہ بطریق زاد راحلہ باخود می داشتند و می خوردند و استعمال این سفوف را در محاورہ (پکند کردن) می گفتند۔ دال حذف شد بکثرت استعمال (انتہی) پس جا دارد کہ بای فارسی بدل شد بہ موحدہ چنانکہ اسپ و اسب و دال مہملہ را حذف کردند و معنی دوم تخصیص مبدل شد بہ تعمیم و آنچہ در معنی اوّل تخصیص نخود بریان است مجاز باشد یا تی حالی ہر دو معنی بالا را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم کہ تبدیل در لفظ و معنی متقاضی آنست از ینکہ صاحب ملحقات بمقابلۂ سکوت محققین اہل زبان چیزی نیست (اردو) پھانکنا۔ بقول آصفیہ سفوف وغیرہ کو ہتیلی پر رکھ کر پھنکی لگانا کسی خشک چیز کو منہ کے اندر یکبارگی ڈال جانا (الخ) پس (۱) بھنے ہوئے چنے کا بیسن پھانک لینا (۲) خشک سفوف پھانکنا

بکنگ [illegible] بحوالہ [illegible] فارسی [illegible] باشد۔ صاحب [illegible] فرماید [illegible] بکاف فارسی [illegible] صاحبان ناصری

جامع و ہفت و غیاث ہم ذکر ایں کردہ اند مؤلّف عرض کند کہ بہ اعتبار صاحبان سروری و ناصری و جامع کہ از اہل زبانند ایں را اسم جامد فارسی قدیم دانیم (اردو) دُم بریدہ حیوان دکن میں دُم کٹ اور دم بُریدہ بھی کہتے ہاں۔

بکُن مکرمت لیک منّت منہ مقولہ۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ایں را بطور مثلی ذکر کردہ اند۔ مثل نباشد بلکہ مقولہ ایست بر طریق موعظت۔ مقصود آنست اگر بر کسی کرم و احسان کنی منّت بر و منہ و بر ممنون اظہارش مکن۔ (اردو) دکن میں کہتے ہیں ”نیکی کر اور ظاہر نکر“ اس ہاتھ سے دے اُس ہاتھ کو خبر نہ دے“۔

بکواکب ستر د اصطلاح۔ بقول صاحب ملحقات برہان اے کواکب روشن گردانید چنانچہ (ع) زنگ ہوا ابکواکب ستر د+ یعنی تاریکی ہوا را بہ روشنائی ستارگان محو کرد۔ صاحبان بحر و ہفت ہم ذکر ایں کردہ اند صاحب مؤیّد بکواکب تضیہ ذکر معنی بالا کردہ برای تائید فضلای فرماید کہ وای بر ہمہ محقّقین و صد وای از مؤیّد۔ استناد ہمہ از ہمین یک مصرع بالاست کہ ازان (زنگ ستردن) بمعنی حقیقی است۔ قوّت اخذ ہر چہار محقّقین قاصر ماند کہ (بکواکب ستر د) را ازین سند پیدا کردہ اند۔ ہیچ است و ہیچ و مصدر بالا بجای خودش می آید (اردو) ناقابل ترجمہ۔

بکوزہ فقاع تپانده است مقولہ۔ بہار گوید کہ یعنی راہ دخل و تصرف بستہ است و نمی گذارد کہ سر بیروں کند و فرماید کہ اصلش از تدفین فقاع در زمین ماخوذ است و قبل در مقام استہنام گویند ”فلاں چیز در کوزہ فقاع است کہ دست کس بآں نمیرسد“ حاصل کلام کہ حصول آں ممکن است نہ ممتنع۔ صاحب انند بحرف نقلش بر داشتہ مؤلّف عرض کند کہ

هردو هند نژاد و بدون سند استعمال اختیار ندارند که این مقوله مهمل را محاورهٔ فارسی زبان قرار دهند بگوش مانخورد و معاصرین عجم رشتعندی کنند و محقّقین فارسی زبان دست برهان - اعتبار را نشاید (اردو) ناقابل ترجمه -

بکوس | بقول مؤیّد که نسخهٔ مطبوعه مطبع نولکشور است بمعنی قریب در نسخهٔ قلمی این لغت را نیافتیم و خیال ما قرین بقیاس است که کاتب مطبع بلوس را که به لام می آید بکوس کرده و معنی فریب و خدعه را باضافه یک نقطه قریب نوشته تصرّف لفظی و معنوی اہل مطبع حقیقت لغت را در پردهٔ خفا نشانند (اردو) دیکھو بلوس -

(الف) **بکوک** | (الف) بقول سروری و رشیدی بر وزن قبول (۱) نشانه تیر باشد صاحب برهان
(ب) **بکول** | گوید که بفتح اوّل و ثانی بواو رسیده بکاف زده نشانه تیر که عربان آنرا هدف خوانند و (۲) ظرف و جام شراب خوری و بقول بعض ظرفی که بصورت حیوانی ساخته باشند و بدان شراب خورند و فرماید که باین معنی بجای کاف آخر لام هم بنظر آمده و صاحبان ناصری و جامع همزبانش - خان آرزو در سراج نذکره هردو نیست معنی دوم گوید که صحیح بلوک است که بلام دوم بجای کاف اوّل می آید - مؤلف عرض کند که کاف بدل می شود بلام چنانکه اکاک و الماک پس معنی اوّل را باعتماد محقّقین صاحب زبان اسم جامد دانیم و معنی دوم هم و آنچه به لام عوض کاف اوّل می آید مبدّل این - و صاحب ناصری که از اہل زبانست بکول را هم مبدّل این گفته - پس بلوک اصل است و بلیک و بکول هردو مبدّلش بمعنی دوم از ینجاست که ما (ب) را قائم کرده ایم و آنچه الف را اصل قرار داده ایم مبنی برین قیاس است که اگر بلوک را اصل قرار دهیم بکوک و بکول را مبدّلش گفتن مشکل است که تبدیل لام بکاف بنظر نیامده (اردو) الف ب (۱) نشانه - دیکھو اندازه (۲) جام شراب مذکّر تبلّا

مؤنث (ب) جام شراب مذکر۔

بک و لک اصطلاح۔ بقول برہان و بحر
بضمّ اوّل و چہارم (۱) بمعنی ناہموار و درشت و
(۲) بمعنی بی عقلی و بی ہنری۔ صاحب جامع بر
معنی اوّل قانع۔ مخفی مباد کہ ہمین لغت بدون
واو عطف ہم گذشت و صاحب ناصری درانجا
نسبت معنی دوم بی عقل و بی ہنر گفتہ۔ پس
درینجا نظر بر سکوت صاحب جامع کہ صاحب
زبان است نسبت معنی دوم۔ قول صاحب
ناصری را معتبر دانیم چنانکہ بر (بکلک) مرقوم
شد کہ صاحب ناصری محقق اہل زبان است
و سندش کہ ہم درانجا مذکور است تائید معنی
بیان کردہ اش می کند۔ پس زیادت واو
عطف متقاضی تبدیل معنے نباشد و معنی دوم اینکہ
مصدر نیست بدون وجود سند استعمال مجرّد۔ بر
قول محققین ہند نژاد بر خلاف محققین اہل زبان
تسلیم نہ کنیم (اردو) ۱ و ۲ دیکھو بکلک۔

(الف) بکونک (الف) بقول جہانگیری مرادف بکونہ با اوّل مفتوح و ثانی مضموم و واو مجہول و نون
(ب) بکونہ مفتوح۔ شمشیر چوبین کہ آنرا بنونک نیز خوانند۔ صاحب رشیدی بہ نقل عبارتش
گوید کہ بلونک بہ لام ہم آمدہ۔ صاحب برہان بر مجرّد بیان معنی قانع و صاحب ناصری (ب) را ہم
مرادف این گفتہ۔ صاحب جامع ہمزبانش۔ خان آرزو در سراج مذکر (الف و ب) می فرماید کہ بعضی
بنونک و بلونک و بلونہ نیز گفتہ اند و اغلب کہ تصحیفات باشد۔ مؤلف عرض کند کہ ہمین معنی بر
لغت بلونک ہم بر وزن فرزندک می آید و تصحیف نباشد بلکہ تبدیل است و خان آرزو خبر ندارد
کہ اصل ہمہ بنونک بہ نون دوم و چہارم اسم جامد فارسی زبان است مرکب از موحّدہ زائدہ و
لغت عرب (نون) کہ قسمی است از شمشیر کہ بشکل ماہی بود و کاف تصغیر۔ پس نون دوم بہ لام

بدل شدہ بلونگ شد چنانکہ نیلوفر و لیلوفر و بس ازاں لام بہ کاف بدل شدہ بکونگ گردید چنانکہ
املاک و اکاک و ہمچنین کاف بہ ہای ہوز بدل شدہ بکونہ و بلونہ شد چنانکہ پروانک و پروانہ
و در (بلوندک) کہ می آید۔ دال مہملہ زائد باشد۔ چنانکہ شفتالو و شفتالود و اختلاف اعرابش تصرف
زبان است و بس (اردو) لکڑی کی تلوار جو بطور کھلونے کے بناتے ہیں۔ مؤنث۔

(الف) **بکھان** | صاحب ملحقات برہان نسبت الف و ب گوید کہ (۱) غلہ ایست کہ آنرا سنگ شکن
(ب) **بکھاین** | و سنگ شکنگ خوانند صاحب ہفت نسبت الف فرماید کہ این ہمان است
کہ بہندی کلتھی نام دارد صاحب شمس بر الف گوید کہ بالضم در فارسی زبان (۲) دوغ را نام است
صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بر الف می فرماید کہ نوعی از غلہ و صاحب محیط ذکر مستقل این
نکرد و بر کلتھی می فرماید کہ اسم ہندی حب القلت است و آنرا کلت و حلرگ نیز گویند و قسمی را
ازاں ہیچ بہ بای فارسی و جیم عربی گویند و این قسم را بعربی کاسر الحجر نامند و در سنسکرت کلدہا
و کالورنتم۔ بقول صاحب تذکرۃ الہند سرد در اوّل و لی بار طوبت نافعہ و مزہ زمخت و شیرین و
ہنگام ہضم تلخ و سبک۔ منی بیفزاید و ضیق و بینیس و سرفہ و بواسیر را نافع و شکنندہ سنگ
گردہ و مثانہ و منافع بیشمار دارد (الخ) و بر سنگ شکن حوالہ حب القلت و بر حب القلت می
فرماید کہ بیونانی اقوثیا و نزد بعض عرب البلوس و بسریانی قلتا و عراقیاں ماش ہندی گویند
و ذکر الف و ب نکرد محققین اہل زبان ازین ساکت مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم گویند
کہ عجب نیست کہ فارسی قدیم باشد در محاورۂ حال ماش ہندی نام دارد با جملہ (ب) را اسم جامد
دانیم و الف مخفف آں و معنی دوم بیان کردۂ شمس خبر می دہد ادبی تحقیقش (اردو) الف و ب

کلمتی۔ صاحب آصفیہ نے اسکو ترک کیا ہے۔ صاحب نفائس نے فرمایا ہے کہ ایک غلہ ہے جو ماش سے مشابہ ہے (مؤنث) (۲) وہی۔ مذکر۔ دیکھو ایرن۔

بکھوجنان بقول سروری بحوالۂ شرفنامہ بفتح با و سکون کاف و واو و جیم تازی و ضم ہا و بعد از جیم تای قرشت بمعنی خرپشتہ صاحبان جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع و سراج دانند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند و صاحب برہان صراحت مزید کند کہ آن ہر چیز درازیست کہ میانش بر آمدہ و بلند و دو طرفش مالیدہ و پست بود و صاحب مؤید ہم بحوالۂ شرفنامہ آوردہ و بحوالۂ لسان الشعرا و ادات گوید کہ با خای معجمہ عوض جیم (بکھوختان) و در نسخۂ دیگرش اینقدر بیفزاید کہ در دستور (بکھوجبتان) مرقوم است یعنی بعد کاف تاے قرشت و در نسخۂ مطبوعہ مطبع نولکشور (بکھوجمان) بہ میم عوض فوقانی۔ صاحب شمس این را بہ نون عوض فوقانی (بکھوجنان) و بزیادت نون بعد واو (بکھون جمان) آوردہ این است حلیۂ تحقیق لغات فارسی و پایۂ تحقیق محققین و بربادی لغات فارسی زبان وسامان گمراہی حقیقت جویان۔ ما اتفاق صاحبان سروری و ناصری و جامع را کہ ہر سہ از اہل زبانند معتبر دانیم و این را اسم جامد فارسی قدیم خوانیم۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند و خرپشتہ را استعمال کنند (اردو) خرپشتہ فارسیوں نے اس دراز چیز کو کہا ہے جو درمیان میں بلند ہو اور اطراف میں پست۔ مذکر۔ ٹیلہ بقول آصفیہ ہندی اسم مذکر۔ ٹبہ۔ پہاڑی پشتہ۔ کریوہ۔

(الف) بکیابسا بقول سروری بحوالۂ ادات (ب) بکسر با و سکون کاف و بای حطی و سین مہملہ بمعنی تملیت

(ب) بکیاسا یعنی باراندک و گلیم و بحوالۂ تحفۃ السعادت می فرماید کہ بہ بای فارسی آوردہ بمعنی شلم

وفرماید کہ در فرہنگ (الف) باضافہ بامعنی بستہ کوچکی کہ بالای بار نہند وسرباری نیز گویند۔ صاحب فرہنگ جہانگیری بر (ب) معنی آخرہ سرگردی را ذکر کردہ وذکر (الف) نکردہ وصاحب رشیدی ذکر معنی (ب) بستہ کوچک را پشتہ کوچک نوشتہ و (سرباری) را (سربائی) (جز این نیست کہ غلطی کتابت باشد) صاحب برہان ذکر (ب) بر بستۂ کوچک قانع وصاحبان جامع وناصری وسراج ہمزبانش۔ صاحب مؤیّد گوید کہ تملیت وگلیم است وصاحب برہان بر تملیت ہم ذکر بار کوچکی کردہ **مؤلّف** عرض کند کہ (الف) را اسم جامد فارسی قدیم دانیم و (ب) را مخفّفش فارسیان گلیم ہم بارسری را گویند کہ در یک گلیم تواں بست وہماں است تملیت معاصرین عجم بر زبان ندارند وبستۂ کوچک را استعمال کنند (اردو) چھوٹا سا بستہ۔ مذکر۔

موحدہ باکاف فارسی

باگ بقول اسند بالفتح (۱) بمعنی غوک فرماید کہ باکاف تازی ہم گذشت وگوید کہ (۲) بالکسر مخفّف بیگ است کہ در ترکی زبان امیر را نامند۔ صاحب بول چال ذکر معنی دوم کردہ فرماید کہ مرادف بیگ وبی بمعنی خان زادہ وسردار زادہ **مؤلّف** عرض کند کہ بمعنی اوّل مبدّل باک بمعنی اوّل اوست۔ کاف عربی بدل شدہ بہ فارسی ہمچوں کنند وگنند وبمعنی دوم اگرچہ لغت ترکی می نماید کہ معاصرین عجم استعمالش کنند ولیکن صاحب لغات ترکی ذکر این نکردہ وبیگ را بمعنی امیر وبلند مرتبہ آوردہ عجبی نیست کہ معاصرین عجم بحذف تحتانی بر سبیل تفریس استعمال بگ بمعنی دوم کردہ باشند (اردو) (۱) دیکھو بک کے پہلے معنے (۲) امیر۔ امیر زادہ۔ بلند مرتبہ۔

بگاہ صاحب رشیدی گوید کہ مخفّف این بگہ باشد بمعنی (۱) بوقت (۲) زود وبر پگاہ (بہ بای فارسی) صراحت کند کہ اصح بہای تازیست صاحب ناصری فرماید کہ یعنی بوقت و (۳)

گاه سحر و صبح و (بیگاه) وقت غروب و شام
را گویند (حکیم فرخی ـ) بامدادان که بگاه آمد
با روی چو ماه + آنکه آراسته زو گردد هر روز
سیاه + بهار گوید که بالفتح معنی ترکیبی این
دوم بر وقت خود است و نیز بمعنی زود و شتاب
و فرماید که بپای فارسی بمعنی سحر و صبحدم
می آید - خان آرزو در سراج گوید که بگه
مخفّف آن بمعنی بوقت خود زود چنانکه گویند "
بگاه چیزی کرد یعنی بوقت برخاست و دیر
نکرد و این مجاز است و معنی دیر نکردن از آن
مستفاد است - پس صاحب رشیدی که
این را در معانی حقیقت آورده خطا نموده
و مقابل این بیگاه بمعنی بی وقت - گاهی
بای موحّده را حذف کنند و گویند گاه و بیگاه
و هم او بر بگاه بپای فارسی نذکر قول رشیدی
می طرازد که اغلب که بمعنی زود و بر وقت
ببای تازیست و بمعنی سحر و صبح بپای فارسی

چنانکه مشهور است و وجه اشتباه آنست که بیگاه
مقابل هر دو آمد پس بعضی را گمان شده که
پگاه هم یک لغت است و آن خطاست مؤلّف
عرض کند که معنی اوّل حقیقی بزیادت موحّده بمعنی
وقت که موحّده هیچ معنی نمی کند چنانکه بگاه رزم
شیری و دلیری است " یعنی وقت رزم
فارسیان استعمال این بدون موحّده بیشتر
کنند و بمعنی چهارم هم حقیقی یعنی بر وقت که
موحّده بمعنی بر آمده چنانکه " بر وقت اینکار
کردم " یعنی وقت اینکار همین بود که کردمش
و سند فرخی هم برای معنی چهارم است نه برای
معنی سوم - چنانکه ناصری خیال کرده و معنی
سوم را بر اعتماد صاحب ناصری به بای عربی
تسلیم کنیم و مقابل این بیگاه بمعنی شام و مغرب
تائید این می کند و پگاه که به همین معنی می آید
مبدّل این چنانکه تب و تپ - طبع آزمائی خان آرزو
مبنی بر خیال اوست و قولش بمقابلهٔ صاحب زبان

چنیری نیست (اردو) (۱) وقت۔ مذکر۔ (۲) جلد (۳) صبح۔ مؤنث۔ (۴) وقت پر۔

بگتر | بقول جہانگیری نوعی از سلاح باشد کہ در روز جنگ بپوشند۔ صاحب رشیدی گوید کہ جامہ ایست کہ در روز جنگ می پوشند۔ گاہی از مخمل سازند و پارہای آہن موصّل برروی آں کشند۔ صاحب برہان صراحت مزید کند کہ بروزن کفتر آہنی چند است کہ بہم وصل کردہ برروی آں مخمل و زربفت و امثال آں کشند و در روزہای جنگ پوشند۔ و بترکی قتلاو گویند۔ صاحب ناصری ہم زبانش صاحبان جامع و انند۔ و ہفت و مؤیّد و غیاث ہم ذکر ایں کردہ اند۔ خان آرزو بذکر قول رشیدی و برہان قول برہان را صحیح پندارد و فرماید کہ آنچہ در ہندوستان بہ زرہ اطلاق نمایند درست نباشد **مؤلّف** عرض کند کہ حاشا کہ چنیں باشد اہل ہند زرہ و بگتر را دو قسم لباس دانند و بگتر را قسمی از زرہ پندارند۔ اصل ایں بختر بود بہ بای فارسی و خای معجمہ مرکّب از پخ کہ بمعنی خوش می آید و تر بمعنی بسیار چنانکہ بہتر فارسیان بہ تبدیل بای فارسی بموحّدہ چنانکہ تپ و تب و خای معجمہ با کاف عربی (چنانکہ خمان و کمان) بکتر کردند و پس ازاں کاف عربی در محاورۂ زبان بدل شد بہ کاف فارسی چنانکہ کند و گند (با کاف عربی ہم مستعمل چنانکہ بجایش گذشت) معنی لفظی ایں بسیار خوب و کنایہ از لباس جنگی کہ تعریفش بالا مذکور شد و حق آنست کہ ایں را اسلحہ گفتن خطاست بلکہ محافظ جسم است از ضرب اسلحہ و ورای زرہ باشد کہ از حلقہ ہای آہن درست کردہ می شود و زرہ را بالای بگتر می پوشند (اردو) دیکھو بکتر کے پہلے معنے۔

بگلینان | بقول انند بروزن سکینان بزبان فارسی۔ نام قوم از سلاطین ترک۔ صاحب غیاث محقق اوّل ایں۔ **مؤلّف** عرض کند کہ دیگر محققین فارسی زبان و معاصرین ہم ازیں

لغت ساکت و معنی لغت ہم ناقابل تسکین واگر ایں متعلّق بسلاطین ترک است۔ لغت ترک باشد نہ فارسی۔ صاحب کنز و لغات ترکی ہم ازیں ساکت جز ایں نباشد کہ نتیجہ بی تحقیقی غیاث است و صاحب انند نقل نگارش اعتبار را نشاید (اردو) سلاطین ترک سے ایک قوم کا نام بگتینان ہے۔ مذکر۔

بگدہ بقول روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار نام پیش قبض کہ آنرا در ہندی کٹار گویند۔ صاحب رہنما بر قسمی از اسلحہ قانع۔ صاحب بول چال می فرماید بالضم این را در ہندی بغدہ نام است **مؤلّف** عرض کند کہ بغدہ بالضّم بقول صاحب فرہنگ آصفیہ در اُردو زبان بمعنی دشنۂ قصّاب مستعمل کہ آنرا در دکن ساطور گویند کہ لغت عرب است و گویند ہم نامند کہ بوسیلۂ آں گوشت را قیمہ کنند و می فرماید کہ بغدہ لغت فارسی زبان است و بہ تحقیق **مؤلّف** در فارسی نیامدہ۔ پس بخیال ما اعتبار صاحب روزنامہ زیادہ تر است از صاحبان رہنما و بول چال تعمیم صاحب رہنما تردید روزنامہ نمی کند و اختلاف بیان بول چال ہیچ۔ پس بتائید قول معاصرین عجم بگدہ بمعنی پیش قبض باشد۔ اگرچہ بگدہ بظاہر مبدّل بغدہ معلوم می شود ولیکن از لغات فرس و عرب و ترک حقیقت بغدہ دریافت نمی شود۔ پس ایں را بمعنی پیش قبض اسم جامد فارسی زباں دانیم (اردو) پیش قبض بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ خنجر۔ دشنہ۔ چھُرا۔ کٹارہ۔ **مؤلّف** عرض کرتا ہے کہ صاحب آصفیہ نے غضب کیا ہے کہ پیش قبض کی یہ تعریف کی ہے پیش قبض ایک خاص ہتھیار ہے جو خنجر اور دشنہ کے سوا ہے۔ جس کو دکن میں کٹار کہتے ہیں اور صاحب آصفیہ نے بھی کٹار پر پیش قبض کا ذکر کیا ہے (مذکر) لیکن اس کے ذیل میں بھی خنجر اور نیمچہ کا ذکر کیا ہے جو ہماری رائے میں بے محل ہے۔

(الف) بگرد آمدن | مصادر اصطلاحی (الف)
(ب) بگرد آوردن | بقول بحر بفتح کاف فارسی
رونق بهم رسانیدن (صائب هروی ع) جان
حزین را وگر مژده در دآمده است ٭ سلسلهٔ عشق
ما باز بگرد آمده است ٭ وهم او بر (ب) می فرماید
که بفتح کاف فارسی بگردش آوردن. خان آرزو
در چراغ هدایت بذکر معنی بالاسندی پیش می کند
(راقم ع) رسد چون نوبت ما جام می از جانبی خیزد ٭
بگرد آرد مگر سرگشتگی پیمانهٔ ما را ٭ بهار زلّه بردارش
وصاحب انند نقل نگارش مؤلّف عرض کند
که درین هر دو مصادر گرد بمعنی گردش است
وهمین است اسم مصدر (گردیدن) که بجایش
می آید وصاحب برهان گرد را بمعنی مصدری آورده
تسامح اوست که فرق در مصدر وحاصل بالمصدر
نکرده. بالجمله الف بمعنی حقیقی (۱) آمدن بگردش است
و(۲) کنایه باشد از افتادن در مصیبت وگردش
روزگار. سند بحر بکار نمی خورد. ومعنی بیان
کرده اش اصلا ازین سند پیدا نمی شود اگر سند
دیگر بدست آید آنرا معنی (۳) قرار دهیم ودیگر کسی
از محقّقین فارسی زبان با او نیست ومعاصرین عجم
ساکت ومعنی (ب) حقیقی است وجا دارد که از ان
هم معنی دوم یعنی (۲) مبتلای مصیبت کردن پیدا
کنیم که موافق قیاس است ومعاصرین عجم برزبان
دارند (اردو) (الف) (۱) گردش میں آنا۔ پھرنا
(۲) گردش میں آنا۔ بقول آصفیہ چکّر میں آنا۔
تباہی یا مصیبت میں پھنسنا (۳) رونق دار
ہونا۔ رونق حاصل کرنا (ب) (۱) گردش میں
لانا۔ پھرانا (۲) مصیبت میں گرفتار کرنا۔

بگرداست | مقوله. بقول وارسته یعنی تباه
وضائع وبرابر گرد وغبار است (طغرا ع) ہوا
از عکس گلها سرخ وزرد است ٭ دل کشمیر در
پیشش بگرد است ٭ وفرماید که دل بفتح دال
تالابی است معروف در کشمیر. صاحبان بحر و
غیاث وانند همزبانش مؤلّف عرض کند که

موافق قیاس است فارسیان استعمال این بجای (ہیچ است و لاشئی) کنند۔ موحّدہ در اوّل این زائد است۔ فارسیان بدون موحّدہ ہم استعمال این بہ ہمین معنی می کنند بہار این را با مصدر (بگرد رفتن) آوردہ (اردو) گرد ہے۔ بقول آصفیہ (اردو) (محاورہ) بی حقیقت ہے۔ بے اصل ہے۔ کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ ناچیز محض ہے۔ ہیچ ہے۔ نقطہ مقابل نہیں ہے۔ ہمسری نہیں کرسکتا۔ ماند ہے۔ بے رونق ہے۔ ندہم ہے۔ مات ہے۔ عاجز ہے۔ شرمندہ ہے۔ نادم ہے۔ خجل ہے
(روشن ؎) دل کی تپش سے گرمی خورشید سرد ہے + سینہ اگر یہی ہے تو دوزخ بھی گرد ہے +
(میر تقی ؎) گرمی سے میری ابر کا ہنگامہ سرد ہے + آنکھیں اگر یہی ہیں تو دریا بھی گرد ہے +
(ناسخ ؎) کیا سنہری اسکی رنگت ہے کہ سونا سرد ہے + سامنے جب آگئے دینار و درہم گرد ہے +
(عارف ؎) مجنوں کو لوگ کہتے ہیں صحرانورد ہے + اک وہ تو کیا کہ خضر مرے آگے گرد ہے +

بگرد او نرسیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات با دنی مرتبۂ او نرسیدن
(خالص اصفہانی ؎) آنچنان می رمد زمن حشمش + کہ گردش ہمی رسد آہو + مؤلف عرض کند کہ چون تیز رو بگذرد در پس او گرد بلند می شود و کسی کہ در تعاقبش می آید چون بگرد او نرسد۔ تا بہ پیشتر دچہ رسد از ہمین است این مصدر و مراد ازین (۱) نرسیدن کسی بہ کسی و (۲) کنایہ از معنی اوّل الذکر با جملہ مصدر اصلی (گرد چیزی و کسی نرسیدن) است کہ می آید و اسناد این ہم از اہل زبان مذکور شود (اردو) گرد کو نہ پہنچنا۔ گرد کو نہ لگنا۔ بقول آصفیہ (۱) کسی تیز رفتار حیوان کے اسقدر پیچھے رہجانا کہ اسکی جو گرد چلنے میں اڑتی جاتی ہے اس تک بھی نہ پہنچنا۔ عاجز رہنا۔ تھک جانا۔ پیچھے رہجانا (۲) کچھ بھی مناسبت اور ہمسری نہ رکھنا کسی طرح مقابل اور روکش نہ ہو سکنا۔ برابر نہ ہو سکنا

مقابلہ نہ کرسکنا۔ نقطۂ مقابل نہ ہونا (سودا ؎)
غرض وہ گرم عناں ہوکے جب چمکتا ہے + نہیں
پہنچتی ہے برق اسکی گرد کو زنہار +

بگرد بودن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر
بالفتح بمعنی بودن بگردش۔ دیگر کسی از محققین
فارسی زبان ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند
کہ قریب بمعنی اوّل (بگرد آمدن) است مشتاق
سند استعمال می باشیم کہ مجرّد قول محقق ہند نزد
تسلیم محاورہ را کفایت نمی کند و معاصرین عجم
بر زبان ندارند (اردو) گردش میں رہنا۔

بگرد چیزی گردیدن | مصدر اصطلاحی۔
طواف آن کردن و قربان چیزے گردیدن و اطراف
چیزے گردیدن (صائب ؎) بگرد تربت روشنگران
دلیر مگرد + کہ ابر سینۂ خورشید را نسازد سرد +
(ولہ ؎) چون فلاخن بگرد خویش مگرد + ہرچہ
بر دل گران بدور انداز + مخفی مباد کہ فارسیان
(کسی) را داخل چیزی کنند و بلحاظ سند دوم
جا دارد کہ (بگرد کسی گردیدن) ہم قائم کنیم۔
(اردو) طواف کرنا۔ قربان ہونا۔ اطراف پھرنا

بگرد چیزی نرسیدن | مصدر اصطلاحی
ہمان بگرد او نرسیدن است کہ گذشت۔ بہار
ذکر این کردہ و صاحب انند نقل نگارش **مؤلف**
عرض کند کہ ما ہمدر آنجا اشارۂ اینہم کردہ ایم
(عبد اللطیف خان تنہا ؎) ہزار خندہ بگرد
کدورتم نرسد + بگو بغنچہ چہ خود را عبث خراب
کند + (محسن تاثیر ؎) خوابیدہ سبزۂ کہ ز خط
تو دیدہ ام + صد مخمل دو خوابہ بگردش نمی رسد
(اردو) دیکھو (بگرد او نرسیدن)۔

بگرد رسیدن | مصدر اصطلاحی۔ قریب کسی شدن
در مرتبہ و ہمین مصدر مثبت است کہ از ان (بگرد چیزی نرسیدن)
قائم شد و صراحت منفیش بر (بگرد او نرسیدن) گذشت (انوری
؎) من بگرد تو کے رسم چون باد را + آب
رویت پی کند ورد کوی تو + (ظہوری ؎)
ظہوری بگردم کجا می رسد + بفرسنگ از خویش

بگریختن + (اردو) گرد کو پہنچنا۔ دیکھو (بگرداو
نرسیدن) جس کا یہ مثبت ہے۔
(الف) **بگرد رفت** | مصدر اصطلاحی رو آرستہ
(ب) **بگرد رفتن** | ذکر الف گویہ کہ خراب
وتباہ شد (ظہوری ؎) ز داغ دل شدہ روشن
چراغ کوکب ما + بگرد رفت سحر پیش ظلمت
شب ما + (صائب ؎) خط غبار بوجہ حسن
تلافی کرد + اگر دو سلسلۂ مشکبار رفت بگرد +
صاحب غیاث نقل نگارش۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات
ذکر (ب) کردہ گوید کہ بمعنی برباد شدن (صائب
؎) از خط حلاوت لب جاناں بگرد رفت +
از جوش مور ایں شکرستاں بگرد رفت + بہار
برر (ب) نقل معنی مصدری (الف) کردہ در تعریفش
اتباع وارستہ می کند (صائب ؎) ز رفتن
دل تو خاکسار رفت بگرد + بنای صبر و شکیب
قرار رفت بگرد + صاحب انند نقل بردارش
مؤلف عرض کند کہ الف ماضی مطلق (ب)
وتعریف بیان کردہ صاحب تحقیق الاصطلاحات
بہتر از وارستہ و بہار کہ برباد شدن بہتر از خراب و
تباہ شدن است اگرچہ نتیجہ ہر دو یکی است (اردو)
(الف) برباد ہوا (ب) برباد ہونا۔

بگرد سر رفتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
خان آرزو در چراغ ہدایت مرادف (بگرد سر
گردیدن) بمعنی قربان شدن (وحید ؎) گفتی
نمی رود ز سر کوی را وحید + او میرود بگرد سرت
چوں نمیرود + و فرماید کہ اگر ایں معنی نبود ابہامے
کہ منظور شاعر و طرف لطف است از میان می رود
صاحبان بحر و بہار ہم ذکر ایں کردہ اند مؤلف
گوید کہ بحسب ثانی موافق قیاس است و معنی حقیقی
ایں طواف کردن است و کنایہ از قربان و فدا
شدن کہ گشتن و گردیدن اطراف چیزی عمل آنست صاحب انند ایں
را گرد سر فلاں رفتن نوشتہ) بخیال ما لفظ کسی بہتر از فلاں
است (اردو) قربان ہونا۔ بقول آصفیہ۔
تصدق ہونا۔ نثار ہونا۔ واری جانا۔ فدا ہونا

(عارف ؎) بیکار مرکے بھی تو نہ ہم خستہ تن ہوے + قربان تیرے اے بت ناوک فگن ہوے +۔

(الف) **بگرد سر گردیدن** مصادر اصطلاحی۔ بقول

(ب) **بگرد سر گشتن** صاحب بحر بکسر ثانی و بقول (خان آرزو در چراغ نذیل (بگرد سر رفتن) مرادفش سند استعمال پیش نہ شد۔ عیبی ندارد معاصرین عجم برزبان دارند (اردو) قربان ہونا۔ دیکھو بگرد سر رفتن۔

بگردش بقول روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی سیر و تفرّج است مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم بفتح اوّل و دوم برزبان دارند موافق قیاس است (اردو) سیر بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ گلگشت تفریح۔ (مومن ؎) مومن آؤ تمہیں بھی دکھلا دوں سیر بت خانہ میں خدائی کی +۔

بگردش آوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (نذیل (بگرد آوردن) مرادف اوست حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد۔ موافق قیاس است معاصرین عجم برزبان دارند (اردو) دیکھو بگرد آوردن۔

بگرد فلاں۔ اصطلاح۔ بہار نذکر این از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بفتح اوّل وکسر دوم بمعنی قربان فلاں (ملّا فوقی یزدی ؎) من بگرد جفتۂ نرم کلانش کز صفا + دیدہ صدرہ بر بروت آفتاب خاوری + (اردو) اس کے قربان۔ اُس پر فدا۔

بگرد فلاں چیز رسیدن مشکل است مقولہ بہار گوید وانند بدبنالش می پوید کہ در بیجا لفظ مشکل بمعنی نفی است یعنی کمال دور نیست از اب چیز (صائب ؎) منزل نقل مکان ماست اوج لامکاں + آسمانہا را بگرد ما رسیدن مشکل است + مؤلف عرض کند کہ ما بر (بگرد او نرسیدن) حقیقت این اصطلاح عرض کردہ ایم انچہ بہار نسبت لفظ مشکل صراحت کند ہیچ

است که معنی لفظی این مشکل را ظاہر می کند در لاادری ونفی اصلا پیدا نمی شود۔ مخفی مباد که در نفی ومشکل فرقی است بیّن۔ فتأمّل۔ فارسیان چون می خواہند که بمقابلۂ (الف) تفوّق (ب) بیان کنند نسبت (الف) این مقوله را استعمال می کنند (اردو) یہ اسکی گرد کو نہیں پہنچ سکتا۔ یہ اس سے بہت پیچھے ہے۔

بگرد فلاں رفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بکسر کاف فارسی ہماں (بگرد سر رفتن) که گذشت (اردو) دیکھو بگرد سر رفتن۔

بگردن فلاں اصطلاح۔ بہار وانند ش نقل نگار ہر دو از معنے ساکت و می فرمایند که اکثر استعمال این بالفاظ بار وخون ومنّت است وباغیر آن نیز آمده (حافظ شیراز ؎) منکه سر در نیاورم بدو کون + گردنم زیر بار منّت اوست + (محسن تاثیر ؎) ہرچند گل مسلّم خوبان گلشن است + گر چہره می شود بتو خونش بگردن است + لاادری ؎) ساق سیمین تو بلورین است + گر غلط گفته ام بگردن من + مؤلّف عرض کند که در سند خواجۂ شیراز (بگردن فلاں) مستعمل نیست بلکه (زیر بار بودن گردن) است نمی دانیم که محقق بانام ونشاں چه قسم تحقیق می کند وچرا از موضوع خود غافل۔ از کلام محسن (خون بگردن) واز سند لاادری (بگردن من) پیدا است مخفی مباد که (چیزی را بگردن کسی کردن) بر ذمّۂ او کردن است وبس۔ از ینکه خون وبار ومنّت بگردن است استعمال این ذوقی دارد باہر دو حاصل این است که بگردن کسی مستعمل شد بجای (بذمّۂ کسی) (اردو) فلاں کی گردن پر۔ فلاں کے ذمّے

بگردن کردن مصدر اصطلاحی۔ بہار و انند ش نقل نگار از تعریف این ساکت مؤلّف عرض کند که (بگردن کردن چیزی) بمعنی انداختن چیزے بگردن است (حافظ شیراز ؎) شنیده ام که سگاں را قلاده می بندی + چرا بگردن

حافظ نمی کنی رسنے ÷ (اردو) گردن میں ڈالنا - باندھنا ایضاً

(۳۵۰۶) **بگردون سرکشیدن** مصدر اصطلاحی - (۱) کنایہ از بلند شدن (۲) تفاخر و غرور کردن است (ظہوری ۔) خرمن خجلت بگردوں سرکشد ÷ گر ظہوری بادہ تخمی کہ کشت ÷ معاصرین عجم تصدیق معنی دوم می کنند ہر دو موافق قیاس (اردو) (۱) بلند ہونا (۲) آسمان پر دماغ رہنا - آسمان پر دماغ ہونا بقول امیر مغرور ہونا - فخر کرنا (بحر ۔) آسمان پر دماغ یار رہا ÷ کبھی جھک کر وہ سے لگا نہ ملا ÷ (امیر ۔) آسماں پر دماغ یار کا ہے ÷ خاکساروں پر التفات نہیں ÷

بگرس بقول خان آرزو در چراغ بفتح با و سکون کاف فارسی و رای مہملہ مفتوح وسین مہملہ نوعی از سقرلاط خوب کہ آب دراں کم سرایت کند و راستہ صراحت مزید کند کہ کلاہ بارانی ازاں سازند (زکی ہمدانی ۔) بارگاہ طرب بادہ پرستاں ابر است ÷ شفقی بگرس و بارانی باراں ابر است ÷ بہار گوید کہ کلاہ و بارانی ازاں سازند (ولہ ۔) پس از داغ جگر ہر لالہ را ÷ کلاہ بگرس گلگون دادند ÷ صاحب انند نقل نگارش صاحب بول چال بحوالہ معاصرین عجم گوید کہ بانات دورخی را نام است کہ آنرا ماہوت دورخہ ہم گویند **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و بس (اردو) ایک قسم کی دورخی بانات جس سے بارانی - ٹوپی بناتے ہیں جس میں پانی کا اثر نہیں ہوتا مؤنث

(۳۵۰۸) **بگرہ بستن آب** مصدر اصطلاحی - کنایہ باشد از (۱) رونق آوردن در چیزی بہ تکلف و (۲) کار مشکل تر کردن - معاصرین عجم معنی دوم را بر زبان دارند و استعمال معنی اول در کلام متقدمین بنظر آمدہ (صائب ۔) ترا کہ دست و دلی ہست قطرہ بفشان ÷ کہ چوں گہر بگرہ بستہ اند آب مرا ÷ (اردو) (۱) کوشش کے ساتھ کسی چیز میں رونق پیدا کرنا (۲) بہت مشکل کام کرنا -

بگری بقول ناصری بکسر اول و دوم و سوم امر است بگریہ کردن و فرماید کہ بحذف با گری نیز گویند

صاحب انند نقلش برداشتہ (ریحانی طوسی سہ) بگری ای ابر و بخند ای برق تا ای تند ریزا
تا مگر باز این جہان آرند فریخ نوبہار ÷ مؤلف عرض کند کہ گرییدن مصدر یست کہ می آید وگری
امر حاضرش بہر دو تحتانی آخرہ و این مزید علیہ و مخفف آں بزیادت موحدہ در اوّل و حذف
یک تحتانی از آخر۔ بعضے برانند کہ مزید علیہ امر حاضر گریستن است و نمی دانند کہ امر حاضرش گریس
است۔ اندرینصورت باید کہ این را بحذف سین مہملہ آخر گیریم و اصل آنست کہ فارسیان
در محاورۂ خود استعمال امر حاضر گرییدن بیشتر می کنند۔ و محققین مصادر ہند نژاد غور بر حقیقت
نمی کنند (گریدن) مصدری نیامدہ کہ این را تعلق بدو کنیم (اردو) رو۔ رونا کا امر حاضر۔

بگریبان سرکشیدن مصدر اصطلاحی۔ (۳۵۰۹)
(۱) بمعنی مخفی کردن سر بگریبان و (۲) غور و فکر کردن (صائب سہ) صائب زبرگ ریز بر فیض نوبہار ÷ چون غنچہ ہر کہ سر بگریبان کشیدہ است
(اردو) (۱) اپنے سر کو گریبان میں چھپانا۔ (۲) گریبان میں منہ ڈالنا۔ بقول آصفیہ۔ سر جھکا کر تامّل کرنا۔ گردن جھکا کر غور کرنا۔ دیکھو بر آوردن سر بجیب۔

بگرزادہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر بمعنی امیرزادہ و رئیس و شریف
مؤلف عرض کند کہ مرکب است از ہماں بگ کہ گذشت (اردو) امیرزادہ۔ مذکر۔ رئیس۔ شریف۔

بگرہ مہتاب پیمودن مصدر اصطلاحی۔ (۳۵۱۰)
کار بیکار و بیہودہ و بی نتیجہ کردن است کہ مہتاب را بگز پیمودن و از نتیجہ آگاہ شدن ممکن نیست (انوری سہ) خردزان تیرہ شد الحق پس انگہ گفت با من ہم ÷ بگز مہتاب پیمائی بگل خورشید اندائی ÷ (اردو) ہوا مٹھی میں بند کرنا (دیکھو آب بپرویزن پیمودن)۔

بگسل (الف) بقول برہان بکسر

(ب) **بگسلانیدن** اوّل وسین بی نقطه و سکون ثانی و لام امر (برگسستن) واز هم جدا کردن و فرماید که این لفظ را جائی استعمال کنند که ممکن بود و این معنی در چیزهای دیگر بطریق حقیقت است و در انسان و مردمان بطریق مجاز یعنی ترک اختلاط و آشنائی کن ـ صاحب ناصری هم ذکر این کرده (منوچهری ـ خطاب به اسپ خود گوید) بیابان در نورد و کوه بگذار ❊ منازلها بکوب و راه بگسل ❊ (ناصر خسرو ـ) کشتی است جهان چو رفت رفتی تو ❊ ورمی نزدی طمع او و بگسل ❊ (وله ـ) حبل ایزد حیدر است او را بگیر ❊ وز فلان و بو فلان بگسل خیال ❊ و فرماید که معنی بریدن نیز در شواهد بالا ثابت می شود و بمجاز بمعنی ترک اختلاط و آشنائی کردن و صفت ترک کننده نیز آمده (ب) بقول بحر بالکسر گسستن یعنی (۱) بریدن و (۲) از هم جدا کردن و (۳) شکستن و (۴) سست گردانیدن کامل التصریف و مضارع این بگسلاند **مؤلف** عرض کند که بای اوّل زائد ولیکن گسلانیدن بدون موحده مستعمل نیست اگرچه موافق قیاس است و گسلیدن به همین معانی می آید اگرچه نظائر لازم این معلوم می شود ولیکن آں هم مرادف این است ـ قیاس تقاضای آں می کند که گسلانیدن را بجایش قائم کنیم که اصلست و این مزید علیه آں صراحت ماخذ این بر بسلانیدن گذشت ـ معنی دوم اصل است و معنی اوّل و سوم و چهارم مجازش بالجمله الف امر حاضر (ب) شامل بر همه معانی (ب) انچه محقق اوّل الذکر الف را متعلق به (برگسستن) داند غلط کرده است (اردو) الف امر حاضر ہے (ب) کا (ب) (۱) کاٹنا ـ (۲) جدا کرنا (۳) توڑنا (۴) سست کرنا ـ

بگسیخته بقول شمس بضم با و یای فارسی قطع کرده و گسسته **مؤلف** عرض کند که گسیختن مصدریست که بجایش می آید مرادف بگسلانیدن که گذشت صراحت ماخذش هم در انجا کنیم در ینجا

ہمین قدر کافی است کہ گسیختہ اسم مفعول آنست باہمہ معانیش و این مزید علیہ آن بزیادت موحّدہ در اوّلش ضرورت نداشت کہ مثل اسم جامد این را قائم کنند (اردو) دیکھو گسیختن جو مرادف ہے گسلانیدن کا یہ اُسی کا اسم مفعول ہے۔

بگفتار آوردن استعمال - بمعنی حقیقی یعنی کسی را آمادہ گفتگو کردن (صائب ؎) مستمع صاحب سخن را بر سر کار آورد ٭ غنچۂ خاموش بلبل را بگفتار آورد ٭ (اردو) بات کرنے پر آمادہ کرنا۔ کھلوانا۔

بگفتار رشتہ مغز از سر کنم ۔ بگفت کسان مغز در سر کنم صاحب مؤیّد این را بطور مقولہ قائم کردہ گوید کہ یعنی بگفتار رشتہ سخن را سر ایم و بگفتار دیگران خاموش باشم - این است در نسخۂ مطبوعہ مطبع نولکشور و در دیگر نسخ قلمی مؤیّد در مصرع اوّل بجای (مغز از سر کنم) (مغز را تر کنم) نوشتہ و ہمین است اصل الفاظ شعر و تصحیف مطبع نولکشور ولیکن این مقولہ عجم نیست و ہر دو از این شعر قابل اخذ است (مغز تر کردن) و (مغز در سر کردن) و این ہر دو مصادر اصطلاحی بجایش می آید در ردیف میم و وای بر صاحب مؤیّد کہ برای تائید فضلا از موضوع خود قدم بیرون می نہد و این را در ردیف موحّدہ می آورد و مقولہ نام نہد و از نقل شعر نظامی باخفای نام سخن می سراید - عجبی نیست کہ بضمن تائید فضلا امتحان شان می گیرد (اردو) قابل ترجمہ دیکھو (مغز را تر کردن) اور (مغز در سر کردن)۔

بگفتن آتش - دہن نمی سوزد مثل - صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بجائی زنند کہ مقصود شان از نقل سخن باشد یعنی چون کسی نظر بر قبح قولش احتراز کند می گویند کہ (نقل کفر کفر نباشد) و استعمال این مثل ہم می کنند

مقصود شان ہمین قدر است کہ اگر نام آتش بر
زبان گیرند دہن نمی سوزد و اگر کفر کسی را نقل
کنند۔ ناقل آں کافر نمی شود (اردو) ذکر
میں (نقل کفر کفر نباشد) اوس موقع پر مستعمل
ہے۔ جب کہ کوئی شخص کسی کے قول قبیح کا
ذکر اپنی زبان سے کرنے میں تامّل کرے۔

(الف) **بگل آفتاب اندودن** | مصادر اصطلاحی
(ب) **بگل آفتاب پوشیدن** | صاحبان (۳۵۱۲)
شمس و مؤیّد و ہفت ذکر الف کردہ و استعمال
ب در کلام انوری یافتہ می شود کہ مرادف
(الف) است و الف ہمان است کہ بر آفتاب
بگل اندودن) گذشت (انوری ے) لیکن
بگل آفتاب چوں پوشم ٭ چوں پشت چو ماہ
نو دوتا دارم ٭ (اردو) الف و ب۔ دیکھو
آفتاب بگل اندودن۔

(۳۵۱۳) **بگل بر آوردن در** | مصدر اصطلاحی
بند کردن در بہ گل باشد (صائب ے)
برا درند بر دنش در بہشت بگل ٭ میان
ما و تو ہر کس حجاب می گیرد ٭ مؤلّف
عرض کند کہ (بر آوردن در) بجایش
گذشت و ایں متعلّق است بہ ہماں
(اردو) دروازہ مٹّی سے بند کرنا۔

(۳۵۱۴) **بگل خورشید اندودن** | مصدر اصطلاحی
مرادف ہماں (بگل آفتاب اندودن) کہ
گذشت و سند ایں بر (بگل مہتاب پیمودن)
گذشت (اردو) دیکھو آفتاب بگل اندودن

(۳۵۱۵) **بگل خورشید پنہاں کردن** | مصدر اصطلاحی
مرادف مصدر گذشتہ (انوری ے) بر من
از خورشید ہم پیدا تر است ٭ کاں بگل خورشید
پنہاں می کنم ٭ (اردو) دیکھو آفتاب
بگل اندودن۔

بگل در ندارد | مقولہ۔ بقول شمس یعنی
بقالب ندارد دیگر کسی از محقّقین فارسی زبان
ذکر ایں نکردہ گِل بمعنی قالب ہم نیامدہ و

معاصرین عجم هم بر زبان ندارند۔ پس بدون سند استعمال این را تسلیم نه کنیم که محقق هند نژاد را دائما از بی تحقیقے کار می گیرد (اردو) قالب میں نہیں ہے۔ نہیں رکھتا ہے۔

(۳۵۱۵) **بگل رفتن پا** استعمال (۱) رفتن پای در گل بمعنی حقیقی و (۲) کنایه از طاقت رفتار نماندن و معذور از رفتار شدن (صائب ؎) چون بگل رفت ترا پای بدل دست گذار ٭ این حنا نیست که شب بندی و بکشائی صبح ٭ (اردو) کیچڑ میں پھنسنا۔ بقول آصفیه (۱) دلدل میں دھنسنا (۲) کسی مصیبت یا دقّت میں گھرنا (آتش ؎) مجھے دیوانے کی زنجیر سے آواز آتی ہے ٭ وہ کیچڑ میں پھنسا ہے جو ہے آب و گل کے زندان میں ٭۔

(۳۵۱۶) **بگل فرو شدن پای** مصدر اصطلاحی۔ درماندن پای در گل و قوّت رفتار باقی نماندن و معذور شدن از رفتار۔ موافق قیاس است (صائب ؎) نی روم به بهشت برین ز خانهٔ خویش ٭ بگل فرو شده پایم ز آستانهٔ خویش ٭ (اردو) کیچڑ میں پاؤں پھنس جانا۔ چل نه سکنا۔

(۱) **بگل گرفتن** مصدر اصطلاحی۔ بقول رشیدی خس پوش کردن۔ صاحب برهان می فرماید که کنایه از خس پوش کردن و مخفی نمودن است۔ صاحبان مؤید و هفت و بحر و سراج هم ذکر این کرده اند و بعض ازانها صراحت کسر اوّل هم فرموده اند صاحب بحر........ (۲) **بگل گرفتن مزار** را بضمّ کاف فارسی هم قائم کرده گوید که بمعنی پوشیدن گور به گلهاست و صاحب شمس ذکر (بگل می گرفت) بمعنی ماضی استمراری نعت (۱) کرده مؤلّف عرض کند که (بگل گرفتن چیزی) مصدر عام است و (بگل گرفتن مزار) مصدر خاص و محاوره فارسیان به تخصیص مزار است بهر دو اعراب (اردو) (۱) خسپوش کرنا۔ گھانس میں چھپانا۔

(۲) پھولوں میں چھپانا جیسے قبر کو پھولوں میں چھپانا۔

بگلو بستن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف برگردن انگندن **مؤلّف** عرض کند کہ مشتاق سندی تا شنیم کہ از زبان معاصرین عجم نشنیدیم و دیگر محققین فارسی زبان از ین ساکت (اردو) دیکھو برگردن انگندن۔

بگجم بقول برہان و انند مرادف ہمان بجم کہ بکاف عربی گذشت۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد **مؤلّف** عرض کند کہ مبدّل ہمان بجم است چنانکہ کند و گند و صراحت ماخذ بر بقم کردہ ایم کہ بقاف عوض کاف ضم کورشد (اردو) دیکھو بقم کے پہلے معنے

بگمار بقول سروری بکسر با معنی مستولی کن (رشید وطواط ؂) باز گرداں ز حرب لشکر خویش ؛ بر دل از لہو لشکری بگمار ؛ **مؤلّف** عرض کند کہ امر حاضر مصدر گماردن است کہ بجای خورش می آید و محققین مصادر این را امر حاضر گماشتن قرار دادہ اند وصراحت کافی بجایش کنیم درین جا ہمیں قدر کافی است کہ موحّدہ در اوّل این زائد و ضرورت نداشت کہ سروری این را بطور اسم جامد جا دہد گمان غالب است کہ او اسم جامد خیال کرد (اردو) دیکھو مصدر گماردن۔ یہ اسکا امر حاضر ہے

(الف) **بگماز** بقول سروری باکاف فارسی و میم بروزن پرواز۔ (۱) شراب را گویند (فردوسی ؂) نوازندہ چنگ در چنگ چنگ ؛ ز دل بردہ بگماز چون زنگ رنگ ؛ و فرماید کہ در فرہنگ بمعنی (۲) پیالہ نیز آوردہ (اخسیکتی ؂) ای مہر ضیا بخش برآ از خاور ؛ بگماز نشاط نوش بر روی قمر ؛ (فردوسی ؂) تو با این سواران بس ارجمند ؛ بیارای دل را بہ بگماز چند ؛ و گوید کہ صاحب شرفنامہ و میرزا ابراہیم بمعنی (۳) غم و اندوہ و (۴) مہانی آوردہ اند و این خلاف جمہور است۔ صاحب جہانگیری باوّل مکسور و ثانی زدہ بذکر معنی اوّل و دوم گوید کہ (۵) بمعنی شراب خوردن ہم (فردوسی ؂) بہ بگماز بنشست پیروز شاہ ؛ ہمیدون بزرگان ایران

سیاہ ۂ و فرماید کہ (بگماز کردن) کنایہ از مجلس شراب داشتن است (فردوسی ؎) یکی بزم سام
انگہی ساز کرد ۂ سہ روز اندراں بزم بگماز کرد ۂ صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل می فرماید کہ
(بگماز چند) بمعنی شراب چند عبارت از پیالۂ چند است و (بگماز کرد) یعنی بزم شراب داشت۔
صاحب برہان بالحصر ذکر ہمہ معانی کردہ۔ صاحب ناصری بذکر جملہ معانی بالا معنی سوم وچہارم
را بحوالۂ برہان نقل کند و صاحب جامع ذکر ہر پنج معانی بصراحت کند۔ صاحب مؤید (در نسخۂ
مطبوعہ مطبع نولکشور) بذکر معنی اوّل و سوم وچہارم۔ بحوالۂ صاحب تنبیہ گوید (۶) نوعی از ابریشم
کمینہ ہم کہ آنرا بوشہ نام است وقیل بمعانی شراب (الخ) و در دیگر نسخ قلمی مؤید ذکر معنی ششم نیست
بلکہ ایں معنی بعد لفظ بگماز بر (بلا بہ قز) نوشتہ۔ تصرف مطبع نولکشور بیش نباشد کہ تہر کہ
(بلا بہ قز) تعریفش را بذیل بگماز آوردہ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ معنی اوّل حقیقی است
و بمعنی مہمانی شراب و پیالہ از عالم قہوہ باشد کہ بمعنی قہوہ خانہ مستعمل و (دو بادہ) و (سہ بادہ)
بمعنی دو ظرف بادہ بطریق ذکر مظروف و ارادۂ ظرف۔ و فرماید کہ انچہ بمعنی شراب خوردن
نوشتہ اند ارادہ ازاں بزم شراب است و بس **مؤلف** عرض کند کہ ہر پنج معانی را تسلیم کنیم
باعتماد جامع کہ صاحب زبان است و معنی اوّل را حقیقی دانیم بمعنی شراب و اصل آں بخمار بود۔ مرکب
از خمار عربی با بائے معیت بمعنی چیزی کہ با او خمار است۔ کنایہ باشد از شراب۔ در محاورۂ زبان
خای معجمہ با کاف فارسی بدل شدہ چنانکہ فرسخ و (فرسنگ بزیادت نون) و رای مہملہ بدل شد
بہ زای ہوّز۔ چنانکہ برغ و بزغ۔ یکی از معاصرین عجم می فرماید کہ اسم جامد فارسی قدیم بہ زای
فارسی (بگماژ) شنیدہ ایم (واللہ اعلم) بالجملہ ایں معنی اوّل اسم جامد فارسی قدیم است و معنی

دوم مجاز آں چنانکہ خان آرزو تعریفش کردہ ودر کلام اخسیکتی بگماز بمعنی اوّل ہم تواں گرفت و در کلام فردوسی کہ بذیل معنی دوم نقل شدہ اگر بگماز را بدون اضافت خوانیم و چند را بمعنی چندے گیریم معنی اوّل ہم درست میشود۔ و معنی سوم ہم مجاز معنی اوّل است کہ خمار شراب کم از غم واندوہ نیست و معنی چہارم ہم مجاز اوّل کہ اکثر در مہمانی عجم شراب می باشد۔ حالا عرض می شود نسبت معنی پنجم۔ از کلام فردوسی کہ بہ ذیل معنی پنجم منقول است مصدر اصطلاحی (بہ بگماز نشستن) مستعمل کہ بمعنی شراب خوردن وشراب نوشی کردن است۔ وانچہ جہانگیری (بگماز کردن) را بمعنی مجلس شراب داشتن از کلام فردوسی پیدا کردہ است ہم درست ونتیجہ مصدر مرکّب است در محاورۂ زبان باجملہ

(ب) **بگماز کردن**	بمعانئے کہ در اسناد بالا گذشت از ملحقات ہمین بگماز است۔ صاحبان برہان
(ج) **بگماز نوشیدن**	وہفت وبحر ہم ذکر (ب) کردہ اند (**اردو**) (الف) (۱) شراب۔ مؤنّث

(۲) پیالہ شراب۔ جام شراب۔ ساغر شراب۔ مذکّر (۳) غم واندوہ۔ مذکّر (۴) مہمانی۔ مؤنّث (۵) شراب خواری۔ مؤنّث (ب) محفل شراب قائم کرنا۔ (ج) شراب پینا۔

بگند بقول برہان بفتح اوّل وثانی وسکون نون ودال ابجد بمعنی آشیاں کہ جا ومکان مرغان باشد۔ صاحبان ناصری وجامع واننذ ذکرایں کردہ اند۔ صاحب سفرنگ بشرح شصت وششمی فقرہ (نامہ سوم شت شای کلیو) ایں را لغت ژندو پاژند بمعنی مطلق جا ومقام گفتہ مؤلّف عرض کند کہ تخصیص با آشیاں مرغاں مجاز آں باشد اسم جامد فارسی قدیم است وبس۔ مخفی مباد کہ صاحب برہان برلفظ کُنَد بکاف عربی بدون موحّدہ گوید کہ در ترکی زبان دیہہ را گویند۔ صاحب کنز ہم ذکرایں کردہ۔ پس عجبی نیست کہ فارسیاں از ہمین لغت ترکی زبان کاف عربی را بفارسی بدل کردہ

بزیادت موحّدہ مفرسی بدین معنی قرار دادہ باشند۔ صاحبان قواعد فارسی برای این تبدیل ہمین لفظ را بسند آوردہ اند (اردو) آشیاں و آشیانہ بقول امیر آشیانہ سے مشتق معلوم ہوتا ہے جس کے معنے دری میں پرند کا انڈا۔ مذکر۔ پرندوں کا گھر جسے گھوسلا کہتے ہیں (اس کا تفصیلی بیان آشیان پر گزرا)

بگنک / **بگنگ** بقول سروری بحوالۂ فرہنگ بہ کاف اوّل فارسی بروزن مردک حیوان دم بریدہ۔ صاحبان برہان وہفت وانند ذکر این کردہ اند وصاحبان ناصری وجہانگیری) وجامع ورشیدی این را بہر دو کاف فارسی آوردہ اند وخان آرزو گوید کہ آنچہ برہان این را بکسر اوّل بروزن درنگ آوردہ مصحف است **مؤلّف** عرض کند کہ ہمین لغت بہر دو کاف عربی بجایش گذشت جز این نیست کہ این مبدّل آن باشد کہ کاف عربی بفارسی بدل میشود چنانکہ کَند وگَند (اردو) دیکھو بکنک۔

بگنی بقول سروری بفتح با وسکون کاف فارسی وکسر نون نوعی از شراب کہ آنرا نبید خوانند (استاد طیان ؎) است گشتم ز جرعہ بگنی ٭ شد مزاجم ز بنگ مستغنی ٭ وفرماید کہ ببای فارسی ہم آمدہ۔ صاحب جہانگیری می فرماید کہ شرابی است کہ از برنج وجو وارزن وامثال آن سازند (مولوی معنوی ؎) بخور بی قلقل وکوزہ مئی کو نشکند روزہ ٭ نہ زانگور است ونز شیرہ نہ از بگنی نہ از خُم ٭ صاحبان رشیدی ومصطلحات وبرہان وبہار وہفت وانند وناصری وجامع ومؤیّد وسراج ہم ذکر این کردہ اند **مؤلّف** عرض کند کہ اصل این پگینی بود بہ بای فارسی بزیادت تحتانی بعد کاف فارسی مرکّب از پگین ویای نسبت۔ پگین بروزن بقین بلغت ژند وپازند ارزن را نام است وآن غلہ ایست کہ گذشت پس معنی لفظی این منسوب بہ غلّہ ارزن وکنایہ از شرابی کہ از ارزن ساختہ میشود وانچہ شراب ہای برنجی وجوی را ہم بہ ہمین اسم موسوم کردند مجاز است

وبس (اردو) ایک خاص قسم کی شراب جسکو عربی میں نبیذ کہتے ہیں جو کنگنی اور چاول اور جو سے بنائی جاتی ہے

بگوش آمدن مصدر اصطلاحی - بقول بہار مرادف (بگوش خوردن) یعنی شنیدہ شدن (میرزا جلال الدین اسیر شہرستانی ؎) نالۂ زنجیری آید بگوش ✤ آشنائی حلقہ بر درمی زند ✤ (نظامی ؎) عتاب عروساں نیاید بگوش ✤ صراحی تہی گشت وساقی خموش ✤ (صائب ؎) زہر نوال عشاق کی بگوش آید ✤ زعندلیب مگر نالۂ بگوش آید ✤ (ظہوری ؎) بسان مار بر خویش از غم ضحاک بپیچیدم ✤ حکایت ہای اہل پند ہر گاہم بگوش آمد ✤ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) آواز کان میں آنا - بقول امیر مینائی دنیا (نصیر ؎) تیشۂ فرہاد کی آواز آئی کان میں ✤ اس دل دیوانہ نے جس سنگ پر پہلو کیا ✤ -

بگوش جان شنیدن مصدر اصطلاحی - بتوجہ وبطوع ورغبت شنیدن (انوری ؎) ناز تو بطبع دل بر پدیم ✤ راز تو بگوش جان شنیدیم ✤ (اردو) جان ودل سے سننا - توجّہ کے ساتھ سُننا -

بگوش خوردن مصدر اصطلاحی - بقول بہار مرادف بگوش آمدن کہ گذشت - صاحبان بحر وانند ہم ذکر این کردہ اند (حکیم زلالی ؎) چو این رازی بگوش غزنوی خورد ✤ سرش غوطہ بخون دل فرو برد ✤ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) دیکھو بگوش آمدن -

بگوش دل شنیدن مصدر اصطلاحی بقول بہار وانندش نقل نگار - شنیدن بحسن عقیدت وخلوص وارادت مؤلف عرض کند کہ مرادف (بگوش جان شنیدن) کہ گذشت (شیخ شیراز ؎) پند سعدی بگوش دل بشنو ✤ رہ چنین است مرد باش وبرو ✤ (اردو) دیکھو بگوش جان شنیدن -

بگوش رسانیدن مصدر اصطلاحی -

بقول بہار مرادف (بگوش زدن) بمعنی شنوانیدن
مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد از رسانیدن
خبری بگوش۔ مرادف معنی اول (بگوش زدن)
کہ می آید (اردو) سماعت تک پہنچانا۔ سنوانا۔

بگوش زدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار (۱) مرادف (بگوش کشیدن) بمعنی شنوانیدن
(ملا فوقی یزدی ے) واعظ مزن بگوش من افسانۂ
بہشت * کاواز این دہل بمن از دور میرسد *
(ولہ ے) مژدۂ عیش بگوشم می زند دوران لی *
باورم ناید کہ نبود ہیچ بر چیز اعتماد * مؤلف
عرض کند کہ از معاصرین عجم بہ تحقیق پیوست کہ استعمال
این (۲) اکثر بمعنی لازم است یعنی مرادف
بگوش خوردن چنانکہ گویند کہ "این خبر بگوشم
زد" (اردو) (۱) دیکھو بگوش رسانیدن۔
(۲) دیکھو بگوش خوردن۔

بگوش کسی حلقہ کشیدن | مصدر اصطلاحی۔
عبید و غلام قرار دادنش (صائب ے) خط
عذار تو خورشید را بدام کشید * ز ہالہ حلقہ بگوش
سہ تمام کشید * (ظہوری ے) چہ حلقہ ہا کہ بجا
طرہ بر سر ہم * کجاست بخت کز انہا یکے بگوش
کشم * **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ است کہ
مولایان سلف در گوش غلامان خود بر سبیل علامت
غلامی حلقۂ از مس یا طلا یا نقرہ می کردند و
از ہمین عمل شان این اصطلاح قرار یافت
(اردو) کسی کو اپنا غلام بنانا۔

(الف) **بگوش کشیدن** | مصدر اصطلاحی
بقول بہار و انند مثل نقل نگار مرادف بگوش
زدن بمعنی شنوانیدن (مخلص کاشی ے) حیف
باشد پند گفتن با نصیحت ناشنو * این دُر
یکتا چرا باید بگوش کر کشید * (حکیم زلالی ے)
بگوشش عقد گوہر ہا کشیدم * چو باد صبح
بر گل می وزیدم * (نعمت خان عالی ے)
ز شعر خود غزلی تازہ بدہ عالی * با این بہار
صدائی بگوش یار کشم * ز میر معصوم کاشی

۵) زبس ضعیف شدم در خزاں گلستاں را پذ
بگوش صفیری کہ در بہار کشم + مؤلف عرض
کند کہ ایں مصدر عام بمعنی (کردن در گوش)
باشد و بس اگر استعمال ایں با لفظ حلقہ شود معنی
خاص دارد چنانکہ در مصدر گذشتہ گذشت۔
و مخصوص کاشی استعمال ہمیں مصدر عام با دُر کیا گز
است و معنی آں کشیدن گوہر در گوش است
و بس و ہمچنیں حکیم زلالی استعمال ایں کردہ است
البتہ ظہوری ....

(ب) **بگوش کشیدن حکایت** را معنی
شنوانیدن حکایت آوردہ و ہمچنیں خان عالی....

(ج) **بگوش کشیدن صدا** را بہ معنی شنوانیدن
و رساندن آواز بگوش استعمال کردہ است و
در میر سعدم کاشی (کشیدن صفیر) بمعنی کردن
صفیر آوردہ پس صاحب اللیلی بہار است کہ
باستناد ایں ہمہ اشعار امتیاز در معنی نمی کند

نزاکت معنی را از دست می دہد۔ فتامل۔
(اردو) (الف) دیکھو بگوش زدن (ب)
حکایت سُنانا۔ (ج) سُنانا۔

بگوش ہوش شنیدن مصدر اصطلاحی بقول
انند مرادف بگوش دل شنیدن کہ بجایش مذکور ظہوری
۵) بگوش ہوش شنیدم حکایت رخصت
صبر نہادم سجل بیزاری + مؤلف عرض کند
کہ اگرچہ بہار در مصرع اوّل (بگوش ہوش کشیدم)
نقل کردہ و لیکن عیبی ندارد کہ موافق قیاس است
و معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) دیکھو بگوش دل شنیدن

بگہ بقول رشیدی و انند و ناصری و سراج مرادف بگاہ
چنانکہ گویند بگہ خیزی کردہ یعنی بوقت برخاست و دیگر بیگہ کرد
مؤلف عرض کند کہ حقیقت (بگاہ) بجایش گذشت
جز ایں نیست کہ ایں مخفف آں است بحذف
الف چنانکہ راہ و رہ و ... (اردو)
دیکھو بگاہ۔

(الف) **بگہ امن** (ب) بقول مؤید (در نسخہ مطبوعہ مطبع نولکشور) سنگ شکن را گویند

(ب) بگھان که بهندی آں راگُهتی نام است و(ج) مرادف آں و در نسخهٔ قلمی بعوض

(ج) بگهیان (ج) ذکرِ الف کرده بزیادت میم بعد الف و قبل از نون و صاحب انند در

(ج) تحتانی بعد ہای ہوّز و قبل الف آورده ذکر (ب) ہم کند و متّفق بانسخه نولکشور است۔
صاحب محیط ذکر ایں نکرد و دیر گُلتهی ہرچه نوشته است نقلش بر بگهان و بکهائن کرده ایم۔
یکی از معاصرین عجم گوید که ما (الف) راشنیده ایم که در فارسی قدیم حسب القلّت رامی گفتند و (ب)
مخفّف آں باشد۔ مخفی مباد که صاحب مؤیّد الف و ب را ذیل لغات فرس آورده و (ج) نتیجه
تصحیف مطبع نولکشور باشد و بس۔ بالجمله الف را اسم جامد فارسی قدیم دانیم و (ب) مخفّفش و
(ج) چیزی نیست۔ مخفی مباد که بگهان و بگهاین به کاف عربی به ہمیں معنی گذشت۔ پس (ب)
را مبدّل بگهان دانیم یا آنرا مبدّل ایں که کاف فارسی بعربی و بالعکس آں بدل می شود چنانکه
کند و گند و انچه در (الف) میم عوض تحتانی قائم شده جا دارد که آنرا ہم مبدّل بگهاین خیال
کنیم که به کاف تازی مذکور شد۔ اندرینصورت تبدیل تحتانی با میم یا بالعکس آں خلاف قیاس
می نماید که از نظر ما نگذشت و متّفنین فارسی زباں ہم ذکر ایں نکرده اند و ازینکه محقّقین زباندان
ازیں لغات سکوت ورزیده اند و صاحب مفردات طب ہم ذکر ایں نکرد تحقیق مزید نسبت ایں
لغت دشوار است۔ (اردو) دیکھو بکھان۔

بگیارق بقول انند بالکسر و ضم رای مهمله لغت فارسی است (۱) نام امیر و (۲) بمعنی غلامان
ایک صاحب۔ صاحب غیاث ذکر ایں بحوالهٔ لطائف اللغات کرده مؤلّف عرض کند که دیگر
محقّقین فرس و اہل زبان ازیں ساکت۔ معاصرین عجم ہم برزبان ندارند و معاصرین ترکی ایں را

لغت ترکی زبان گویند۔ اگرچہ صاحبان کنز و لغات ترکی ذکر ایں نکردہ اند۔ ولیکن از ترکیب لفظ بگ با یارق قیاس می خواہد کہ لغت ترکی باشد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) (۱) امیر۔ مذکر (۲) ایک مولی کے غلام۔ مذکر۔

(الف) **بگیر آمدن** مصادر اصطلاحی۔

(ب) **بگیر آوردن** (ب) بقول بہار بدست آوردن چنانچہ گویند "فلاں چیز بگیر آوردم یا فلاں شخص بگیر من آمد" صاحب انند نقلش بر داشتہ۔ اگرچہ دیگر محققین فارسی زبان ازیں ساکت اند ولیکن معاصرین عجم بر زبان دارند و (الف) بیشتر مستعمل کہ لازم ایں است چنانکہ از معاصرین عجم شنیدہ ایم گویند کہ "آں چیز بگیر من نیامد" یعنی بدست و حاصل نشد۔ مخفی مبادکہ (گرفت و گیر) حاصل بالمصدر گرفتن است کہ بجایش می آید و مصدر گرفتن مرکب از گرفت و علامت مصدر تن باشد کہ صراحت کامل بجایش کنیم و مصدر (گیردن) اگرچہ متروک است ولیکن امر حاضرش گیر بر زبان و محققین مصادر گیر را امر حاضر گرفتن دانستہ اند ولیکن نہ چنانست۔ بلکہ امر گیردن است کہ مرکب باشد از اسم مصدر گیر د۔ علامت مصدر دن و متعدی ہمین است گیرانیدن کہ بجایش می آید۔ معاصرین عجم از ہمین اسم مصدر گیر۔ مصدر مرکب (گیر آمدن) بر زبان دارند و ایں ہر دو مصدر زیر بحث مزید علیہ است بزیادت موحدہ در اوّلش و (گیرودار) کہ بجایش می آید از ہمین لغت گیر است و بس۔ صراحت کامل ہر یکی بجایش مذکور شود (اردو) (الف) قبضہ میں آنا۔ حاصل ہونا۔ ہاتھ آنا (ب) قبضہ میں لانا۔ حاصل کرنا۔

موحّدہ با لام

بل بقول سروری بکسر با (۱) بمعنی بہل و بگذار (حکیم سنائی ے) بل تا کف پای تو بوسیم ٭ انگار کہ مہر لا نکائیم ٭ (شرف شفروہ ے) مراگوئی بگو حال دل خویش ٭ دلت خونی شود بل تا نگوئیم ٭ صاحب جہانگیری گوید کہ مخفف بہل است صاحب برہان ہم ذکر ایں کرد و صاحبان جامع و ناصری سراج ہم ایں را آوردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ ہلیدن مصدر یست کہ بجا یش می آید و امر حاضرش ہل و مزید علیہ آں بزیادت موحّدہ بہل و ایں مخفف آں است بحذف ہای ہوز۔ قول سروری و ناصری و جامع کہ از اہل زبانند اعتبار را شاید و موافق قیاس است (اردو) چھوڑدے ہلیدن کا امر حاضر۔

(۲) بل۔ بقول جہانگیری و جامع باوّل مضموم احمق و نادان کہ آنرا ابتاری ابلہ گویند (مولوی معنوی ے) من بلم خود را اگر زخمی زدم ہر خود زدم ٭ در بطرّاری ربودم رخت طرّاری چہ شد ٭ **مؤلف** عرض کند کہ بعض از معاصرین عجم گویند کہ مخفف بو الہوس است کہ فارسیان استعمالش کردہ اند و لغت فارسی زبان نیست ولیکن میتوانیم مفرس گفت۔ اگر از خیال شان کہ تحقیقی زائد دارد قطع نظر ہم کنیم۔ باعتبار صاحب جامع کہ از اہل زبانست توانیم قیاس کرد کہ اسم جامد فارسی زبان است و جا دارد کہ مخفف و مفرس ابلہ گیریم کہ بقول منتخب لغت عرب است بالضم جمع ابلہ یعنی نادان یا مخفف و مفرس آبلہ بای حالی در تفریس ایں تاملے می نماید۔ (اردو) نادان۔ احمق۔ مذکر۔

(۳) بل۔ بقول جہانگیری و برہان و جامع باوّل مضموم بمعنی بسیار چنانکہ بلہوس و بلکامہ یعنی

بسیار ہوس و بسیار کام صاحب رشیدی می فرماید کہ مفرد مستعمل نشدہ (زرود گی ص) در پیش خود
آں ہجر چو بلکامہ نہم * پروین زسر شک دیدہ بر جامہ نہم * فرماید کہ بعضے گفتہ اند کہ صحیح
بوالہوس و بوالکامہ است و ایں از باب کنیت ہاست کہ در محاورات عرب مستعمل است بمعنی
ملازم شئی پس بوالہوس و بوالکامہ کسی کہ ملازم ہوس و کام خود باشد چنانکہ عرب ابوتراب و
ابوالفضل و مانند آں گویند و مراد مقارنت و ملازمت تراب و فضل و مانند آں کنند۔ چنانکہ
در فرہنگ سامانی گفتہ و حق آنست کہ در فرس ایں اعتبارات بعید است و در عربی صحیح۔ با آنکہ
بلکلجک و بلغاک و امثال آں کہ بیشتر می آید ازیں است چہ اعتبار کنیت در انہا درست نیست
امّا بلفندہ کہ در فرہنگ برای ایں معنی شاہد آوردہ درست نیست چہ بلفندہ بکسر باست مخفف
بیلفندہ بمعنی بیندوختہ چنانکہ سامانی گفتہ کہ الفندہ اندوختہ و چوں حرف باء بداں مقارن
شود الف بیا بدل گردد (انتہی) صاحب ناصری ہم متفق با صراحت رشیدی۔ خان آرزو در
سراج ذکر قول رشیدی کردہ کہ بوالہوس را فارسی شمردن خطاست زیرا کہ ہوس در عربی بمعنی
عشق است و چوں عشق را با ہدار و خاص خصوصاً مجازی را از امراض سودائی و دماغی شمردہ اند
آنرا ہوس گویند و بنابراں کیمیا گراں را اہل ہوس خوانند یعنی در جنون اندازندہ مردم۔ و لہذا
بوالہوس بالف و لام دیدہ شدہ۔ ہر جا دیدہ شد بر سم الخط۔ بالکامہ وغیرہ ابای تمام دارد
و توجیہ بعضے مذکور ہرچند الف و لام از راہ تفنن بعضی فارسیان عربی دانی با الفاظ فارسی آوردہ
چنانچہ استاد در دیش والہ ہروی در مثنوی کہ مقابل تحفۃ العراقین خاقانی گفتہ گوید (ص)
تا مہر تو گشت نورافشاں * ذوالخورشید ہست خدا یسانں * در تصرف دیگر آنکہ خورشید را بالف

ونون کہ علامت صیغہ تثنیہ است آوردہ ونیز از متاخران نعمت خان عالی المخاطب بہ دانشمند خان
کہ در فضائل وکمالات وزبان دانی او ہیچ کس را شک نیست گوید کہ (ع) گل مگر لاف انا الیار
زدہ در گلشن ÷ بر سر دار خیال سر منصور کنم ÷ پس آنچہ بعضے از متاخران برین مصرع میرزا عبد القادر
بیدل مرحوم (ع) النوید آفتاب عالم تاب ÷ اعتراض دارند از قلت تدبر است وبالآخر
فرماید کہ نزد مؤلف فقیر چیز دیگر مقرر است وآن آنست کہ این قسم تصرفات کمیاب بر قادر
سخن کہ بہ پایہ اُستادی رسد جائز است ونو مشق را گو کہ عراقی یا خراسانی باشد درست نیست
(انتہیٰ) مؤلف عرض کند کہ صاحب جامع محقق اہل زبان ومعتبر تر از خان آرزو است و
آنچہ دربارہ زبان خود گفتہ اعتبارش کنیم وبُل را اسم جامد فارسی زبان دانیم وبلہوس را (بدون
واو بعد موحدہ وبدون الف لام) فارسی دانیم وضرورت ندارد کہ با (بوالہوس) عربی مقابلہ
وبحثی کنیم کہ ہیچ ضرورت دخل معقولات وطبع آزمائی بتردید محاورۂ اہل زبان نیست آنچہ
خان آرزو نسبت بعض محاورات فرس (کہ بقاعدۂ عرب الف لام بروز یادہ کردہ اند) بحثی کردہ
ضرورت آن نیست کہ نسبت محاورہ شان از قیاس کار گیریم۔ کتب لغت پابند وابستۂ زبان
است نہ بالعکس این۔ اگر والہ ہروی (ذو الخورشیدین) نوشت تفنن نباشد واگر خان عالی
(انا الیار) گفت غلط نیست وآنچہ خان آرزو این قسم استعمال را مخصوص استادان کند ودیگران
را ازین قسم استعمال منع می فرماید نمی دانیم کہ طنبورہ چہ می سراید۔ ہر چہ قابل لحاظ است ہمین
قدر کہ ماورای الفاظ مستعملۂ مذکورۂ بالا بر بنیاد قیاس دیگر لغات عرب را باین تصرف استعمال
نکنیم ولیکن اگر (ذو الخورشیدین) و (انا الیار) را در کلام فارسی خود بسند بالا استعمال کنیم عیبے نباشد

و این قسم استعمال را تفنّن نام نهادن کار خان آرزو است او نمی داند که فارسیان در زبان خود بر سبیل تفریس در لغات عرب چقدر تصرف ها کرده اند (اردو) بہت۔ دیکھو بسیار۔

(۴) بل۔ بقول برہان و جامع بفتح اول و سکون ثانی پاشنۂ پا۔ صاحب ناصری بذکر این از فردوسی سند آورده (ف) دریغ آن بر و برز و بالای تو* رکیب دراز و بل و پای تو*

خان آرزو در سراج بذکر قول برہان گوید که این خطاست و صحیح بدینمعنی ببای فارسی است و فرماید که طوسی پگت بکاف فارسی بدینمعنی آورده آن نیز تصحیف و صحیح بلام است مؤلف عرض کند که آنچه به بای فارسی بدین معنی می آید بالکسر است عیبی ندارد که آنرا اسم جامد فارسی زبان گیریم و این را مبدّل آن چنانکه تپ و تب و تبدیل اعراب نتیجه لب و لہجۂ مقامی است۔ و جا دارد که این را مخفّف معنی دوم بسل گوئیم به حذف سین مہملہ که به ہمین معنی گذشت و پل را که به بای فارسی می آید مبدّل این دانیم (اردو) پاشنہ دیکھو بسل کے دوسرے معنے

(۵) بل۔ بقول برہان بفتح اول و سکون ثانی در عربی اثبات بعد اثبات مؤلف عرض کند که فارسیان استعمال این کنند و از ینکه بدین معنی بلفظی دیگر در فارسی زبان یافته نمیشود ذکر این داخل موضوع ماست و استعمال این با کاف هم می شود یعنی بلکه۔ مخفی مباد که در فارسی زبان استعمال این برای تاکید اثبات می شود چنانکه گویند" نه ہمین قدر بل چنان و چنین" و صراحت مزید بلکه بجایش کنیم (اردو) بلکہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ حرف ترقی و اضراب۔ دیکھو بلکہ

(۶) بل۔ بقول برہان بفتح اول و سکون ثانی نام میوه ایست در ہندوستان شبیه به به ایران و آنرا انار ہندی هم گویند و بشیرازی بل شیرین و بعربی طرثوث و بقول بعض میوه که به بزرگی

آلوچہ باشد و درخت آں بدرخت زرد آلوی ماند صاحب جامع برمیوۂ ہند قانع وخان آرزو
در سراج می فرماید کہ اغلب کہ ایں لفظ ہندی باشد لیکن در ہندی ببیل بیای مجہول خوانند
و می تواند کہ از عالم توافق زبان بود و قاعدۂ توافق آنست کہ لفظی کہ در ہر دو زبان آمدہ اگر
مخصوص ہند باشد بی تکلّف آں لفظ ہندیست کہ فارسیاں نیز استعمال کردہ اند و اگر مخصوص
نبود از عالم اشتراک زبان است و توافق لساں۔ (انتہیٰ) **مؤلّف** عرض کند کہ حقیقت ایں
برمعنی اوّل ابل گذشت (اردو) دیکھو ابل کے پہلے معنے۔

بلا بقول خان آرزو در چراغ لفظ عربیست بمعنی معروف و فارسیان بمعنی (۱) بسیار نیز آرند
چنانچہ (سلیمؔ) طالع شہرت پروانہ بلا شد در عشق ٭ ورنہ بی تابی دل از ہمہ کس می آید ٭
بہار گوید کہ (۲) بالفتح زحمت و مکروہ۔ بلیّہ و بلیّات جمع آں و فارسیان (۳) بمعنی امر غریب و کار
بسیار عمدہ فوق الطاقۃ و (۴) ستم نیز استعمال کنند چنانچہ لفظ قیامت و ہمچنیں (چہ بلا) و
(چہ قیامت) بہ ہمیں معنی اما بمعنی سوم بالفظ کردن (مخفی مباد کہ در نسخۂ قدیم بہار ذکر معنی چہارم نیست)
(باقر کاشیؔ) نہ مجنوں داشت ایں ہمت نہ فرہاد ٭ تکلّف برطرف باقر بلا کرد ٭ و فرماید
کہ بمعنی دوم بالفظ باریدن و بر سر کسی آوردن و جنبیدن و ریختن و شدن و کشیدن مستعمل و با
لفظ برچیدن و گردانیدن کنایہ از دور کردن وی بود صاحب انند نقل نگارش **مؤلّف**
عرض کند کہ استعمال ایں در ملحقات می آید و بہ تحقیق ما (۵) بہ موحّدۂ مکسور بمعنی بدون و بغیر
است کہ موحّدہ برلای عربی زیادہ کردہ اند۔ چنانکہ بلا تاخیر و بلا تحاشی کہ می آید (اردو)
(۱) بلا۔ بقول آصفیہ۔ صفت میں ازحد نہایت (۲) مصیبت۔ آفت۔ مؤنّث۔ قہر۔ غضب

مذکر۔ (۳) کلمۂ تعریف و تعجب۔ نہایت چست۔ چالاک آدمی۔ قیامت غضب جیسے وہ اس کام میں بلا ہے (۴) ستم۔ مذکر (۵) بِلا۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ بغیر۔ سوا۔ بن (یہاں باے جارہ بمعنی معیت یا زائد ہے) جیسے بلا تردد۔ بلا تامل۔

بلا آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بمعنی دوم است یعنی نازل شدن بلا کسی (حزنی اصفہانی ۵) جاناں ز تو بر سرم بلا می آید + وز تو بدلم تیر جفا می آید + (اردو) بلا نازل ہونا۔

بلا آوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی بذکر از یں از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ متعدی مصدر گزشتہ مصیبت آوردن بر کسی و بستہ ای مصیبت کردنش متعلق بمعنی دوم بلا (ظہوری ۵) صد بلا مرہم آوردش بر سر بہ زخم تیری کہ از کمان تو نیست + (ولہ ۵) آں بلاہا ہمہ دل بر سر من می آرد + بدرش می کنم از سینہ بجرات سوگند + (اردو) بلا لانا۔ بلا نازل کرنا۔

بلا افتادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف بلا آمدن است کہ گزشت (اشرف مازندرانی ۵) سرمہ مست بخونخواری چشمت افزود + چوں سیہ مست شود ترک بلا می افتد + (اردو) دیکھو بلا آمدن۔

بلا اندوختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیاں (عشق بلا اندوزم) گفتہ اند و از ہمین استعمال شان۔ صاحب آصفی ایں مصدر را قائم کردہ است۔ بخیال ما تخصیص استعمال تعمیم را نمی پسندد معنی لفظی ایں جمع کردن بلا و مرادف (بلا آوردن) است و بس (اشرف قزوینی ۵) عشق می گویم و جاں میدہم ای وای کہ من + چہ بلا عاشق ایں عشق بلا اندوزم + متعلق بہ معنی

دوم بلا باشد (اردو) دیکھو بلا آوردن ۔

بلا انگیختن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلّف عرض کند کہ بمعنی مصیبت و بلا آوردن و برپا کردن آفت و مصیبت باشد متعلّق بہ معنی دوم بلا (قاسمی گونابادی ؎) زطوق آں یکی پرچم آویختہ * بلائی زہر سوی انگیختہ * (اردو) بلا لانا ۔ آفت برپا کرنا

بلا باریدن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلّف عرض کند کہ بمعنی نازل شدن بلا مرادف بلا آمدن است (کلیم ہمدانی ؎) از در و دیوار می بارد بلا در راہ عشق * یک سر ابم پیش رو نامہ کہ طوفانی نداشت (اردو) بلا نازل ہونا ۔ دیکھو بلا آمدن ۔

بلا بالا اصطلاحی ۔ بقول بہار از اسامی محبوب است ۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ ذکر ایں کردہ مؤلّف عرض کند کہ متعلّق بمعنی سوم بلا ۔ اسم فاعل ترکیبی است یعنی قدّی بکمال غرابت و خوبی دارندہ ۔ اگرچہ موافق قیاس است ولیکن طالب سند استعمال می باشیم کہ از نظر ما نگذشت (اردو) معشوق کا نام جیسے سروقد ۔ سروقامت ۔

بلا بر آمدن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلّف عرض کند کہ متعلّق بہ معنی سوم بلاست (فیّاض ؎) فیّاض کہ سرحلقۂ رندان جہاں بود * آ چہ بلا زاہد ستور برآمد * (اردو) بلا کا ثابت ہو نکلنا جیسے " فن سپہ گری ہیں وہ بلا کا مشّاق نکلا "

بلا بر چیدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول آصفی کنایہ از دور کردن آں (اشرف مازندرانی ؎) رفتہ از گل چیدنش خاری بدست و میرود * خار خار دل کہ بر چیند بلای دست او * مؤلّف عرض کند کہ از ہمین سند اشرف (بر چید کسی بلای دیگری) ہم پیدا است (اردو) بلا دور کرنا ۔ اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے کسی اور کی بلا اپنے سر لینا ۔

بلا بر سر آمدن استعمال ۔ مرادف

گذشت (ظهوری ؎) زدیم بر سر من گرچه صد
بلا آمد * گناه با همه در گردن دل افتاده است *
(اردو) بلا سر پر آنا۔ دیکھو بلا آمدن۔

بلا بسر رسانیدن مصدر اصطلاحی۔ مرادف
بلا آوردن است که گذشت (انوری ؎) هرچند
رسانید بلا ها بسر من * یارب مرسان هیچ بلائی بسر
او * (اردو) دیکھو بلا آوردن۔

بلایه بقول سروری بلام و بای دوم نیز تازی
بوزن فتاده (۱) زن نابکار و فحّاش (استاد کسائی
؎) کس بسگ اندفگن که کیر کسائی * نیز نگاید کس
زنان بلایه * و فرماید که شیخ عطار بجای بای دوم یای
حطّی آورده صاحب برهان گوید که بکسر اوّل بر وزن
گلایه بمعنی هرزه گوی و نابکار و فاسق و بدکاره و فحّاش
باشد و فرماید که این لفظ را بیشتر بر زنان اطلاق
کنند و (۲) بتضرع و چاپلوسی سخن کردن را نیز گویند
و گوید که بعضے بمعنی اوّل بجای بای ابجد یای حطّی هم آورده
اند۔ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید که بمعنی دوم
بفتح باشد چه لابه بحذف با بمعنی عجز و انکسار
است (ع) بلابه گفتمش ای روز من چو زلف تو
تار * صاحب جامع هم ذکر هردو معنی کرده۔ خان
آرزو در سراج گوید که تحقیق اینست که بلایه به
تحتانی بوزن گرایه بمعنی هرزه و نابکار است
وزن بدکاره را برای همین گویند و به هر چیز ضایع
نیز اطلاق کنند و بمعنی دوم لابه است نه بلابه
مؤلف عرض کند که صاحبان تحقیق که از
اهل زبان باشند معنی اوّل را به موحده چهارم تسلیم کنند
پس این را مبدّل بلایه دانیم که به تحتانی چهارم
می آید یا آنرا مبدّل این که تبدیل موحده با تحتانی
آمده چنانکه بالبوس و بالیوس۔ قول سروری و
ناصری و جامع معتبر تر از خان آرزو است و جز این
نباشد که های نسبت بر آخر لفظ بلای زیاده شده
که مزید علیه بلا است۔ معنی لفظی این کسی که منسوب
به بلاست و کنایه از نابکار و فحّاش و شک نیست
که بمعنی دوم لابه اصل است و موحده در اوّلش

زائد محققین بالا غور بر استعمالش نکردہ اند و بلابہ
را بہ موحدہ اوّل اسم جامد دانستہ اند (اردو) (۱)
فاحشہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی اسم مؤنث۔ بدکار
عورت۔ بیسوا۔ قحبہ۔ چھنال (مونث) دختر
رز سے تو ہرگز نہ ملونگا ساقی ؛ کیونکہ وہ فاحشہ
ہر ایک سے جا لپٹتی ہے ؛ (۲) دیکھو لابہ۔

بلابہ قز اصطلاح۔ بقول شمس در لغت فارسی
نوعی از ابریشم کمینہ کہ آنرا پوسشہ گویند۔ و در
سکندری بادامہ **مؤلف** عرض کند کہ غیر
از صاحب شمس دیگر کسی از محققین فارسی
زبان ذکر این نکرد و معاصرین عجم برزبان
ندارند۔ بادامہ بمعنی جلسے از ابریشم بر معنی مفتش
گذشت و پوسشہ بمعنی مطلق پردہ بجایش
می آید۔ می دانیم کہ محقق بی تحقیق اینمعنی را از
کجا پیدا کرد و ماخذش چیست و قز بمعنی ابریشم
خام بد قماش بجایش می آید و معنی بلابہ بجایش
مذکور شد۔ پس معنی ترکیبی این ابریشم خام ناکارہ
وضائع اگرچہ موافق قیاس است ولیکن بدون
سند استعمال اعتبار را نشاید۔ مخفی مباد کہ بعض
صاحبان لغت این را بہ تحتانی چہارم عوض
موحدہ آوردہ اند چنانکہ می آید اگر سند استعمال
این پیش شود این را مبدل آن دانیم (اردو)
ایک ہلکے قسم کا ابریشم۔ مذکر۔

(الف) بلا پروردن مصدر اصطلاحی
(ب) بلا پروردہ صاحب آصفی ذکر
(الف) کردہ از معنی ساکت و سند استعمال پیش
نکرد و بحوالہ بہار بسندش ذکر (ب) می کند و
بہار بر (ب) گوید کہ مرادف (بلاجوی) از
اسمای معشوق است و در نسخۂ دیگرش از اسمای
عاشق و سندی پیش نکرد و صاحب انند نقل نگارش
مؤلف عرض کند کہ (الف) بمعنی حقیقی
دفع بلا کردن و بلا را جا دادن و پروردن
میتوان گرفت و برای معنی معشوق بیان کردہ
بہار مشتاق سند استعمال می باشیم کہ از نظر ما

بگذشت و معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ محرّرقول بہار اعتبار را نشاید و قول نقل نگارش بکار نیاید (اردو) الف بلا کو یا للا (ب) بلا پرور عاشق اور معشوق کا نام۔

آوردن۔ تصرف فارسیان است صاحبان غیاث و انند ذکر این گویند کہ تقسیم تصرف در املای تمنّا ہم شدہ کہ تمنّی را تمنّا کردند مؤلّف عرض کند کہ متعلق بہ معنی پنجم بلاست

(الف) بلا تاخیر (ب) بلا تحاشی — استعمال۔ الف بکسر اوّل بمعنی حقیقی بدون تاخیر و بعجلت۔ صاحب یوسف سراج این را بہمین معنی استعمال کردہ و (ب) بقول بحر بکسر اوّل و شین معجمہ بی درنگ و بی اجتناب و بی یکسو شدن و فرماید کہ بفتح شین معجمہ بجای یای تحتانی الف

(اردو) (الف) بلا تاخیر بمعنی بغیر تاخیر کے۔ جلد کہہ سکتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے (بلا توقف) کا ذکر فرمایا ہے۔ بمعنی بلا تامل۔ جلد (ب) بے تحاشا بقول آصفیہ مضطربانہ۔ بے تابانہ۔ جیسے بے تحاشا بھاگنا۔ بے سوچے سمجھے۔ بے دھڑک۔ بلا تامل۔ جیسے ’’ بے تحاشا مار بیٹھنا۔

بلاج بقول سروری بعد از موحّدہ لام بوزن علاج (۱) بوریائی کہ در مسجد ہا افگنند۔ صاحب جہانگیری گوید کہ بالفتح (۲) لوخ را گویند و آن گیاہیست کہ ازان بوریا بافند۔ صاحب رشیدی متّفق با جہانگیری۔ صاحب برہان ذکر ہر دو معنی کند۔ بدین تعمیم کہ معنی اوّل را با مسجد مخصوص نمی کند صاحبان ناصری و جامع ہمزبانش مؤلّف عرض کند کہ صاحب انند این را لغت فارسی گفتہ بعضے از معاصرین عجم۔ برانند کہ برگ درخت بلاز را بر سبیل تبدیل بلاج کردہ اند چنانکہ سوز و سوج۔ ہمانا این موافق قیاس می نماید یا ئی حالی معنی دوم اصل است و معنی اوّل با تعمیم بیان کردہ۔ صاحبان زبان مجاز آن (اردو) (۱) بوریا۔ بقول آصفیہ۔ فارسی اسم

چٹائی ۔ حصیر (۲) درخت بلاز کا پتا جس سے بوریئے بنائے جاتے ہیں ۔ مذکر ۔

بلا جستن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان (بلاجو) را کہ اسم فاعل ترکیبی است بصفت طبع استعمال کردہ اند ۔ از ہمین استعمال محقق ہند نژاد این مصدر را قائم کردہ است اگرچہ موافق قیاس ولیکن استعمال دیگر مشتقات این از نظر ما نگذشتہ (ملا حیاتی ۔ ۵) چشم ز خوبان گلفشان دل ہمدم آہ و فغان ✤ طبع بلا جو ہچنان باشد پریشان ماتم ✤ مخفی مباد کہ (بلاجو) بجای خود می آید (اردو) بلا سے پر لینا ۔

دیکھو بلا آمدن و بر سر آمدن ۔

بلا جوی اصطلاح ۔ بقول بہار و انندش نقل نگار از اسمای معشوق است و در نسخۂ دیگرش از اسمای عاشق مؤلف عرض کند کہ قیاس می خواہد کہ عاشق را بدین اسم موسوم کنیم مشتاق سند استعمال می باشیم برای معشوق و این ہمان است کہ اشارۂ آن بر بلا جستن کردہ ایم ۔ مخفی مباد کہ تحتانی آخرہ زائد باشد و (بلا جو) اسم فاعل ترکیبی و (جو) امر حاضر جوئیدن است و بس (اردو) بلا جو ۔ اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو ہمیشہ نزول بلا کا خواہاں ہو یعنی عاشق ۔ محاورۂ اردو میں بلا جو ۔ معشوق کا نام نہیں ہے بمعشوق ۔ مذکر ۔

بلا جنبیدن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ حرکت کردن بلا یعنی بر سر آمدنش (باقر کاشی ۔ ۵) چون زلف تو از صبا بجنبد ✤ از ہیبت آن بلا بجنبد ✤ (اردو) بلا حرکت کرنا ۔

(الف) **بلا چین** اصطلاح ۔ بقول بہار و انندش نقل نگار ۔ بجیم فارسی کنایہ از صدقہ و قربانی (ملا فوقی یزدی ۔ ۵) شکر می سند لب او را بلا چین ✤ کہ حرفش بود ہچون نام شیرین ✤ مؤلف

عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی قربان نه قربانی
بهار بر معنی شعر و ترکیب لفظی غور نکرد و نقل نگارش راه
به پی نبرد مخفی مباد که از سند فوقی ....
(ب) **بلاچیں شدن** بمعنی قربان و فدا شدن
پیدا است (اردو) الف قربان - مذکّر - فدا - مؤنث
(ب) قربان ہونا - فدا ہونا -

بلاخاستن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند که
مرادف (بلا بر سر آمدن) که گذشت (خسرو ؎)
بہوش آں خال را بہر خدا از دیدۂ مردم * که بسکیں
مرغ را غافل بلا از دانه می خیزد * (اردو) دیکھو
بلا بر سر آمدن -

بلاخواستن استعمال - صاحب آصفی ذکر این
کرده از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند که خواہش
بلا کردن است بمعنی حقیقی (ابوالفرج رونی ؎)
ای عشق بخویشتن بلا خواسته ام * انگه که ترا
آرزو خواسته ام * (سعدی ع) الا تا نخواهی
بلا بر حسود * (اردو) بلا چاہنا -

بلا داشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این
کرده از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند که عجیب و
غریب بودن و بمجاز مجاز اثر داشتن (حزین اصفہانی
؎) از کوہی غم آواز حزینی که شنیدی * نالیدن
دل بود ندانم چه بلا داشت * (اردو) بلا ہونا -
جیسے آواز تھی یا بلا تھی جس نے سُنی بیخود ہوا -

بلادر بقول سروری بحوالۂ نسخۂ میرزا (۱)
درختی مشهور و (۲) پیرایه عروساں که از زر سازند
و بحوالۂ مؤیّد گوید که بمعنی زرینه که عروس بر سر
بندد و (۳) نوعی از بار درخت هم (امیر خسرو
؎۲) بسته بلا در همه در سر بلا * داده به بیهوشی
عالم صلا * و فرماید که (بلا دور) باضافه واو
هم آمده - صاحب جہانگیری نذکر (بلادر و
بلادور) با اوّل مفتوح و دال مضموم نذکر معنی
اوّل گوید که نام درختیست که در دواها بکار برند
و آنرا بہندی بهلاوه و بهیله گویند و این دارو

در بلادر هندی شود و نسبت معنی دوم می فرماید که زرینه و پیرایه باشد که زنان بپوشند. و بقول بعض نام پیرایه که زنان بر سر بندند. صاحب رشیدی همزبانش صاحب برهان. ذکر هر سه معنی کرده اینقدر صراحت نسبت معنی سوم کند که بار رهمان درخت را نام است که ذکرش بمعنی اوّل گذشت. صاحب ناصری باتّفاق برهان (بلادور) را که بجایش می آید بمعنی دوم مخصوص کرده. صاحب جامع هم ذکر هر سه معنی می فرماید خان آرزو در سراج نذکر معنی سوم گوید که بار درختی و فرماید که بعربی هم به همین معنی مشهور است برین تقدیر بوزن مساجد باید و گوید که در برهان بوزن بهادر آورده. مؤیّد این است که بعضے بلادور باضافه واو نیز به همین معنی آورده اند و نیز نام پیرایه ایست که زنان بر سر بندند. ظاهراً مشابهت به بلادر داشته باشد و گوید که در برهان بمعنی مطلق پیرایه آورده و آن خطاست (انتهی)

مؤلّف عرض کند که صاحب سوار السبیل این را بمعنی سوم معرّب گفته. پس تحقّق که لغت عربی نباشد و بقول محقّقین زباندان اعنی سروری و ناصری و جامع و برهان لغت فارسی است بمعنی سوم و قوی از معاصرین عجم گویند که زنان عجم این بار درخت را بر سراپای کسی تصدّق کنند که اندیشهٔ زخم چشم دارد و به عقیدهٔ ایشان از این رسم بلای چشم دور می شود از ینجاست که به (بلادور) موسوم شده و بلادر بحذف واو مخفّف آن. پس معنی اوّل همین باشد که درخت بلادر را به بلادر موسوم [illegible] معنی دوم هم قول معاصرین است که نقاب زر که بر روی عروس می اندازند مقصود از آن هم همین قدر که نگاه ناظرین به چهرهٔ عروس نیفتد و بلای چشم زخم از او دور باشد و به همین وجه این سربند موسوم شد به بلادور و بلادر بحذف واو مخفّفش. مخفی مباد که حقیقت این معنی سوم به مفرد یا گذشت (اردو) (۱) بهلادے کا درخت

مذکر (۲) وہ قشقہ جو دلہنوں کے منہ پر باندھا جاتا ہے۔
مذکر۔ (۳) دیکھو انقردیا۔

بلادری بقول ملحقات برہان (۱) نوعی از معجون باشد کہ از بلادر ترتیب دہند۔ صاحبان ہفت و موتید ہم ذکر این کردہ اند و صاحب شمس گوید کہ بضمّ دال مہملہ عربی و (۲) شرابیکہ از بلادر سازند۔ صاحب ہفت این را بفتح اوّل وضمّ دال گوید
مؤلّف عرض کند کہ تحتانی آخرہ برای نسبت است و بس۔ معاصرین عجم تصدیق ہر دو معنی می کنند (اردو) بلادری (۱) معجون اور (۲) شراب کی قسم ہے جو بھلاوے سے بنائی جاتی ہے۔ مؤنث۔

بلادستہ اصطلاح۔ بقول شمس لغت فارسی است (۱) بمعنی گندہ دہن شدن و (۲) گندگی خاطر
مؤلّف عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت و موافق قیاس ہم نیست جادارد کہ بر (بلادست) ہای نسبت یا زائد گیریم اندرین صورت ہم معنی بیان کردہ صاحب شمس را با این تعلّق نباشد کہ گندگی دہن و پراگندگی خاطر را بلادست یا بلادستہ گوییم بای حال بدون سند استعمال اسم جامدش نہ گوییم (اردو) (۱) گندہ دہن۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ وہ شخص جس کے منہ سے بدبو آئے۔ شکنج۔ بہا ستور (انتہی) بس گندہ دہنی معنی اوّل کا ترجمہ ہے (۲) پریشانی (پراگندگی خاطر۔ مؤنث۔

بلادلچسپ اصطلاح۔ بمعنی بسیار دلچسپ (ظہوری ؎) واغ از داد خالت چہ بلا دلچسپ است + آہ از جلوۂ قدرت چہ بلا موزون است +
معلوم می شود کہ خان آرزو در چراغ ہدایت معنی اوّل لفظ بلا ازہمین قسم استعمال قائم کردہ است ولیکن بخیال ما این متعلّق بہ معنی سوم بلاہم و نتیجۂ آن بسیار یعنی معنی لفظی این (عجیب دلچسپ) یعنی بسیار دلچسپ باشد و ہمین معنی باشد در (چہ بلا موزون) کہ در مصرع دوم ظہوری است (اردو) بلا کا دلچسپ یعنی

(۱۲۲۱)

بہت دل چسپ۔

بلادور صاحبان جہانگیری و رشیدی و برہان و سروری و ہفت و جامع ذکر ایں کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ ہماں (بلاُر) است کہ گذشت و صراحت ماخذ ایں ہمدانجا کردہ ایم کہ ایں اصل است و آں مخفف ایں (اردو) دیکھو بلادُر۔

بلادہ بقول سروری بروزن فتادہ فاسق و بدکار (شمس فخری ؎) چناں ایمن شد از عدلت کہ برخاست ❊ زگیتی فتنۂ درد و بلادہ ❊ (استاد رودکی ؎) ہر آں کریم کہ فرزند او بلادہ بود ❊ شگفت باشد اگر از گناہ سادہ بود ❊ و فرماید کہ در نسخۂ حلیمی بمعنی مفسد آمدہ صاحبان جہانگیری و رشیدی و جامع ہم ذکر ایں کردہ اند۔ صاحب ناصری گوید کہ ہماں بلایہ است کہ مرقوم شد و صاحب برہان فرماید کہ بفتح اوّل و بکسر اوّل ہم آمدہ خان آرزو در سراج ذکر ہر دو اعراب بیان کردہ برہان می فرماید کہ لیکن بہای موحدہ بمعنی گذشت **مؤلف** عرض کند کہ مقصودش جز ایں نباشد کہ دال مہملہ عوض موحدہ را صحیح ندانند و ما بر اعتبار صاحب سروری و جامع و ناصری کہ از اہل زبانند۔ ایں را مبدّل آں دانیم کہ موحدہ بدل شد بدال چنانکہ بالان و دالان و انچہ در انجا تخصیص استعمال برای زنان در معنی اوّل است درینجا باقی نماند و صراحت ماخذش ہم در انجا کردہ ایم بالجملہ ایں مرادف و مبدّلش بمعنی اوّل است بہ تعمیم کہ اشارۂ آں در انجا ہم شد (اردو) فاسق۔ بقول آصفیہ۔ بدکار۔ بدکردار۔ زانی۔ بدراہ۔ گنہگار۔ بدذات۔

بلادیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مبتلا و گرفتار شدن است (اصفہانی ؎) در جلوہ گاہ دوست شفائی فتادگاں ❊ غیر از بلا ازاں قد بالاچہ دیدہ اند ❊ (اردو) مبتلا ہونا۔

بلا ہونا - بلامیں گرفتار رہونا -

بلاذوق | بفتح اول معنی بسیار ذوق متعلق بہ معنی اول بلاست از قبیل ر بلا دحبیب) کہ حقیقت ایں قسم استعمال ہم در انجا مذکور شد (ظہوری ۔ع) چہ بلاذوق کہ در عشق و غریبی بود است ۔ خاک غربت و غربت ہرجا وطنیست (اردو) بلا کا ذوق ۔ مذکر ۔

(۳۵۲۲)

بلار | بقول برہان بفتح اول بروزن بہار آذر بویہ باشد و آں بیخ خاریست کہ اشنان گویند اگر با سرکہ بسانید و بر دار الثعلب طلا کنند مفید باشد ۔ صاحبان ناصری و جامع وہفت و انند ہم ذکر ایں کردہ اند و بلال ہم بدیں معنی می آید چنانکہ صاحب جامع اشارۂ آں کردہ ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ ہماں اشنان کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ صراحت ایں بر اشنان کردہ ایم و بر آذر بویہ اشارۂ فلار گذشت کہ اسم ایں در عربی زبان است و ایں مبدل آں ۔ چنانکہ نوزیدن و بروزیدن و انچہ بہ لام آخر عوض رای مہملہ می آید مبدل ایں چنانکہ چنار و چنال (اردو) دیکھو (آذر بویہ) و (اشنان) ۔

بلارج | بقول برہان بفتح اول وچہارم پرندہ ایست کہ آنرا لگ لگ خوانند ۔ صاحبان ناصری وہفت و جامع و انند ہم ذکر ایں کردہ اند ۔ صاحب سوار السبیل ایں را معرب گفتہ فرماید کہ اسم ایں بہ یونانی پلارگوس است بفارسی لگ لگ صاحب محیط گوید کہ اسم لقلق است و برلق لق فرماید کہ معرب لگ لگ و برلگ لگ گوید کہ اسم فارسی از جملۂ طیور معروفہ بزرگ جثہ کہ در اوائل ربیع می آید ۔ خوراک آں حشرات و خبائث ۔ گرم و خشک در آخر سوم و خوردن گوشت آں جہت فالج و لقوہ و خدر و ریاح غلیظہ و برودت مستحکمہ در اعضا و ضعف باہ و جذام و سموم گزندگان نافع (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ جزیں نیست کہ فارسیان استعمال معرب کردہ اند

لغت فارسی نیست (اردو) لگ لگ ایک بڑے
قامت کے پرند کا فارسی نام ہے جسکو عربی
میں لق لق کہتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے اسکا
ذکر نہیں کیا لیکن لقلقہ کے ذیل میں بطور حاشیہ
لکھا ہے کہ عربی میں لقلقہ لکلک پرند کے زور
کے ساتھ بولنے کو کہتے ہیں۔

بلا رسیدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ
بمعنی حقیقی بر سر آمدن بلاست مرادف (بلا بر
سر آمدن) کہ گذشت (جمالی اصفہانی ۵) بر من
نماند ہیچ بلائی و زحمتی + کز جور دور گنبد گردان
نرسد + (اردو) بلا آنا۔ دیکھو بلا آمدن۔

بلا رفتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ دور
شدن بلا باشد (صائب ۵) بیطاقتی مکن
کہ بلای سیاہ خط + از صد ہزار تبت واژ دن
نمیرود + صاحب آصفی بصراحت (تبت واژون)
گوید کہ آیہ تبت یدا ابی لہب را برای دفع
بلا معکوس خواندن است (اردو) بلا جانا۔ بلا دفع ہونا

بلارک | بقول سروری (۱) نوعی است از
فولاد کہ بغایت جوہر دار باشد (خلاق المعانی
۵) تیغ بلارک ار چہ ز گوہر توانگر است + پیوستہ
ہم ز پہلوی کلکت کند تراش + و فرماید کہ (۲) بر
شمشیری کہ از فولاد ساختہ باشند نیز اطلاق
کنند (حکیم خاقانی ۵) روضۂ آتشین بلارک
تست + با وجود دشنگاف ناوک تست + و
گوید کہ (۳) بمعنی جوہر تیغ ہم آمدہ (نظامی ۵)
بلارک چنان تافت از روی تیغ + کہ در شب
ستارہ ز تاریک میغ + صاحب برہان ہم ذکر
ہر سہ معنی بالا کردہ۔ صاحب ناصری بذکر ہر سہ
معنی بالا می فرماید کہ بلالک بہ بای فارسی اول
و لام عوض رای مہملہ ہم بہ ہمین معنی آمدہ۔ صاحب
جامع بذکر ہر سہ معنی بالا گوید کہ بجای رای مہملہ لام
ہم آمدہ یعنی (بلالک) مؤلف عرض کند کہ

بخیال ما (بلالک) بہ موحدہ و لام دوم عوض رای مہملہ اصل است۔ قلب (لاک بلا) مرکب از لاک کہ بقول برہان بمعنی صد ہزار است و بلا بمعنیش و معنی لفظی این چیزی کہ صد ہزار بلا دارد و کنایہ از تیغ یعنی معنی دوم مطلقاً و معنی اوّل و سوم مجاز آن و انچہ بہ بای فارسی و بہ تبدیل رای مہملہ بہ لام می آید مبدل آنست چنانکہ اسب و اسپ و چنار و چنال (اردو) (۱) فولاد کی ایک قسم جو نہایت جوہر دار ہوتی ہے جس کو فارسیوں نے بلارک کہا ہے مذکر۔ (۲) تلوار۔ مؤنث (۳) تلوار کا جوہر۔ مذکر۔

بلار ریختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکرایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف (بلا آوردن) کہ گذشت (سعدی ؎) طمع کرد در مال بازارگان ٭ بلا ریخت بر جان بیچارگان ٭ (اردو) دیکھو بلا آوردن

بلارہ بقول جہانگیری مرادف بلال با اوّل مفتوح آذربویہ و آن بیخ خاریست۔ دیگر کسی از محققین اہل زبان غیر از جہانگیری ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ حقیقت ماخذ بر بلار ذکر کردہ ایم کہ بہ رای مہملہ گذشت و جز این نیست کہ این مبدل آنست چنانکہ بر غ و بزغ (اردو) دیکھو بلار۔

بلازادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ پیدا شدن بلاست (رشانی مشہدی ؎) من از بی مہری افلاک می نالم کہ روز و شب ٭ بلا ہای جوان زین مادران پیر می زاید ٭ (اردو) بلا پیدا ہونا۔

بلازدہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ مصیبت زدہ و آفت رسیدہ دیگر کسی از محققین اہل زبان ذکر این نکرد و لیکن معاصرین عجم ہم زبان دارند۔ خلاف قیاس نیست (اردو) بلازدہ اس شخص کو کہہ سکتے ہیں

جو گرفتار بلا ہو۔

بلا زیر سر داشتن | مصدر اصطلاحی۔ ہماں (بلای زیر سر داشتن) است کہ می آید (اردو) دیکھو بلائے زیر سر داشتن۔

بلاژ | بقول جہانگیری مرادف بلاش کہ می آید با اوّل مکسور در ہر دو لغت وبہ زای عجمی بمعنی بی سبب وبی جہت وبی تقریب (پوربہای جامی ؎) بود

زاہد بلاژ شد فاسق ٭ امردی دید شد بر و عاشق

صاحب رشیدی گوید کہ بالفتح وآوردن این لغت دریں باب مناسب نیست چہ بای بلاژ وبلاش جزو کلمہ نیست وصحیح لاش ولاژ است بمعنی لاش عبث وباطل وفرماید کہ در اکثر اوقات لاش با ماش مذکور می شود چنانچہ صاحب فرہنگ سامانی بداں تصریح نمودہ وصاحب قاموس نیز آوردہ در معنی (ابدع ودبیدح) کہ بپارسی آنرا (لاش وماش) گویند صاحبان برہان وجامع ہم ذکر ایں کردہ اند۔ خان آرزو در سراج گوید کہ لاش مبدّل لاژ است۔ غایتش چوں بلاژ وبلاش اکثر با با استعمال شدہ درایجا آوردہ اند لیکن توسی معنی لاش کم خرد وبی اعتبار نوشتہ ولاشہ ازیں ماخوذ است می فرماید کہ بکسر اوّل خطا است چرا کہ صحیح فتح است (الخ) **مؤلّف** عرض کند کہ کسے ازینہا پی بہ حقیقت ماخذ نبرد۔ لاش مبدّل لاژ اصلا نیست چنانکہ ادّعای خان آرزو ست حقیقت اینست کہ بلاش بکسر موحدہ مخفّف (بلاشئ) وبلادریغ بکسر اوّل بمعنی چہارم اوست کہ بمعنی بدون وبغیر گذشت ومعنی (بلاشی) بی وجہ وبی سبب تحتانی آخرہ حذف شدہ بلاش قائم ماند وبلاژ بہ زای فارسی مبدّل آں کہ شین معجمہ بہ زای فارسی وبرعکس آں بدل می شود چنانکہ بشن وبژن وباژگونہ وباشگونہ دیگر ہیچ ایچ خان آرزو وادّعای فتح اوّل کند غلط است وآنچہ رشیدی لاش را بمعنی عبث وباطل صحیح داند درست است وآنچہ موحّدہ را جزو کلمہ نمیدانند تسامح اوست مخفی مباد کہ لاش بمعنی ضائع وزبون وہیچ می آید اصل آنہم (لاشی) باشد ولاشہ ہم تعلق دارد از

ہماں، (لاشی) کہ صراحت ہر یکی بجایش کنیم (اردو) نے ان سب کو ترک کیا ہے۔ اور عبث پر فرمایا ہے بے سبب۔ بے وجہ۔ ناحق۔ عبث۔ صاحب آصفیہ ناحق۔ بلا وجہ۔ دیکھو بعبث۔

(الف) **بلاس** بہار گوید کہ فراہانی علیہ الرحمہ در شرح ایں بیت (ص) خواستم گفتن کہ دست و طبع او بحر است و کان ؛ عقل گفت ایں مدح شد یا ہزل با من ہم بلاس ؛ آوردہ گوید کہ " روزی مفلسی از تقاضای قرضخواہاں پیش یکی از آشنایان شکوہ کرد او گفت اگر من ترا ازیں برہانم مکافات ایں چہ باشد گفت فلاں مبلغ از مال۔ گفت اگر خواہی خلاص شوی واز تقاضای قرضخواہاں آزردہ نباشی خود را بجنون شہرت دہ و ہر چہ از تو سوال کنند در جواب آں ہیچ مگو الا بلاس آں شخص ایں نصیحت را در گوش گرفتہ چوں ناصح را وداع کرد یکی از قرضخواہاں بدو رسیدہ سلام کرد وا و در جواب بلاس گفت وہمبرین قیاس در جواب طلب قرض وسائر کلمات قرضخواہاں بلاس می گفت تا آنکہ ما بین ایشاں نزاع انجامیدہ بخانۂ قاضی رفتند۔ چوں خصم دعوی خود بقاضی عرض کرد ازوی پرسید کہ ترا در جواب ایں دعوی چہ سخن است گفت بلاس وہمچنیں در جواب قاضی ہماں گفت کہ در جواب خصم گفتہ بود تا آنکہ قاضی حکم بجنون او کردہ خصم را تعن وتشنیع کرد کہ چرا دیوانہ را بمحکمۂ من آوردہ القصہ آں شخص بگفتن بلاس از کمند قرضخواہاں خلاص شد چوں ناصح خبر نجات او شنید بخدمت آمدہ گفت چوں نصیحت من بکار آمد بوعدہ وفا باید کرد او در جواب ناصح ہم بہ نصیحت او عمل نمود ناصح ازیمعنی بسیار آزردہ شد و گفت (ع) با ہمہ کس بلاس و با ما نیز ؛ الحال مثل است چوں در مقام فریب کسی باشند کہ او را فریب نتواں داد ایں مثل خوانند واز اشعار قدما چنیں ظاہر می شود کہ بلاس بمعنی مکر وحیلہ آمدہ (خلاق المعانی ص) کردہ انداز سپہ گری قومی ؛ با ہمہ کس بلاس و با ما نیز ؛ (انتہی)۔ (مولوی معنوی

سعدی ﴿ بنگاں بلاس کلم باچو معنی بلاس هم به خا همیک نهان منم راز زمن نهان کنی ﴾ صاحب غیاث اشارهٔ قول بهار کرده وصاحب انند به نقل تعریف بهار این را لغت فارسی گوید و صاحب سراج اللغت این را معرب (پلاس) فارسی داند که به بای فارسی می آید و بقول منتخب در عربی بمعنی گلیم۔ معرب پلاس مؤلف عرض کند که ظاهرا مبتدل پلاس می نماید که به بای فارسی بقول برهان بمعنی مکر و حیله می آید و از بیگانهای این لغت تیک چند بهار است و غیر آن دیگری از محققین صاحب زبان ذکر این نکرده و نقل سخن او در اعتبار۔ زائد از بهار نیست۔ خیال ما همین است که بحذف نقطه های بای فارسی این را بهای عربی نقل کرده اند و در شرح قرانی هم غلطی کتابت راه یافته باشد و در همه اسناد بالا هم به بای فارسی۔ پس وجهی نیست که این را مبتدل پلاس دانیم (چنانکه تپ و تب) بالجمله و کلام قرانی (پلاس کردن) بمعنی مکر و حیله و فریب کردن پیداست ما این را هم به بای فارسی میدانیم بالجمله پلاس به بای فارسی اسم جامد فارسی زبان است صاحب کنز که محقق ترکی است صراحت کرده که لغت فارسی است و صاحب لغات ترکی ساکت و در عربی غیر از معنی مذکورهٔ بالا نیامده۔ بقول ساطع در سنسکرت بکسر اول بر وزن هراس بمعنی بهجت و شادمانی و اطمینان است و آن هیچ تعلق ازین ندارد حیف است که بهار مصرع شلے را که بالا گذشت بجایش قائم نکرد و بضمن این جا داد که علی غایة محلہ باشد و ما هم از ترکش سکندری خوردیم۔ (اردو) مکر دیکھو اشکل۔

بلا ... ن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که قرار دادن بلاست رشفائی اصفهانی ﴿ مگذار روزگار رهم آسوده بگذرد ہ یک عشوه را بلای شکیب زمانه ساز ﴾ (اردو) بلا قرار دینا۔

بلاساغون بقول سروری بلام وسین مهمله وغین شهریست عظیم ورای شهر جیحون قریب بکاشغر (استاد معزی ؎) روسیان یکسر گریزند از خطر سوی ختا همچو قیصر از نهیم بلاسری بلاساغون شود. صاحب جهانگیری در ملحقات گوید که شهریست از ترکستان که افراسیاب آنرا وا را ملک خود ساخته (حکیم قطران ؎) همیشه تا ز بلا بود جای دشمن او چو که نام اوست ز بغداد تا بلاساغون. صاحب برهان همزبان سروری. صاحب ناصری باتفاق تعریف جهانگیری گوید که این لغت ترکی است که در اشعار شعرای فرس استعمال شده و ترکان آنرا (قوبالیغ) خوانند. خان آرزو در سراج می فرماید که در فارسی بودن این تردد است **مؤلف** عرض کند که در محقق بودن کسی ما را هم تردد که به نقل لغت حق تحقیق را ادا نمی کند و لقب سراج المحققین قبول می فرماید نمی دانیم که زلّه بردارش بهار چرا ازین لغت به بلاساغون گریخت یکی از فضلای معاصرین هم گفت که این مفرس است فارسیان از لفظ بلا که بمعنی کثرت و عجیب است و سوغون که بترکی نیله گاو را گویند مرکب کرده اند و از آنکه در نواحی این شهر نیله گاو بی حد و حساب یافته می شد شهر خود را بدین نام موسوم کرده (قوبالیغ) بمعنی بلا سوغون است هم نیز گشته و در استعمال فارسیان واو به الف بدل شده (بلاساغون) مستعمل شد چنانکه و ستاد استاد. دیگر هیچ (اردو) بلاساغون۔ ترکستان کے ایک شہر کا نام ہے۔ مذکر۔

بلاسیدن بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بالفتح لغت فارسی است بمعنی افسرده شدن و خشک گردیدن **مؤلف** عرض کند که دیگری از محققین مصادر فرس ذکر این نکرده معاصرین عجم هم زبان ندارند اگر سند استعمال بنظر آید توانیم قیاس کرد که اصل این (پلاسیدن) بوده که کنایه از معنی پلاس۔ رای مهمله کثرت استعمال … شد دیگر هیچ (اردو) افسردہ ہونا۔ خشک ہونا۔ سوکھنا۔

بلاسیوس بقول برہان بکسر اوّل وسین بی نقطہ وتحتانی بواو رسیدہ و بسین بی نقطہ دیگر زدہ بلغت یونانی چیزی است آبگینہ مانند وآنرا در کنار ہای دریا می یابند و بعربی ریۃ البحر خوانند۔ صاحبان ہفت ہم ذکر این کردہ اند **مؤلّف** عرض کند کہ جزین نیست کہ صاحب برہان این را با وجود لغت زبان غیر بدینوجہ ذکر کردہ باشد کہ در فارسی زبان از برای این اسمی نباشد۔ صاحبان مفردات طب این را ترک کردہ اند (**اردو**) یونانی میں بلاسیوس اور عربی میں ریۃ البحر اس چیز کو کہتے ہیں جو مثل آئینہ کے دریا کے کناروں پر پائی جاتی ہے۔ مذکر۔

بلاش بقول سروری بحوالہ التحفہ (۱) نام یکی از ملوک و (۲) نام شہریست۔ صاحب جہانگیری گوید کہ (۳) مرادف بلاژ کہ گذشت صاحب رشیدی ذکر معنی سوم کردہ و صاحب برہان نسبت معنی اوّل گوید کہ بفتح اوّل نام پسر فیروز شاہ کہ از ملوک فرس بود و او را سلطان ملک شاہ ہم می گفتند و ذکر معنی دوم گوید کہ معنی سوم بکسر اوّل است۔ صاحب ناصری ذکر معنی اوّل متّفق با برہان و نسبت معنی دوم صراحت مزید کند کہ این شہر موسوم شد بنام ہمان شہریار بلاش کہ بانی شہر بود و آنرا (بلاش کرد) می گفتند و در چہار فرہنگی مرد شاہجہان بودہ است صاحب جامع ہم ذکر ہر سہ معنی کردہ و خان آرزو در سراج نسبت معنی اوّل بحوالہ برہان می فرماید کہ گویا سہو است از کاتب والّا بطلان آن محتاج بیان نیست و نسبت معنی دوم بحوالہ اش فرماید کہ این نیز خطاست چہ آن (بلاش کرد) است کہ دہی است از مضافات مرد بنا کردۂ بلاش کہ برادر زادہ نوشیروان بود و ذکر معنی سوم ہر چہ نوشتہ ما نقلش بر (بلاژ) کردہ ایم و نیز فرماید کہ بلاش (۴) بمعنی مرد عارف است و صاحبان جامع و برہان ہم ذکر معنی چہارم کردہ اند **مؤلّف** عرض کند کہ ما نفہمیدیم کہ در معنی اوّل چہ سہو کتابت برہان است حیف است

از خان آرزو کہ آمادۂ بطلان است واز صراحت
ساکت واز ینکہ اتفاق محققین اہل زبان است
ما معنی اوّل را تسلیم کنیم و در عالم رویا مشتاق صراحت
بطلان خان آرزوی باشیم و نسبت معنی دوم عرض
می شود کہ صاحبان سروری وجامع از اہل لسانند
وہر دو ذکر معنی دوم کردہ اند واعتماد شان بیشتر از خان
آرزو ست۔ پس نظر بر اعتبار ہر دو محققین صاحب
زبان بلاش را نام شہری تسلیم کنیم اگر شہر آباد کردہ
ملک بلاش را (بلاش کرد) نام باشد لازم نمی آید
کہ شہرت آں بہ بلاش ہم نباشد۔ اختلاف خان آرزو
شایان تحقیق اوست معاصرین عجم ہم با جامع
وسروری اتفاق دارند و گویند کہ ہماں (بلاش کرد)
را در محاورہ بلاش می گویند۔ تکمیل ایں بر (بلاش جرد)
می آید۔ وانچہ خان آرزو نسبت معنی سوم نوشتہ
ما نقلش ذیل بلاژ کردہ ایم و صراحت ماخذش ہم
ہما را انجا ووجہ تسمیہ معنی چہارم جز ایں نباشد کہ مرد عارف
را بر سبیل مجاز بلاش گفتند وایں معنی متعلق بہ معنی
اوّل است (اردو) (۱) فیروز شاہ کے فرزند
کا نام بلاش تھا۔ مذکر (۲) اسی کے آباد کیے ہوئے
ایک شہر کا نام بھی بلاش اور (بلاش کرد) مذکر۔
(۳) دیکھو بلاژ (۴) مرد عارف۔ مذکر۔

بلاش جرد اصطلاح۔ بقول سروری بسکون
شین معجمہ وکسر جیم نام قریہ ایست بر چہار فرسنگی
مرو و آنرا ملک بلاش بن فیروز بنا کرد کہ یکی از
ملوک فرس جاہلیت است صاحب برہان گوید
کہ معرب (بلاش کرد) است **مؤلف عرض کند**
کہ ہماں بلاش کہ بمعنی دومش گذشت کہ آغاز
آبادیش بقول معاصرین عجم بصورت دیہی بود
وچوں رو بترقی نہاد شہری شد و معروف است
بہ (بلاش) بدون جرد یا کرد (اردو) دیکھو
بلاش کے دوسرے معنے۔

بلاشدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ایں
کردہ از معنی ساکت۔ **مؤلف عرض کند** کہ بمعنی
(۱) بلا واقع شدن وقرار یافتن است و (۲) غضب

شدن و ستم شدن (فغانی شیرازی ۔) آرزو پنہان نشین
آفت جان کہ بود ؛ خندہ زیر لبش باز بلای کہ شد ؛
(سلیم طہرانی ۔) طالع شہرت پروانہ بلا شد در عشق ؛
... دل از ہمہ کس می آید ؛ (اردو) (۱) بلا
ہونا ۔ بلا نازل ہونا (۲) بلا ہونا ۔ غضب ہونا ۔

بلاش گرد اصطلاح ۔ صاحب مؤید ایں را بہ
کاف فارسی آوردہ و کتابت صاحب رشیدی ہم
ہمان مؤلف عرض کند کہ ہمان (بلاش کرد)
است کہ بہ کاف عربی بذکر معنی دوم بلاش گذشت
تسامح محققین بالاست کہ بہ کاف فارسی نقل کردہ
اند معنی لفظی (بلاش کرد) آباد کردہ ملک بلاش
و کنایہ از شہری کہ ذکرش بہ معنی دوم بلاش
گذشت ۔ بعض معاصرین عجم بکاف فارسی ہم
بہ زبان ... گویند کہ از ... گردانیدن
و گردانیدن است و لیکن علمای معاصر عجم
بکاف عربی صحیح پندارند و گویند کہ سوقیان ... را
ازماخذ بکاف فارسی ہم گویند با ... ...
(اردو) دیکھو بلاش کے دوسرے معنے ۔ مذکر ۔

بلاغت کردن اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ بہار (۱) بمعنی بالغ شدن طفل (سعدی ۔) چون بریش
آمد و بلاغت کرد ؛ مردم آمیز و مہر جوئی بود ؛ در بہار عجم نیافتیم ۔ مخفی مباد کہ بلاغۃ بقول منتخب بمعنی تیز
زبانی و رسیدن بمرتبہ کمال در ایراد کلام و بلوغ بقول ایشان بحد مردی رسیدن ۔ لیکن صاحب انند بلاغۃ
را بمعنی جوان شدن ہم نوشتہ و صاحبان محیط المحیط و منتہی الارب و صراح بہ معنی نیاوردہ ۔ پس
نمی توانیم کہ این مصدر مرکب را بمعنی بالغ شدن گیریم و خیال ما اینست کہ سعدی علیہ الرحمہ ہم
بہ این معنی استعمال نکردہ ۔ می فرماید کہ ” او چون بریش آمد یعنی بالغ شد سخن بلیغ کرد ۔ الحاصل بلاغت
کردن بہ تحقیق ما (۲) بمعنی سخن بہ بلاغت گفتن است و بس (اردو) (۱) بالغ ہونا (۲) بلاغت کے ساتھ بات کرنا ۔

بلاغور اصطلاح ۔ بقول ملحقات برہان (۱) شخصی را گویند کہ در شہری متوطن باشد و از آن شہر باشندہ

ندانند کہ از کجاست **مؤلف** عرض کند کہ بہ معنی اسم
فاعل ترکیبی دانیم و مشتاق سند استعمال باشیم از برائے
تخصیص این معنی کہ محققین اہل زبان و معاصرین عجم
ازیں ساکت و (۲) بکسر اول معنی عام دارد یعنی بدون
غور متعلق بہ معنی چہارم بلا (اردو) (۱) وہ شخص جو
اپنے وطن ہی میں رہتا ہو اور اسکو معلوم نہ ہو کہ اسکا
وطن کونسا ہے - مذکر (۲) بلا غور کہہ سکتے ہیں یعنی بغیر
غور کرنے کے - بے غور کرے -

بلا فاصلہ اصطلاح بقول بول چال بحوالہ معاصرین
عجم متصل صاحب ہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ
قاجار گوید کہ "بلا فاصلہ پیدا شد" یعنی متصل
بنظر آمد - **مؤلف** عرض کند کہ موافق تیماست
و متعلق بہ معنی چہارم بلا گذشت یعنی بدون فاصلہ
پیاپے و بہیم (اردو) لگاتار بقول آصفیہ
اردو - پیاپے - پے در پے - برابر - متواتر - بہیم
بلافصل - علی الاتصال - متصل -

بلاق بقول ملحقات برہان بروزن طلاق (۱) پاچہ ازار را گویند و (۲) بالضم در ہندی نام زیورے
کہ در بینی می اندازند - صاحب مؤید بر معنی اول قانع و این را لغت فارسی گفتہ - صاحبان انند و
غیاث نسبت معنی دوم گویند کہ لغت ترکی است بمعنی علقہ بینی کہ زیور زنان است و بقول انند (۳) بمعنی
چشمہ آب نیز - در ترکی مستعمل - صاحب شمس بذکر معنی اول می فرماید کہ (۴) ریش فرشتہ گوید کہ بکسر
باہم آمدہ و بضم (۵) شاخ درخت دو فرماید کہ بہ معنی ترکی است و صاحب سوار السبیل ہم برا بمعنی جنریہ
(معرب) گوید - **مؤلف** عرض کند کہ صاحب لغات ترکی تصدیق معنی سوم می کند و ذکر معنی دوم نکردہ
اگرچہ صاحب آصفیہ معنی دوم ہم لغت ترکی گوید و لیکن باعتبار صاحب لغات ترکی ما اینرا ہندی
دانیم و تصدیق خیال ما از (دلیل ساطع) می شود کہ این را لغت ہندی گفتہ و صراحت کند کہ
ہندی بودن این شک نیست ما بجملہ معنی اول لغت فارسی زبان ہیئت ل بداق کہ بہ ہمین معنی گذشت

چنانکہ ذغ و لغ و بمعنی دوم لغت ہندی می نماید ولیکن صاحب مؤید نذیل لغات ترکی این را بمعنی چاک و سوراخ و بیشتر در بینی گفتہ و در نسخہ مطبوعہ بعوض نیشتر پرہ بینی نوشتہ ۔ پس خیال ما این است کہ ترکان سوراخی را بلاق گفتہ اند کہ در پرہ بینی ۔ برای زیور کنند ہندیان ہماں زیور را بہ بلاق موسوم کردند و بمعنی سوم ترکی و معنی چہارم و پنجم بدون سند ۔ استعمال بر مجرد بیان محقق بی اعتبار تسلیم نہ کنیم سیما معنی چہارم کہ لغوی می نماید (اردو) (۱) دیکھو بداق (۲) دیکھو برسن (۳) چشمہ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر پانی کی سوت ۔ منبع ۔ پانی جھرنے یا نکلنے کی جگہ ۔ (۴) ناقابل ترجمہ (۵) شاخ درخت ۔ مؤنث ۔

بلا کردن اصطلاح ۔ بقول وارستہ (۱) کنایہ از کار عجیب بظہور آوردن (باقر کاشی ؎) نہ مجنون داشت این ہمت نہ فرہاد ٭ تکلف برطرف باقر بلا کرد ٭ صاحب بحر نقل او برداشت ۔ صاحب آصفی گوید کہ بمعنی کار عمدہ کردن **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بہ معنی اول و سوم لفظ بلا کہ گذشت و مراد ازاں کار تعجب خیز کردن است ۔ صاحب انند ہم ذکر ہمین کردہ و بہ تحقیق ما (۲) بلا قرار دادن ہم (زعفرانی شیرازی ؎) خال نہادہ پیش لب زلف کشادہ گرد رخ ٭ کرد بلای عقل و دین دانہ و دام خویش را ٭ (اردو) (۱) ستم کرنا ۔ بقول آصفیہ کوئی نئی اور عجیب بات کرنا (۲) بلا قرار دینا ۔

(الف) **بلاکش** اصطلاح ۔ بقول بہار الف از اسمای معشوق ۔ و در نسخہ دیگر

(ب) **بلاکشیدن** از اسمای عاشق ۔ صاحب آصفی ذکر (ب) کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ (ب) بمعنی مبتلای بلا شدن و برداشت بلا کردن است بمعنی حقیقی و (الف) (۱) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ بلا می کشد و مبتلا و متحمل بلا می شود و (۲) کنایہ از عاشق و بقول بہار ۔ چنانکہ بالا گذشت (۳) بمعنی معشوق ولیکن این معنی را بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم وای بر او کہ سند استعمال پیش نکرد و غور بر معنی ترکیبی نفرمود

موافق قیاس هم نیست و معاصرین عجم هم بدین معنی برزبان ندارند۔ طالب سند استعمال می باشیم (سعید قمی ؎) بلاکشان تو باخشم وجنگ ساختہ اند + تو سخت باش کہ مارا زسنگ ساختہ اند + (ظہوری ؎) راه بصبح چون برد شام غم بلاکشاں + کرده زسال ومہ برون شام فراق روز را + (انوری ؎) گر بلاایش می کشم عیبم مکن + کیں بلا آخر بکاری می کشم + (اردو) (الف) (۱) بلاکش بقول آصفیہ زحمت کش۔ آفت جھیلنے والا (۲) مؤلف کی رائے میں بلاکش عاشق کو کہہ سکتے ہیں۔ مذکر (۳) معشوق مذکر (ب) بلا میں مبتلا ہونا۔ بلا کا متحمل ہونا۔ بلاکش ہونا۔ بلا سر پر لینا

بلاگرداں (الف) اصطلاح۔ (الف) بقول

بلاگرداندن (ب) بہار بکاف فارسی کنایہ از صدقہ وقربانی (صائب ؎) بی بلاگرداں خطر دارد زچشم شور حسن + وای بر شمعے کہ راند از نظر پروانہ ہا + صاحب بحر گوید کہ تصدق وقربان و فدا کرده شدہ۔ صاحب انند ہمزبان بہار وصاحب غیاث متفق بابحر وصاحب آصفی ذکر (ب) کرده می فرماید کہ کنایہ از دور کردن بلا بود (حافظ شیرازی ؎) می سوزم از فراقت رو از جفا بگرداں + ہجراں بلای من شد یارب بلا بگرداں + مؤلف عرض کند کہ (ب) مصدر ریست بمعنی واپس کردن بلا و دور کردنش قریب بمعنی حقیقی و (الف) اسم فاعل ترکیبی وکنایہ از معنی متذکره بالا کہ چیزی واپس و دور کننده بلاست۔ صدقہ وقربانی باشد۔ پس صاحبان غیاث وبحر تسامح کرده اند کہ بر الف ذکر معنی مفعولی کرده اند۔ فتأمل۔ (اردو) (الف) بلاگرداں بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ وہ شخص جو دوسرے کی آفت اپنے اوپر لے لے۔ بلا دور کرنے والا۔ تصدق ہونے والا۔ قربان ہونے والا (انتہی) مؤلف عرض کرتا ہے کہ تصدق اور فدا کے معنے میں بھی مستعمل ہو سکتا ہے۔ آپ ہی نے (بلاگرداں ہونا) کا ذکر فرمایا ہے بمعنی تصدق ہونا۔ قربان ہونا (ب) بلا کو واپس کرنا۔ دور کرنا۔ پھیر دینا۔

بلاگردیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ مؤلف عرض کند کہ بلا واقع شدن و بلا شدن و مصیبت شدن است (فغانی شیرازی ۔) بیشتر شد از نسیم وصل آتش تو دلم ٭ بوی پیراہن بلا گردید یعقوب مرا ٭ مخفی مباد کہ گردیدن بمعنی شدن می آید (اردو) بلا ہونا مصیبت ہونا۔

بلاگماشتن برکسی استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی مبتلای بلا و مصیبت کردن کسی را (سعدی شیرازی ۔) درانجا امانش بہر کس [illegible] ٭ [illegible] بلا برکسی گماشتہ (اردو) کسی کو مبتلائے مصیبت و بلا کرنا۔

بلال بقول سروری و جہانگیری و برہان و ناصری و جامع مرادف ہمان بلار کہ بجایش گذشت مؤلف عرض کند کہ این مبدل آن چنانکہ اشارہ این ہم در انجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بلار۔

بلالانہ صاحبان انند و غیاث می فرمایند کہ بالکسر بمعنی مانند بلال کہ چون حضرت بلال در صحابہ و بی تکلف بودند پس از بلالانہ مراد صافانہ و بی تکلفانہ باشد مؤلف عرض کند کہ (انہ) کلمہ ایست برای اظہار لیاقت کہ بجایش گذشت۔ فارسیان استعمالش بر علم کردہ اند چنانکہ حاتمانہ تا آنکہ سند اہل زبان پیش نہ شود مجرد قول غیاث و انند را کافی ندانیم۔ محققین صاحب زبان و معاصرین عجم ہر دو ازین ساکت (اردو) مثل بلال کے۔

بلالک بقول برہان و ہفت و انند ہمان بلارک کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ این اصل است و آن مبدل این چنانکہ اشارہ این ہم در انجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بلارک۔

بلاماندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ باقی ماندن مصیبت و زحمت است (جمال اصفہانی ۔) بمہرت نماند ہیچ بلائی و زحمتے ٭ کز جور دور گنبد گردان نرسید

(اردو) مصیبت اور بلا رہنا جیسے کہ اب ہم پر کوئی مصیبت نہ رہی جو ہونا تھا ہو چکا یعنی باقی نہ رہی

(۱) **بلاموزون** استعمال۔ از قبیل (بلا عجب)

(۲) **بلاہشیار** و (بلا ذوق) است کہ بجاہش گذشتہ (۱) بمعنی بسیار موزون ہو (۲) بسیار ہشیار۔ سند (۱) بر (بلا عجب) گذشت و سند (۲) از ظہوری (ے) نگہ اہل نظر نیست معطل بجواب + نرگسش با ہمہ مستی چہ بلا ہشیار است + مخفی مباد کہ استعمال این در کلام فارسی اکثر با کلمہ (چہ) دیدہ شد و گاہ گاہ بدون آن ہم (اردو) (۱) بلا کا موزون (۲) بلا کا ہشیار

بلای آسمانی استعمال۔ بقول بہار و انند بکش نقش نگار کنایہ از آفت بزرگ مرادف بلای سیاہ مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی و بمعنی حقیقی مصیبتے کہ بی اختیار پیش آید و درست خود نباشد و ہمین است (بلای ناگہانی) فارسیان (بلای آسمانی و سلطانی) بر زبان دارند بلای سلطانی مصیبتے را گویند کہ بعتاب ملک بر سر آید صاحب تنبیہ ہم بر زبان دارند (اردو) آسمانی بلا بقول امیر ناگہانی مصیبت (آتش ے) بڑھتے ایڑی سے چوٹی اس پری کی + زمیں پکڑے بلاے آسمانی + (امیر حسن ے) گری اسپہ جو آسمانی بلا + دل اس نازنیں کا تو ا ہو چلا +۔

بلا یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض می کند کہ مبتلا مصیبت و بلا شدن است (نعمت اللہ کرمانی ے) ہر کہ بہ لا در فتاد یافت بلای عظیم + زود گذر تو ز لا تا نفتی در بلا + مخفی مباد کہ نفتی مخفف نیفتی باشد و این از مصدر افتادن آن از مصدر فتادن (اردو) بلا میں پڑنا۔ بلا اور مصیبت میں گرفتار رہونا۔

بلای جان اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ مظہر العجائب (۱) از اسمای محبوب مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است (۲) بمعنی مصیبت جان یعنی مصیبتے کہ بر جان آید و این معنی حقیقی است و (۱) بمعنی مطلق زحمت و مصیبت شدید و ناگوار

تر مستعمل است۔ فارسیاں گویند " اینکار بلای جان نست " یعنی مصیبتے عظیم بر من۔ معنی اوّل بیان کردۂ انند اگرچہ موافق قیاس است ولیکن مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) (۱) معشوق مذکر (۲) بلاے جان۔ وہ بلا اور مصیبت جو کسی کی جان پر آجاے۔ مؤنث (۳) بلاے جان مطلق اس مصیبت کو کہہ سکتے ہیں جو شدید ہو۔ اور ناگوار تر۔ مؤنث۔

بلای زیر سر داشتن مصدر اصطلاحی۔ بہار می فرماید کہ در مبحث (فتنہ در سر بودن) می آید و مدار انجامی نویسد کہ مرادف (بلای زیر سر داشتن) و از محمود بیگ فشونی سندی آرد (ے) فشونی کرد پامال بلا عشقت نمی گفتم + کہ این دز دیدہ دیدہ نہا بلائی زیر سر دارد + مؤلف عرض کند کہ بہار طلب اللہیں از تعریف اصطلاحی دامنگر می کند۔ مقام این مصدر اصطلاحی بدون یای زائدہ بود و ما ہدر انجا (بلا زیر سر داشتن) ہم کردہ و این کنایہ باشد از مخفی داشتن بلا و مصیبت چنانکہ از سند بالا ظاہر است (اردو) بلا کو مخفی رکھنا بلا کو چھپا رکھنا۔

بلای سیاہ اصطلاح۔ بقول برہان و جامع و بحر کنایہ از تشویش و خلاف طبیعت و آزار باشد صاحب ناصری در ملحقات بر معنی بیان کردۂ برہان (ظہور حادثہ صعب) را بیفزاید۔ بہار گوید کہ کنایہ از آفت بزرگ است و صاحب انند این را مرادف (بلای آسمانی) گفتہ و خان آرزو در سراج بر آفت عظیم قانع و فرماید کہ انچہ برہان کنایہ از تشویش و خلاف طبیعت نوشتہ خطاست۔ صاحب تحقیقین الاصطلاحات گوید کہ بلاے سخت باشد (صائب ے) ای کہ محو چشم خوباں گشتۂ ایمن مباش + کیں بلا ہای سیہ دارد عجب دنبالہا + مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی بمعنی بلائی کہ سیاہ باشد و کنایہ از بلائی سخت و مصیبت شدید۔ خان آرزو ایرادی کہ بر برہان کردہ است درست است و انچہ صاحب ناصری معنی

مصدری کی بیان کردہ آنہم درست نباشد۔ فارسیان
ایں را بتشبیہ زلف وچشم وخال محبوب استعمال می
کنند۔ زار(و) کالی بلا۔ بقول آصفیہ۔ بلاے سیاہ۔
بلاے بد (انشا ۵) قسمیں تو ساری ہوچکیں باقی رہی
سیہ اب + کالی بلا کی غول بیاباں کی قسم + رنگین
۵) رفتی ہے شب ہے شک ہے یا توتیا ہے یہ +
زلف سیہ ہے یا کوئی کالی بلا ہے یہ + آفت بزرگ
ومصیبت سخت (ظفر ۵) لے سیہ بختی کہ دل زلف
سیہ میں پھنس گیا + اب رہائی ہوچکی کالی بلا میں پھنس گیا

بلای طویلہ برسر میمون مثل۔ صاحبان
خزینۃ الامثال فارسی ومحبوب الامثال ذکر ایں کردہ
از معنی ومحل استعمال ساکت **مؤلّف** عرض کند
کہ عادت است کہ ہر بلا وبہتان بر آدم بی زبان
ومسکین می آید اگرچہ او بی قصور می باشد وگاہی
بسزای رسد ازین کہ حمایت او کسی نمی کند وخود
او یارای تردید ندارد ومسکینی ادا ورا دقیع نکند۔
فارسیان درہیچ محل ایں مثل رازنند مقصود آنست
کہ چنانکہ بوزینہ بوجہ بیزبانی ومسکینی درطویلہ مورد
اقسام سزا می شود ہمچناں غریب بیزبان ومسکین
ہم۔ مخفی مباد کہ رسم است کہ بوزینہ را درطویلہ دائما
جادہند وقریب اسپاں بزنجیری یا رسنی متعلق
کنند۔ مقصود آں می باشد کہ از راتبہ اسپاں
چیزی کہ دراصطبل بر زمین افتد آنرا بخورد واصطبل
را صاف وپاک دارد از فرو ریختۂ راتب تا ماکیان
از برای آں قریب اسپ نیایند ونشود کہ پر و
بال ماکیاں کہ مہلک اسپ است درکاہ ودانہ
شامل شود ایں است ضرورت بوزینہ دراصطبل
کہ ملحوظ خاطر می باشد ولیکن نقصانی دیگر اگر
دراصطبل بنظر آید دائما بلایش برسر بوزینہ می
آید خیال می کنند کہ ہمین بوزینہ مرتکب اوست
وتعزیرش کنند وگاہی اسپ ہم بایں بیچارہ
لگد می زند۔ بالجملہ وجود ایں بی زبان درطویلہ
اگرچہ بمصالح ماست ولیکن او باوجود بی گناہی
اقسام تعزیر می کشد ازہمین عادت درفارسی زبان

این مثل قرار یافت (اردو) طویلہ کی بلا بندر کے
سر۔ بقول آصفیہ کہاوت یعنی ہر ایک بلا اور بہتان
آدم مسکین و بے زبان کے سر پڑتا ہے۔ قصور
کسی کا اور مارا کوئی جائے۔ غریب پر سب کا زور چلتا ہے

بلای ناگہان | استعمال۔ بلائے و مصیبتے کہ بغتۃً
بی اطلاع بر سر آید (انوری ؎) آسیب غم تو
ہر کجا ہست ؛ دور از تو بلاے ناگہانست ؛ مؤلف
عرض کند کہ بزیادت یای نسبت ہم بر زبان معاصرین
عجم است یعنی (بلاے ناگہانی) (اردو) بلای ناگہانی
کہہ سکتے ہیں۔ وہ بلا اور مصیبت جو انسان کے
سر پر یکایک آئے جسکی اطلاع وہ پہلے سے نہ پائے
مؤنث۔ صاحب آصفیہ نے اسکو ترک فرمایا ہے لیکن
اہل زبان کی زبان ہے۔

بلایہ | صاحبان جہانگیری و رشیدی و مؤید و جامع
و ہفت و انند و برہان ذکر این کردہ اند و مرادف
(بلابہ) دانستہ اند کہ بہ موحدہ عوض تحتانی چہارم
گذشت و ما اشارۂ این ہم در انجا کردہ ایم و صراحت
ماخذ ہم کہ این اصل است و آن مبدل این (شمس
فخری ؎) گر فلک بغض علم زاد چہ شد از بلایہ
چہ زاد غیر خشوک ؛ (فخر گرگانی ؎) بیارید این
پلید بد کنش را ؛ بلایہ کندہ پیر بدمنش را ؛ ہزاران
جفت با او ویش را ؛ چو زاد ان زادن بلایہ پیتانی
صاحب جہانگیری از ناصر خسرو سند می آورد ؎
کارہاے چپ و بلایہ مکن ؛ کہ بدست تو چیست دہند
کتاب ؛ مؤلف عرض کند کہ درین شعر بلایہ
بہ موحدہ چہارم است کہ جاے بکسی نقل نگارید یک
نقطہ را افزوده و لایہ بہ با ہای معیت است چنانکہ
صراحتش بر (بلابہ) گذشت۔ حاصل اینست کہ (بلا
بمعنی اول است کہ ہم در انجا گذشت و از معنی دوم
انکار داریم چنانکہ ہم در انجا مذکور (اردو) دیکھو بلابہ

بلایہ قز | اصطلاح۔ صاحب ملحقات برہان
گوید کہ بفتح قاف و سکون زای ہوز نوعی از ابریشم
کمینہ باشد۔ صاحبان ہفت و انند ہم ذکر این
کردہ اند مؤلف عرض کند کہ ذکر این بہ موحدہ

چہارم گذشت کہ فقرا بشیم خام بد قماش را نام است
و بلایہ با ادم مرکب شد۔ محققین اہلزبان ازین ساکت
معاصرین عجم بر زبان ندارند مشتاق سند استعمال
می باشیم کہ محققین بالا صاحب زبان نیند (اردو)
دیکھو بلایہ قرہ۔

بلب آب چکانیدن | مصدر اصطلاحی۔
ہمانست کہ در ممدودہ (آب بلب چکانیدن) گذشت
(اردو)۔ (دیکھو آب بلب چکانیدن)۔

(الف) **بلبان** | بقول بہار بالتحریک نام سازی
است کہ بلب نوازند و ہم او گوید کہ ....

(ب) **بلبانی** | آنکہ بلبان را نوازد (رسیفی [illegible])
شور غ بلبانی کہ بشنیدی ہمانی ہ تکان شکر قند و نبات
بلبانی چو آزردہ شود جان من بیدل ازین غم تو بہ گیر
بلبان را بلبانست۔ بر سانی چو صنا انند نسبت الف
گوید کہ ہمین سبب آنرا بہندی (منہ چنگ) گویند
و فرماید کہ صاحب کشف بلبان را بالفتح نوشتہ و شارحی
کہ ثقہ و معتبر است بلبان را بفتحتین بمعنی الغوزہ آوردہ۔ فقیر
کہ این لفظ در برہان و رشیدی یافتہ نشد۔ ہمین است
قول صاحب غیاث کہ صاحب اند نقل نگار اوست
صاحب شمس ذکر الف کردہ مؤلف عرض کند کہ ہر دو
موافق قیاس است و یای نسبت در (ب) باشد (اردو)
الف الغوزہ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کی
بانسری ہے جسکی جوڑی منہ میں رکھ کر بجاتے ہیں۔
اس کا رواج اکثر چرواہوں میں ہے (ب) الغوزہ
نواز۔ وہ شخص جو الغوزہ بجائے۔

بلب جام گرفتن | مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از شراب خوردن
سند این از انوری بر (کف تیغ گرفتن) گذشت موافق
قیاس است (اردو) لب کو ساغر لگانا۔ شراب پینا۔

بلبک | بقول جہانگیری باوّل مفتوح و ثانی زدہ مسکہ را گویند۔ مؤلف عرض کند کہ دیگری
از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و محققین اہلزبان و معاصرین عجم ہم ساکت لغت عرب و ترکی
نیست۔ [illegible] سند استعمال تسلیم نکنیم و اگر بدست آید [illegible] قیاس کرد کہ فارسیان بہ موحدہ کہ

افادہ معنی معیّت کند لفظ بس را مرکّب کردہ اند و در آخرش کاف نسبت زیادہ کردند چنانکہ (در زنان سنگ) خان آرزو در چراغ ہدایت ذکر ایں قسم کاف کردہ۔ پس معنی لفظی ایں چیزی کہ منسوب است بلب وکنایہ از چیزی کہ بلبش تواں خورد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال غیر از اسم جامد فارسی زبان نمی نماید صراحت مزید بہ بلبکہ می آید و جا دارد کہ ایں را مخفف آں گیریم (اردو) مکّھن بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ مسکہ۔ کچّا گھی۔ روغن تازہ۔ نونی گھی۔ بن تایا گھی۔ دہی یا کچّے دودھ سے نکالا ہوا گھی جسے تایا نہو۔

بلبکہ صاحب رشیدی می فرماید کہ بفتح ہر دو بامسکہ صاحبان برہان و جامع و ہفت و سراج و انند ذکر ایں نکردہ اند۔ صاحب ناصری بحوالہ برہان ذکر ایں بفتح اوّل و بای ابجد و کاف و سکون ثانی کردہ گوید کہ در فرہنگہا نیافتم

مؤلف عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع کہ محقق البزبان است ایں را اسم جامد فارسی زبان دانیم و ماخذ ایں ہماں است کہ بہ (بلبکہ) مذکور شدہ ہای آخرہ زائد باشد و لبس و بلبک کہ گذشت مخفف ایں بحذف ہا (اردو) دیکھو بلبک۔

بلبل بہار گوید کہ مرغی است معروف کہ در ولایت می باشد و اینکہ در ہندوستان بدیں اسم موسوم است مرغی دیگر است و بلابل جمع آں و فرماید کہ آتش زبان۔ آتش نفس۔ آتش نوا۔ بلند صفیر بیدرد۔ بیطالع۔ خوش آواز۔ خوش آہنگ۔ خوش ترانہ۔ خوش الحان۔ خوش گوے۔ خوش نغمہ رنگیں نوا۔ زار۔ شوخ زبان۔ شوریدہ۔ شیریں نفس۔ فرد نوا۔ محجوب۔ نوا پرداز۔ نواساز نوا فروز۔ ہنگامہ طراز۔ از صفات اوست۔ صاحب انند صراحت کند کہ لغت عرب است و فرماید کہ در زبان عرب معانی دیگر ہم دارد۔ صاحب محیط گوید کہ بروزن قلقل عندلیب را نام است و بفارسی

(ہزار داستان) و آں طائریست معروف بقدر گنجشک کوچک خوش شکل سبز رنگ۔ و نزدیک سر آں سیاہ
وسفید و نیکو آواز و ملیح صورت ولہذا آنرا در خانہا نگاہ می دارند و تربیت می نمایند۔ گرم و خشک در دوم
وسوم و گوشت آں تسخین قوی نماید و برای گرم مزاجاں صلاحیت ندارد و بارد مزاجان را نافع و چوں گوشت
آنرا با چشم سرطان در قطعہ جلد بستہ بر ذراع انسان بندند یا زیر تکیہ دارند منع خواب کند و بغایت محرک
باہ خصوصاً مغز سرش و بیضہ آں قوی تر درین باب و سرگیں آں بسیار جالی و با قوت قابضہ و ضماد
آں جہت نیکوئی رخسار و ازالۂ کلف و شعر زائد اجفاں نافع و حمول آں جہت اسقاط جنین مؤثر و خاکستر
پر آں جہت التیام جراحات و آشامیدن خون گرما گرم آں جہت تصفیہ قصبۂ ریہ و آواز مفید (انتہی)
مؤلف عرض کند کہ صاحب منتخب کہ محقق لغات عرب است ذکر ایں کردہ فارسیان استعمال ایں
کنند و بترکیب خود ہم استعمال کنند چنانکہ در ملحقات می آید۔ ہندیان ایں را در قفس کوچک نگاہ دارند
و بالای آں برقع کلفت اندازند تا داخل آں تیرگی شب باشد و تمیز در روز و شب نکنند و ایں طریق
عمل از برای آنست کہ شبانہ روز نغمۂ رنگا رنگ زنند و دائما توی قفس قدری گل سرخ می اندازند و
ستو برشت کردہ و نخود در غذایش می دہند و ہر روز یک بار پردہ از قفس جدا کنند تا ہوای تازہ گیرد
و ملخ کوچک و کرم ہا داخل قفس اندازند گویند ایں قسم خورش پسند خاطرش و حافظ صحت اوست
فارسیان این را عاشق گل دانند۔ غزل فارسی از عشق بلبل با گل پُر است۔ زادوبوم ایں فارس
است (صائب ؎) بلبل ما از گرفتاری ندارد شکوۂ ؛ خندہ گل می کند چاک قفس بر روی ما ؛ (اردو)
بلبل۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر و مؤنث۔ ہزار داستاں۔ دستاں سرا۔ مرغ چمن۔ عندلیب۔ گلدم۔
مؤلف عرض کرتا ہے کہ گلدم ہندوستان کا بلبل ہے جو بلبل عجم کے سوا ہے۔

بلبلِ آمل | اصطلاح - بقول بحر و غیاث و آنند
لقب طالب آملی است کہ شاعر معتبر بود **مؤلف**
عرض کند کہ مرکب اضافی است و آمل شہریست
کہ تعریفش در ممدوده گذشت و طالب از ہماں جا
و نظر بر سخن سنجی او کہ در عالم مشہور است فارسیاں
اورا بدیں لقب ملقب کردند (لا ادری ع) بلبل
آمل لقب طالب است ؛ (اردو) بلبل آمل۔ لقب
ہے طالب کا جو فارسی کا ایک مشہور شاعر گزرا ہے
جس کا کلام عاشقانہ بہت مشہور ہے ۔ مذکر۔

بلبلا مژده بہار بیار | مثل - ایں مثلی است
خبر بد بہ بوم شوم گذار | از کلام سعدی علیہ الرحمہ
صاحبان خزینہ و گلدستہ ذکر ایں کرده از معنی و محل
استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیاں
چوں کسی را مخبر خبر بد می یابند از و تنفر کنند و ایں
مثل را می زنند و اکثر دریں محل مصرع ثانی را خوانند
مقصود آنست کہ خبر بد نباید پیش کسی گفت کہ باعث
رنج طبائع مردم می شود برعکس آں مژده رساندن
خوش می نماید و نقصانی نمی بخشد غیر از نفع برخلاف آں
خبر بد کہ گاہی ازاں نقصان مخبر ہم می شود (اردو)
دکن میں کہتے ہیں "خیر کی لا برائی کو بھلا" اور اس
فارسی مثل کا مصرع ثانی بھی دکن میں مستعمل ہے ۔

بلبلانی | صاحب مؤید بحوالہ شرفنامہ می فرماید کہ
بفتح یکم و سوم طعامی است ترکان را و بحوالہ رسالہ علمی
گوید کہ بمعنی حلوائی و فرماید کہ ایں لغت ترکی است
مؤلف عرض کند کہ ازیں کہ او ایں را بذیل لغات
فرس جا داد مقصودش جز ایں نباشد کہ بمعنی اول
فارسی است و بمعنی دوم ترکی از ینجاست کہ او ایں را
بذیل لغات ترکی ہم جا داده بمعنی حلوا قناعت
می کند و صاحب ملحقات برہان بحوالہ مؤید ایں را
نقل کرده و صاحب آنند گوید کہ ترکی است و صاحب
ہفت ہم نقل مؤید کرده و صاحب شمس ایں را لغت
فارسی گفتہ گوید کہ نام حلوائی و ایں مثل است کہ
(حلوای بلبلانی تا نخوری ندانی) و فرماید کہ گویند
نام طعام ترکان ہم **مؤلف** عرض کند کہ وای بریں

تصحیف و تحریف کہ لغت ترکی کہ بمعنی حلوائی است
بلبلابی بہ تحتانی سوم و موحدہ ششم باشد۔ چنانکہ صاحب
لغات ترکی آوردہ پس حقیقت معنی دوم بوضوح پیوست
کہ متعلق بالغت بلبلانی نیست۔ نسبت معنی اول عرض
میشود کہ کسی از محققین صاحب زبان اعنی سروری
وجامع و ناصری و برہان ذکر ایں نکرد و معاصرین عجم
ہم برزبان ندارند و حق آنست کہ ایں را برای غذای
بلبلاں گفتن موافق قیاس است۔ در نسخ قلمی مؤید
بضم یکم و سوم نوشتہ و در نسخۂ مطبوعہ بفتح یکی از معاصرین
عجم عقدۂ ایں لغت را بواسطہ مثل بیان کردہ صاحب
شمس خوب کشاد گفت کہ (حلوای بلبلانی) ہماں حلوا
را نام است کہ از سفوف گردہ و نخود بریان باندکی قند
درست کنند۔ فارسیاں چوں کسی را بینند کہ ذوق نغمہ
بلبل نمی بردارد و اعتنا بادنمی کند می گویند کہ (حلوای
بلبلانی تا نخوری ندانی کہ نغمہ چہ چیز است) پس محقق
شد کہ بلبلانی ہماں حلوای بلبل را نام است و بس و
آنچہ در ترکی می سازند بلبلابی بہ تحتانی سوم کہ ہیچ
تعلق ازیں ندارد ندارد الحاصل بلبلانی لغت فارسی
بمعنی حلوای بلبل است دیگر ہیچ۔ پس می پرسیم از
صاحب مؤید کہ آیا ہمین است تائید فضلاء وای
بر تو و متبعین تو کہ غیر از نقل نگاری کاری دیگر
نمی کنند و دم محققی خود میزنند (اردو) بلبلانی
اس گوندے کا نام ہے جو بریاں گردے اور چنوں
کے سفوف اور خفیف سی شکر کے ساتھ بناتے ہیں مذکر۔

بلبل بوستان مازاغ اصطلاح۔ بقول ضمیمہ
برہان کنایہ از حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
وسلم۔ صاحب بحر کنایہ را اشارہ نوشتہ و صاحب
مؤید ہمزبان بحر و ملحقات برہان۔ صاحبان ہفت
و غیاث واند ہم ذکر ایں کردہ اند و صاحب
شمس بی تحقیق ذکر معنی بالا معنی بہشت را ہم اضافہ
کردہ کہ نتیجہ بی تحقیقی است **مؤلف** عرض کند
کہ مازاغ البصر ما طغی را فارسیاں بہ تخفیف بعضی
الفاظ و پیوستانی قرار دادہ اند و آنحضرت را بلبلش و
بترکیب اضافی کنایۂ لطیف از ذات بابرکات

نبیّنا علیہ الصّلوٰۃ والسّلام (اردو) فارسیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کو (بلبل بوستان ما زاغ) کہا ہے۔ مذکّر۔

بلبل چشم اصطلاح۔ بقول بحر وانند۔ نوعی از قماش۔ مؤلّف عرض کند کہ قلب اضافت چشم بلبل است کہ بہمین معنی می آید و از ینکہ بریں قماش نقشی مثل چشم بلبلاں می باشد موسوم شد بدیں اسم مخفی مبادکہ معاصرین عجم (چشم بلبل) را برزبان دارند و استعمال (بلبل چشم) بہ ہمین معنی از نظر ما نگذشت اگرچہ محقّقین ہند نژاد ذکر ایں کردہ اند ولیکن محقّقین زباندان و معاصرین عجم ازین قلب اضافت سکوت ورزیدہ اند ما ایں را محاورۂ زبان فارسی ندانیم (اردو) چشم بلبل ایک کپڑے کا نام ہے جس پر نقش ونگار مثل بلبل کی آنکھ کے ہوتا ہے (مذکّر)

بلبلستان اصطلاح۔ بقول بہار وانندش نقل نگار معروف مؤلّف عرض می کند کہ ایں از قبیل گلستان و شبستان است ولیکن فارسیان بہ کسر سین مہملہ ہم استعمال ایں می کنند۔ چنانکہ گلستان را ہم (والہ ہروی ؎) طلسم دلربائی کردہ حسن اجزای خوبی را + زبیک گل در قفس زاں دادہ جا بلبلستانی را مخفی مبادکہ معنی لفظی ایں جائی کہ دراں کثرت بلبلان باشد مراد از چمن و باغ (اردو) فارسیوں نے باغ کو بلبلستان کہا ہے۔ جیسے گلستان۔ مذکّر۔

بلبل شدن اصطلاح۔ بقول وارستہ (۱) بسیار شور آمدن و (۲) عاشق شدن (سلیم ؎) سفلہ را کی میتواں از لاف دولت منع کرد + باغبان را چون بود در چمن گل دیدہ بلبل می شود + (خان خالص ؎) در فکر کہ غنچہ گشتہ باز + گل کرد کہ بلبل تو گردم + صاحب بحر بذکر معنی اوّل و دوم گوید کہ (۳) گویا شدن ہم و فرماید کہ بلبل کردن متعدی ایں است کہ می آید۔ خان آرزو در چراغ ہدایت می فرماید کہ گویا شدن برنگیں بیانی است و سندی از برای ایں پیش نکرد بہار ہر سہ معنی را ذکر کردہ (محمد قلی ؎) عاشق بہ شکوہ خاموش از تغافل می شود + طوطی از آئینہ چون

رو دید بلبل میشود ؛ مؤلف عرض می کند کہ موافق قیاس
است و بہر سہ معنی کنایہ باشد۔ مخفی مباد کہ سند معنی دوم
بکارش نمی خورد و متعلق است بہ (بلبل گردیدن) کہ
می آید۔ معاصرین عجم استعمال بلبل شدن بمعنی دوم
ہم می کنند (اردو) (۱) شور پر آمادہ ہونا۔ شور کرنا (۲)
عاشق ہونا (۳) گویا ہونا۔ رنگین بیان ہونا۔

بلبل طنبور اصطلاح۔ بقول بہار چوبکی کہ بر کاسۂ
طنبور گذارند و آنرا خرک و خر طنبور نیز گویند و فرماید کہ
اصل ہمین لفظ خر است اہل خرابات تغیر دادہ بلبل
نامیدہ اند و بہندی گھوڑچ خوانند (ناظم ہروی ع)
درمجلس مستان و گل افشانی ساقی ؛ صد رنگ فغان
بلبل تصویر برآورد ؛ و گوید کہ این استعارہ است
و می تواند کہ مراد از بلبل طنبور ذات طنبور باشد باضافت
مشبہ بہ الی المشبہ و ہذا ہو الاظہر۔ فاضل انند در
نقل نگاری بہار پابند مؤلف عرض کند کہ بیچارہ
در نقل نگاری آنقدر مستغرق است کہ تحریف مطبع نولکشور
را ہم دریافت نمی کند تا بتحقیق چہ رسد در کلام ناظم
ہروی (بلبل تصویر) راجا دادن و برای (بلبل طنبور)
از و سند گرفتن بدان ماند کہ (ما چہ می گوئیم و طنبورہ
چہ می سراید) در نسخۂ دیگر بہار عجم کہ غیر مطبوعۂ نولکشور
است در کلام ناظم (بلبل طنبور) یافتیم و آن نقش
بلبل است کہ صناعان بر طنبور می کنند چنانکہ بر پردۂ
دیوار پس (بلبل طنبور) از قبیل (شیر قالین)
است و پس (مرکب اضافی) بمعنی حقیقی نہ کنایہ
باشد و نہ استعارہ اگرچہ می توانیم کہ باضافت
تشبیہی طنبور را (بلبل طنبور) گوئیم کہ طنبور ہم مثل
بلبل شور می کند ولیکن فارسیان بلبل را در تشبیہات
طنبورہ نیاوردہ اند۔ پس معنی نقش بلبل بر طنبور
درست می نماید (اردو) وہ بلبل کی تصویر جو عجم
میں طنبور پر کھینچی جاتی ہے۔ مؤنث۔ طنبور۔ مذکر۔

بلبل کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ
متعدی بلبل شدن کہ گذشت (سلیم ع) سوای
جوہر آئینہ بلبلش کردہ است ؛ ورنہ طوطی ما گفتگو
نمی داند ؛ مؤلف عرض کند کہ ازین سند معنی

بگفتار آوردن پیدا است۔ صاحب جز ذکر این ذیل (بلبل شدن) کردہ وخان آرزو ہم در چراغ ہدایت این را با مصدر مذکور آوردہ فرماید کہ گویا کردن بہ رنگین بیانی است وزلہ بر دارش بہار ہم برہمین یک معنی قانع واحتیاطش ازینکہ سند استعمالش بمعانی دیگر بدست نیامد ولیکن معاصرین عجم تصدیق می کنند کہ بمعنی عاشق گردانیدن و بشور آوردن ہم مستعمل (اردو) (۱) گفتگو میں لانا۔ بات کروانا (۲) عاشق کرنا (۳) آمادہ شور کرنا۔

بلبل کُنج اصطلاح۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ بمعنی چغد است کہ جانوریست معروف ازان جہت کہ مسکن چغد کنج است و ویرانہ۔ صاحبان برہان و ہفت این را بکسر لام و فتح کاف فارسی گویند وصاحبان جامع و بحر ہم این را بکاف فارسی نقل کردہ اند ولیکن در جلیہ لفظ صراحت کاف فارسی نکردہ مؤلف عرض کند کہ کُنج بہ کاف عربی مضموم بمعنی گوشہ وزاویہ وگنج بہ کاف فارسی مفتوح بمعنی زر وگوہر کہ در زمین دفن باشد پس این مرکب اضافی است وبلبل درینجا بمعنی شور کنندہ چنانکہ (بلبل شدن) بمعنی شور کردن گذشت وبخیال ما باکاف عربی صحیح باشد۔ چنانکہ خان آرزو نقل کردہ ولیکن اتفاق دیگران باکاف فارسی خصوصاً صاحب جامع وبرہان اجازت نمی دہد کہ خلاف محاورہ زبان ویم اندرین صورت چارہ جز این نیست کہ (بلبل گنج) را کہ بکاف فارسی می آید مبدل این دانیم چنانکہ کشتی وگشتی (اردو) چُغد بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مذکر۔ اُلّو۔ بوم۔ ایک قسم کا چھوٹا اُلّو۔ آپ ہی نے (چکوا چکوی) پہ فرمایا ہے کہ (ہندی۔ اسم مؤنث) ایک جفت سرخاب جفتک۔ چکاوک (دو آبی پرندوں کے نام جو اکثر دریا کے کنارے رہتے ہیں) دن بھر تو جوڑا ساتھ پھرتا ہے رات کو کہتے ہیں کہ ہر ایک جدا جدا ہو جاتا ہے چنانچہ ہندی شاعروں نے اسکا اکثر ذکر کیا ہے اور امیر خسرو نے بھی ایک مقام پران کا حوالہ دیا ہے (انتہی) مؤلف عرض کرتا ہے

کہ جس پرند کو اہل دکن چکوا چکوی کہتے ہیں اسکو ہم نے دیکھا ہے بے شک یہ جوڑے کا نام ہے دونوں رات میں کسی درخت پر آتے ہیں اور ان کی آواز ان کے نام کی سی ہوتی ہے۔ صورت مثل چغد کے مگر قد بہت چھوٹا اہل دکن اس کے آنے اور آواز کرنے کو میمون خیال کرتے ہیں

بلبل گردیدن مصدر اصطلاحی۔ ایں ہمانست کہ تعریفش بر (بلبل شدن) گذشت و سند اینہم ہمانجا مذکور (اردو) دیکھو بلبل شدن۔

بلبل مزاج اصطلاح۔ بقول بہار وانند رش نقل نگار مرادف (بلبل نوا) کہ می آید فرماید کہ ہر دو معروف مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ طبیعت او مثل بلبل باشد (طالب آملی ۵) بدیں بلبل مزاجی دارم آں غیرت کہ گر روزی ÷ گل از بالم دمد لخت دل از منقار نگذارم ÷ (اردو) بلبل کا سا مزاج رکھنے والا۔ بلبل مزاج بھی کہہ سکتے ہیں

(الف) بلبل نفس اصطلاح۔ ہر دو مرادف یکدیگر **(ب) بلبل نوا** است بہار ذکر (ب) کردہ بمعنی معروف قانع مؤلف عرض کند کہ کسی کہ مثل بلبل فغان و شور کند (خسرو الف ۵) مطرب بلبل نفس از نغمہ مست ÷ دیں غزالش بر دہ بسی دل ز دست ÷ (مخلص کاشی ب ۵) نوا پرداز گر نبود صریر خامۂ مخلص ÷ کہ دیگر ترسد [illegible] آور د بلبل نوا یا نرا ÷ (اردو) الف و ب۔ بلبل کا سا نغمہ و شور کرنے والا۔ بلبل آہنگ بھی کہتے ہیں اور بلبل نوا بھی۔

بلبلہ صاحب رشیدی بذیل بلبلی ذکر ایں کردہ و صاحب برہان گوید کہ بفتح اول وثالث ولام وسکون ثانی (۱) کوزہ لولہ دار را گویند و (۲) بمعنی صدا و آواز صراحی و (۳) بمعنی اندوہ و گرفتگی دل۔ صاحبان جامع و ہفت ہم ذکر ایں کنند صاحب مؤید بذیل لغات فارسی ذکر ایں کردہ می فرماید کہ بمعنی اول لغت عرب است بحوالہ ادات و دستور ذکر معنی سوم ہم کردہ۔ صاحب انند ایں را لغت فارسی گوید و بہ معنی اول و دوم

(۲۵۲۷)

اکتفا کند (خاقانی ع) در بر بلبلہ قواق انتش
کز دہاں آب احمر انداز د ٭ (ولہ در صفت شراب
ع) چوں ز دہاں بلبلہ در گلوِ قدح چکد ٭ عطسۂ
عنبریں دہد مغز چمانہ از تری ٭ صاحب منتخب ذکر
ایں بضمّ اوّل و دوم بمعنی اوّل کردہ می فرماید
کہ لغت عرب است مؤلّف عرض کند کہ بمعنی
اوّل مفرّس دانیم کہ فارسیاں تصرّف در اعراب
کردہ اند و معنی دوم و سوم را باعتبار قول صاحب
جامع کہ صاحب زبان است معتبر دانیم و ماخذ معنی
دوم ہمین است کہ آواز قلقل از صراحی می برآید چنانکہ
قلقل و ہای ہوز آخرہ برای نسبت است و معنی
سوم اسم جامد فارسی زبان دانیم دیگر ہیچ (اردو
(۱) وہ صراحی جسکو ڈنڈی لگی ہو۔ مؤنّث ۔ دیکھو باتو
جس پر صراحی کا ذکر ہے۔ آپ ہی نے کوزہ پر فرمایا ہے
عربی اسم مذکّر۔ دستی دار ظرف (۲) قلقل ۔ بقول
آصفیہ ۔ عربی۔ اسم مؤنّث ۔ صراحی یا بوتل کے اندر
سے پانی خواہ شراب کے نکلنے کی آواز (ذوق ع)
شور قلقل یہ کیوں ہے دختر رز ٭ کیا کسی آشنا سے لڑتی
ہے ٭ (۳) دیکھو اندوہ۔

بلبلی بقول سروری (۱) قسمی از پوست کہ نازک
سازند و جانب درون آں را رنگ کنند چوں کدری
و بحوالۂ فرہنگ گوید کہ (۲) جنسے از زرد آلو و (۳) بمعنی
شراب و (۴) بمعنی پیالہ (فردوسی ع) یکی بلبلی سرخ
در جام زرد ٭ تہمتن بر وی روا زہ بخورد ٭ (ولہ
ع) تو ای می گسار از مے زابلی ٭ بہ پیمای تا سر کی
بلبلی ٭ و فرماید کہ در بیت اوّل اندکی تامل است
صاحبان جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و
جامع و مؤیّد و انند و ہفت ذکر ہر چہار معانی کردہ اند
بہار ندکر معنی اوّل فرماید کہ (۵) نام جبّہ مثل مشک
کہ جوش دادہ می فروشند (لا ادری ع) آنکہ
بار غمش بدوش منست ٭ گلرخ بلبلی فروش من است
خان آرزو در سراج گوید کہ بالضم شراب و ایں
مرکّب است از بلبلہ کہ بمعنی کوزہ لولہ دار گذشت با
یای نسبت و فرماید کہ ایں نوع کلمات عربی باشند

نہ فارسی وگوید کہ بہ مجاز بمعنی پیالہ ہم و ذکر معنی اوّل
ہم کردہ و در چراغ ہدایت بذکر معنی اوّل ذکر معنی
دوم ہم فرمودہ از سند بہار کہ برای معنی پنجم مذکور شد
استنادی کند مؤلّف عرض کند کہ بمعنی اوّل منسوب
بہ بلبل است بہ بای نسبت و نظر بہ نزاکت و رنگینی این
چرم بدین نام موسوم شد۔ عجبی نیست کہ در رنگش نقش
بلبل یا چشمش کنند ماخذ این می خواہد کہ بالضّم خوانیم
و بمعنی دوم اسم جامد فارسی زبان است برای زرد آلو
کہ ذکرش بر (آلوی زرد) گذشت۔ یکی از معاصرین عجم
می گوید کہ چوں بر درخت خشک شود بلبل برغبت می
خورد از ینجاست کہ فارسیاں بیای نسبت این را
بلبلی گفتہ باشند ولیکن معاصرین عجم بر زبان ندارند
زرد آلو را استعمال کنند نسبت معنی سوم و چہارم
ماخذ بیان کردۂ خان آرزو و قرین قیاس است
بہار معنی پنجم را چیز دیگر داند۔ ہمانست کہ بمعنی دوم
گذشت (اردو) (۱) ایک نازک پوست جسکے اندرونی
حصّہ میں رنگ کرتے ہیں۔ مذکّر۔ (۲) زرد آلو کی ایک قسم
مذکّر (۳) شراب مؤنث (۴) پیالہ۔ مذکّر (۵) وہی نمبر (۲)

بلبن | بقول سروری بحوالۂ موید بفتح بای اوّل و دوم و سکون لام خرفہ را نام است کہ بعربی
بقلۃ الحمقا نامند و فرماید کہ ظاہرا بکسر تین باید۔ صاحب رشیدی گوید کہ این را پرپہن ہم گویند و
فرماید کہ بخاطر می رسد کہ این لفظ بلپہن باشد بہر دو بای فارسی و زیادتی ہا چہ را را بلام بدل می کنند
صاحب برہان ذکر این کردہ و بقول جامع گیاہ خرفہ و صاحب ناصری متّفق با رشیدی۔ خان آرزو
در سراج بذکر قول رشیدی فرماید کہ در ترکی زبان لقب بادشاہ عادل باذل شجاع غیاث الدّین
کہ از ممالک غوریہ بود و مدّتی سلطنت ہندوستان باستقلال کرد۔ صاحب محیط ہر چہ بر خرفہ نوشتہ
نقلش بر بخلہ گذشت و نسبت ماخذ این عجبی نیست کہ فارسیاں پرپہن را کہ می آید بہ تبدیل و تخفیف
بلبن کردہ باشند۔ چنانکہ خیال بعض محقّقین است بای فارسی بہ عربی بدل می شود چنانکہ تپ و تب

ورای مہملہ بہ لام چنانکہ چنار و چنال و ہای ہوز حذف ولیکن جا دارد کہ ایں را اصل دانیم و آں را مبدّل و مزید علیہ ایں یا ہر دو را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) دیکھو بخلہ۔

بلبوس | بقول برہان بروزن ملبوس (۱) نوعی از پیاز صحرائی باشد کہ آنرا در عربی بصل الزیر و بصل الذیب خوانند گرم و خشک است در دوم (۲) نوعی از خشخاش ہم کہ آنرا خشخاش زبدی گویند۔ صاحب جامع ذکر ایں کردہ۔ صاحب انند ایں را لغت فارسی گفتہ و صاحب محیط فرماید کہ ایں لغت یونانی است و فیطلون ہم گویند و فالبوس و بسریانی بالابس و بلغت دیلمی بلبسا و بعربی بصل الذئب و بصل الزیر و بفارسی زیر و تلخہ پیاز و بترکی و آغ سو غالی و در طبرستان طرم نامند و آں پیاز صحرائیست اندک تلخ و مائل بشیرینی و قبض۔ زعفرانی رنگ نیز د اکثر گرم و خشک در اوّل سوم و نزد شیخ طبع آں قریب بطبع پیاز۔ مجفّف۔ مدمّل۔ جالی بقوت و جاذب خون بظاہر جلد و منافع بسیار دارد (الخ) و بر (خشخاش زبدی) می فرماید کہ بہ یونانی بابلبیس نامند گیاہی است بسیار سفید نبات گرم و تند و از جملہ سموم و مقی و مسہل و جہت تنقیہ دماغ و دفع بلغم و صرع مفید و گویند گرم و خشک در دوم و در اسہال آوردن فعل یتوعات دارد (الخ) **موءلف** عرض کند کہ ایں لغت فارسی زبان نیست و محققین بالا لغت یونانی را کہ مخصوص برای معنی اوّل است بہ تسامح برای معنی دوم ہم قرار دادند و خیال نفرمودند کہ آں بابلبیس در زبان یونان است (اردو) (۱) جنگلی پیاز موءنث۔ (۲) خشخاش زبدی ایک سفید رنگ کی گھانس ہے۔ اسم موءنث۔

بلت | بقول موءیّد مطبوعۂ نولکشور بذیل لغات فارسی بالفتح بریدن و بفتحتین بریدہ شدن و

در دیگر نسخ قلمی یافتہ نمیشود۔ صاحب انند این را لغت عرب بمعانی بالا وغیر ذلک گوید **مؤلف** عرض کند کہ تصرّف مصنّفین مطبع نولکشور است کہ بسیاری ازین قسم کارہا کردہ اند و بر مؤلف کتاب تہمت بستہ (اردو) ناقابل ترجمہ ہے۔

بلتا بقول ناصری (بدیل بتا) بکسر اوّل مرادفش کہ گذشت (ب۵) مرا گفتی بگو حال دل خویش ÷ دلت خوں میشود بل تا نگویم ÷ **مؤلف** عرض کند کہ صراحت نکرد کہ این شعر مال کدام است عیبش ندارد کہ خود او اہل زبانست۔ مخفی مبادکہ بتا بمعنی بگذار بجایش مذکور شد۔ جا دارد کہ نظر بر اعتمادش این را ہم بمعنی بگذار گیریم و بقولش در ینجا (بل تا) را مخفّف (ہہل تا) گیریم کہ ہای ہوّز حذف شدہ (بل تا) باقی ماند اندرین صورت ہہل از مصدر ہلیدن امر حاضر است بزیادت موحّدہ در اوّلش بمعنی بگذار و بل بالکسر مخفّفش۔ پس معنی بگذار از مجرّد بل پیدا شد و تا بمعنی تاکہ باقی ماند۔ اگر (بلتا) را دریں شعر بمعنی بگذار گیریم معنی شعر خبط می شود۔ حیف است کہ محقق اہل زبان اعتنا بر معنی سند نکرد۔ فتامّل۔ دیگر کسی از محققین ذکر این نکردہ (اردو) چھوڑدے۔ تاکہ۔

بلتیس بقول سروری و جہانگیری و رشیدی و جامع و سراج و ہفت بر وزن بلقیس نام داروئی **مؤلف** عرض کند کہ حیف ازیں تحقیق ہر شش محققین بانام و نشان کہ ترک این لغت بر این قسم تحقیق تفوّق داشت ہیچ صراحت نشد کہ لغت کدام زبان است و جا دادند در لغات فرس وضع لغت تقاضای آں می کند کہ این را لغت یونانی دانیم و خیال می کنیم کہ ہماں بلیس را کہ بذیل بلبوس ذکرش کردہ ایم بلتیس نقل کردند و این محض قیاس است و بس صاحب محیط کہ محقق مفردات طب است ذکر این نکرد (اردو) ایک دوا کا نام اور ہمارے قیاس کے لحاظ سے دیکھو بلبوس کے دوسرے معنے

بلج بقول برہان بفتح اوّل وثانی وسکون جیم بلغت عرب غورۂ خرما را گویند یعنی خرمای نارس وچون سبز باشد آنرا ولیع وجدال خوانند وچوں در غلاف باشد طلع گویند و فرماید کہ بضمّ اوّل ہم بنظر آمدہ صاحب انند این را بہمین معنی باحای حطّی عوض جیم گفتہ وصاحب منتخب ہم تصدیق آن می کند **مؤلّف** عرض کند کہ ما این را بجیم آخر مفرس نمی دانیم از ینکہ صاحب برہان صراحت لغت عرب کردہ وجیم را باوجود صراحتش صحیح ندانیم کہ لغت عرب باجیم آخر بدین معنی نیامدہ۔ پس جزین نیست کہ تسامح اوست وذکر این لغت عرب در موضوع ما ازین داخل است کہ از برای این لغتے در فارسی زبان نیافتیم وصاحب برہان ہم نیافتہ باشد کہ ذکرش کرد (اردو) غورۂ خرما یعنی وہ خرما جو خام ہو۔ مذکّر۔

بلجفتن بقول نوادر کہ محقّق مصادر است بوزن ومعنی الفختن **مؤلّف** عرض می کند کہ دیگر کسی از محققین مصادر فرس ذکر این نکرد وما صراحت ماخذ ومعنی الفختن بجایش کردہ ایم صاحب نوادر سند استعمال بیش نکرد ومجرّد قولش اعتبار را کفایت نمی کند کہ معاصرین عجم ہم برزبان ندارند (اردو) دیکھو الفختن۔

بلجیک صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ گوید کہ معاصرین عجم ملک بلجیم را بدین اسم موسوم کردہ اند **مؤلّف** عرض کند کہ میم را بدل کردند بہ کاف برخلاف قیاس واین ملکی است در یورپ کہ در مشرق آن جرمن ولکسمبرگ است و در جنوب مغربش فرانس (اردو) بلجیم ایک ملک ہے جو یورپ میں واقع ہے جسکے مشرق میں جرمن اور لکسمبرگ ہیں اور جنوب مغرب میں فرانس مذکر

بلخ بقول سروری (۱) اوانی شراب چوں صراحی وقرابہ و (۲) شہری کہ برامکہ از انجا بودند ومفتوح العنوہ

است وجیحون بر دروازہ فرسنگی اوگذرد وآنرا قبۃ الاسلام نیز گویند (حکیم سوزنی ل۵) بہای یاسمن و جگر یم نوست امروز ؛ کہ دوستیم دو بلخ شراب دا دایار ؛ صاحب جہانگیری ہم ذکر ہردو معنی کردہ گوید کہ بمعنی دوم شہریست مشہور از خراسان وبمعنی اوّل کدوئی کہ شراب دران کنند۔ صاحبان رشیدی وبرہان وناصری وجامع وہفت واند وسراج ومؤیّد ہم ذکر این بفتح اوّل وسکون ثانی کردہ اند صاحب ناصری گوید کہ شہریست مشہور از بناہای سلاطین قدیم عجم وسالہا لہراسب وگشتاسب در انجا زیستند ودر انجا آتشکدہ ساختہ بودند کہ نوبہار نام داشت و فرماید کہ چنانکہ مرو را مرو شاہجہاں گویند۔ بلخ را بلخ بامیاں می گفتند (حکیم فرخی ل۵۲) مرحبا ای بلخ بامی ہمرہ باد بہار ؛ از در نوشاد رفتی یا ز باغ نوبہار ؛ نوبہار بلخ را با چشم من قیمت نماند ؛ تا بہار کور کانان پیش من بکشاد بار ؛ صاحب غیاث می فرماید کہ بمعنی دوم بفتحتین گفتن خطاست۔ صاحب مؤیّد این را بذیل لغات فارسی آوردہ وصاحب انند ہم ہردو معنی لغت فارسی گفتہ (اردو) (۱) کدوے شراب یعنی وہ کدوے خشک جس میں شراب بھر کر پیتے ہیں۔ مذکر (۲) بلخ۔ مذکر خراسان کے ایک مشہور شہر کا نام جس کو قبۃ الاسلام بھی کہتے ہیں۔

بلخاست | بقول شمس لغت فارسی است بفتحتین ہماں براخاست کہ گذشت دیگر کسی از محققین فارسی زباں ذکر این نکرد وانچہ بر برنجاست گذشت بلنجاست بہ نون بعد لام وجیم عربی بعد نون است معلوم می شود کہ کاتب شمس ہماں بلنجاست را بحذف نون وتبدیل جیم با خای معجمہ بلخاست نوشت دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بلنجاست۔

(الف) **بلنج** | الف۔ بقول ناصری بروزن اعرج۔ راج سیاہ را گویند کہ قلیا باشد۔ صاحب جامع ہم ذکر

(ب) **بلنچ** | ذکر این کردہ گوید کہ در برہان با جیم فارسی آمدہ صاحب ہفت ہم بہ جیم عربی آوردہ وخان آرزو در سراج با جیم فارسی نوشتہ۔ صاحبان برہان وسروری وجہانگیری واند این را بہ جیم فارسی آوردہ اند وصاحب

برہان صراحت مزید کند کہ بفتحتین ہم آمدہ صاحب محیط بر بلجلج بہ لام دوم و جیم عربی سوم و لام چہارم و جیم پنجم گوید کہ زاج سیاہ را نام است و بر زاج اسود فرماید کہ زاج مطبوخ و بر مطلق زاج می نویسد کہ معرّب است از زاک فارسی کہ آنرا بر ومی سنقریا و در انگلیسی سلفت آف رن و بہندی کسیس گویند و آں از معدنیات است اقسام می باشد سفید و سرخ و سبز و زرد و سیاہ ، ہر واحد از آنہا جدا جدا مسطور و نزد جالینوس قلقطار کہ زاج زرد است و قلقدیس کہ زاج سفید است و زاج سوری کہ سرخ است ہمہ رطوبت مائیہ کہ منعقد و منجمد می گردد و ایں ہمہ در آب و طبخ منحل می شوند الا سوری کہ آں شدید التجمید و انعقاد است و سبز در انعقاد و انطباخ شدید تر از زرد و منقسم است بسہ قسم و ایں ہمہ ادویہ اعنی زاج احمر و قلقطار و زاج اخضر در قوت خود جنس واحد اند و در لطافت و غلظ خود ہا مختلف و اغلظ آنہا زاج سرخ است و الطف آں زاج اخضر و اما قلقطار میان ہر دو متوسط و بقول ارسطاطالیس جمیع اقسام زاجات قطع خون سائل از جراحات نماید و نشف رطوبت و تجفیف آنہا کند (الخ) مؤلف عرض کند کہ ہنقدر متحقق است کہ ایں لغت فارسی زبان نیست و زاک سیاہ لغت فارسی است کہ می آید و بلجلج غالباً لغت یونانی است کہ فارسیاں بحذف یک لام (چنانکہ تلتباق و تغتاق) و تبدیل جیم اول با خای معجمہ چنانکہ (اسفاناج و اسفاناخ) بہ سبیل مفرّس استعمال کردہ اند و (الف) اصل است و (ب) مبدلش کہ جیم عربی ہم بدل شدہ بہ جیم فارسی چنانکہ کاج و کاچ (اردو) کسیس بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کی نہایت کسا و دار پھٹکری ہے جو لوہے اور گندک کے پھونکنے سے تیار ہوتی ہے اگر اسے آگ پر بھون کر فولاد پر ملیں تو اس پر جوہر نمایاں ہو جائیں۔ فارسی میں اسے زاک زرد۔ زاک شتر دنداں۔ زاک سیاہ کہتے ہیں۔ تیسرے درجہ میں گرم و خشک۔ پس اس کا ترجمہ کالا کسیس ہے۔

بلخفتن بقول موارد بروزن و معنی الخفتن کہ گذشت دیگر کسی از محققین مصادر فرس ذکر ایں نکرد اگر

این را مبدّل و قلب بعض آں دانیم۔ قلب بعض البتہ درست می شود ولیکن تبدیل الف با موحّدہ خلاف قیاس صراحت ماخذش ہمہ را انجا کردہ ایم و دریجا نظر بر سکوت محققین وسیما محققین مصادر جز این نگوئیم کہ تصحیف موارد است وبس (اردو) دیکھو الفختن۔

بلخم یا ین بقول سروری بلام و خای معجمہ بوزن مرہم فلاخن را گویند و فرماید کہ در نسخہ میرزا سند این از مؤید الفضلا است (ے) گلہ بانان او نہند از قدر ✚ مہر و مہ را چو سنگ در بلخم ✚ صاحب برہان صراحت مزید کند کہ آں کفہ باشد کہ از ابریشم یا از پشم بافند و دو ریسمان بر دو طرف آں بگذارند و شاطران و شبانان بداں سنگ اندازند۔ صاحبان جامع و ناصری و ہفت ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ این را مبدّل فلخم دانیم کہ بمعنی فلاخن می آید فا بدل شدہ بہ موحّدہ چنانکہ زفان و زبان۔ معاصرین عجم تسلیم کنند و فلاخن بر زبان دارند و فلاخان ہم بدین معنی آمدہ (اردو) گوپن یا گوپھن بقول آصفیہ اسم مذکر گوپیا۔ فلاخن۔ ڈھیلوا۔ وہ رسّی کا بنا ہوا ہتھیار جس میں پتھر یا مٹی کے گولے رکھ کر جانوروں کو اڑاتے ہیں۔

بلخی خان آرزو در سراج بذیل استعارات ذکر این کردہ گوید کہ منسوب بہ بلخ بمعنی حقیقی و گاہی بر کوبیازہ بلخی کہ تمثیل بہ ترکیبات ناشائستہ اطلاق کنند (خاقانی در ہجو رشیدی وطواط گوید (ے) سخنت بلخی و صفت کبر خوارزمی ✚ زبلخی آخر تفسیر این سخن دانی ✚ و فرماید کہ مراد از بلخی کوبیازہ بلخی است چنانکہ در موضعی دیگر فرماید در ہجو ہماں رشید وطواط (ے) آئی چو سیر کوبہ رازی بہ بانگ و نیست ✚ جز بر دو کوبیازہ بلخیت دستگاہ ✚ و گوید کہ این است تحقیق توسی **مؤلف** عرض کند کہ از طرز بیانش ہیچ نمی کشاید کہ مقصودش چیست غیر از معنی حقیقی چیزی دیگر بفہم نمی آید۔ یکی از معاصرین عجم می فرماید کہ (کوب یازہ) چکش آہنگری را گویند و آں مطرقہ باشد و تصدیق این معنی از برہان ہم می شود کہ می آید و رندان و لوطیان عجم کیر فاعل را بدین اسم

نامند وخصوصاً (کو بیازهٔ بلخی) برای لوطیان بلخ لقب
است و در عرف عام مجرّد بلخی هم بدیں معنی گفته میشود
(تمّ کلامه) پس در شعر دوم خاقانی (کو بیازهٔ بلخی)
کنایه باشد از آلهٔ تناسل لوطیان بلخ و در شعر اوّل اشناؤ
بلخی از ہماں که بالا مذکور شد (اردو) فارسیوں نے
آلۂ تناسل لوطیاں بلخ کا نام بلخی رکھا ہے۔ مذکر۔

بلخیم بقول مؤیّد چیزی که بداں سنگ اندازند و آنرا
فلاخن نیز گویند مؤلّف عرض کند که دیگر کسی از
محقّقین فارسی زبان ذکر ایں نکرد و ایں لغت آفریدۂ
مطبع منشی نولکشور است که ہماں (بلخم) را که بجایش
گذشت بزیادت تحتانی قائم کرده و دیگر نسخ قلمی مؤیّد
ازیں ساکت و عوض ایں ہماں لغت صحیحه را
قائم کرده اند (اردو) دیکھو بلخم۔

بلخیه بقول ناصری مرضی است که آنرا آبلۂ فرنگ
و آتشک نام است۔ چوں در بلخ ظهور کرد منسوب شد
بدانجا (یوسفی طبیب ؎) بلخیه ترا چو عارض آمد ناگاه
رنج والمت بجان و دل یابد راه ✤ باید که پس از تنقیه
از صبر داشت ✤ باسرکه کنی ضماد در بگیه و گاه مؤلّف
عرض کند که صاحب اکسیر اعظم ہم ذکر ایں کرده گوید
که بثور مع قروح و خشکریشجات و سیلان زرداب است
و آں از جنس سعفه رویّه رطبهٔ خبیثهٔ ساعیه بود و طعذا
حوالی خود را بسبب فساد بخورد و در اکثر با آں خفقان
و غشی بود و گاهی بسبب گزیدن جانوری مثل پشهٔ خبیث
و رتیلا عارض شود و بسبب کثرت حدوث آں در
بلدهٔ بلخ مسمّی به بلخیّه شد و ابو منصور گوید که بلخیه قرحهٔ
منبسط در لحم بود و آنرا عمق بسیار نباشد و شرائین را
متمدّد سازد و با آں تپ بود و چوں نضج یابد سوراخها
و سرہا بسیار مدرک گردد و بسبب او خون حاد و فاسد بود
و ابن الیاس گوید که بلخیه از بثور ردیّهٔ خبیثهٔ ساعیه است
و حدوث او از اخلاط محترقهٔ فاسده از صفرا و بلغم یا
سوداوی محترق بود و انطاکی گوید که بلخیه بثوریست
که اوّلاً ببلخ یافته شده۔ بعده مثل آبلۂ فرنگ منتقل
به بلاد دیگر گشته پس بداں موسوم ساختند و بسبب
آں حرارت غریبی است که غریزی آنرا از قلب دفع

کرده پس انچه حوالی او از غشای اضلاع و صدر است قرحه کند و ازین جهت غشی و خفقان بادی بود و گاهی ازان حجاب صدر متاکل شود و قتل کند پس هر گاه جرح سیاه یا سرخ گردد علاج نه پذیرد۔ پس بقول شیخ علاج مثل علاج سعفۂ ردی نمایند و انچه خاص باین نفع کند طلا بگل ارمنی و سرکه است بدوام حتی که آنرا خشک کند و ازان قشرها فرو افتد و بگوشت صحیح برسد و

ازان عفونت و فساد زائل کند و یا این دوا که قوی و مجرب شیخ است بکار برند۔ زراوند مدحرج و زنگار و اشق و مقل و خردل و زاج مساوی بروغن گندم و سرکه و اندک عسل مرهم ساخته طلا کنند و یا بخر اشند تا گوشت فاسد بزداید و چون گوشت صحیح پدید آید مرهمی که از دم الاخوین و مرده سنگ و کندر و سفیده ساخته باشند بر جراحت را مندمل سازند (اردو) دیکھو آتشک کے تیسرے معنے۔

(الف) **بلد** بقول بهار و انند بالتحریک (۱) رهنما و (۲) واقف از چیزی چنانکه گویند "من بلد فلانجا هستم" وظاهراً بمعنی اول مجاز است چرا که بدون وقوف رهنمائی نباشد (میرزا معز فطرت ؎) برده از خود غم دزدیده نگاهش ما را ÷ بلدی نیست بغیر از رم آهو ما را ÷ صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید که بمعنی راهبر است (شوکت بخاری ؎) شور سودا بلد کوچه تحقیقم شد ÷ تا در دل زره چاک گریبان رفتم ÷ صاحب رهنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاه قاچار گوید که بمعنی واقفکار است و هم از (بلد راه) را بمعنی راه شناس آورده و (بلد راه شده) را بمعنی رهبر شده نوشته۔ صاحب روزنامۂ این را بمعنی (۳) شهر آورده صاحب انند می فرماید که بمعنی اول و دوم لغت فارسی صاحب غیاث گوید که در عربی بمعنی شهر است و در فارسی بمعنی راهبر و پیشوا صاحب منتخب گوید که بفتحتین در عربی بمعنی شهر است و بلدان بالضم جمع آن و بمعنی نشان که ابلاد جمع آنست۔ صاحب بول چال..........

(ب) **بلد جلوانداختن** بمعنی همراه گرفتن رهبر آورده مؤلف عرض کند که صاحب کنز که محقق

لغات ترک است (بلدک) رابمعنی معرفت و معروب و معلوم آوردہ۔ خیال ما این است کہ فارسیاں از
ہمین لغت ترکی (الف) رامفرس کردہ اند بمعنی دوم و معنی اوّل مجاز اوست چنانکہ بہار گفتہ و بمعنی سوم
لغت عرب و (ب) از ملحقات الف (اردو) الف (۱) رہنما۔ دیکھو برندہ کے تیسرے معنے (۲) واقفکار۔
کام سے واقف۔ کام جاننے والا۔ کارداں۔ آزمودہ کار۔ جہاں دیدہ۔ تجربہ کار۔ (۳) بلدہ بقول صاحب
آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ شہر (ب) رہبر کو ساتھ لینا۔

بلدرچین بقول صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی کبک و تیہو صاحب روزنامہ
فرماید کہ (۱) تدرو (۲) کبک۔ صاحب بول چال این را بہ جیم عربی نوشتہ می فرماید کہ بودنہ را نام است
کہ خرد از تیہو و بزرگ از کبک می باشد **مؤلف** عرض کند کہ بودنہ بقول برہان خود تیہو را نام است
و بقول بعض شبیہ بہ تیہو و کوچک تر ازاں کہ بعربی سلوی خوانند۔ صاحب منتخب بر سلوی می فرماید کہ
مرغی است کہ آنرا آسمانی نیز گویند و بفارسی آں را بودنہ خوانند۔ صاحب غیاث بر تذرو بہ ذال معجمہ
گوید کہ خروس صحرائی است و فرماید کہ بہ دال مہملہ نوشتن و خواندن و بمعنی کبک گفتن خطا ست
بلکہ مرغی است از جنس ماکیاں کہ در بیشہ استرآباد و مازندراں بسیار و بنہایت خوشرنگ بود **مؤلف**
عرض کند کہ پریشان بیانی اینہا ستم است بر تحقیق جویاں۔ صاحب رہنما محقق گمنام و صاحب بول چال
فائق تر از صاحب روزنامہ نیست بنائً علیہ قول صاحب روزنامہ را معتبر دانستہ تذرو و کبک را
ترجمۂ لغت زیر بحث می دانیم و حزیں نیست کہ (معاصرین زبان فراموش) این اسم مرکب را از
لغات ترک گرفتہ اند چنانکہ صاحب برہان بر سمانی ذکر این بہ جیم عربی کردہ می فرماید کہ بلدرچین لغت
ترکی است و این را بفارسی کرک نام است پس جیم عربی بدل شد بفارسی چنانکہ جہ جبہ و چہ چبہ اند بصورت

ایں را مفرس دانیم وہم صاحب برہان بر کرک ذکر ایں کند و گوید کہ لغت ترکی است امّا محققین ترکی ازیں ساکت۔ صاحب محیط بر تدرو گوید کہ اسم فارسی تدرج است و بر تدرج می فرماید کہ بفتح فوقانی و دال مہملہ معرّب تذرو فارسی است و بترکی قرقاول و در تنکابن و مازندراں تورنگ و بہندی لوا گویند و آں طائر نیست معروف۔ خوشرنگ۔ ملیح الشکل۔ ملوّن منقّش۔ شبیہ بدرّاج وازاں کوچکتر و گوشت آں بہتر و طبع آں گرم و در خشکی کمتر از درّاج و گویند گرم در دوم و خشک در اوّل بغایت لطیف و سریع الہضم و مولّد خون صالح۔ مقوی دماغ و فہم و رافع نسیان و وسواس خصوصاً کہ تا سہ روز متواتر کباب آنرا تناول نمایند۔ و منافع بیشمار دارد (الخ) و بر بٹیر بتای ہندی گوید کہ لغت ہندی است مرغی است معروف بشکل قبج وازاں خردتر۔ گردن و دُم آں کوتاہ و براں خطوط سیاہ و سفید۔ مردم برای جنگ و بازی تربیت او می کنند مزاج آں گرم در اوّل اولی و خشک قلیہ و کباب او مفتّح سدد جگر و طحال و گردہ و ہضم را نیک سازد و برای بواسیر ریحی و نفخ معدہ و انواع استسقا و ضعف جگر و ریزانیدن سنگ گردہ و مثانہ و زلق الامعا مفید و منافع بسیار دارد (الخ) مخفی مباد کہ ہمیں پرندہ را فارسیان کبگ بہ کاف عربی اوّل و کاف فارسی دوم نامند و دو قسم می باشد یکی کبگ دری کہ بزرگتر و دیگری غیر دری کہ کوچک تری باشد و ہمیں کوچک تر است کہ در ہندی آنرا تیتر نام است و قبج در عربی ترجمہ (کبک دری) است (اردو) (۱) لوا بقول آصفیہ۔ ہندی اسم مذکر۔ ایک قسم کی بٹیر ایک بٹیر سے مشابہ اور اوس سے چھوٹا پرند جو نہایت لذیذ ہوتا اور اکثر جھاڑیوں میں رہتا ہے۔ عربی میں اُسے سلوی کہتے ہیں جسکے سبب سے منّ و سلوا مشہور ہوا۔ فارسی میں وشیخ اور سمانی (۲) بیٹر۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ ایک کوّے سے چھوٹا پرند۔

بلدله | بقول شمس لغت فارسی زبان است می فرماید که بالفتح آنکه چسپان باشد از حلقوم و سینه اسپ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و یکی از معاصرین عجم که صاحب اعتبار نیست می فرماید که طوقی چرمی را اہل فارس می نامند که در گردن اسپ اندازند و کالسکه را بدان متعلّق می کنند۔ بعض از معاصرین عجم گویند که ما ازین بی خبریم **مؤلّف** عرض کند که اگر قول عجم اوّل الذکر را باور کنیم اسم جامد فارسی جدید دانیم و میدانیم که از کلام السنهٔ غیر این را مفرس کرده اند **(اردو)** گھوڑے کی چرمی ہنسلی۔ مؤنّث جو ہارنس میں ہوتی ہے جسکو گھوڑے کے گلے میں پہناتے ہیں اور جوتونکا تعلّق اسی سے رہتا ہے

بلدن | بقول برہان بادال ابجد و ہای ہوّز و حرکت غیر معلوم نام حوّاے که زن آدم علیه السلام است صاحب جامع ہم ہمین قدر نوشته و صاحب انند ہم نقل این بر داشته این قدر صراحت مزید کند که لغت فارسی است **مؤلّف** عرض کند که اگر لغت فارسی زبان است خیلی تعجب داریم از سکوت دیگر محققین فارسی زبان و از تحقیق مزید قاصریم **(اردو)** حوّا بقول آصفیه۔ عربی اسم مؤنّث بابا آدم کی بیوی کا نام۔ سب آدمیوں کی ماں۔ بنی آدم کی امّاں۔

بلدیت | بقول رہنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاجار (۱) بمعنی راه نمودن و (۲) شهریت و صاحب بول چال گوید که در محاورهٔ حال (۳) واقفکاری و (۴) سر رشتهٔ حفظان صحت را نامند و صاحب روزنامه برہمونی قانع که بهترین تعریف معنی اوّل است **مؤلّف** عرض کند که معاصرین عجم ازہمان لغت فارسی بلد که گذشت این را بمعنی **حاصل بالمصدر** استعمال کرده اند و معنی چهارم اصطلاح معاصرین باشد که سر رشتهٔ حفظان صحت را بدین اسم موسوم کردند دیگر ہیچ و نسبت معنی دوم۔ مخفی مباد که بلد بمعنی شهر لغت عربی است چنانکه ہم در انجا اشاره اش کرده ایم **(اردو)** (۱) رہنمائی بقول آصفیه آگاہی

کا مرادف اور راہبری۔ بقولہ۔ اسم مؤنث۔ راہنمائی
ہدایت (۲) شہرت بقولہ۔ اردو۔ اسم مؤنث۔ دہقانیت
کا نقیض آپ فرماتے ہیں کہ یہ لفظ غلط ہے کیونکہ عربی

کے قاعدے پر تاے مصدری لگا کر بنا لیا ہے (۳) واقفکاری
بقولہ۔ اُردو۔ اسم مؤنث۔ شناسائی۔ کاردانی (۴) صفائی
کا سررشتہ۔ مذکر۔ حفظان صحت کا سررشتہ۔ مذکر۔ میونسپلٹی۔ انگریزی مؤنث

(الف) **بلرزنگ** بقول شمس بکسر تین و سکون اوّل مہملہ و دوم معجمہ آنکہ در جامہ و ازار بند گرہ زنند کہ آنرا (فلرزنگ) نیز گویند (استاد ست) آنزمان از دکان فرود آید چو بار * پس بلرزنگش ببست اندر نہاں * و فرماید کہ ......

(ب) **بلریزہ** مثلہ۔ **مؤلّف** عرض کند کہ دیگر کسی از محقّقین فارسی زبان ذکر ایں ہر دو لغت نکرد و معاصرین عجم بر زبان ندارند و آنچہ در فالغت فلرزنگ آمدہ بمعنی خوردنی و طعامی است کہ از مہمانی ہا برداشتہ بجای دیگر برند یکی از معاصرین عجم گفت کہ در ولایت رسم است کہ مہمانان چوں از طعام سیر شوند باقیماندہ را در جامہ و ازار بند گرہ زنند و بخانہ می برند۔ پس جادارد کہ ایں را مبدّل آں دانیم کہ فا بدل شد بہ موحّدہ۔ چنانکہ فروزیدن و بروزیدن و زفان و زبان معاصرین عجم بر زبان ندارند و (ب) را بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم۔ صراحت ماخذ بر فلرزنگ کنیم (**اُردو**) وہ کھانا جو کھانے کے بعد بچ رہے اور مہمان اپنے دامن یا لنگ میں باندھکر گھر لیجاتے ہیں۔ مذکر۔

بلس بقول سروری بضمّ با و لام (۱) عدس را گویند و صاحبان جہانگیری و رشیدی ہم ذکر ایں کردہ اند صاحب برہان نذکر معنی بالا گوید کہ بزیادت نون در آخر ہم بہ ہمیں معنی می آید و بحوالہ صحاح الادویہ می فرماید کہ (۲) بمعنی تین ابیض کہ انجیر سفید باشد۔ صاحبان ناصری و جامع ہمزبانش **مؤلّف** عرض کند کہ ما بہ استر ار حقیقت ایں غلطہ بیان کردہ ایم کہ اسم آں در مین بلبن بہ نون در آخر است و اسم فارسی ایں مرکب است کہ می آید فارسیاں بحذف نون آخر مفرساً استعمال ایں کردہ اند صاحب محیط (بلبن) را بنون آخر ذکر کردہ

وبقولش بلبس بدون نون آخر در لغت بین انجیر وما ذکر انجیر بجایش کرده ایم (اردو) (۱) دیکھو استرار (۲) دیکھو انجیر

بلسان | بقول برهان بروزن سرطان نام درختیست مشهور در مصر گویند بعد از طلوع شعری نشتری که از آهن ساخته باشند بر برگ آن درخت فرو برند و روغن از آن روان شود با پنبه جمع کنند و بعضی گویند شیشها در زیر برگی که نشتر زده اند بیاویزند و امتحان وی چنانست که قطرهٔ بر شیر گاو چکانند بعد لمحهٔ مانند دلمه پنیر بسته شود و بر آب چکانند و بر هم زنند آب مانند شیر سفید گردد و آنرا بعربی دهن البلسان خوانند و موضعی که درخت بلسان انجاست باغ فرعون بوده است و آنرا عین الشمس خوانند و گویند که از معجزهٔ عیسی علیه السلام است و تخم آنرا حب البلسان نام است گرم و خشک در دوم - کوفت و رعشه را نافع و بید انجیر هم همین است صاحب جامع هم همین تذکره را باختصار نوشته - صاحب سوال السبیل گوید که معرب بلسامن یونانی است که گلهای سفید دارد و در دواها بکار آید - صاحب محیط می فرماید که بیونانی بوسیزیون و بلسامن نام درختی است مصری دو نوع است یکی را انشام نام و دیگری را فلس و روغن آن از نوع ثانی نمی گیرند و این در افعال بسیار ضعیف و بدل آن نمی تواند شد و بحواله کتب نصاری می نویسد که حضرت مریم با مسیح علیهما السلام چون گریخت و بمطریه اقامت نمود نزدیک آن چاهی بود که پارچهای خود را دران شست و آب آنرا ریخت و از آن بلسان روئید - بالجمله بهترین آن حب آنست و باندک تخدیر زبان را می سوزد و بوی روغن دران هم بود و روغن آن فی الحقیقت شیر است و آن مختلف الطبع و بقول شیخ عود آن گرم و خشک در دوم و حب آن از آن اندک گرم تر و روغن آن گرم تر از هر دو و بقول جالینوس بلسان مجفف و مسخن در درجهٔ دوم و بسبب لطافت خود خوشبو و روغن آن در قوت الطف از نبات و منافع بیشمار دارد (الج) **مؤلف** عرض کند که اگرچه صاحب برهان همین را بید انجیر گفته ولیکن بخیال ما ورای بید انجیر است

که ذکرش بر باد انجیر گذشت و در انجا هیچ اشارهٔ و علامتی ازیں یافته نمیشود (اردو) بلسان ایک درخت ہے جس کے روغن سے اطبا ادویہ میں کام لیتے ہیں - مذکر -

بلست بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بکسر اوّل و دوم هماں (بدست) که گذشت **مؤلف** عرض کند که اگر سند استعمال بلست آید توانیم قیاس کرد که مبدّل آنست که دال مهمله به لام بدل شده چنانکه دُغ و نغ و ماخذش هم در انجا مذکور (اردو) دیکھو بدست -

بلسک بقول سروری بفتح با و کسر لام و سکون سین مهمله (۱) فراشتو باشد که بعربی خطّاف گویند و پرستک هم صاحب رشیدی گوید که بکسرتین و سکون سین است بمعنی (۲) سیخ آهنیں که یک سرآں پهن سازند و آتش را از تنور بداں حرکت دهند و چوں نان ریزه سوخته بر تنور چسپیده باشد بداں تراشند و گاه بر زبر تنور نهاده بریاں ازاں آویزند (فرخی ـ) در تنور دیل باد ادشمنت + از بلسک چینور آویخته + صاحب جهانگیری هم زبان رشیدی - صاحب برهان بذکر معنی دوم گوید که (۳) سیخ کباب را نیز گویند و ذکر معنی اوّل هم بفتح اوّل و ثانی کرده فرماید که (۴) بضمّ اوّل و ثانی چوبی باشد با سیخ گنده که بداں بریاں در تنور آویزند صاحب ناصری بذکر معنی سوم گوید که آنرا بلشک بضمّ اوّل نیز گفته اند که بداں بریاں در تنور آویزند و فرماید که یکی ازیں دو مصحّف صاحب جامع هر چهار معنی متّفق با برهان خان آرزو در سراج بمعنی دوم قانع **مؤلف** عرض کند که هر چهار معنی اسم جامد فارسی زبان است و آنچه بمعنی سوم به شین معجمه عوض سین مهمله می آید مبدّل این چنانکه گستی و کشتی (اردو) (۱) دیکھو افسرگر (۲) ایک آہنی سیخ جس کا ایک رخ پھیلا ہوا ہوتا ہے جس سے تنور میں مختلف کام لیتے ہیں مؤنث (۳) کباب کی سیخ مؤنث (۴) ایک موٹی سیخ جسکو چوبی دستہ ہوتا ہے جس کے ذریعہ سے قابل بریاں شے کو تنور میں لگاتے ہیں - مؤنث -

بلسن بقول برہان مرادف معنی اوّل بلس کہ بدون نون گذشت صاحبان ہفت و انند ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت این ہمانجا بیان کردہ ایم و صراحت ماخذ ہم (اردو) دیکھو بلس کے پہلے معنے

بلشک بقول برہان بضمّ اوّل و ثانی و سکون شین قرشت و کاف مرادف معنی چہارم بلسک کہ بسین مہملہ گذشت صاحب جامع برسیخ بریان قانع صاحب سروری این را بکاف فارسی آوردہ گوید بضمّ با و لام و سکون شین معجمہ سیخ کباب آہنین و بحوالۂ نسخۂ وفائی گوید کہ بکسر تین نیز بنظر رسیدہ و بحوالۂ نسخۂ میرزا مؤید الفضلا فرماید کہ بکاف تازی ہم و بحوالۂ سامی فی الاسامی نویسد کہ بکسر با و لام و سکون سین مہملہ نیز و بحوالۂ ادات می طرازد کہ بضمّ با و لام و سکون سین مہملہ چوبی کہ بآن بریان آویزند و سندی کہ از استاد فرخی آوردہ ہمان کہ بر (بلسک) گذشت **مؤلف** عرض کند کہ این مبدّل بلسک باشد کہ با سین مہملہ مذکور شد با ہر سہ معنی آخر الذکرش و اختلاف اعراب نتیجۂ لب و لہجۂ مقامی فارسیان است و تمثیل این قسم تبدیل ہم ہمانجا عرض کردہ ایم (اردو) دیکھو بلسک کے معنے دوم سوم و چہارم

بلطان بقول صاحب ہفت کہ پابند لغات فرس است بفتح اوّل و سکون لام و طای حطّی با لف کشیدہ و نون زدہ نام گیاہی است کہ در ہند آن را چولائی نامند (کذا فی التحفہ) و صاحب انند این را لغت عرب گوید و صاحب مؤید این را ذیل لغات فارسی آوردہ صاحب محیط بر بلطاون حوالۂ بقلۂ یمانیّہ دادہ و بر بقلۂ یمانیّہ فرماید کہ از قسم سفید بقلۂ یہودیہ نوشتہ اند و گویند کہ آن را بقلۂ اعرابیہ و بقلۂ مائیہ و پرپوز و جربوز و بلغت اہل سوداں قسطانیقی و بیونانی بلطاون و اہل اندلس بلشطس و بفارسی سفید مرد و اہل بلخ منج و اہل بخارا و جرجان بورتی و بلغت تنکابن و طبرستان اشکانی و بسندی فاتہاری و بہندی چولائی گویند و نزد بعضے غیر از چولائی زیرا کہ چولائی حار است و این گیاہی است شبیہ بکاسنی کوچک در شکل و بی طعم سرد تر در دوم دیر ہضم بطی الانحدار خورشش مطفّی لہیب حرارت غریبہ و ملیّن طبع و مرطّب بدن و قلیل انعداد منافع

دارد (الخ)، مؤلف عرض کند کہ املای لغت ہم تقاضا می کند کہ لغت یونانی دانیم و قول انند و مؤیّد قابل
نظر است اگر عرباں بحذف واو مفرّس کردہ باشند۔ میتواں ولیکن اصلا لغت فارسی نباشد کہ اہل زبان فرس
ازیں لغت ساکت اند و مجرّد قول مؤیّد چیزی نیست (اردو) بلطان یا بابطاون ایک قسم کا ساگ ہے جو کاسنی
سے شبیہ ہوتاہے اور دواؤں کے کام آتاہے بعضوں نے اسکو چولائی کہاہے۔ صاحب آصفیہ نے چولائی پر
فرمایاہے ہندی۔ اسم مؤنث ایک قسم کا ساگ جو سرخ یا سبز ہوتاہے۔ لال ساگ۔

بلغار | بقول رشیدی بالضم (۱) نام شہریست و فرماید کہ معنی ترکیبی ایں بسیار چہ غار دراں بسیار است و بقول
بعضے فرماید کہ اصل ایں بن غار بود چوں سکندر بہ ظلمات می رفت اسباب و امتعہ زائدہ درانجا گذاشتہ رفت
بعد از آمدن او بمرور ایام شہری شدہ بود و بکثرت استعمال بلغار شد و بقول صاحب قاموس گوید کہ صحیح
بلغر است و عامّہ بلغار گویند و فرماید کہ (۲) بمعنی چرم ادیم چنانکہ مشہور است در کتب معتبرہ دیدہ نہ شد۔ صاحب
برہان نسبت معنی اوّل می فرماید کہ نام شہریست نزدیک بہ ظلمات وآں در زماں سکندر بنا شدہ و ہوایش
بغایت سرد و طوطی دراں شہر زندہ نمی ماند و بقول بعض نام ولایتے و شہر بلغار یکی از شہرہای آں ولایت
و نسبت معنی دوم می فرماید کہ پوست ہای رنگین خوشبوی بوچ دار را گویند و آنرا تلاتین خوانند۔ صاحب جامع
ہمزبانش۔ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل فرماید کہ بترکستان واقع و بسردی ہوا معروف (خاقانی ے) عدلش
بداں سامان شدہ کاقلیم ہا یکساں شدہ + سنقر بہ ہندستاں شدہ طوطی بہ بلغار آمدہ + حکیم ناصر خسرو بصفت
ترکاں بلغاری و حسن ایشاں گفتہ (ے) بروں آرند ترکانرا ز بلغار + برای پردۂ مردم دریدں + و نسبت
معنی دوم فرماید کہ اگرچہ در کتب معتبرہ دیدہ نشد ولیکن کاتبی بدیں معنی اشارتی کردہ و بہلۂ از چرم کہ بازداراں
در دست کنند آوردہ و بہ بلغار نسبت دادہ چنانکہ گفتہ اند (ع) بازداران تا بہ بہلۂ بلغار کل + خان آرزو

در سراج گوید کہ لفظ غار عربی است۔ چنانکہ در کلام اللہ واقع شدہ۔ پس لفظ فارسی را مرکب از فارسی وعربی گفتن خطاست وتحقیق آنست کہ بلغار فارسی نیست وبمعنی دوم فرماید کہ در اشعار استاداں آمدہ (کاتبی در قصیدۂ ردیف گل گوید ؎) زہرہ ابریشم دہراز ساز تا دوزد سہیل ٭ باز داراں ترا بر بہلۂ بلغار گل ٭ وفرماید کہ تو سی نیز بمعنی ادیم خوشبوی آوردہ۔ بہار ہم بمعنی اوّل ذکر ایں کردہ وصاحبان ہفت وانند ومؤیّد ہم۔ مؤلّف عرض کند کہ شک نیست کہ لغت ترکی است معاصرین ترک تصدیق ایں می کنند ومقامش ہم در ترکستان وگویند کہ چرم بلغار در ہمان شہر درست می شود کہ بلغاری نام دارد وبہ تخفیف تحتانی ہم گویندش (اردو) (۱) بلغار ترکستان میں ایک شہر کا نام ہے۔ مذکّر (۲) اسی شہر کے دباغت کئے ہوے چمڑے کو بھی بلغار کہتے ہیں مذکّر

بلغاق (الف)، صاحب برہان نسبت الف گوید کہ معرّب (ب) دبر (ب) فرماید کہ با کاف بروزن مشتاق

بلغاک (ب)، شور وغوغای بسیار را گویند چہ بل بمعنی بسیار وغاک بمعنی شور وغوغای آید۔ صاحب سروری بذکر ہردو از امیر خسرو سند آوردہ (؎) بگیتی گشت بلغاکے پدیدار ٭ کہ مردم درزمیں در رفت چوں مار ٭ راہن یمیں ؎) مرا چوں زلف تو تشویش ازان است ٭ کہ چشمت در جہاں افگند بلغاک ٭ صاحبان جہانگیری وناصری وجامع وہفت وانند ومؤیّد ہم ذکر ب کردہ اند۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ غاک در اصل آواز زاغ را گویند وغاق معرّب آنست وبلغاک بمعنی شور وآواز بسیار وبمجاز (۲) فتنہ وآشوب مستعمل واینکہ غاک را بمعنی شور وفتنہ نوشتہ اند سندمی خواہد واز ہمین است ....

بلغاکیاں (ج)، بضم (۱)، غوغا کنندگاں و (۲) متفنیاں صاحب رشیدی بذیل (ب) ذکر ایں ہم کردہ گوید کہ در تاریخ فیروزشاہی استعمال ایں مکرّر است **مؤلّف** عرض کند کہ خان آرزو ومنید اند کہ ایں محل آں نیست کہ بحث غاک در ینجا کنیم وبرای تسکین محقق ہند نژاد ہمین قدر کافی است کہ چوں غاک را

بمعنی آواز زاغ تسلیم می کند مجاز آں شور است و مجاز مجازش فتنہ و نسبت سندش منتظر باشد کہ بعونہ تعالی
وشانہ در ردیف غین معجمہ برسیم و تسکینش کنیم۔ سبحان اللہ چہ تازہ تحقیقے برای ایں لغت مرکب کردہ کہ بحث خاک را
دریںجا آوردہ (اردو) الف و ب (۱) بہت شور اور غوغا۔ مذکر (۲) فتنہ و فساد۔ مذکر (ج) (۱) شور و غوغا
کرنے والے (۲) فتنہ و فساد کرنے والے۔ مذکر۔

بلغچہ بقول شمس لغت فارسی است بالکسر بمعنی فرو بردن لقمہ بگلو دیگر کسی از محققین صاحب زبان ذکر ایں
نکردہ و معاصرین عجم بر زبان ندارند **مؤلف** عرض کند کہ بلغچیدن یا مزید علیہ آں بلغچیدن بزیادت موحدہ
در اولش اگر مصدری بمعنی فرو بردن لقمہ بہ گلو بود ایں را حاصل بالمصدرش خیال می کردیم و چوں
ایں ہر دو مصادر بنیامد چارہ جز ایں نیست کہ مجرد قول شمس را بدون سند استعمال کافی ندانیم کہ بی تحقیقے
او در اکثر لغات بنظر آمد (اردو) لقمہ نگلنا کا حاصل بالمصدر۔

(الف) **بلغد** بقول برہان الف بضم اول و ثالث
(ب) **بلغدہ** و سکون ثانی و ب بضم اول و ثالث
بروزن سنبلہ بمعنی (۱) فراہم آوردہ و بر روی ہم
نہادہ و نسبت ب فرماید کہ بفتح اول و ثالث بروزن
علقمہ (۲) بمعنی گندہ و ضائع گردیدہ گویند "مرغ
بیضہ را بلغدہ کرد" یعنی گندہ و ضائع کرد و بچہ بر
نیاورد۔ صاحب جہانگیری ذکر الف و ب بر معنی
اول قانع۔ صاحب رشیدی ہم زبان جہانگیری صاحب
ناصری باتفاق ہر دو معانی بیان کردہ برہان
گوید کہ تخم ضائع شدہ را لغ گویند و بلغدہ یعنی لغ
شدہ و گندہ شدہ (حکیم سوزنی ۵۲) دو خایہ گندہ
بلغد شدہ ہم اندر دقت * شکست و ریختہ ہم آنجا
سفیدہ و زردہ * صاحب جامع ہم ذکر الف و ب
با ہر دو معنی کردہ۔ خان آرزو در سراج ذکر قول
برہان می فرماید کہ ہاء فارسی ہم می آید **مؤلف**
عرض می کند کہ (ب) اسم جامد فارسی زبان است بمعنی

اوّل و دوم و الف مخفّف (ب)، بحذف ہای ہوّز
وہر دو مخفف بلغندہ کہ بنون می آید و تیغ کہ می آید
مخفّف (الف)، بحذف موحّدۂ اوّل و دال مہملۂ آخر و
دانچہ بہ بای فارسی می آید مخصوص با بیضۂ مرغ نیست
وآں مبدّل ایں کہ موحّدہ با بای فارسی بدل می شود

چنانکہ اسب واسپ۔ صراحت ماخذ بر بلغند و بلغندہ گنیم
کہ بہ نون می آید (اردو) الف وب (ا) جمع کیا ہوا
تہ بتہ رکھا ہوا (۲) گندہ انڈا بقول آصفیہ۔ اردو۔
اسم مذکر۔ سڑا ہوا انڈا۔ وہ انڈا جس کی زردی سڑ کر پتلی
پڑ گئی ہو۔ وہ انڈا جس میں خون پڑ گیا ہو۔

بلغست بقول رشیدی کہ بذیل برغست گذشت مبدّل آنست کہ رای مہملہ بہ لام بدل میشود چنانکہ
اروند والوند (اردو) دیکھو برغست کے پہلے معنے۔

بلغشتہ بقول برہان بضمّ اوّل وثالث وسکون ثانی وشین نقطہ دار وفتح نون آں باشد کہ یکسر ریسمان
را حلقہ حلقہ کردہ گرہی بزنند وسر دیگر آنرا از میان حلقہ ہا بگذرانند بر ہنجیکہ بمجرّد کشیدن ریسمان آں
حلقہ ہا تنگ شود ہمچناں کہ بر سر داما ہا سازند۔ صاحب ناصری نقل نگارش صاحبان جامع وانند وہفت
وسراج ہم ذکر ایں کردہ اند مؤلّف عرض کند کہ رسنی را نام است کہ با حلقہ ہای دام تعلّق دارد وچوں
کشندش حلقہ ہای دام با ہم چسپیدہ دام را بند کند محقّقین بالا تعریف خوشی نہ کردہ اند (اردو) سرک
کی رسّی جسکو کھینچنے سے دام بند ہو جاتا ہے (مؤنث) یہ دکن کا استعمال ہے اردو محاورہ کے لحاظ سے
بجائے سرک کے لفظ دام کا استعمال کیا جاے۔

بلغند بقول جہانگیری و رشیدی و برہان وسراج بضمّ اوّل
وثالث وسکون ثانی ونون ودال ابجد بمعنی اوّل
بلغندہ کہ گذشت۔ صاحب ناصری ایں را مرادف بلغند

دانند بہ ہمہ معانیش کہ او ہم را انجا بیانش کردہ مؤلّف
عرض کند کہ مخفف بلغندہ کہ بہ ہای ہوّز زائد در آخر
می آید۔ اسم جامد فارسی زبان دانیم وانچہ بلغندہ بہ ہمیں

معنی گذشت مخفف ایں بحذف نون باشد مخفی مبادکہ غندہ در فارسی زبان بالضم بروزن عمدہ بمعنی فراہم	آمدہ وجمع کردہ شدہ می آید وچوں اوّل آں لفظ بل آورند کہ بمعنی بسیار گذشت مستعمل شد بمعنی بسیار جمع کردہ شدہ (اردو) دیکھو بلغد

بلغندر بقول جہانگیری با اوّل مضموم بثانی زدہ وغین مفتوح (۱) بی قید و بی دیانت را گویند و فرماید کہ اگرچہ در بعضی از نسخ بقاف مرقوم است امّا چوں ایں لغت پارسی است و در کلام فارسی قاف نیامدہ بخاطر قاصر رسیدہ کہ عوام بغلط بجای غین قاف نوشتہ اند (کمال اسمعیل ے) برز و مال مرداں اندرہ ہست بر اعتقاد بلغندر صاحب برہان بذکر معنی بالا گوید کہ بفتح اوّل (۲) لفظے است کہ در مدح وثنا و دشنام نیز استعمال کنند صاحب ناصری گوید کہ معنی لفظی ایں بسیار مبرم چہ غُنْدَر بالضم بمعنی مبرم و اصرار کنندہ می آید و (۳) بمعنی تن پرور و فربہ نیز آمدہ و فرماید کہ بعضے بفتح غین بمعنی بی قید و بی دیانت نام ملحدی دانستہ اند۔ صاحب جامع بذکر معنی اوّل گوید کہ بعضے با قاف و بحذف نوں ہم نوشتہ اند۔ صاحب رشیدی ہم ذکر ایں کردہ گوید کہ غَنْدَر بمعنی مبرم و الحاج کنندہ می آید۔ خان آرزو در سراج می فرماید کہ غَنْدَر بدیں معنی در فرہنگ ہای معتبرہ ومشہورہ دیدہ نشد بلکہ خود رشیدی ہم لفظ غَنْدَر را در باب غین نیاوردہ وقوسی بقاف آوردہ گوید کہ لفظی است کہ در ذم مستعمل شود و آنچہ برہان استعمال ایں بمدح وثنا نوشتہ غلط است چرا کہ دشنام است ولہذا صاحب جہانگیری وغیرہ بمعنی بی قید و بی دیانت و بعضی نام ملحد بی دیانت نوشتہ اند و ظاہرا از لفظ بی قید مدح وثنا گماں بردن خطا است و قافی کہ از قوسی منقول شدہ ظاہرا بسبب تغیّر لہجہ عراقیاں باشد یا بہ تبدیل فارسیاں عربی داں مؤلّف عرض کند کہ غَنْدَر را صاحب ناصری کہ محقق اہل زبان است تسلیم کردہ است بہ غین معجمہ پس ضرورت ندارد کہ در اعتبارش تاملی کنیم پس معنی لفظی ایں بسیار اصرار کنندہ و معنی اوّل کنایہ باشد ازمعنی دوم ایں قدر تسامح برہان معلوم می شود کہ مدح را داخل کردوایں کلمہ ایست

متعلق بہ ذم چنانکہ دشنام وجادار دکہ معنی سوم را ہم کنایہ گیریم (اردو) (۱) بددیانت آزاد (۲) فارسیوں نے لفظ بلغندر کو بمعنی اوّل گالی کی طرح استعمال کیا ہے (۳) تن پرور بقول آصفیہ۔ فارسی شکم بندہ۔ خودغرض آرام طلب

بلغنده بقول جہانگیری مرادف بلغند (حکیم ناصر خسرو ــه) درین بند و زندان بکار و بدانش ۞ بہ بلغنده باید ہمیں نام داری ۞ صاحب سروری گوید کہ رزمہ یعنی بستہ قماش وغیرہ (حکیم سوزنی ــه) راہ باید برید و رنج کشید ۞ کیسہ باید کشاد بلغنده ۞ و فرماید کہ بروزن برکنده باشد و در فرہنگ بضم با و غین آمدہ و در مؤید بمعنی چیزی کہ بستہ شدہ باشد چوں بلغم وغیر آں صاحب رشیدی فرماید کہ مرادف بلغد و بلغده و بلغند کہ گذشت و آنچہ بعضے بستہ قماش گویند آں پلنده باشد نہ بلغنده صاحب برہان گوید کہ (۱) بضم اوّل مرادف بلغند است و (۲) بفتح اوّل یک بستہ و یک لنگ بار و پشتوارہ و یک بقچہ اسباب و (۳) ہر چیز کہ بستہ شدہ باشد مثل خون بستہ و بلغم بستہ۔ صاحب جامع فرماید کہ بروزن فرخندہ بمعنی یک بستہ و یک بقچہ متاع و ہر چیز بستہ مثل خون و شیر وغیرہ۔ خان آرزو در سراج نذکر این با بلغند گوید کہ بضم اوّل و ثانی زدہ و غین مضموم مرادف بلغد و بلغنج بحذف نون بمعنی فراہم آمدہ و بہم نہادہ و فرماید کہ آنچہ برہان بستہ قماش و بقچہ اسباب را گوید آں پلونده بہ بای فارسی است و لام موکّد۔ عرض کند کہ بخیال ما این اصل است و بلغنج مخفّف این بحذف ہای ہوز آخر و بلغده ہم مخفّف این بحذف نون و بلغد مخفّف بلغنج ہر چہار لغت بالضم بمعنی مطلق بستہ اعم ازینکہ بستہ قماش باشد یا چیز دیگر و بالفتح بمعنی منجمد شدہ چنانکہ خون یا شیر یا بلغم۔ ہم جامد فارسی زبان دانیم و پریشان بیانی محققین معانی را مخلوط کردہ و ماخذ این را بر بلغند بیان کردہ ایم و بر (بلغنده) کہ می آید این لغت را بہ مصدر بلغندن می رسانیم (اردو) (۱) بستہ اسباب مذکر (۲)

جما ہوا منجمد (۳) ہر چیز جو جمی ہوئی ہو۔ مؤنّث۔ جیسے جما ہوا خون یا دودھ یا دہی وغیرہ۔

بلغور بقول سروری بضمّ با و غین (۱) آشیکه از گندم و جو نیم کوفته پخته باشند و (۲) گندم و جو نیم کوفته را نیز گویند۔ صاحب جہانگیری فرماید که با اوّل مضمُوم (۳) غله را گویند که در آسیا انداخته شکسته باشند و (۴) آشی که ازاں غلّه بپزند آنرا نیز گویند و صاحب برہان گوید که (۵) ہر چیز درہم شکسته و درہم کوفته را گویند عموماً و گندم نیم پخته که آنرا در آسیا انداخته شکسته باشند خصوصاً و آشی را ہم که ازاں بپزند۔ صاحب جامع با جہانگیری متّفق و خان آرزو در سراج بذکر معنی پنجم گوید که گندمی که آنرا در آب شکسته پزند خصوصاً و آشی را نیز گویند که ازاں سازند (کذا فی البرہان) و بحوالۂ تُوسی گوید که (۶) آب گندم نیم کوب **مؤلّف** عرض کند که حوالہ که از برہان داده است با قول برہان مطابق نیست ما بر (برغول) که گذشت حقیقت ایں لغت را بیان کرده ایم که ترکی است و تصرّفی که فارسیاں در معنیش کرده اند بلحاظ آں ایں را مفرّس گوئیم (**اردو**) (۱) وہ آش جو نیم کوفتہ گیہوں اور جَو سے پکائیں مؤنّث (۲) نیم کوفتہ گیہوں اور جَو۔ مذکّر (۳) مطلق نیم کوفتہ غلّہ۔ مذکّر (۴) نیم کوفتہ غلّہ کی آش مؤنّث (۵) ہر نیم کوفتہ چیز مؤنّث (۶) نیم کوب گیہوں کا پانی۔ مذکّر۔

بلغوره بقول شمس بالضّم و بالفتح طعامی است که آنرا کاچی گویند و فرماید که لغت فارسی است **مؤلّف** عرض کند که بلغور بدون ہای ہوز بمعنی قسم آشی گذشت و کاچی بمعنی حلوای روانی می آید که از دولہا و تخم ہای گرم بپزند و بلغور به لام دوم و رای آخر در ترکی زبان سمید یعنی نان سپید است و بلغر بضمّ اوّل و سوم در ترکی آش گندم را نام و بقول لغات ترکی بلغور بالضّم طعام کاچی و دیگ مخصوص بالجملہ اینقدر متحقق است که بلغوره لغت فارسی زبان نیست۔ بلکه ترکی باشد۔ دیگر کسی از محقّقین فارسی زبان ذکر

ایں نکرد اگر سند استعمال پیش می شد بوجہ زیادت ہای ہوّز در آخر ایں را منفرس می گفتیم (اردو) ترکی میں ایک خاص قسم کی غذا کا نام بلغورہ ہے جو حلوے کے قسم کی ہے جسکو ادویہ اور تخم سے پکاتے ہیں۔ مؤنث۔

بلغونہ بقول برہان بروزن و معنی گلگونہ غازہ باشد کہ زنان بر روی بالند و روی را سُرخ گردانند۔ صاحب جہانگیری گوید کہ ایں را آلغونہ و آلگونہ و گلغونہ و گلگونہ نیز خوانند (حکیم نزاری ۔۔) صبا سپیدہ بلغونہ کرد بر گل سیب ❊ بنفشہ برزدہ سر ہمچو سبزہ از لب جوی ❊ صاحب سروری ہم ذکر ایں کردہ گوید کہ سرخاب زنان است و بس (نزاری ۔۔) روی ایں از سپیدہ گلگونہ ❊ روی آں بر سپیدہ بلغونہ ❊ صاحب رشیدی بذکر معنی بالا گوید کہ معنی ترکیبی ایں بسیار رنگ کہ زنان بر روی مالند صاحبان ناصری و جامع ہم ذکر ایں کردہ اند۔ خان آرزو در سراج می فرماید کہ رنگی است کہ زنان با سپیدہ آب بر روی مالند و گوید کہ رشیدی بمعنی بسیار رنگ نوشتہ بریں تقدیر بل بمعنی بسیار خواہد بود و لفظ مجازی شود مؤلف عرض کند کہ بعض صاحبان قواعد فارسی می گویند کہ کاف فارسی بہ موحّدہ بدل می شود و گلگونہ و بلغونہ را بسند می آرند و ظاہر است کہ گلغونہ بہ تبدیل کاف فارسی دوم با غین معجمہ گلونہ ہم آمد چنانکہ گلولہ و غلولہ پس بریں قیاس بلغونہ را مبدّل گلغونہ گفتن آسان است ماخذ بیان کردہ رشیدی خوب نمی نماید زیرا کہ معنی بسیاری ضرورت ندارد و غونہ بمعنی رنگ سرخ نیامدہ جزیں نیست کہ آنرا مبدّل گونہ گیریم اندریں صورت معنی بسیار گونہ برای غازہ خوش نمی نماید برخلاف گلگونہ کہ اصل است بمعنی چیزی کہ رنگ گل دارد (اردو) بلغونہ ۔۔۔

(الف) **بلغخت**	الف بقول برہان بفتح فا بروزن بدبخت ماضی (ب) کہ بمعنی جمع کردا است و اندوخت
(ب) **بلغختن**	صاحب سروری فرماید کہ بمعنی بہند و خت و گرد کرد (رودکی ۔۔) خود خورد و خود

دہ کجا نبود پشیماں ❊ ہر کہ بداد و بخورد از انچہ کہ بلغخت ❊ صاحب ناصری ہمزبان برہان و صاحب جامع

نسبت (ب) گوید که معنی اندوختن وجمع کردن است۔ خان آرزو در سراج ہمزبانش مؤلف عرض
کند که اصل این ہماں انفختن است که درمقصوره بجایش به ہمین معنی گذشت۔ فارسیان موحدهٔ زائد در
اوّلش آورده الف اوّل را حذف کردند وصراحت ماخذش ہمدرانجا کرده ایم دیگر ہیچ (اردو) دیکھو انفختن۔

بلفظِ قلم حرف زدن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو
در چراغ ہدایت می فرماید که معنی آنست که شخصی حرف را
بسیار شمرده وساخته گوید وآنرا استعلیق گو نیز گویند وگوید
که از اہل زبان به تحقیق پیوسته وبقول بحر سخن به تصنع
گفتن۔ بہار ذکر حال این مصدر مرکب کرده اعنی
(بلفظ قلم حرف می زند) یعنی بمحاورهٔ متعارف حرف
نمیزند وبفارسی کتابی حرف می زند وفرماید که در نسخهٔ
نند رام بمعنی حرف خوب زدن نوشته۔ صاحب فرہنگ
انند راج ذکر مضارع این یعنی (بلفظ قلم حرف زند)
می نویسد که حرف به تکلف زدن است مؤلف عرض
کند که نقل نگار بہار اعنی صاحب انند به تبدیل حروف
حال را که مال بہار بود مضارع کرد غلط کرد که بذیل آں
معنی مصدری نوشت وزلّه بردار خان آرزو یعنی
بہار مصدر را حال کرد وبحوالهٔ (انند رام) معنی مصدری
را نقل کرد مؤلف عرض کند که صاحبان تحقیق
زبان فارسی را بطبع آزمائی خود برباد کرده اند
وبضمن تحقیق خود حقیقت جویان را ناشاد حق
آنست که معاصرین عجم چوں کسی را بینند که بفارسی
کتابی حرف می زند خیلے مسرور می شوند ومی گویند
که بلیغ است که فارسی صحیح می داند و (بلفظ قلم
حرف می زند) ہمین قدر است مقولهٔ شان که
برزبان دارند۔ خان آرزو وازین مقولهٔ مصدری
پیدا کرد ودر عرض معنی ساختگی را داخل نمود بیچاره
صاحب بحر امدادش کرد که عرض ساختگی تصنع
را داخل تعریف کرد ولاله ٹیک چند بہار حقیقت
را دانسته وآنچه بحوالهٔ نسخهٔ (نند رام) گفت اصل
معنی ومقصود مقوله باشد بس معنی این مقوله یعنی
(بلفظ قلم حرف می زند) ہمین قدر است که خوب حرف

می‌زند و با قاعدہ تکلّم می‌کند۔ مانمی پسندیم کہ مقولہ را بصورت مصدری قائم کنند۔ چنانکہ خان آرزو	کردہ و صاحب بحرؔ اتباعش فرمودہ (اردو) کتابی قاعدے سے بات کرنا۔ خوب گفتگو کرنا۔

بلفغدہ بقول رشیدی بدل بُل مخفّف بلفغدہ بمعنی یندوختہ چنانکہ سامانی گوید کہ الفغدہ بمعنی اندوختہ باشد و چوں حرف با بداں مقارن شود۔ الف بیا بدل گردد **مؤلّف عرض کند** کہ چون بلغنجن بمعنی جمع کردن گذشت اسم مفعولش بلغنجہ متحقق شد و مبدّل آنست بلفغدہ کہ فای معجمہ بدل شد بہ غین معجمہ چنانکہ تارخ و تاغ و فوقانی بدل شد بہ دال مہملہ چنانکہ زرتشت و زردشت مخفی مبادکہ لغت بلغندہ کہ بہ غین عوض فا و نون عوض غین گذشت فی الحقیقت مبدّل ہمین لغت است کہ فا بدل شد بہ غین معجمہ چنانکہ فلیو و غلیو و غین بدل شد بہ نون (خلاف قیاس) و ما خلاف قیاس ازیں می‌گوئیم کہ در قواعد مدوّنہ ہندیاں ایں قسم تبدیل یافتہ نمی‌شود و تا بحال از نظر ما ہم نگذشت و اطمینان داریم کہ در لغات آئندہ ایں قسم تبدیل بدست آید و دراں جا ایں را موافق قیاس گوئیم۔ بالجملہ ایں قسم تبدیل متعلق بہ تبدیل مقام است کہ در اکثر لغات فرس یافتہ میشود دیگر ہیچ (اردو) جمع کیا ہوا۔

بلُغدر بقول برہان و ہفت و اننددبا قاف و دال ابجد بروزن مختصر (۱) ملحد و بدین و (۲) بدیانت صاحب جامع بر معنی اوّل قانع۔ صاحب شمس فرماید کہ لفظی است کہ در محل قدح استعمال کنند و بمعنی بدیانت **مؤلّف عرض کند** کہ اصل این بل غدر بود بمعنی بسیار غدر و کنایہ از ہر دو معنی بالا غین معجمہ بدل شد بہ قاف چنانکہ آروغ و آروق دیگر ہیچ اختلاف اعراب نتیجہ لب و لہجہ مقامی است (اردو) (۱) ملحد۔ بےدین۔ دیکھو بددین (۲) بددیانت بقول آصفیہ خائن۔ خیانت کرنے والا۔ فریبی۔ دغاباز۔ بددین۔

بہ لقمان حکمت آموزی چہ حاجت مثل ماجانا خزینۃ الامثال و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این

کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان چون کسی را بینند کہ مخاطب عقیل را اصلاح کار می دہد بطور موعظت این مقولہ را بحق او استعمال کنند مقصود آنست ہر کہ خود محتاط و عقیل است نباید او را اصلاح دہیم و حکمت آموزیم مرادف (حکمت بہ لقمان آموختن) کہ می آید۔ حاصل اینست کہ کسی کہ بکار خود ماہر است نباید او را بکارش صلاح دہیم (اردو) دکن میں (حکمت بہ لقمان آموختن) اس موقع پر کہتے ہیں کہ جب اپنے کام میں ماہر شخص کو خواہ مخواہ مشورہ دیں اور بعض لوگ نیک نیتی سے مشورہ دیتے ہوئے تہذیباً اس کا استعمال کرتے ہیں اور کہتے ہیں اگرچہ آپکو صلاح اور مشورہ دینا گویا (حکمت بہ لقمان آموختن) ہے لیکن ہماری رائے میں ایسا ہونا چاہیے۔

بلقندر بقول برہان بفتح اوّل و قاف و دال ابجد و سکون ثانی و نون رای قرشت زدہ بمعنی دشنام و قدح باشد و بضمّ اوّل (۲) ملحد و بیدین و بیدیانت صاحب سروری ذکر ہر دو معنی کند [illegible]ق المعانی ۲ھ) بزر روال مردماں اندر ہست بر اعتقاد بلقندر ہا د فرماید کہ در فرہنگ بضمّ با و غین و بحذف نون آوردہ و گوید کہ صاحب مؤید معنی ۲ را ہم بالفتح گفتہ و صاحب جہانگیری در ملحقات بمعنی اول و قانع و صاحب مؤید ہر دو معنی را بفتح موحّدہ آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ مبدّل بلغندر است بہ معنی ہر دو معنی غین معجمہ بدل شدہ بہ قاف چنانکہ آریغ و آروق و حقیقت ماخذ این ہم در انجا بیان کردہ ایم۔ اختلاف اعراب نتیجہ لہجہ مقامی است (اردو) دیکھو بلغندر کے پہلے اور دوسرے معنے

بلقیس بقول برہان بکسر اوّل و ثالث بروزن بہ حبیس نام پادشاہ شہر سبا بودہ و قصہ او و سلیمان مشہور است۔ صاحب جامع بروزن مشہور قانع و صاحب انند این را لغت عرب گوید و صاحبان غیاث و ہفت ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ شنیدہ ایم کہ صاحبان برہان و جامع بہ خلاف موضوع خود چرا این لغت را جا دادہ اند شاید بخیال شان لغت فارسی زبان باشد ولیکن در عربی بودن این

شک نیست کہ صاحب منتخب ہم ذکراش کردہ (اردو) بلقیس بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث سبا واقع ملک عرب کی ملکہ وسلطانہ تھی یہ ملکہ جو شمس اور کافرہ تھی حضرت سلیمان علیہ السلام کی ہمعصر تھی آپ اُس زمانہ میں سرزمین شام کے خدا پرست بادشاہ تھے۔ فریقین ایک دوسرے کے حالات سنتے رہتے تھے اخیر کو سفارتی تعلقات بڑھے ایک مرتبہ بلقیس خود حضرت کی ملاقات کو آئی۔ حضرت کی خدا پرستی کا جلال دیکھ کر حیرت میں ہوگئی کچھ دنوں مہمان رہ کر اپنے سابقہ عقائد سے تائب اور حضرت کی حسب شریعت بیوی ہوئی۔ جنوبی افریقہ میں شہر تدمور اسی کی یادگار بتاتے ہیں خلیفہ ولید کو اس کی قبر کا پتہ لگا تھا جس کے تعویذ پہ ملکۂ سبا کندہ تھا مگر خلیفۂ مذکور نے اسے خاک ڈال کر پوشیدہ کرا دیا۔ بعض مؤرخوں کا بیان ہے کہ آپ نے خود نکاح نہیں کیا ملک تبع اصغر سے کرا دیا تھا جس سے اولاد بھی ہوئی چونکہ وہ مسلمان ہوگئی تھی اسوجہ سے اہل اسلام کی مستورات کا نام بلقیس زمان۔ بلقیس بیگم وغیرہ ہونے لگا۔

بلک بقول سروری بحوالۂ نسخۂ میرزا بکسر با و فتح لام (۱) جامۂ نو باشد **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است مجاز از معنی دوم کہ عام را خاص کردہ اند برای جامہ (اردو) نیا کپڑا۔ مذکر۔

(۲) بلک۔ بقول سروری بحوالۂ شرفنامہ بکسر اوّل و فتح ثانی بمعنی چیزی نو کہ دیدنش خوش آید و آنرا نوبادہ نیز گویند و بتازیش طرفہ خوانند۔ صاحبان رشیدی و جہانگیری و جامع و سراج ہمزبان سروری **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و ہمین است معنی حقیقی این اختلاف اعراب چیزی نیست کہ نتیجۂ لب و لہجہ مقامی است (اردو) نئی چیز۔ مؤنث۔

(۳) بلک۔ بقول سروری بحوالۂ فرہنگ بکسر اوّل و فتح ثانی بمعنی ارمغان (سلمان ساوجی ۵) خاک و خاشاک سرایت می فرستد ہر صباح ✽ گلشن فردوس را فراش بر رسم بلک ✽ صاحبان جامع و جہانگیری

همزبان سروری مؤلّف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان بر سبیل مجاز که معنی دوم اصل است و این مجاز
آں که ارمغاں بیشتر از چیز نوی برند و می فرستند (اردو) دیکھو ارمغاں۔
(۴) بلک۔ بقول سروری وجهانگیری وجامع وسراج بضمّ با ولام بمعنی چشم بزرگ برآمده (بدر جاجرمی)
سپئے نظاره بزمست که باغ فردوس است ÷ بلک شده همه را دیده چوں سرانگور ÷ مؤلّف عرض کند
که طرز بیان محقّقین خوب نیست بلک چیزی را گویند که بکمال وضاحت نمایاں واز جای خود بیروں آمده
باشد انتهی ہم مجاز معنی دوم است که چیز نو یا میوه نورس نمایاں تر می باشد که چشم هر کس بدو می رسد پس شاعر
دریں شعر دیده را بلک گفت یعنی دیدۂ عالم در نظاره بلک شد ونمایاں گردید واز مقام خود بیروں
آمد۔ رسم است که چوں کسی محو نظّاره شود چشم از بار کثرت مشاہده قدری از جای خود بیروں می آید پس بلک
دریں جا بمعنی چیز نمایاں واز جای بیروں آمده (اردو) وہ چیز جو اپنی جگہ سے کسی قدر نکل آئے اور نمایاں ہو۔ مؤنّث
(۵) بلک۔ بقول سروری مخفّف بلوک بمعنی جماعت و قوم (پور بہای جامی ہے) بر ہر بلک که نام تو تعیین
کنند ملک ÷ باغی شود ز شومی تو با ملک بلک ÷ مؤلّف عرض کند که بلوک بمعنی جماعت وقوم بزرگ لغت
ترکی است و بولک در ترکی بہمیں معنی آمده کذا فی الکنز پس فارسیاں بحذف واو آں را مفرس کرده اند
(اردو) قوم۔ جماعت۔ مؤنّث۔
(۶) بلک۔ بقول سروری بحواله تحفه بوزن سلک شرر آتش باشد۔ صاحب جهانگیری ایں را بمعنی آتش
گفته وصاحب رشیدی با سروری متّفق وصاحب جامع ایں را بر وزن چرک بمعنی آتش وشراره آورده
خان آرزو ودر سراج ہم ذکر ایں کرده مؤلّف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است بمعنی شراره وابلک
ہم در مقصوره بہمیں معنی گذشت که مزید علیه ایں است واشارۂ ایں ہم آنجا کرده ایم (اردو) شراره۔ دیکھو ابلک کے دوسرے معنے

(۷) بلک ۔ بقول جہانگیری وجامع وسراج باأوّل وثانی مکسور چنگ در زدن بچیزی یا کسی و فرماید کہ آنرا نشل نیز گویند و بتازی تشبّث خوانند۔ صاحب رشیدی ہمزبانش **مؤلّف** عرض کند کہ مقصود محققین از حملہ باشد بچنگ طرز بیان شان در غلطی اندازد اسم جامد فارسی زبان است وبس (اردو) حملہ پنجہ سے ۔ مذکر ۔

بلکامہ بقول برہان بضمّ اوّل وسکون ثانی وکاف بالف کشیدہ وفتح میم پر آرزو وبسیار کام را گویند چنانکہ بُلہوس بمعنی بسیار ہوس راچہ بُل بمعنی بسیار آمدہ صاحب جہانگیری ہم بہ ہمین معنی آوردہ (استاد رودگی ؎) در پیش خود آں نامہ چو بلکامہ نہم ؛ پروین ز سرشک دیدہ بر جامہ نہم ؛ بر پاسخ تو چو دست بر خامہ نہم ؛ خواہم کہ دل اندر شکم نامہ نہم ؛ صاحبان ناصری وجامع دانند ہم ذکر این کردہ اند **مؤلّف** عرض کند کہ ہای آخرہ برای نسبت است یعنی کسی کہ منسوب است بہ آرزوی و بسیار ۔ اعنی آرزوی بسیار دارندہ چنانکہ (دیرینہ) (اردو) وہ شخص جو بہت آرزو رکھتا ہو ۔ بہت آرزو رکھنے والا

بلکس بقول سروری بکسر با وکاف وسکون لام بمعنی سر دیوار و فرماید کہ بجای موحّدہ نون ہم آمدہ ۔ صاحب برہان گوید کہ بضمّ اوّل وثالث ہم گفتہ اند وبجای سین بی نقطہ نون ہم بنظر آمدہ وہمچنین بجای حرف اوّل ہم نون آمدہ صاحب مؤید این را ذیل لغات فرس آوردہ می فرماید کہ در دستور باشین قرشت مسطور است ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی سر دیوار بجای نون سین مہملہ غلط است چراکہ بنون قافیہ کردہ اند (زین الدین سنجر ؎) در پیش خدنگی کہ گذاری ز محن ؛ خود گوکہ چگونہ نیستی حال دلمن ؛ ای عہد تو بیدار و پیمان تو سست ؛ چون برف تموز و آفتاب بلکن ؛ و فرماید کہ صحیح بنون است و توسی ہم تصریح بدین نمودہ و بحوالہ رشیدی می فرماید کہ شمس فخری بلکن را بمعنی منجنیق

هم آورده و خیال خود ظاهر می کند که بنون آخر معنی سر دیوار باشد و بسین آخر معنی منجنیق (الخ)

مؤلف عرض کند که می پرسیم از خان آرزو که بر چه قرینه و بچه دلیل قیاس می کنی که بلکن به نون بمعنی سر دیوار است و بلکس به سین بمعنی منجنیق و می پرسیم از تو که اگر زین الدین سنجر در کلام خود استعمال بلکن در قافیه کرد وجود بلکس چرا معدوم شد و ای بر تحقیق تو مبید انی که بلکس اصل است و اسم جامد فارسی زبان و قائلش صاحب سروری یکی از محققین اہل زبان که اعتبارش در باب لغت زبانش بیشتر از محقق ہندنژاد است و انچه به شین معجمه عوض سین مهمله ....

بلکش | است مبدلش چنانکه گستی و گشتی و انچه به نون عوض سین مهمله آخر می آید هم مبدلش که وجود این هر دو لغت به صراحت معنی. مثال اوّلین این تبدیل است که بنظر آمده و انچه به نون عوض موحده می آید هم مبدلش چنانکه برسک و نرسک و انچه به تحتانی عوض موحده می آید هم مبدلش چنانکه بالبوس و بالیوس بالجمله به تحقیق ما این اسم جامد فارسی زبان است (اردو) سر دیوار- مذکر یعنی بلندی دیوار کا عرض

(الف) **بلکفت** | (الف، و ب) بقول ناصری بااوّل مضموم و ثانی زده و کاف مفتوح بمعنی رشوت

(ب) **بلکفته** | که آنرا پاره نیز نامند- صاحب انند هم زبانش صاحب برهان ذکر (ج و د) به همین

(ج) **بلکفد** | معنی کرده گوید که بضم اوّل و فتح ثالث و سکون ثانی و فا و دال است و فرماید

(د) **بلکفده** | که بکسر اوّل و ثالث هم درست باشد- صاحب سروری نسبت (ج) بحواله شرفنامه

می فرماید که بروزن بشگفد بمعنی رشوت و بحواله تحفه گوید که بو الکفد بضم با و سکون واو و لام و کسر کاف هم آمده صاحبان جهانگیری و جامع هم ذکر (ج و د) کرده اند و صاحب رشیدی بذکر هر دو برای (ج) از ابو العباس سند می آورد (ع) سوگند خورکه صد هزار بلکفد نخوردی ٭ **مؤلف** عرض کند که اینا

مرکّب است از کلمۂ بَل کہ در فارسی زبان بمعنی بسیار است با کلمہ کَفّہ بالفتح و تشدید فا کہ بقول انند لغت
عرب است بمعنی دام شکاری و معنی لفظی این بسیار دام ہای شکاری و کنایہ از رشوت کہ مقابل صد دام
شکار است کہ مخلوق را دران گرفتار می کند۔ فارسیان بہ تصرّف در اعراب لغت عرب را با لغت فارسی
مرکّب کردہ مفرّس قرار دادند برای رشوت بعضے بر انند کہ (ج) مخفّف (بو الکفد) است کہ می آید کہ
اصلش (بو الکفت) بود مفرّس از ہمان لغت عرب کَفّہ یعنی فارسیان کَفّہ را بہ تبدیل فوقانی با دال
مہملہ (چنانکہ زرتشت و زردشت) و تصرّف در اعراب کَفد کردند و بو الکفد را کہ مفرّس فارسی بترکیب
عربی بمعنی پدر دام شکاری بود برای رشوت نام نہادند و پس ازان واو و الف را حذف کردہ بلکفد
کردند و (د) مزید علیہ اس بہ ہای ہوز زائدہ و (الف) مبدّل (ج) بہ تبدیل دال مہملہ بہ فوقانی
و (ب) مزید علیہ (الف) مثل (د) واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) دیکھو بارہ کے تیرھویں معنے۔

بلکفل | صاحب شمس این را بالفتح مرادف بلکَفد بمعنی رشوت گوید و می فرماید کہ غالباً این تصحیف خواہد
بود مؤلّف عرض کند کہ ہمہ محقّقین فارسی زبان ازین لغت ساکت اگر سند استعمال پیش شود
می توانیم کہ مبدّل بلکَفد گوئیم کہ دال مہملہ بدل می شود بلام چنانکہ دَغ و لَغ (اردو) دیکھو بلکفد۔

بلکفہ | بقول برہان بضمّ اوّل و ثالث و سکون ثانی و فتح رابع مشتق از بلا کیف و آن قائل بودن
بوجود محسوس است بر روش اشاعرہ در بحث رویت۔ صاحبان انند و ہفت نقل نگارش۔ صاحب
شمس گوید کہ بالفتح لغت عرب است بمعنی بلاکیفیت بودن و ہمین معنی در منتخب ہم یافتہ می شود کہ
لغت عرب است نمی دانیم کہ صاحب برہان چرا این لغت عربی را در لغات فارسی زبان جا داد و تسامحش
پیش نباشد (اردو) بلاکیفیت وہ چیز جسکی کیفیت معلوم نہ ہو۔ مؤلّف۔

بلک مشک بقول مؤید مطبوعۂ مطبع نولکشور بحوالۂ قنیہ
بفتحتین وقیل بکسر بای فارسی سنبل و قرنفل بستانی و ترۂ گرگ
را گویند و در نسخۂ دیگرش کہ قلمی است (بلنک مشک) نوشتہ
و (پلنگ مشک) بہ بای فارسی و نون بعد لام بجای خودش
و بہ بای عربی ہم ہمدرین باب می آید تصحیف مطبع نولکشور
این را درین مقام قائم کرد (**اردو**) دیکھو بلنگ مشک۔

بلکن بقول سروری بر وزن الکن (۱) منجنیق را
گویند (شمس فخری ؎) زسیل خیز فنا ایمن است قصر
بقات ٭ چنانکہ حصن فلک از صدمت بلکن ٭ و بحوالۂ
شرف نامہ گوید کہ (۲) بمعنی سر دیوار (سنجری ؎) ای
عہد تو بے مدار و پیمانت سست ٭ چون برف تموز و آفتاب
بلکن ٭ صاحبان جہانگیری و جامع ہم ذکر ہر دو معنی
کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت معنی دوم بصراحت
ماخذ این بربلکس مذکور شد و بمعنی اوّل اسم جامد فارسی
زبان می نماید و بلخم گذشت و رای این است کہ آنرا
فلاخن گویند و منجنیق ورای فلاخن است ولیکن جا دارد
کہ فارسیان بہ تبدیل حروف۔ این اسم را برای
منجنیق از ہمان بلخم وضع کردہ باشند کہ خای معجمہ
بہ کاف عربی بدل میشود چنانکہ خمان و کمان و میم بنون
تبدیل یابد چنانکہ جیم و جین وازینکہ نوعیت ہر دو
آلہ یکی است عجبی نیست ماخذ اینہا ہمین باشد (**اردو**)
(۱) منجنیق بقول آصفیہ۔ معرب۔ منجنیک۔ ایک
بڑے بڑے پتھر مار کر دیوار قلعہ توڑنے کی کل یا مشین
جسکے وسیلہ سے قلعے کی دیوار توڑتے ہیں بعض کے نزدیک
ایک قسم کا بڑا فلاخن یعنی گوپیا جس میں بڑے بڑے
پتھر رکھ کر علم جر ثقیل کے وسیلہ سے دیوار کو مارتے
ہیں یہ آلہ بشکل کمان ہوتا ہے جو پہلے زمانے میں بوقت
جنگ کار آمد ہوا کرتا تھا کہتے ہیں کہ چونکہ قلعہ گیری میں مفید ہے
اسوجہ سے تفاخراً اسکا یہ نام ہوا **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ آصفیہ نے
تانیث و تذکیر سے سکوت فرمایا ہے ہماری رائے میں بلحاظ معنے کل یا مشین
اسم مؤنث۔ یہ گوپہن یا گوپھن کے سوا ہے۔ جس کا ذکر
بلخم پر ہوا (۲) دیکھو بلکس۔

بلکنجک بقول سروری بحوالۂ نسخۂ وفائی بضم با و سکون لام و نون و فتح کاف و جیم چہیری طرفہ باشد (شہید ؎)

ای صورت تو جو صورت کا ونجک ٭ ہستی تو بچشم ہر کسی بلکنجک ٭ و فرماید کہ در نسخ دیگر بوالنجک و بوالکنجک نیز بنظر رسیدہ۔ صاحب جہانگیری ہم ذکر این کردہ و صاحب رشیدی فرماید کہ بمعنی بسیار عجیب و طرفہ بود کہ کنجک بمعنی عجیب می آید صاحب جامع این را بضم کاف فارسی اول آوردہ خان آرزو در سراج گوید کہ بعضے بہ فتح کاف گفتہ اند و تحقیق آنست کہ این معنی راجع است بسوی معنے بسیار عجیب و طرفہ **مؤلف** عرض کند کہ این مرکب است از لفظ بل کہ بالفتح بمعنی بسیار گذشت وجزو دوم این کنجک بکاف تازی است بمعنی عجب کہ می آید از متحقق کہ بکاف فارسی اول نیست چنانکہ ادعای صاحب جامع است و از ہمین ترکیب معنی لفظی این مرکب بسیار عجیب است و انچہ (بوالکنجک) می آید از قبیل (بوالہوس) کہ بجایش مذکور شود۔ فارسیاں بقاعدہ عربی (بوالکنجک) ہم استعمال کردہ اند و این قسم ترکیب عربی با کلمات فارسی در کلام فرس اکثر آمدہ چنانکہ (انا الیار) کہ بجایش گذشت و بوالنجک کہ بہ ہمین می آید مخفف (بوالکنجک) است کہ صراحت کامل ہر یکی بجایش کنیم (اردو) نہایت عجیب و غریب۔

بلکہ بقول وارستہ (۱) بمعنی با وصف یعنی ترقی و اضراب۔ فرماید کہ فارسیاں (۲) بمعنی شاید آرند (علی نقی کمرہ ؒ) رنجہ بقتلم مساز خنجر دبنگر ٭ بلکہ مرادم بیک نگاہ برآید ٭ (طغرا ؒ) گر بطغری نظری می کنی امروز بکن ٭ بلکہ از درد فراق تو بفردا نرسد ٭ خان آرزو در چراغ ہدایت می فرماید کہ کلمۂ اضراب است و در ترقی نیز مستعمل شود و مرکب است از لفظ عربی و فارسی۔ پس فارسی الاصل نباشد و متاخرین بمعنی شاید نیز آرند (اشرف ؒ) اگر براید خطت مشو دلگیر ٭ بلکہ خیریت دراں باشد ٭ بہار گوید کہ بدون کاف لغت عربی است و کلمۂ اضرابست و فارسیان بکاف استعمال نمایند و متاخرین در مقام ظن ہم آرند (نعمت خان عالی ؒ) بیتابی دل کشت مرا چیست ندانم ٭ یکبار رہا بلکہ تمنای تو باشد ٭ (میرزا جلال اسیر ؒ) سفر ہیچ ستمدیدہ

بتقلید مباد ÷ میروم بلکہ ندانستہ مرا یاد کند ÷ (میر نجات ۵ے) در دست ہتی گشتن من گشتہ مقرر ÷ خنجر بکف ازخانہ برا بلکہ تو باشی ÷ فیاض لاہجی ۵ے) در سرو وگل ویاسمن آں نور ندیدم ÷ ہنگامہ مرغانِ چمن بلکہ تو باشی ÷ صاحب غیاث بہ نقل عبارت بہار گہ کہ کاف را در لفظ بلکہ دراز باید نوشت چرا کہ کاف غیر درآنکہ درحقیقت مرکّب بہ ہای مختفی است بجائی نویسند کہ کاف را بلفظ دیگر متّصل نسازند۔ دریںجا چوں کاف بلفظ بَل مرکّب شد حاجت باتّصال ہای مختفی ناند مولّف عرض کند کہ فارسیاں لغت عرب بَل را بدون کاف وباکاف زائدہ کہ مرکّب باہای مختفی است استعمال کنند بمعنی اضراب وہمین است معنی اوّل بیان کردہ وابستہ وبہ تخفیف ہای ہوّز مختفی بضرورت وزن شعر ہم جائز است وقتی کہ درآخر کلمہ ساکن واقع شود ولیکن رسم الخط بلکہ باہای ہوّز آخر است نہ بدون ہا وکاف ہیچ معنی نی کند یعنی کاف زائد است کہ بالفظ بَل مرکّب شدہ است۔ صراحت کامل بر لفظ بَل ہم کردہ ایم متقدّمین وبعض متأخّرین استعمال ایں بمعنی دوم کردہ اند وحالا بدیںمعنی مستعمل نیست وبمعنی دوم ایں رامفرس دانیم (اردو) (۱) دیکھو بل (۲) شاید دیکھو باشد۔

بل گرود بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامہ ناصرالدّین شاہ قاچار شہر بلگریڈ را نام است مولّف عرض کند کہ در محاورۂ حال ایں رامفرس دانیم کہ تحتانی را بہ واو بدل کردہ اند چنانکہ انگیر وانگور ودال ہندی را بہ دال مہملہ وایں شہری رانام است کہ پای تخت سرویا کہ ملکی است در یورپ (اردو) بلگریڈ سرویا کا پاے تخت۔ مذکّر۔

وآنرا شیر گرم ہم خوانند و(ب) بقولش بکسر اوّل وفتح کاف بروزن مصقل مرادفش۔ صاحب سروری	(الف) بقول برہان بکسر اوّل وفتح کاف بروزن خرسک آب نیم گرم راگویند	(الف) **بلگک** (ب) **بلگل**

نسبت ہردو ہمزبانش ونسبت (ب) بجایش صراحت
کند کہ بروزن قلقل بکاف فارسی است وبحوالۂ
فرہنگ گوید کہ باگُل بفتح کاف فارسی ہم بہ ہمین
معنے گذشت ۔ صاحبان جہانگیری ورشیدی وناصری
وجامع ہم ہردو را بہ ہمین معنی آوردہ اند ۔ خان آرزو
درسراج فرماید کہ (رشیدی باگل را صحیح دانستہ)
وخیال خود ظاہر می کند کہ گمان دارم کہ صحیح بلگل
باشد بلام چنانکہ قوسی نیز آوردہ و می فرماید کہ
اگر گویند چرا بلنگ بہردو کاف صحیح نباشد کہ بلک
بمعنی شرار آتش است وکاف برای تصغیر یعنی
آب کم گرم جوابش آنست کہ سند می باید (انتہی کلام)
مؤلف عرض کند کہ ماخذ (باگل) کہ بکاف
فارسی گذشت ہمدرانجا مذکور شد و(ب) مبدّل
آنست چنانکہ ۔ سگ آبی وسگ لابی و(الف)
مبدّل (ب) کہ لام بہ کاف بدل می شود ۔ چنانکہ المک
والکاک دیگر ہیچ ۔ سبحان اللہ خان آرزو چہ خوش
تحقیق کردہ آفرین بر کاوشش ۔ ہا ویش قوسی ۔
ہردو سکندری خوردہ اند کہ بہ ماخذ این پی نبردہ
اند ۔ مخفی مباد کہ در ہردو لغت بکاف اوّل فارسی
است ودر (الف) کاف دوم عربی (اردو) دیکھو باگُل ۔

بلگن بقول برہان بفتح اوّل وکاف فارسی
بروزن الکن (۱) بمعنی سردیوار و (۲) منجنیق
ہم صاحبان رشیدی وناصری وانند وموّیدہم
ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ بہردو
معنی ہمان بلکن است کہ بکاف عربی گذشت
وصراحت ماخذ ہم ہمدرانجا کردہ ایم وباعتبار
ناصری کہ صاحب زبان است این را بہردو
معنی مبدّل آن دانیم کہ کاف عربی بفارسی بدل
می شود چنانکہ کند وگند (اردو) دیکھو بلکن ۔

بلگنجک صاحبان برہان وناصری وہفت
وانند ذکر این کردہ اند واین ہمانست کہ بہ کاف
عربی بجایش گذشت وصراحت ماخذش ہمدرانجا
کردہ ایم ونظر بر اعتماد صاحب ناصری کہ از
اہل زبانست میتوان گفت کہ این مبدّل آنست کہ

کاف عربی بفارسی بدل می شود چنانکہ کند و گند (اردو)	دیکھو بلکنجک ۔

بلما بقول انند بحوالۂ برہان بالفتح لغت فارسی است بمعنی (۱) جسیم و گندہ و تناور و ہنگفت و (۲) پشتہ و تودہ کلاں و دراز و (۳) چیزی نرم مانند ریش **مؤلف** عرض کند کہ ما این لغت را در برہان نیافتیم و دیگر محققین فارسی زبان ہم ازین ساکت بدون وجود سند استعمال بر مجرد قول انند کہ ہندنژاد است این را اسم جامد فارسی زبان تسلیم نہ کنیم (اردو) (۱) جسیم ۔ فربہ (۲) تودہ کلاں ۔ مذکر (۳) نرم ۔

بلماج بقول برہان بضم اول و میم بالف کشیدہ بر وزن محتاج نوعی از کاچی است و آن آشی باشد بی گوشت و بسیار آبکی و رقیق و بضم اول و فتح ثانی ہم آمدہ و بعضے گویند کہ این لغت ترکی است صاحب سروری ہم ذکر این کردہ (بسحق ــ) عاقل نہ گردد مائل بہ بلماج ۔ تا قلیہ بیند بر روی تماج ۔ صاحبان جہانگیری و رشیدی و جامع ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ وضع لغت شان ترکی دارد ہمچوں بود لماج و بارلاماج کہ نام اقسام نان است ولیکن این لغت را در لغات ترکی نیافتیم ازینجاست کہ اسم جامد فارسی قدیم می دانیم کہ محققین صاحب زبان ہم ذکر این کردہ اند (اردو) ایک قسم کی بے گوشت آش جو رقیق پکائی جاتی ہے ۔ مؤنث ۔

بلمون بقول برہان و انند و ہفت بر وزن مجنون سا ذج صحرائیست و آن برگی باشد دوائی مانند برگ کردگان و آنرا بعربی عرفج بری خوانند ۔ صاحب محیط گوید کہ بلمون بفتح اول و نیز سلمون معروف بسا ذج است و گویند کہ بلمون و بکمون بفارسی اسم خرفہ باشد و ہم او بر عرفج گوید کہ نوعی از ینتوعات است مسہل رطوبات و آنرا سلمون گویند و بہ سلمون فرماید کہ قرۃ العین است و آنرا کرفس الماء نامند و بر کرفس مائی می نویسد کہ جرجیر الماء و قرۃ العین گویند کہ بفارسی کنگر آبی نام است و کنگر ہمان است کہ

برنجمہ و اغرسطس واتقنا لوقی ذکرش کردہ ایم ر ایسا ہمہ جگر کاوی از برای این شد کہ محققین اوّل الذکر ہم بلمون ترجمۂ عربی عرنج نوشتند معلوم می شود کہ تسامح شان است و بلمون ہمان بنخلہ است کہ صاحب محیط ذکرش کردہ۔ **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت ساذج بر سادہ می آید و بحث خرفہ بر بنخلہ گذشت باجملہ این اسم جامد فارسی زبان باشد (اردو) دیکھو بنخلہ اور سادہ۔

بلمہ بقول برہان بفتح اوّل و میم و سکون ثانی (۱) ریش انبوہ و دراز را گویند و فرماید کہ بایں معنی بضم اوّل ہم آمدہ و (۲) مردم ریش دراز ہم گفتہ اند۔ صاحب سروری این را مرادف بامہ گوید کہ گذشت در کن الدین بکرائی ؎ گر نہ البہ بود چہ خواہد بود ٭ بلمہ ریش دراز رستائی ٭ (مولوی معنوی ؎) بلمہ را ہاں تانگیری ریش کوسہ در نبرد ٭ ہندوئی ترکی بیاموزاں ملک تمزاج را ٭ صاحبان رشیدی و جامع ہم ذکر این کردہ اند و خان آرزو در سراج گوید کہ تحقیق این در بامہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ این مبدل آنست و صراحت کافی با بیان ماخذ ہمہ را انجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بامہ۔

بلمہ ریش اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح و کسر رای مہملہ و سکون تحتانی و شین بی نقطہ لغت فارسی زبان است کہ ریش دراز را گویند **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است اگرچہ تجرید بلمہ ہم بہ ہمین معنی گذشت ولیکن استعمال آن بہ تجرید ریش کردہ اند عیبی ندارد و مراد از کسی کہ ریش او دراز باشد (اردو) لمبی داڑھی والا دراز ریش بھی کہہ سکتے ہیں۔

بلمیز بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت و سند ظہوری را ہدیۂ ارباب نظر کردہ ؎ بر فہمیحاں نکتہ می گیرد چہ می گرد د عرب ٭ جملہ بلمیز بر زبان دارد جو گرد د ترکان ٭ و نقل نگارش (انند) از زحاف وزن شعر ہم در نقل نگاری خبر ندارد **مؤلف** عرض کند کہ ما در دیوان ظہوری این شعر را نیافتیم و در کتب کہ متفق

ترکی است بلمز بالکسر لغت ترکی بمعنی جاہل غبی یا فلتیم پس اگر کلام ظہوری ثابت شود باید کہ در مصرع ثانیش ہمیں بلمز را جا دہیم کہ وزن شعر ہم درست میشود اندرین صورت استعمال این بمعنی کلام جاہلانہ و لغو و بیہودہ بطور مفرس باشد۔ بدون آنکہ تصدیق کلام ظہوری نہ شود این لغت را تسلیم نکنیم کہ ہمہ محققین فارسی زبان ساکت ذیجز نسخہ مطبوعہ مطبع نولکشور این لغت در نسخ دیگر یافتہ نمی شود و معاصرین عجم ہم برزبان ندارند (اردو) جاہلانہ اور بیہودہ کلام۔ مذکر۔

بلنج | بقول برہان بروزن برنج قدر و مقدار و اندازہ ہر چیز را می گویند و بفتح اوّل و ثانی نیز گفتہ اند صاحبان سروری و رشیدی و جہانگیری و جامع و مؤید ہم ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج گوید کہ توسی بفتح اوّل و دوم نوشتہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم باشد و بمعاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) دیکھو اندازہ

بلنجا | بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بضم اوّل و فتح ثانی مخفف بلند جا **مؤلف** عرض کند کہ سند استعمال پیش نہ شد دیگر محققین فارسی زبان ساکت ولیکن برزبان معاصرین عجم است کہ اکثر الفاظ را بحذف بعض حروف برزبان دارند تا آنکہ سند استعمال پیش نہ شود لغت مخففہ نہ خوانیم اگرچہ موافق قیاس است مقصود ما این است کہ اگر فارسیان در عجلت حرف زدن حرفی را ساقط کنند مستعمل در نظم و نثر اصلا نباشد (اردو) بلند جگہ۔ جاے بلند۔ مؤنث۔

بلنجاسپ | بقول برہان بکسر اوّل و ثانی و سکون ثالث و جیم بالف کشیدہ و سین بی نقطہ و بای فارسی زدہ گیاہیست کہ آنرا بوی مادران گویند و بجای بای فارسی فا ہم آمدہ صاحبان جہانگیری و رشیدی و جامع و سراج ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ ہمان برنجاسپ باشد کہ بجایش گذشتہ این اصل است و آن مبدل این لام بدل شدہ بہ رای مہملہ چنانکہ الوند و اروند (اردو) دیکھو برنجاسپ۔

بلنجاست بقول مؤیّد مطبوعه مطبع نولکشور بهمان برنجاسپ به بای فارسی آخره رای مهمله بدل شده به لام و در دیگر نسخ قلمی این مبدّل برنجاست به فوقانی آخره مؤلّف عرض کند که این است دست تصرّف اهل مطابع در تصحیف لغات - ما صراحت کامل بر برنجاست کرده ایم که به فوقانی آخره گذشت و این مبدّل آنست چنانکه اروند و الوند (اردو) دیکهو برنجاست -

بلنجمشک بقول برهان و جامع و اننداج همان افرنجمشک که گذشت مؤلّف عرض کند که اصل این (پلنگ مشک) است که می آید و اشارهٔ این بر افرنجمشک کرده ایم و این مبدّل پلنگ مشک که بای فارسی بدل شده بعربی چنانکه اسپ و اسب و کاف فارسی بدل شده به جیم چنانکه شنگرف و شنجرف و رنگ و رنج - صراحت ماخذ و تعریف کامل بر افرنجمشک کرده ایم و برنجمشک هم به همین معنی گذشت و در آنجا ماخذ دیگر هم مذکور و این را مبدّل آن هم توان گفت که رای مهمله به لام بدل شده چنانکه چنار و چنال (اردو) دیکهو افرنجمشک اور برنجمشک -

بلند بقول برهان بروزن کمند (۱) معروفست که نقیض پست باشد - صاحب فدائی هم ذکر این کرده گوید که بتازی رفیع خوانند - بهار گوید که هرچه درازی بسوی فوق داشته باشد چون آتش بلند و خان ارزند و در سراج گوید که بلهجه بعضی بضمّ اوّل است و هم او در چراغ هدایت می فرماید که اکثر هر آنچه درازی بسوی فوق داشته باشد مؤلّف عرض می کند که اصل این بلکوند بود به ضمّ اوّل مرکب از بل که بمعنی بسیار گذشت و وند بقول برهان بمعنی صاحب چنانکه (دولت وند) پس معنی لفظی این بسیاری دارنده اعم از آنکه بسوی فوق باشد یا بسوی تحت - پس بسیاری فوق را بمعنی رفعت استعمال کردند اندرین صورت بضمّ اوّل موافق قیاس است و این معنی متعلّق به بلندی جسمانی باشد در رفعت چنانکه نیزه بلند و قد بلند و بام بلند (امیر شاهی سبزواری ؎) ابرو ز من متاب که دل درد مند تست * تیری که خورده ام ز کمان بلند تست * (امیر خسرو

۵) موج بلندش کہ رسد تا باہ ٭ بازدہد آب با برسیاہ (اردو) بلند بقول آصفیہ فارسی اونچا۔

(۲) بلند۔ بروزن کمند۔ بقول برہان بمعنی چوب بالائین درِ خانہ کہ آنرا بعربی اُسکفّہ گویند۔ صاحب سروری این را بالضم باگوید (سوزنی ۵) ازہیبت ارکند بہ درِ خارجی گذر ٭ بفتد بر آستان درِ خارجی بلند ٭ صاحبان جہانگیری ورشیدی وجامع متّفق با برہان خان آرزو در سراج بذکر این گوید کہ دراصل مجاز خواہد بود مؤلف عرض کند کہ چوب بالائی در بلند می باشد ازینوجہ بر سبیل مجاز آنرا بلند گفتند صراحت ماخذ بر معنی اوّل گذشت (اردو) چوکھٹ کی بالائی لکڑی۔ مؤنث۔

(۳) بلند۔ بروزن کمند۔ بقول برہان بمعنی چارچوب و پیرامن درِ خانہ و فرماید کہ بکسر اوّل نیز بہمین معنی آمدہ۔ خان آرزو در سراج بذکر این معنی گوید کہ در ہندی چوکھتہ خوانند و توسی (بلندین) بکسر اعراب نمودہ بمعنی پیرامن درِ خانہ مؤلف عرض کند کہ طرز بیان برہان ناخوش است (چوب بالای چارچوب درِ خانہ) را بطرزی نوشتہ کہ مقصود از دست رفت و چارچوب بدست آمد۔ ہمان معنی دوم است کہ گذشت و این چیزی دیگر نیست محقّقین زبان دان با تعریف تسامح آمیز برہان اتّفاق ندارند۔ خان آرزو غور نکردہ بس بدون سند استعمال این را تسلیم نہ کنیم و اگر سند استعمال بدست آید توانیم قیاس کرد کہ ازینکہ بلندی این بمقابلہ پہنائی زیادہ می باشد۔ فارسیان بمجاز معنی اوّل این را ہم بلند نام کردہ باشند (اردو) چوکھٹ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنث۔ دروازہ کی چار لکڑیاں جن میں پٹ لگائے جاتے ہیں۔

(۴) بلند۔ بفتح با۔ بقول سروری بمعنی دراز۔ بہار گوید کہ گاہی بر درازی ظرف سخت اطلاق کنند چون جامۂ بلند و زلف بلند و طرۂ بلند بمعنی دامن دراز کہ بپا رسد وغیرہ ازینجا معلوم می شود کہ بمعنی مطلق دراز است۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی دراز ہم مستعمل می شود چنانکہ روزہای بلند و شب ہای بلند و دامن بلند (الخ) وہم او

ذکر ہمین معنی در چراغ ہدایت کردہ می فرماید کہ حق آنست کہ بمعنی مطلق دراز مستعمل چنانچہ روز ہا و شب ہای بلند و عمر بلند ہم **مؤلّف** عرض کند کہ نزاکت دو معنی را مخلوط می کند و این معنی متعلّق است بہ درازی جسمانی مجاز معنی اوّل چنانکہ (زلف بلند) کہ مراد از زلف دراز است و دامن بلند ہم داخل ہمین معنی باشد بمعنی دامن دراز بمعنی درازی غیر فوق کہ وجودی داشتہ باشد و تخصیص تحت ہم درست نیست۔ خان آرزو غلط کرد کہ روز و شب ہای بلند را با دامن بلند برابر کرد و آں تعلّق دارد با معنی ششم کہ می آید بالجملہ اینہم مجاز معنی اوّل است و بس (صائب ؎) شود ہر حلقۂ انگشتری پای نگارینش ✤ نہ بند د بر کمر آں شوخ گر زلف بلندش را ✤

(اردو) دراز بقول آصفیہ۔ فارسی۔ لمبا۔ طویل۔

(۵) بلند۔ بقول بہار بالفتح و بالضّم بمعنی بزرگ و عظیم الشّان و گراں نیز مجازاً چوں حرف بلند و رای بلند **مؤلّف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است و بلند درخیال کہ جسمی ندارد چوں اقبال بلند کہ بلند بمعنی عالیشان باشد (صائب ؎) بوسہا بر دست خود داد است معمار ازل ✤ تا باقبال بلند آں طاق ابرو بستہ است۔

(اردو) بلند بمعنی برتر جس سے جسمانی اونچائی مراد نہیں ہے بلکہ برتری مراد ہے جیسے بلند طالع۔ بلند رتبہ۔

(۶) بلند۔ بمعنی دراز و این درازی غیر جسمانی است چنانکہ عمر بلند و روز ہای بلند و شب ہای بلند کہ طوالت زمانی دارد و این ہم مجاز معنی اوّل است (درویش والہ ہروی ؎) یار ہم سر و قد و ہم بغلی مطلوب است ✤ روز ہم گاہ بلند است و گہی کوتاہ است **(اردو)** دراز۔ فارسی (صفت) وہ طوالت جو جسمانی نہو بلکہ زمانی ہو جیسی عمر دراز۔ شب دراز وغیرہ۔

(۷) بلند۔ بمعنی بسیار و کثیر در کیفیت و خیال چنانکہ تغافل بلند و جذبۂ بلند و غرور بلند و امثال آں (طالب آملی ؎) نی گوشۂ چشم و نی نگاہی ✤ امروز تغافل بلند است ✤ (سنجر کاشی ؎) جذبۂ شوق

بلند است زیعقوب بہ پرس + کہ گماں داشت کہ در مصر زلیخائی ہست + (ولہ ص) ز سنجر گر خطائی رفت بپذیر + غرور بندۂ قابل بلند است + (اردو) بہت۔ بقول آصفیہ زیادہ۔ نہایت کثیر۔ فراواں۔ مبالغہ کے لئے۔

(۸) بلند بمعنی بسیار در کمیت چنانکہ دولت بلند قیمت بلند و امثال آں (امیر معزی ص) در خاندان ہمکس از خسرواں نبود + ایں دولت بلند کہ در خاندان تست + (کمال اسمعیل ص) با قیمت بلند تو ایں خاکدان پست + چندیں شگفت نیست کہ چنداں پدید نیست + (اردو) گراں بقول آصفیہ بیش قیمت۔ انمول بیش بہا۔

بلند آشیاں استعمال۔ بقول بہار مرادف بلند اختر مؤلف عرض کند کہ بمعنی بلند مکان است (اسم فاعل ترکیبی) کنایہ از بلند رتبہ حیف است کہ سند استعمال پیش نکرد چیپے ندارد کہ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) بلند مکان۔ بلند مرتبہ۔ وہ شخص جس کا درجہ بلند ہو۔ بلند آشیاں بھی کہہ سکتے ہیں

بلند آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی بلند شدن و پیدا و ظاہر شدن (سعدی ص) در باغ سروی نیامد بلند + کہ با د اجل بیخش از بن نکند (اردو) بلند ہونا۔ پیدا ہونا۔

(الف) **بلند آوازہ** استعمال۔ بقول انند بجائے فرہنگ فرنگ کنایہ از شخص مشہور و شہرت دارندہ اسم فاعل ترکیبی است و ....

(ب) **بلند آوازہ ساختن** کسی را بہ رتبہ بلند رسانیدن و شہرت دادنش (صائب ص) بلند آوازہ سازد شور عاشق عشق سرکش را + بفریاد آورد مشتے نمک دریای آتش را + وہمچنیں.....

(ج) **بلند آوازہ گردیدن** لازم آں بمعنی شہرت پذیرشدن و شہرت یافتن (ولہ ص) ز فکر عشق حسن صائب ہیشود مشہور در خوبی + گلستانی ز نیک بلبل بلند آوازہ می گردد + (اردو) (الف) شہرت مند۔ مشہور شخص (ب) شہرت دینا۔ مشہور کرنا۔ (ج) شہرت پانا۔ مشہور ہونا۔

بلند اختر اصطلاح۔ بہار بر معروف قانع وا ایں را مرادف (بلند آشیاں) گوید **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی بلند طالع باشد و بلند آشیاں بمعنی بلند مکاں و بلند مرتبہ کہ بجایش گذشت و جادارد کہ بلند اختر را ہم بمجاز بلند مکاں گوئیم کہ بلند مکانی نتیجۂ بلند طالعی است (صائب ؎) ز تاثیر دل بیدار چشم تر شود بینا ✦ کہ ماہ از نور خورشید بلند اختر شود پیدا (استاد فرخی ؎) بجملہ گفتند ای شہریار روز افزوں ✦ خدایگان بلند اختر و بلند مکاں ✦ (اردو) بلند اختر۔ بلند طالع ایسا شخص کو کہہ سکتے ہیں جو خوش تقدیر ہو۔ اور ذی رتبہ

بلند ارکان اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ کنایہ از عمارتی کہ بر ستون ہای بلند بنا نمایند **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی عمارت بلند کہ حاصل بلند ارکانی است سند استعمال پیش نہ شد علیہی ندارد کہ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) بلند عمارت (مؤنث)

بلند استادن آستان مصدر اصطلاحی۔ بہار ذکر ایں کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ رو برو بودنش مثل فلک۔ و اظہر من الشمس بودنش (صائب ؎) تلاش بیہدہ می کند سر خورشید ✦ ستادہ است بلند آستان خانہ دوست ✦ (اردو) مثل آسمان کے سامنے ہونا۔ اظہر من الشمس ہونا۔

بلند استادن از آستان مصدر اصطلاحی۔ صاحب انند ذکر ایں بحوالۂ بہار کردہ ہمان شعر صائب را بسند پیش می کند کہ بر (بلند استادن آستان) مذکور شد **مؤلف** عرض کند کہ تسامح محقق بنگلوری است کہ کلمہ آز را ناحق دریں مصدر داخل کرد و بر معنی شعر و الفاظش غور نکرد (اردو) دیکھو بلند استادن آستان۔

بلند افتادن (مصدر اصطلاحی) تعریف ایں بر بلند او فتادن می آید (اردو) دیکھو بلند او فتادن۔

بلند افتادن رتبہ مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و بہار و انند بزرگ واقع شدن مرتبہ (صائب ؎)

رتبۂ افکار ما صاحب بلند افتادہ است ؛ کی رسد ہر کوتہ اندیشی بفکر دور ما ؛ **مؤلّف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) رتبہ بلند واقع ہونا۔

بلند افتادن سد مصدر اصطلاحی۔ بلندی گر فتن و بلند واقع شدن سد باشد (ظہوری ؎) ظہوری ستدم در دم خوش بلند افتاد کار من ؛ گذشت از نالہ جز فریاد و افغانم نمی سازد ؛ (اردو) دیوار بلند واقع ہونا۔

بلند افتادن سودا مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب آصفی و بحر و بہار بزرگ واقع شدن سودا (کلیم ہمدانی ؎) اگر سودا بلند افتد ازیں بہتر چہ می باشد ؛ کلیم از بہر خود رو فکر ہای سر دبالا کن ؛ **مؤلّف** عرض کند کہ بدست آمدن قیمت خوشی در سودا و کامیاب شدن سودا باشد (اردو) مال بہتر اور گراں قیمت سے فروخت ہونا۔ معاملت میں کامیابی ہونا۔

بلند افسر اصطلاح۔ بقول بہار و انند معروف **مؤلّف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ تاج بلند بر سر دارد (امیر خسرو ؎) میوہ دلہای بلند افسراں ؛ شاخ بشاخش نسب سروراں ؛ (اردو) وہ شخص جس کے سر پر تاج بلند ہو۔

بلند افغان اصطلاح۔ پرندہ کہ نغمۂ او بلند و خوش باشد۔ اسم فاعل ترکیبی یعنی نغمہ بلند و خوش دارندہ (ظہوری ؎) پایۂ شمشاد از گل پست تر ؛ بلبل از قمری بلند افغان تر است ؛ (اردو) بلند نغمہ۔ خوش نغمہ۔ کہہ سکتے ہیں یعنی وہ پرند جس کا نغمہ بلند اور خوش ہو۔

بلند اقبال استعمال۔ بقول بہار معروف **مؤلّف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی اقبال بلند و طالع بلند دارندہ یعنی خوش طالع (صائب ؎) تا مرا عشق بلند اقبال در زنجیر داشت ؛ پیچ و تاب من شکوہ جوہر شمشیر داشت ؛ (اردو) بلند طالع۔ بلند اقبال وہ شخص جس کی قسمت بلند ہو یعنی خوش قسمت۔ خوش طالع۔

(۲۵۵۰) (۲۵۵۱)

بلند اقتدار | اصطلاح - بقول انند بحوالۂ
فرہنگ فرنگ عظیم القدر و بلند مرتبہ **مؤلف** عرض
کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بسیار با اقتدار
و با اختیار و عظیم القدر و بمعنی بلند رتبہ و مرتبہ باشد
صاحب انند در تعریف این اصطلاح از نزاکت
کار نگرفت (اردو) بلند اقتدار اوس شخص کو
کہہ سکتے ہیں جس کے اختیارات بلند اور زیادہ ہوں۔

بلند انداختن | مصدر اصطلاحی - خان آرزو
در چراغ ہدایت گوید کہ بمعنی ستودن و تعریف بسیار
کردن وزلہ بر دارش بہار و ہم زبانش (محمد سعید ایرانی
ع) ہیچگہ در عشق کوتاہی نہ کردم از وفا + ہر کہ
پرسید از حد جاناں بلند انداختم + صاحب بحر
باتفاقش گوید کہ مبالغہ کردن در ستایش **مؤلف**
عرض کند کہ موافق قیاس و کنایہ ایست لطیف
(اردو) بہت تعریف کرنا۔

(الف) **بلند افتادن** | مصادر اصطلاحی
(ب) **بلند افتادن پایہ** | صاحب آصفی ذکر الف
کردہ از معنی ساکت و سندش متعلق بہ (ب) (ملا جامی ع)
پایۂ علمم چو بلند افتاد + ہر چہ خواہم نہ بپسند افتاد +
مؤلف عرض کند کہ افتادن و مزید علیہ آن
اوفتادن بمعنی واقع شدن گذشت و مجرد بلند (از فتاد)
بمعنی بلند واقع شدن از ہمین مصدر عام است و
مصدر خاص (ب) بمعنی بلند واقع شدن پایہ و
مرتبہ باشد (اردو) (الف) بلند واقع ہونا (ب)
پایہ بلند واقع ہونا۔ مرتبہ بلند واقع ہونا۔

بلند بازو | اصطلاح - بقول بہار و انندش
نقش نگار معروف۔ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل
ترکیبی است یعنی بازوی بلند دارندہ و کنایہ از
زور آور (صائب ع) فشردہ پنجۂ عقل بلند بازو
را + کسی بتاک زبر دست برنمی آید + (اردو) زور
آور۔ زوردار۔ قوی شخص۔

بلند بالا | اصطلاح - بقول بہار و انندش
نقش نگار۔ معروف **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی لفظی
این قد بلند دارندہ۔ اسم فاعل ترکیبی و کنایہ از بار

(سعدی ؎) بروز واقعہ تابوت من ز سرو کنید ✣
کہ میرویم بداغ بلند بالائی ✣ (اردو) معشوق کو
بلند بالا کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

بلند بخت اصطلاح۔ بقول بہار و انند ش نقل نگار
معروف **مؤلف عرض** کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
بمعنی بخت بلند دارندہ و خوش طالع (میر معزی ؎)
شاہ بلند بخت ملک سنجر انکہ او ✣ از بخت ہر چہ یافت
ملک شاہ وار یافت ✣ (صائب ؎) بلند بخت نہالی
کہ از خجالت او ✣ الف کشد بزمین سرو جویبار
اینست ✣ (اردو) بلند طالع۔ اس شخص کو کہہ سکتے
ہیں جو خوش قسمت ہو۔

بلند برآوردن کمند مصدر اصطلاحی۔
انداختن کمند بر بلندی۔ صاحب آصفی ذکر (بلند
برآوردن) کردہ از معنی ساکت و ما این مصدر
عام را می پسندیم و سندش بکار مصدر خاص
نامی خورد (قاسمی گونابادی ؎) برارم کمند
سیاست بلند ✣ سر شر را در آرم بخم کمند ✣ (اردو)
بلندی پر کمند پھینکنا۔

بلند برکشیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف عرض**
کند کہ بمعنی بلند کردن است (ابو المعانی اصفہانی
؎) زمانہ خصم ترا برکشد بلند بدانکہ ✣ چو بر زمین
زند ش خرد تر شود ز سکین ✣ (اردو) بلندی پر
اٹھانا۔ بلند کرنا۔

بلند بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف عرض** کند کہ معنی
حقیقی خود است یعنی بودن برفعت و بلندی (فغانی
شیرازی ؎) قدت بلند باد کہ بر نخل حسن تست ✣
آن گل کز و نسیم وفا می تواں شنید ✣ (اردو)
بلند ہونا۔

بلند بودن بوی مصدر اصطلاحی بقول
بہار بمعنی برخاستن بوی **مؤلف عرض** کند کہ
قوت بیان ندارد و بوی در محاورہ برنمی خیزد۔ بلکہ
بلند و منتشر می شود (شیخ العارفین ؎) نبود بہ مہر

حزیں چشم امیدم ٭ بوی خوش بارا ز در و دیوار بلند است ٭ مخفی مباد که آنانکه است یا هست را بمعنی بودن متعلق می کنند از قواعد زبان خبر ندارند آں را ازیں ہیچ تعلق نیست و (بلندی بوی) در سند بالا انتشار بو باشد نه خاستنش (اردو) بو پھیلنا ۔

بلند بیناں اصطلاح ۔ بقول ملحقات برہان و مؤید و ہفت و بحر کنایہ از صاحبان کشف و اولیاء اللہ **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی لفظی ایں اہل بصیرت و دور بیناں کنایہ از اولیاء اللہ و صاحبان کشف حیف است که سند استعمال پیش نشد (اردو) صاحبان کشف و کرامات ۔ اولیاء اللہ ۔

بلند پایه اصطلاح ۔ بقول بہار معروف **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی پایۂ رفیع دارنده و عالی مرتبت (کمال اسمعیل ۵) بلند پایه بزرگی که دست بخشش تو ٭ ز ساحت دل ما بر کشید بیخ نیاز ٭ (اردو) بلند مرتبت ۔ بلند رتبه ۔ کہہ سکتے ہیں اس شخص کو جس کا رتبہ بلند ہو قاعدۂ فارسی سے (اسم فاعل ترکیبی)

(الف) **بلند پرواز** اصطلاح ۔ (الف) بقول بحر

(ب) **بلند پروازی** خود ستا ۔ (ب) بقول خان آرزو (در چراغ ہدایت) (۱) خودستائی و اظہار تجمّل (سلیم ۵) فریب حسن ہتی را مخور که خوبی او ٭ بال زلف نماید بلند پروازی ٭ صاحب بحر و بہار و انند ہمزبانش **مؤلف** عرض کند که مراد از لاف و گزاف باشد و در لاف و گزاف و اظہار تجمّل فرق نازک است فتامّل و (۲) بمعنی بلند فکری ہم چنانکه سنجر کاشی گفته (۵) من کجا و بلند پروازی ٭ سدرۂ بلبل آشیاں باشد ٭ (اردو) (الف) وہ شخص جو لاف مارے لاف زن ۔ شیخی باز (ب) (۱) لاف ۔ بقول آصفیہ مؤنث ڈینگ ۔ شیخی ۔ بڑائی ۔ تعلّی ۔ دوان ۔ لنترانی (آتش ۵) وہ وہاں ہوں نہ نکلا حرف غرور ٭ وہ زباں ہوں نہ جس سے لاف ہوا ٭ (۲) بلند فکری ۔ بلندی فکر ۔ فکر کی بلندی ۔ مؤنث ۔

بلند پروازی کردن مصدر اصطلاحی بقول ملحقات

برہان و بحر (۱) میل بطرف عظمت و رفعت نمودن مولّف عرض کند کہ (۲) لاف زدن وہر دو معنی مصدری اند ہر دو معنی (ب) متعلقۂ اصطلاح گذشتہ پیدا می شود۔ نمی دانیم کہ صاحبان تحقیق معنی دوم را چرا ترک کردند (اردو) (۱) بلند خیالی کرنا (۲) بلند پروازی کرنا۔ لاف مارنا

بلند پروازی می کند مقولہ۔ صاحبان خزینۃ الامثال وامثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محلّ استعمال ساکت مولّف عرض می کند کہ این مقولہ۔ صیغۂ واحد غائب حال است از مصدر (بلند پروازی کردن) کہ بہر دو معنیش گذشت فارسیان چون کسی را بینند کہ تعلّی می کند این مقولہ را گویند مقصود آن باشد کہ بمبالغہ کار می گیرد (اردو) خوب بلند پروازی کر رہے ہو" یہ دکن میں بطور کہاوت اس شخص کے حق میں کہتے ہیں جب اپنی تعریف میں مبالغہ سے کام لے۔ نیز کہتے ہیں کیوں شیخی بگھارتے ہو" کیوں ڈینگ مارتے ہو۔ کیوں دون کی ہانکتے ہو" آخر الذکر تینوں جملے محاورۂ اردو کے مطابق ہیں۔

(الف) **بلند پری** اصطلاح و مصدر اصطلاحی (ب) **بلند پریدن** صاحب مؤیّد نسبت الف بحوالۂ قنیہ گوید کہ تفاخر کردن و بزرگی نمودن و ادّعای مہتری بر سبیل مبالغت کردن و فرماید کہ این معنی مصدری است واگر یای برای خطاب باشد بمعنی بلند پرتی۔ صاحبان انند و ہفت نقلش برداشتہ اند۔ صاحب آصفی ذکر (ب) کردہ ہماں سند سنجر کاشی پیش می کند کہ بر (بلند پروازی) گذشت مولّف عرض کند کہ بیچارہ آصفی نمیداند کہ بلند پروازی از مصدر بلند پریدن مشتق نیست و حاصل بالمصدر بلند پروازی کردن است و شک نیست کہ (بلند پریدن) مصدر مرکّب است موافق قیاس و حاصل بالمصدرش (الف) باشد و (ب) مرادف بلند پروازی کردن است۔ ولیکن فارسیان استعمال این بسیار کم کنند (اردو) (الف) دیکھو بلند پروازی (ب) دیکھو بلند پروازی کردن۔

بلند تلاش اصطلاح۔ بقول بہار معروف۔

مؤلف عرض کند کہ باین بیان مجہول ذکر این نہ ترک تفوق نداشت۔ اسم فاعل ترکیبی است کنایہ از کسی کہ تلاش طبیعت او بلند و بلند فکر است اگرچہ سند استعمال پیش نکرد ولیکن عیبی نیست معاصرین عجم برزبان دارند (اردو) بلند فکر اس شاعر کو کہتے ہیں جو مضامین عالی فکر کرے۔

بلند جاہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بلند مرتبہ مؤلف عرض کند کہ شک نیست کہ این معنی موافق قیاس است ولیکن فارسیان برزبان ندارند و بلند مرتبہ و بلند رتبہ می گویند اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بلند مرتبہ۔ عالیرتبہ وہ شخص جس کا رتبہ بلند اور مرتبہ عالی ہو۔ بقاعدہ فارسی اسم فاعل ترکیبی۔

بلنج صاحب شمس گوید کہ بفتحتین لغت فارسی است بمعنی فربہ و کوتہ مؤلف عرض کند کہ ہمہ محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت و معاصرین عجم برزبان ندارند بہ تحقیق ما لغت عرب است۔ کذا فی المحیط (اردو) فربہ اور کوتاہ یعنی وہ شخص جو فربہ ہو اور کوتاہ قد۔

بلند حوصلہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرہنگ فرنگ بمعنی بلند ہمت مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم برزبان دارند۔ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی حوصلہ بلند دارندہ (اردو) بلند حوصلہ بقول آصفیہ عالی ہمت۔ دل چلا۔ بہادر۔ جری (دیکھو بالاہمت)

بلند خواستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی سعی بلندی کردن (وحشی یا نقی ؎)
بلند آن سر کہ او خواہد بلندش ٭ نژند آن دل کہ او خواہد نژندش ٭ (اردو) بلندی کی کوشش کرنا۔ بلندی چاہنا۔

بلند داشتن جا استعمال۔ صاحب آصفی ذکر (بلند داشتن) کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ از بلند او این مصدر را یافتہ ایم کہ بہ مقام بلند بودن باشد (نظام استرآبادی ؎) دریں مقام زپست و بلند

چرخ مریخ + کز آفتاب زحل جا بلند تر دارد + (اردو)
بلند مقام ہونا۔

بلند دیدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بیچارہ
اصطلاح (بلند و پست دیدہ) را پیدا کردہ خود است
کہ با مصدری متعلق کند و (بلند دیدن) را قائم کرد
و بذیل آن (بلند و پست دیدہ) را کہ بجایش می آید۔
دریں جا ہمین قدر کافی است کہ بلند دیدن بمعنی دور بینی
و دوربین شدن است وبس (اردو) دوربین ہونا
دوربینی کرنا۔

(الف) **بلندر** | بقول ناصر بحوالہ فرہنگ فرنگ
(ب) **بلندرین** | (الف) بالضم مخفف بلندتر و (ب)
مخفف بلندترین **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ دیگر
محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند ولیکن خلاف
قیاس نیست از زبان معاصرین عجم ہم شنیدہ ایم۔
(اردو) (الف) بہت بلند (ب) بہت زیادہ بلند۔

(الف) **بلند ساختن** | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ
بمعنی بلند کردن است و از سند پیش کردہ اش مسئلہ.....

(ب) **بلند ساختن کمان** | بمعنی قوت بخشیدن
آن را پیدا است (سلیم طہرانی ۵) سلیم پر حذر از
تیر فتنہ باش کہ باز + بلند ساخت زمانہ کمان شیطان
را + (اردو) (الف) بلند کرنا (ب) قوت بخشنا۔ طاقتور کرنا

بلند ستادن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ سندی کہ از کلام صائب پیش کرد
ہمان است کہ بر (بلند استادن آستان) گذشت
و بخیال ما مجرد بلند استادن بمعنی بلند واقع شدن
است۔ تسامح اوست کہ این را بسند مصدر
خاص مصدر عام قرار داد (اردو) بلند واقع
ہونا (دیکھو بلند استادن آستان)۔

بلند و پست | اصطلاح۔ بقول صاحب
مؤید بحوالہ قنیہ و بقول ہفت (۱) ای آسمان و زمین
(۲) غنی و فقیر **مؤلف** عرض کند کہ دیگر کسی از
محققین فارسی زبان ذکر این نکرد۔ حق آنست

که فارسیان خالق بالا و پست وخداوند بالا و پست حق تعالیٰ شانهٗ را گویند وشک نیست که از بالا بلند آسمان را مراد است واز پست زمین مقصود باشد بمعنی دوم از نظر ما نگذشت وکلمه است میان بلند وپست نتیجه بی غوری مؤلف مؤیّد قاتل - از برای معنی دوم مشتاق سندی باشیم (اردو) (۱) آسمان اور زمین (۲) غنی اور فقیر (آسمان مذکر - زمین مؤنث) -

بلند شد روز | **بلند شد سخن** | **بلند شد شب** | **بلند شد گلبانگ** اصطلاح - بقول انند درآمدن شدن روز وشب وجز آن مؤلف عرض کند که تعریف هر یکی در بیجا کردن بی محل است که در ملحقات (بلند شدن) هر یک مصدر اصطلاحی مذکور وجز این نیست که این هر چهار ماضی مطلق هر چهار مصدر است که می آید - کم غوری صاحب انند است که ذکر این بطور اسم جامد کرد (اردو) دیکھو بلند شدن روز و سخن و شب و گلبانگ -

بلند شدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت وسندی که آورده متعلق به (بلند شدن کوکبه) که بجایش می آید مؤلف عرض کند که این معنی حقیقی است برای چیزی وکسی بمعنی (۱) بلندی پذیرفتن وبرجای بلند رفتن ومجازاً بمعنی (۲) برخاستن هم (ظهوری ۵۱) بروں نیامده از حضیض پستی طبع * اگر باوج روی ورشوی بلند آنجا * (اردو) ترجمه (۱) بلند ہونا - بلند جگہ پر چڑھنا (۲) کھڑا رہنا - برخاستن کا

بلند شدن آتش استعمال - بهار گوید که مرتفع شدن آتش است مؤلف عرض کند که استعمالی است موافق قیاس - مرادف (آتش بلند گردیدن وگشتن) که در مدوده گذشت (اردو) دیکھو آتش بلند گشتن -

بلند شدن آه استعمال - بهار گوید که مرتفع شدن آه وصاحب انند نقل نگارش مؤلف عرض کند که برآمدن آه است وبس که چون آه می برآید - آوازش بلند می شود - سند استعمال پیش نه شد عجبی ندارد ومعاصرین

عجم بر زبان دارند (اردو) آہ نکلنا (امیرؔ)۔

بلند شدن اقبال مصدر اصطلاحی۔ بلندی طالع وبخت است کنایہ از خوش بختی (شفیع اثرؔ) چوں دولت زمانہ محال است بیزوال + گیرم چو آفتاب شد اقبال من بلند + (اردو) قسمت چمکنا۔ بقول آصفیہ نصیبا جاگنا۔ تقدیر کا یاور ہونا۔ طالع کا عروج ہونا۔ (امانتؔ) اس رشکِ قمر نے نہ دکھایا رخِ روشن + اے چرخ امانت کی نہ قسمت کبھی چمکی +

بلند شدن بوی مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار برخاستن بوی مؤلّف عرض کند کہ بوی در محاورۂ فرس برنمی خیزد بلکہ بلند وپیدا ومنتشر می شود (صائبؔ) زدل نگشت مرا دود وسینہ تاب بلند + نشد ز سوختگی بوی ایں کباب بلند + (اردو) بو پھوٹنا بقول آصفیہ بو پھیلنا

بلند شدن بہا مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار گراں شدن نرخ مؤلّف عرض کند کہ موافق قیاس وکنایہ ایست لطیف (میرزا رضی دانشؔ) دامن دریا بکف مگذار تا گوہر شوی + قطرہ را از گوہر ذاتی بہا گردد بلند + مخفی مباد

کہ ایں سند (بلند گردیدن بہا) است۔ محقق نامدار خیال موضوع ندارد عیبی ندارد کہ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) قیمت بڑھنا۔

بلند شدن تیغ (مصدر اصطلاحی) بقول بہار بمعنی مرتفع شدن وبکمال رسیدن آں مؤلّف عرض کند کہ موافق قیاس است وچوں سامان کشت وخون می شود تیغ بلند می شود وایں علامت جنگ است (میرزا معز فطرتؔ) ما سپر داریم ہر جا می شود تیغ بلند + محشر زخم شہیداں سینۂ افکار ماست + (اردو) تلوار بلند ہونا یعنی کشت وخون کا سامان ہونا۔

بلند شدن جوش مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار بکمال رسیدن جوش مؤلّف عرض کند کہ موافق قیاس است (صائبؔ) خشت خم خواہد شکستن شیشۂ افلاک را + گر بایں دستور گردد جوش ایں صہبا بلند + مخفی مباد کہ سند بالا برای (بلند گردیدن جوش) است کہ می آید۔ محقق نامدار خیال موضوع نو ندا شت (اردو) جوش بڑھنا۔ جوش زیادہ ہونا۔

بلند شدن چاشنی مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار بکمال رسیدنش **مؤلف** عرض کند کہ زیادہ شدن
ذوق مراد است (صائب ؎) از آفتاب چاشنی صبح
شد بلند * عمر دوبارہ یافت ز راہ گداز قند * (اردو)
ذوق بڑھنا۔ ذوق زیادہ ہونا۔

بلند شدن حرف مصدر اصطلاحی۔ برآمدن
از زبان و شہرت گرفتن سخن (صائب ؎) مدہ عنان
سخن را ز دست چون منصور * کہ چون بلند شود حرف دار
می گردد * (اردو) حرف زبان سے نکلنا۔ صدا
بلند ہونا۔ بات مشہور ہونا۔

بلند شدن دست مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار مرتفع شدن آن **مؤلف** عرض کند کہ این
بمعنی حقیقی است وکنایہ باشد از ارادہ چیزی معاصرین
عجم بزبان دارند۔ چنانکہ بلند شدن دست بارادہ
ضرب وقتل یا بلند شدن دست بہ سبیل ناز و ادا یا بلند
شدن دست برای سلام یا جواب سلام یا بلند شدن
دست برای دعا یا عطا و امثال آن (اردو) ہاتھ
اٹھنا۔ ہاتھ بلند ہونا۔ مارنے یا قتل کرنے یا بہ سبیل ناز و
ادا یا تعظیم و سلام یا دعا یا عطا کے واسطے ہاتھ اونچا ہو
صاحب آصفیہ نے اس کا ذکر کیا ہے (سالک ؎) ہاتھ
کیا چرخ ستمگار پہ اٹھے میرا * ضعف سے دست دعا بھی ہے
اٹھانا مشکل * (زکی ؎) اس ادا پر ہی لاشیں گرنے
لگیں * رہ گیا ہاتھ اوٹھ کے قاتل کا * (ظفر ؎) گئے
ہم سامنے سو بار پر صاحب سلامت کو * نہ محفل میں کبھی
اس رونق محفل کا ہاتھ اٹھا * (ظفر ؎) عطا منظور ہے
اسکو دعا دستور ہے اسکا * ادھر منعم کا ہاتھ اٹھا ادھر
سائل کا ہاتھ اٹھا *۔

بلند شدن دود استعمال۔ بقول بہار مرتفع شدن
آن **مؤلف** عرض کند کہ بلندی پذیرفتنش و سربسوی
آسمان کشیدنش کہ معمول آنست و مراد از برآمدن دود
کہ بلندی لازمہ آن (میرزا بیدل ؎) دود یاس
از خانۂ خورشید خواہد شد بلند * یا رب آن آئینہ رورا
محرم جوہر مکن (اردو) دھواں اٹھنا۔ بقول آصفیہ
اٹھ دود (دود از آتش برخاستن) کا ترجمہ دھواں نکلنا۔

دھواں صعود کرنا (دھواں بلند ہونا بھی کہہ سکتے ہیں)۔

بلند شدن روز مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار دراز شدن روز از قبیل بلند شدن شب کہ می آید **مؤلف** عرض کند کہ لفظ بلند بمعنی دراز بجایش گذشت موافق قیاس است۔ معاصرین عجم برزبان دارند (اردو) دن بڑا ہونا جیسا کہ موسم خاص میں ہوتا ہے۔

بلند شدن سخن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار دراز شدن سخن (خواجہ شیراز ؎) طوبی ز قامت تو نیارد کہ دم زند ✤ زین قصہ بگذرم کہ سخن می شود بلند ✤ **مؤلف** عرض کند کہ ہمین است تطویل کلام۔ موافق قیاس کہ لفظ بلند بمعنی دراز بجایش گذشت (صائب ؎) اگر چنین سخن ما بلند خواہد شد ✤ زبان جرأت منصور بند خواہد شد ✤ (اردو) بات بڑھنا بقول آصفیہ طول کلام ہونا۔

بلند شدن سیاہی چشم از سپیدی استعمال بقول صاحب اکسیر اعظم مرضی را گویند کہ در عربی نتوء القرنیہ نام دارد و فرماید کہ سببش در آمدن خلط ریحی است در زیر طبقہ یا ورمی کہ حادث می گردد دراں۔ علاج اوّل تنقیہ بمسہل بلغم و حب ایارج نمایند و بعدہ رفادہ خرقۂ کتاں آب عنب الثعلب و گلاب تر کردہ بر چشم نہادہ بر بندند (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ اسم مرکب است بمعنی حقیقی (اردو) نتوء القرنیہ ایک مرض کا عربی نام ہے جس کے عارض ہونے سے آنکھ کی سیاہی سپیدی سے بلند ہو جاتی ہے۔ مذکر۔

بلند شدن شب مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار دراز شدن شب باشد (صائب ؎) محو شد نور خرد تا شد مرا سودا بلند ✤ روزہا کوتاہ گردد چون شود شبہا بلند ✤ **مؤلف** عرض کند کہ لفظ بلند بمعنی دراز بجایش گذشت موافق قیاس است (اردو) رات دراز ہونا۔ رات لانبی ہونا۔ شب دراز ہونا۔ دکن میں رات بڑی ہونا بھی کہتے ہیں۔

بلند شدن غبار مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار بمعنی مرتفع شدنش (صائب ؎) خواہد شدن بلند چنین گر غبار خط ✤ آخر میان ما و تو دیوار می کشد ✤ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم ایں را (۲) کنایہ

از رسیدن لشکر می گیرند کہ چوں لشکر سواراں قریب آید
از دور غبار بلندی نشان می دہد (اردو) (۱) غبار
اٹھنا۔ بقول آصفیہ زمین سے گرد کا بلند ہونا۔ آندھی
اٹھنا۔ بگولہ کا بلند ہونا۔ بخارات غلیظہ کا صعود کرنا
(۲) لشکر آنا۔

بلند شدن فتنہ مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار
برپا شدن ہنگامہ (میرزا رضی دانش ؎) فتنۂ از
بزم میخواراں نشد امشب بلند + سرگذشت کاکلی را در میاں
می افگنم + مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است
(اردو) فتنہ اٹھنا۔ بقول آصفیہ۔ قیامت برپا ہونا۔
فساد کھڑا ہونا۔ ہنگامہ برپا ہونا (نصیر ؎) غیر سے
عطر نہ مجموعۂ خوبی ملوا + دیکھ وہ بات نکر جس میں کہ فتنے اٹھیں

بلند شدن کوکبہ استعمال بلندی اقبال است
و مرادف بلند شدن اقبال یعنی بلند شدن طالع و
اختر کہ علامت خوش اقبالی است (فغانی شیرازی
؎) ماتم نشست و کوکبہ سور شد بلند + صد نیمروہ از
حوالی ما نور شد بلند + (اردو) دیکھو بلند شدن اقبال

بلند شدن گرد مصدر اصطلاحی۔ بقول انند ترفع
شدن آں۔ سندی پیش نکرد عیبی ندارد کہ معاصرین
عجم بر زبان دارند مرادف بلند شدن غبار است بہر دو
معنیش (اردو) دیکھو (بلند شدن غبار)۔

بلند شدن گلبانگ مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار دراز شدن (صائب ؎) عندلیباں از خجالت
سر بزیر پا کشند + ہر کجا صائب شود گلبانگ کلک ما بلند +
مؤلف عرض کند کہ گلبانگ آوازے را گویند کہ شاطران
و معرکہ گیراں بلند کنند و آواز بانگ بلبل ہم (کذافی البرہان)
و بمعنی غیر مطلق آواز ہم آمدہ۔ پس معنی بیان کردۂ بہار
خوب نیست ایں بمعنی بلند شدن بانگ بلبل یا شاطران
معرکہ گیراں یا مطلق بلند شدن آواز باشد نہ مجرد دراز
شدن کہ محقق بانام و نشاں نوشت (اردو) بلبلوں کا نغمہ
بلند ہونا یا شطرنج میں جیتنے والے کی صدا بلند ہونا۔ یا فاتحوں کے
نعرے بلند ہونا۔ آواز بلند ہونا۔

بلند شدن گوشۂ ابرو مصدر اصطلاحی۔
بہار گوید کہ در مقام بیدماغی استعمال کنند (صائب ؎)

کدام گوشۂ ابرو بلند شد یارب * کہ ہمچو قبلہ نما قبلہ گاہ می
لرزد * مؤلف عرض کند کہ محقق با نام و نشاں در عالم
بیدماغی ارشاد کردہ است و ایں مصدر اصطلاحی کنایہ
باشد از اشارۂ ابرو و صاحب حکم کہ دائما در اشارہ و ایما گوشۂ
ابرو بلندی شود دیگر ہیچ (اردو) ابرو کا اشارہ ہونا حکم نافذ ہونا

بلند شدن موج استعمال۔ بقول بہار مرتفع شدن
و بکمال رسیدنش (میرزا بیدل ؎) موج با یک شکن از
خاک نگردید بلند * بحر عجزیم کہ در آبلہ طوفاں کردیم * مؤلف
عرض کند کہ ضرورت (بکمال رسیدن) ندارد و بمعنی حقیقی
است و بس۔ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق بہ (بلند گردیدن
موج) است محقق سہل انگار از موضوع خود خبر ندارد
و ہرچہ بقلم می آید می نگارد۔ معاصرین عجم برزبان دارند
(اردو) موج بلند ہونا۔

بلند شدن ناف مصدر اصطلاحی۔ بقول
اکسیر اعظم مرضی است کہ آنرا در عربی نتوی سُرّہ نامند
و آں گاہی بر سبیل فتق صفاق در جای ناف و خروج
ثرب یا رودہ افتد و گاہی بر سبیل استسقا از اجتماع رطوبت
در ناف بود چنانچہ در استسقای زقی و یا از نفخ ریح
اندراں موضع چنانچہ در استسقای طبلی و گاہی بسبب
انفتاح و انشقاق ورید یا شریاں و سیلان خون و
اجتماع آں زیر جلد محاذی ناف بود چنانچہ در ورم
انورسما و گاہی بسبب ورم صلب و گاہی از روئیدن
گوشت زائد تحت جلد پس آنچہ از فتق باشد علاج
فتق ثربی و صفاقی کہ مذکور شد علاجش کنند و آنچہ
از رطوبت یا ریح باشد علاج فتق مائی و ریحی نمایند
و ایضاً در مائی (رالخ) (اردو) ناف ٹلنا۔ ناف جا
ناف ڈگنا۔ دیکھو (افتادن ناف)۔

بلند شدن نام کسی مصدر اصطلاحی۔ نام آور
شدن و شہرۂ آفاق شدنش (صائب ؎) از بلندی
می شود نام سخن سنجاں بلند * صاحب آوازہ می گردد
سخن در کوہسار * (انوری ؎) شد بلند آوازہ ام از جاہ
تو جاہ من اندر روزگار * شد بلند از نام تو نام من
اندر شاعری * (اردو) نام آور ہونا۔ مشہور ہونا۔

بلند شدن نشہ مصدر اصطلاحی۔ بقول

بہار بمعنی مرتفع شدن و بکمال رسیدن آن **مؤلف** عرض کند کہ زیادہ شدن و روبترقی آوردن نشہ باشد (میرزا بیدل ؎) آخر ز گریہ نشۂ شوقم بلند شد اشک آنقدر چکید کہ جام شراب داد + (اردو) نشہ چڑھنا بقول آصفیہ مست و بیہوش ہونا متوالا ہونا۔ نشہ آنا (ناسخ ؎) چومتے ہی لب مسگوں کے جو لپٹا تجھ سے + رکھیو معذور مجھے نشہ چڑھا بوسے کا +

بلند شدن نفس مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار بمعنی دراز شدن آں (درویش والہ ہروی ؎) خصم ار بلند شد نفس ناصواب او + بی گفتگو خموشی باشد جواب او + **مؤلف** عرض کند کہ دراز شدن زبان و واقع شدن گفتگو بآواز بلند باشد۔ بہار تعریف خوشی نکرد (اردو) زبان دراز ہونا۔ آواز بلند سے گفتگو واقع ہونا یعنے چیخ چیخ کر۔

بلند شنیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار بمعنی کم شنیدن و فرماید کہ ایں ظاہرا ترجمہ ہندیست **مؤلف** عرض کند کہ نہ چناں باشد بل محاورہ عجم است و موافق قیاس (امیر خسرو ؎) در فغاں بر کشد آوا بلند + گوش فلک نشنود الا بلند + صاحب بحر گوید کہ کر شدن است (اردو) اونچا سننا۔ بقول امیر کم سننا۔ بہرا ہونا (معروف ؎) شب اوس کوچے میں یہ باعث تھا اپنے پکڑے جانے کا + کہ ہم سنتے تھے اونچا اور وہاں تھا پاسباں گونگا +

بلند صفیر اصطلاح۔ بقول بہار معروف **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (۱) بمعنی بلند آواز سند استعمال پیش نہ شد عیبی ندارد کہ معاصرین عجم ہم زبان دارند و (۲) قلب اضافت صفیر بلند ہم (اردو) (۱) بلند آواز کہنے والا (۲) آواز بلند۔ مؤنث۔

بلند قامت استعمال۔ (۱) بمعنی کسی کہ قامت او بلند و بالا اسم فاعل ترکیبی است و (۲) قلب اضافت قامت بلند۔ بہار ذکر ایں کردہ بر معروف قانع سبحان اللہ چہ خوش وضع تحقیق است (ظہوری ؎) دست نہادہ بر سر عشق بلند قامتی + فرش رہش مگر کنم فرق سپہر سای را + (اردو) (۱) بلند قامت اس شخص کو کہہ سکتے

ہیں جس کا قد بلند ہو (۲) اونچا قد۔ قامت بلند۔ مذکر۔

بلند قد استعمال۔ بقول انند بمعنی دراز قد سند استعمال پیش نکرد عیبی ندارد کہ معاصرین عجم برزبان دارند۔ مرادف بلند قامت است (اردو) دیکھو بلند قامت۔

بلند قدر استعمال (۱) اسم فاعل ترکیبی است یعنے کسی کہ مرتبہ او بلند است و (۲) قدر بلند کہ قلب اضافت باشد (ظہوری ؎) از مہرِ شاہ گشتہ ظہوری بلند قدر + در خواجگیت بندۂ درگاہ گشتہ است (اردو) (۱) بلند قدر اُس شخص کو کہہ سکتے ہیں جس کا مرتبہ بلند ہو۔ (۲) قدر بلند۔ وہ مرتبہ جو بلند ہو۔ مؤنث۔

بلند کام استعمال۔ بقول شمس معروف و بمعنی بلند مؤلف عرض کند کہ للہ العجب چہ خوش تحقیق است (۱) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ مقصد بلند دارد و (۲) قلب اضافت کام بلند (اردو) (۱) بلند کام اُس شخص کو کہہ سکتے ہیں جس کا مقصد بلند ہے اور (۲) مقصد بلند۔ ایسا مقصد جو عالی ہو۔ کام بلند۔ مذکر۔

بلند کردن پایہ مصدر اصطلاحی۔ کنایہ است از افزودن مرتبت (وحشی یافقی ؎) خیز و بناز جلوہ دہ قامت دلنواز را + چون قد خود بلند کن پایۂ قدر ناز را + (اردو) مرتبہ بڑھانا۔ قدر بڑھانا۔ بلند کرنا۔

بلند کردن پنجہ مصدر اصطلاحی۔ بہار بذکر این از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بلند کردن پنجۂ کسی کسی را غالب کردن است برکسی چنانکہ (پنجۂ قاتل برکسی بلند کردن) (میرزا بیدل ؎) عاجزی ہا کرد برما پنجۂ قاتل بلند + می شود دست کرم بانالۂ سائل بلند + (اردو) کسی کو کسی پر غالب کرنا۔

بلند کردن چیزی و کسی استعمال۔ مرتفع کردن آن استعمال این بترکیب اضافی در ملحقات می آید و این عام است و بترکیب اضافی خصوصیتی دارد اگر اضافت این بسوی کسی کنند کنایہ باشد از مرتبت افزودن و نواختن آنرا (اردو) بلند کرنا۔ کسی چیز کو یا کسی کا مرتبہ بڑھانا۔

بلند کردن صدا مصدر اصطلاحی صدا و شور کردن (ظہوری ؎) دوال کوس بنام تو ہیبت

کوب ظہوری ؎ صدا بلند کنم چرخ را بہ بام برایم ٭

(اردو) آواز بلند کرنا۔ بقول امیر۔ چلّا کے بولنا۔ صدا بلند کرنا بھی کہہ سکتے ہیں۔ شور و غل کرنا۔

بلند کردن طرف ابرو مصدر اصطلاحی۔ بہار ذکر این کردہ از معنے ساکت و زلّہ بردارش آصفی گوید کہ در مقام بیدماغی استعمال کنند **مؤلّف** عرض کند کہ بیچارہ آصفی نظر بر (بلند شدن گوشہ ابرو) کہ گذشت این معنی را از ٹیک چند بہار آموخت و خیال نکرد کہ موصوف بصفتے پیشو د کہ ذکرش ہم نجا کردہ ایم وای برین تحقیق حق آنست کہ بلند کردن طرف ابرو (۱) اشارۂ ابرو کردن برای کاری و حکمی بر سبیل ایما و (۲) حرکتی است کہ عوض مرحبا برای وارد بطریق ایما کنند (طالب آملی ؎) مریض عشق چو آید اجل ببالینش ٭ کند بلند بہ تعظیم طرف ابروئے ٭

(اردو) (۱) ابرو سے اشارہ کرنا۔ حکم دینا (۲) کسی آنے والے کو بطریق ایما اشارے سے مرحبا کہنا۔

بلند کردہ استعمال۔ بقول بہار و بحر و انند کنایہ از نواختہ و دست گرفتہ **مؤلّف** عرض کند کہ از مصدر بلند کردن ماضی مطلق بزیادت ہای مختفی در آخرش کہ افادۂ معنی مفعولی ہم کند (میر معزی ؎) گردون بلند کردۂ او را نکرد پست ٭ دولت عزیز کردۂ او را نکرد خوار ٭

(اردو) بلند کیا ہوا۔ سرفراز کیا ہوا۔ نوازا ہوا۔

بلند کوکب اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی بلند اختر۔ صاحب اقبال **مؤلّف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و (۲) قلب اضافت ہم یعنی کوکب بلند (اردو) (۱) بلند اقبال۔ بقاعدۂ فارسی وہ شخص جس کا اقبال اور طالع بلند ہو (۲) کوکب بلند یعنی بلند ستارہ۔ مذکّر۔

بلند گرای استعمال۔ بقول برہان بکسر کاف فارسی کنایہ از کسی کہ میل عظمت و بزرگی کنند۔ صاحبان بحر و ہفت و انند و رشیدی و مؤیّد ہم ذکر اس کردہ اند **مؤلّف** عرض کند کہ گرائیدن بمعنی قصد و میل کردن می آید و گرای امر حاضرش و این اسم فاعل ترکیبی است و بلند درینجا بمعنی بلندی مستعمل (اردو) بلندی کا ارادہ کرنیوالا

بلندی کی جانب میل کرنے والا یعنے جس کی توجہ بلندی کی جانب ہو۔

بلند گردیدن استعمال۔ مرادف بلند شدن کہ بجائیش گذشت واضافت این بسوی چیزہای شود کہ در ملحقات می آید واین مصدریست عام کہ بعد اضافت تخصیصے پیدا می کند باچیزے (اردو) بلند ہونا۔ دیکھو بلند شدن۔

بلند گردیدن بہا مصدر اصطلاحی۔ مرادف بلند شدن بہاست کہ بجائیش گذشت وسند این ہم ہمدرانجا مذکور۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنے ساکت (اردو) دیکھو بلند شدن بہا۔

بلند گردیدن جوش مصدر اصطلاحی۔ مرادف (بلند شدن جوش) کہ گذشت وسند اینہم ہمدرانجا مذکور (اردو) دیکھو (بلند شدن جوش)

بلند گردیدن سخن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنے ساکت مؤلف عرض کند کہ (۱) مرادف بلند شدن سخن است کہ گذشت و (۲) عزت یافتن سخن وعلوی مرتبۂ سخن (صائب ۵۵) سخن بلند چو گردد بوجی مقرون است ✤ اتا قہ سر مصحف کلام موزون است ✤ (اردو) (۱) دیکھو بلند شدن سخن (۲) بات کا مرتبہ بڑھنا۔ معتبر سمجھی جانا۔

(۲۵۴۷) **بلند گردیدن گفتار** مصدر اصطلاحی۔ مرادف بلند گردیدن سخن است کہ گذشت (صائب ۵) قامت اوست سر خط صائب ✤ چون نگردد بلند گفتارش ✤ (اردو) دیکھو بلند گردیدن سخن۔

(۲۵۴۸) **بلند گردیدن موج** استعمال۔ مرادف بلند شدن موج کہ گذشت۔ حقیقت این ہمدرانجا مذکور وسند این ہم ہمانجا (اردو) دیکھو بلند شدن موج۔

(۲۵۴۹) **بلند گردیدن نخل** استعمال۔ سر کشیدن نخل است وبلند شدنش بمعنی حقیقی (صائب ۵) گرد بقدر ریشہ دواندن بلند نخل ✤ در فکر زینہار نیفتاد بپای خویش ✤ (اردو) درخت بلند ہونا۔

(الف) **بلند گشتن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی بلند شدن وبلند گردیدن است واز

سند عہدی خراسانی کہ پیش کردہ است......

(ب) **بلند گشتن آب** پیدا است بمعنی حقیقتش (ھ) تاب لطافت گردن نگر کہ آبحیات + بلند گشتہ زفوّارہ گریبانش (اردو) الف بلند ہونا (ب) پانی کا بلند ہونا۔ اُڑھنا جیسے فوّارہ اُڑنا۔

بلند محل اصطلاح۔ بقول بہار معروف **مؤلف** عرض کند کہ (۱) قلب اضافت محل بلند است کہ خانہ بلند و رفیع مراد باشد و (۲) کنایہ از کسی کہ محل او بلند باشد یعنی بلند رتبہ (کمال اسمٰعیلؒ) زہی زخدمت تو آسماں بلند محل + زہی زسایۂ تو آفتاب روی شناس + (اردو) (۱) محل بلند۔ عالیشان محل ہندگر (۲) وہ شخص جو بلند مرتبہ ہو۔

(الف) **بلند مرتبہ** استعمال۔ بقول بہار معروف **مؤلف** عرض کند کہ (۱) مرتبۂ بلند۔ قلب اضافت است و (۲) کسی کہ مرتبہ او بلند است اسم فاعل ترکیبی سندی کہ پیش کردہ است از اں الصدر.......

(ب) **بلند مرتبہ گردیدن** پیدا است (مولانا ہلالی ؒ) بہرگوش ہلالی کہ عاقبت چو ہلال + بلند مرتبہ گردی فلک مقام شوی (اردو) (الف) (۱) مرتبۂ عالی مرتبۂ بلند (۲) وہ شخص جو بلند مرتبہ ہو (ب) بلند مرتبہ ہونا۔ مرتبۂ بلند کو پہنچنا۔

بلند مکان استعمال۔ بہار ذکرایں کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف بلند محل است بہر دو معنیش سند ایں بر بلند اختر گذشت (اردو) دیکھو بلند محل۔

(الف) **بلند نام** استعمال۔ بہار ذکرایں کردہ بر معروف قانع **مؤلف** عرض کند کہ (۱) قلب اضافت بمعنی نام بلند و (۲) اسم فاعل ترکیبی یعنے کسی کہ نام بلند دارد و صاحب شہرہ و نامور است (صائبؒ) بلند نام بلاف وگذاف نتواں شد + ببال کرگس نتواں بچرخ کرد صعود + مخفی مبادکہ ازیں سند.......

(ب) **بلند نام شدن** پیدا است بمعنی نامور و شہرۂ آفاق شدن (اردو) الف (۱) نام بلند۔ وہ نام جو بلند اور مشہور ہو مذکر (۲) وہ شخص جو شہرۂ آفاق اور نامور ہو (ب) شہرۂ آفاق اور نامور ہونا۔

بلند نظر | اصطلاح۔ بقول برہان (۱) کنایہ از عالی ہمّت
صاحبان بحر و مؤیّد و جامع و سراج ذکر این کردہ اند و
صاحب جہانگیری ہم در ملحقات آوردہ و بہار بر معروف
قانع۔ چنانکہ اکثر عادت اوست (صائب ؎) براں بلند
نظر لاف ہمّت است حلال + کہ ننگ دارد ازیں بحرہای
خار آمیز + **مؤلّف** عرض کند کہ (۲) بمعنی حقیقیش
یعنی نظر بلند قلب اضافت و (۳) اسم فاعل ترکیبی یعنی
کسی کہ نظر او دوربین است (**اردو**) (۱) عالی ہمّت
(۲) نگاہ بلند جو دور تک پہنچے مؤنث (۳) وہ شخص جو
دوربین ہے یعنے تیز نظری کی وجہ سے دور تک مشاہدہ
کرسکتا ہے۔

بلند نگاہ | اصطلاح۔ بقول بہار معروف **مؤلّف**
عرض کند کہ مرادف بلند نظر بہر سہ معانیش (فقرہ طغرا)
دیدۂ بلند نگاہ قابل دیدن الخ (**اردو**) دیکھو بلند
نظر کے تینوں معنے۔

بلند نوا | اصطلاح۔ بہار بر معروف قانع **مؤلّف**
عرض کند کہ بمعنی بلند آہنگ و بلند صدا است یعنی
(۱) کسی کہ آہنگ و صدای او بلند است اسم فاعل
ترکیبی و (۲) نوای بلند و آواز بلند و آہنگ بلند
(قلب اضافت) (**اردو**) وہ شخص جس کی آواز
بلند ہو (۲) آواز بلند۔ مؤنث یعنی جو آواز دور تک
پہنچے اور دور سے سنائی دے۔

بلند و پست | اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان
(۱) کنایہ از آسمان و زمین و (۲) مالدار و گدا۔ صاحب بحر
ہم ذکر این کردہ و صاحب مؤیّد این را (بلند آ و
پست) نوشتہ چنانکہ بجایش گذشت و ما ہم در آنجا
بحث این کردہ ایم۔ موافق قیاس است (**اردو**)
(۱) آسمان مذکر۔ زمین مؤنث (آسمان و زمین) (۲)
مالدار اور فقیر۔

بلند و پست دیدہ | اصطلاح۔ بقول بہار کنایہ
از مردم نیک و بد دیدہ و تجربہ کار۔ صاحبان بحر
و آنند ہمزبانش۔ خان آرزو در سراج گوید کہ یعنی گرم
و سرد جہان دیدہ **مؤلّف** عرض کند کہ نشیب و فراز
جہان دیدہ مراد از جہان دیدہ و تجربہ کار (**اردو**)

تجربہ کار شخص جو نشیب و فرازِ جہاں سے واقف ہو۔

(الف) **بلند ہمّت** اصطلاح۔ بہار ذکر ایں از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ (۱) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ ہمّت بلند دارد یعنی عالی ہمّت در سخاوت و شجاعت و (۲) قلب اضافت ہمّت بلند (انوری ۵) بلند ہمّت صدری کہ طبع و دستش را + قضا پیام دہ است و قدر پیامبر است + و از ہمین است.....

(ب) **بلند ہمّتی** بزیادت یای مصدری بمعنی عالی ہمّتی و سخاوت و شجاعت (ظہوری ۵) بلند ہمّتی خویش منعم دارد + یکی ستادہ مگر در نہ آسماں دارم +

(اردو) (الف) (۱) وہ شخص جسکی ہمّت بلند ہو اور سخی اور شجیع ہو (۲) ہمّت بلند۔ ہمّت عالی۔ مؤنث

(ب) بلند ہمّتی۔ عالی ہمّتی۔ سخاوت شجاعت۔ مؤنث۔ صاحب آصفیہ نے (بلند حوصلہ) پر فرمایا ہے۔ عالی ہمّت۔ دل چلا۔ جری۔ بہادر۔ فراخ حوصلہ فراخ دل سخی

بلندی بقول ضمیمۂ برہان (۱) نقیض پستی و (۲) کنایہ از بزرگی ہم۔ بہار گوید کہ (۳) درازی و فرماید کہ بالفظ دادن و یافتن مستعمل۔ صاحب انند نقل نگارش صاحب ہفت بر بزرگی قانع صاحب فدائی کہ از علمای معاصرین عجم بودمی فرماید کہ بتازی ترجمۂ ایں علو و رفعت و ارتفاع است **مؤلّف** عرض کند کہ بلند بجایش گذشت جز ایں نیست کہ یای مصدری در آخرش زیادہ کردہ اند شامل است بر ہمہ معانی مصدرش و استعمال ایں در ملحقات می آید (انوری ۵) ای دراں پایہ کز بلندی ہست + از ورای ولایت گفتارش +

(اردو) بلندی بقول آصفیہ (۱) اونچائی۔ اونچان۔ ارتفاع رفعت (۲) برتری (مؤلّف عرض کرتا ہے کہ بزرگی کے معنوں میں بھی اسکا استعمال ہو سکتا ہے) (۳) درازی۔ لمبائی۔

بلندی بخشیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ مرتبہ بلند کردن است (ملّا جامی ۵) بر ہمہ در شعر بلندیم بخش + مرتبہ شعر پسندیم بخش + (اردو) مرتبہ بلند کرنا۔ مرتبہ بڑھانا۔ رتبۂ عالی عطا کرنا۔

بلندی جستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنے ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ خواہش بلندی وعروج است (سعدی ے) بقدر ہنر جستہ باید محل + بلندی وپستی نجو چون زحل + (**اردو**) بلندی چاہنا۔ بلندی کی خواہش کرنا۔

(الف) **بلندی دادن** مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنے ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ مرادف (بلندی بخشیدن) است (علی خراسانی ے) گر نیاید آن کمان ابروی من مانند تیر + صد بلندی میدہم نالہ آہستہ را + مخفی مبادکہ از سندش ....

(ب) **بلندی دادن نالہ را** پیدا است کہ بمعنی بلند کردن نالہ باشد واین مصدر مرکّب خاص با تعمیم (الف) تعلّق دارد (**اردو**) (الف) دیکھو بلندی بخشیدن (ب) نالہ بلند کرنا۔

بلندی داشتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنے ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ رتبۂ عالی داشتن ورفعت حاصل کردن وبلند مرتبہ ورفیع بودن است (کاتبی نیشاپوری ے) نہ تنہا گردنش شد دور سر از تن + سرش دارد بلندی ہم زگردن + (**اردو**) بلند مرتبہ ہونا۔ بلند ہونا۔ بلندی حاصل کرنا۔

بلندیدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بلند شدن وبلند کردن **مؤلّف** عرض کند کہ اگرچہ محقّقین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند ولیکن موافق قیاس است۔ تعمیم خیال فارسیان متقاضی آنست کہ از ہر اسم جامد مصدری قائم کنند۔ چنانکہ (ابا بکریدن) گذشت وبرای این قسم مصادر غیر متعارفہ طالب سند استعمال می باشیم اگر محقق صاحب زبانی مثل سروری وناصری وجامع ذکر این می کرد ضرورت سند نبود واگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد کہ فارسیان از اسم جامد بلند بزیادت تحتانی معروف وعلامت مصدر (دن) بقاعدۂ زبان خود مصدری وضع کردند کہ اصلی است وفرق اصلی وجعلی با صول ما بر (اسم مصدر) گذشت (**اردو**) بلند ہونا۔ بلند کرنا۔

بلندی کردن پنجہ مصدر اصطلاحی۔ صاحب اننذ بحوالۂ بہار ذکر ایں کردہ از معنے ساکت و بہار ہم ازیں مصدر اصطلاحی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ سندش از مرزا بیدل ہمان است کہ بر (بلند کردن پنجہ) گذشت محقق ہند نژاد برتطابق سند ہم غور نمی کند و تعریف لغت ہم نمی فرماید۔ بازچہ می کند۔ حاطب اللیلی کار محققین نیست۔ در فارسی زبان معنی حقیقی ایں مصدر بفوق حاصل کردن و غالب آمدن پنجہ باشد وبس (اردو) پنجہ کا غالب آنا۔

(الف) **بلندی گرای** استعمال۔ بہار ذکر

(ب) **بلندی گرائیدن** الف کردہ گوید کہ آنکہ گرایش و میلان او بہ بلندی و رفعت باشد و نزلہ بردارش آصفی نقل نگارش و (ب) را قائم کردہ بسندش الف را نقل می کند **مؤلف** عرض می کند کہ الف اسم فاعل ترکیبی است از مشتقات (ب) و (ب) بمعنی بلندی خواستن کہ (گرائیدن) بمعنی میل و قصد کردن می آید (اردو) (الف) بلندی چاہنے والا یعنی رتبہ بلند کی خواہش کرنے والا (ب) بلندی چاہنا رتبۂ بلند کی خواہش کرنا۔

بلندی گرفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بلندی و عروج حاصل کردن و بلند شدن (نظامی ؎) دولت ترکاں کہ بلندی گرفت + مملکت از داد پسندی گرفت + (صائب ؎) پایۂ عزت بلندی گیر واز افتادگی + از قلم چوں حرفی افتد در کنارش جا دہند + (اردو) بلند ہونا۔ بلندی حاصل کرنا۔ ترقی ہونا۔

(الف) **بلندی گزیدن** مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قبول کردن بلندی و رفعت اختیار کردن و بلند شدن است (فردوسی ؎) بدو گفت دادم من ایں کام تو + بلندی گزیند مگر نام تو + مخفی مباد کہ از سندش مصدر خاص ......

(ب) **بلندی گزیدن نام** بمعنی بلند شدن

نام پیدا است کہ متعلّق است با تعمیم الف (اردو) (الف) بلند ہونا۔ بلندی قبول کرنا (ب) نام بلند ہونا نام آور ہونا۔

بلندیں | بقول برہان بفتح اوّل بروزن نمدزین (۱) چوب بالائین درِ خانہ باشد دفرہا یکہ بعضے (۲) چہار چوب درِ خانہ را ہم گفتہ اند و بایں معنی بکسر اوّل و بای فارسی ہم آمدہ۔ صاحب جہانگیری ایں را مرادف بلند گوید کہ گذشت (استاد ؎) درو افراشتہ درہای سیمیں + جواہر برنشاندہ بر بلندیں صاحبان رشیدی و جامع و سروری ہم ذکر ایں کردہ اند و سند ہمہ محققین ہمین یک شعر استاد است **مؤلف** عرض کند کہ انچہ بہ بای فارسی می آید مبدّل ایں باشد چنانکہ اسب و اسپ و یا و نون نسبت در آخر ایں بمعنی منسوب بہ بلند و معنی اوّل درست است کہ چوب بالائی را بلندیں گفتن موافق قیاس است و معنی دوم را خلاف قیاس دانیم کہ ہر چہار چوب بلندیں نباشد۔ البتہ دو چوب بازو و یک چوب بالائی را توانیم گفت حق ہمین است کہ محققین بالا بر معنی شعر غور نکردہ اند۔ و بخیال ما مخصوص است برای معنی اوّل کہ در محلات شاہی جواہر بر ہماں نصب می باشد (اردو) (۱) چوکھٹ کے اوپر کی لکڑی۔ مؤنث (۲) چوکھٹ۔ مؤنث۔ (دیکھو بلند کے تیسرے معنے)۔

بلندی یافتن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ رتبۂ عالی و رفعت یافتن و بلندی حاصل کردن است (صائب ؎) ستارہ کہ درین خاکداں بلندی یافت + کہ چوں شرر ز جہاں با صد اضطراب رفت + (اردو) بلند رتبہ پانا۔ بلندی اور رفعت حاصل کرنا۔

(الف) **بلنگ مشک** | اصطلاح۔ الف بقول
(ب) **بلنگ مشت** | ہفت بمعنی بلنگ مشت است و آں افرنجمشک باشد کہ بالنگوی خود در کتب گویند کہ در کنارہای آب رواں بسیاری روید

و ذکر (ب) هم کرده صاحب جامع و انند هم ذکر (ب) کرده اند مؤلف عرض کند که (الف) مخفف (ب) باشد و (ب) مبدل (بلنگ مشک) که اصل است و بجایش می آید و تحقیقش بذیل (افرنجمشک) بیان کرده ایم بای فارسی بدل شد به موحده چنانکه اسپ واسب و کاف آخر بدل شد به فوقانی چنانکه چاشک و چاشت دیگر هیچ (اردو) دیکھو افرنجمشک۔

بلنگ مشک اصطلاح۔ بقول مؤید در نسخهٔ قلمی۔ افرنجمشک و در نسخهٔ مطبوعه (بلک مشک) بحذف نون که گذشت مؤلف عرض کند که همان (بلنگ مشت) که مبدل (بلنگ مشک) است بیای فارسی و آن اصل است و این مبدلش چنانکه اسپ واسب و صراحت ماخذ این بر (افرنجمشک) مذکور۔ (اردو) دیکھو افرنجمشک۔

بلو بقول مؤید مطبوعهٔ مطبع نولکشور بذیل لغات فرس و بالفتح و بالکسر بمعنی آزمودن صاحب شمس هم ذکر این به همین معنی کرده گوید که لغت فارسی زبان است مؤلف عرض کند که تسامح هر دو محققین که لغت عرب را که بقول منتخب بمعنی آزمودن است فارسی قرار داده اند ازینجاست که همه محققین فارسی زبان این را نوشته اند و در دیگر نسخ قلمی مؤید هم بذیل لغات فارسی ذکر این نیست (اردو) آزمانا (غیر متعلق)

بلوان بقول شمس بحوالهٔ تنجری بضم با و فتح لام لغت فارسی است بمعنی سنگے معروف که او را بلور گویند مؤلف عرض کند که دیگری از محققین لغات فارسی زبان ذکر این نکرد تا آنکه سند استعمال اهل پیش نه شود۔ اسم جامد فارسی زبان نگوئیم ازینکه محقق بی تحقیق پایهٔ اعتبار ندارد و معاصرین عجم ازین ساکت (اردو) دیکھو بلور۔ مذکر۔

بلوایه بقول برهان با واو بر وزن همسایه پرستوک را گویند که بعربی خطاف نام دارد صاحبان جهانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و هفت هم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج گوید که مخفف

بالوایہ کہ بہمین معنی گذشت **مؤلف** عرض کند کہ درست می فرماید وما ہمدرانجا اشارۂ اصل این کردہ ایم کہ بالوانہ بمعنی است ومبدّل این پالوایہ بہ بای فارسی ہم می آید (ارد و) دیکھو بالوایہ وبالوانہ۔

بلوتک | بقول برہان بضمّ اوّل وفتح تای قرشت بر وزن خروسک ظرفیکہ بدان شراب خورند صاحب جہانگیری این رامرادف بلوک گوید کہ بہمین معنی می آید۔صاحبان رشیدی وجامع ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ در ترکی زبان بقول کنز بُلوت ابر سفید وپوز بند دہان شتر رانام است وبولوت بقول لغات ترکی بمعنی مطلق ابر فارسیان لغت اوّل رابزیادت کاف تصغیر مفرس کردند وبرای جام شراب نام نہادند کہ آب دارد وابر کوچکی گفتندش کہ آب می دہد مانند ابر دیگر ہیچ معاصرین عجم برزبان ندارند وفارسی قدیم می خوانند (ارد و) ظرف شراب یعنی وہ ظرف جس سے شراب پیتے ہیں۔ساغر۔جام۔مذکر۔

(الف) **بلوچ** | صاحب ناصری نسبت (الف) گوید کہ (ا) طائفہ درمیان کرمان وسیستان وولایت۔ایشان را

(ب) **بلوچ** | بلوچستان نام است در ملک کچ ومکران ومکس وقلات وبامپور وکنار بحر سند سکونت دارند وقطّاع الطریق اند صاحب جامع بر قوم صحرائی وکم عقل وشجاع قانع ودر مؤیّد مطبوعہ این معنی یافتہ می شود ولیکن در نسخ قلمی یافتہ نمی شود صاحب برہان نسبت (ب) می فرماید کہ بضمّ اوّل وثانی وسکون ثالث وجیم فارسی قومی کہ صحرائی است وصاحب سروری ہمزبانش وفرماید کہ ایشان را (کوچ بلوچ) ہم نام است (مجد ہمگر ۵) بابرگ وچارپای چنیں ہرکہ بیندم + گوید وزیر نیست لگور است یا بلوچ + **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم قول سروری را درست دانند کہ بلوچستان ہم بہای فارسی معروف است و انچہ بہای عربی گفتہ اند مبدّل آنست بمحاورۂ مقامی ہمچوں کاچ وکاج (ار د و) بلوچ فارسی میں بلوچستان کے جنگلی قوم کا نام ہے جو کم عقل مگر شجیع ہے جو چوری میں ممتاز ہے۔مؤنث۔

(۲) بلوج - بقول جامع بروزن خروج علامتی کہ بر طاق نصب کنند۔ صاحب مؤیّد ذکر این کردہ صاحب
برہان ذکر (ب) بہ ہمین معنی فرمودہ صاحب سروری بحوالہ نسخۂ میرزا ہمزبان برہان **مؤلّف** عرض کند
کہ این مجاز معنی پنجم است کہ نقش بیرون بر آمدہ از دیوار۔ سرطاقچہ ہمچون تاج خروس می باشد نظر بہ
شباہتش این را بدین اسم موسوم کردند و آنچہ بہ جیم فارسی است اصل است و مبدّل آن بلب و لہجہ
مقامی بہ جیم عربی چنانکہ کاچ و کاج۔ معاصرین عجم تصدیق این می کنند (اردو) وہ بلند گلکاری
کا نشان جو طاقچوں پر چونے اور گچ سے بنایا جاتا ہے (مذکّر) دکن کے معمار اسکو کلگی کہتے ہیں جو کلغی سے
بگڑا ہوا لفظ ہے (مؤنّث)۔

(۳) **بلوج** - بقول جامع بروزن خروج نام ولایتی از ایران صاحب مؤیّد ذکر این کردہ۔ صاحب برہان
ذکر (ب) بہ ہمین معنی فرمودہ۔ صاحب سروری بحوالہ مؤیّد الفضلا ہمزبان برہان **مؤلّف** عرض کند
کہ اجمال بیان محقّقین بالا از تعریف مزید باز داشت۔ اصل بہ جیم فارسی است چنانکہ قول معاصرین عجم
است و مبدلش بہ جیم عربی چنانکہ کاچ و کاج و این تبدیل چیزی نیست جز آنکہ لب و لہجہ مقامی است
(اردو) ایران کی ایک ولایت کا نام بلوج یا بلوچ ہے جسکی تعریف مزید افسوس ہے کہ معلوم نہ ہو سکی
معاصرین عجم یا کسی اور تاریخ سے اسکا پتا نہیں چلتا۔ غالباً بلوچستان سے مراد ہوگی۔

(۴) بلوج - بقول جامع بروزن خروج گوشتی شبیہ بتاج خروس در میان فرج زنان کہ بریدن آن
سنت است۔ در نسخۂ مطبوعہ مؤیّد یافتہ می شود و در دیگر نسخ قلمی ندارد۔ صاحب برہان (ب) ذکر این
کردہ و صاحب سروری بحوالہ نسخۂ میرزا ہمزبان برہان **مؤلّف** عرض کند کہ مجاز معنی پنجم یعنی تاج خروس
است کہ فارسیان نظر بر شباہت این با آن۔ این را بدین اسم موسوم کردند کہ بالای مبال واقع می باشد

و عربان ختان زنان عرب در عالم شباب بہ ہمیں مقام می کنند و قول شاں است کہ ایں عمل دافع بعض امراض اناث است چنانکہ ختان مردان ہم۔ گویند کہ ازیں عمل ختان شہوت مرداں ترقی پذیرد و برعکس آں زنان را کم می شود مگر قوت حس ہر دو بیفزاید کہ متعلق بہ ذوق است نہ شوق اطبای حال انگلیسی منافع طبی ایں را تسلیم کنند و بعض از رجال نصرانیاں ختان را عمل می آرند (اردو) فرج کے بیرونی مقدمہ پیشاب گاہ کے اوپر جو گوشت بلند ہوتا ہے جس میں عربوں نے ختنہ کی عادت رکھی ہے اسکو فارسیوالے بلوچ کہا ہے صاحب آصفیہ نے اسکو ثنا (مذکر) عربی میں بظر اور ترکی میں تلاق کہتے ہیں۔

(ن) بلوج۔ بروزن خروج بقول جامع و مؤید تاج خروس را گویند۔ صاحب برہان ذکر (ب) بہمین معنی فرمودہ صاحب سروری بحوالہ ادات الفضلا ہمزبان برہان مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است یکی از علمای معاصرین عجم گوید کہ فارسیان از لغت بلوج عربی کہ بمعنی درخشیدن است ایں را مفرس کردہ بدیں معنی استعمال کردند کہ تاج خروس ہم در آفتاب درخشندگی دارد و گویند کہ ایں اصل است و آنچہ بہ جیم فارسی آمدہ مبدل ایں چنانکہ چوچہ و جوجہ و ایں تبادل لب و لہجہ مقامی است دیگر ہیچ (اردو) تاج خروس۔ بقول آصفیہ (مذکر) مرغ کے سر کی کلغی وہ سرخ گوشت کا ٹکڑا جو مرغ کے سر پر ہوتا ہے۔

بلور | بقول بہار بوزن سنقور و زنبور و تنور نام سنگی سفید براق معروف و فارسیان بہ تخفیف استعمال نمایند و خام و تاب از صفات او و ست صاحب محیط می فرماید کہ آں سنگی است معدنی کہ در ہند و ہندوستان بسیار یافتہ میشود سفید شفاف و آنچہ در آں گداز ند مثال شیشہ بیشتر آں نکنند و گویند آبی است کہ سائل می شود و منجمد می گردد و نرم تر از آں و سخت تر از آں نیز ہست و بعضی بیاہ کشمیری سخت تر و افضل آں است کہ بسیار سفید و صاف جرم باشد و بہتر اقسام ایں سنگ آنست کہ از ہند آرند چند گویند و آں قلیل الاستعمال است در طب و مصلح آں قند کہنہ و چوں آنرا

مقابل آفتاب کنند و در قرب آں از جانب دیگر پنبۂ ندف زدہ نہند شعاع در پنبہ نفوذ کند و آں را بسوزد و اکتحال باریک سودہ آں برای رفع بیاض چشم و سبل و جرب عین نافع و از خواص آنست کہ تعلیق آں جہت رعشۂ اطفال و منع فزع در خواب کند و درد دندان را نافع **مؤلف** عرض کند کہ لغت عربست بہ تشدید فارسیاں کہ بتخفیف استعمالش کردہ اند مفرس باشد ایں را بزادی ہم خوانند کہ بجائش گذشت (اردو) بلور۔ دیکھو بزادی کے دوسرے معنے۔ اور اسی کو اردو میں آتشی آئینہ بھی کہتے ہیں۔ مذکر۔

بلوری جیوہ اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار آئینۂ بی قلعی را نامند صاحب بول چال ہم ذکر ایں کردہ و معاصرین عجم ہم بر زبان دارند **مؤلف** گوید کہ مرکّب توصیفی است و جیوہ بقول غیاث بمعنی سیماب (اردو) بے قلعی آئینہ وہ آئینہ جس کی پشت پر پارہ نہ چڑھایا گیا ہو (مذکر)۔

بلور ساختہ اصطلاح۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ بلور مصنوعی را نامند کہ صاف کردہ شدہ باشد۔ صاحب بول چال بہ صیغۂ قانع **مؤلف** عرض کند کہ مرکّب توصیفی است خلاف بلور اصلی یعنی آئینہ را کہ جلا دادہ صاف کردہ باشند۔ معاصرین عجم آنرا بفک اضافت بلور ساختہ گویند (اردو) مصنوعی بلور۔ صاف کیا ہوا آئینہ۔ مذکر۔

بلور معدنی استعمال۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بلوری کہ از کان برآوردہ باشد۔ صاحب بول چال گوید کہ بلور اصلی را نامند **مؤلف** عرض کند کہ مرکّب توصیفی۔ مقابل بلور ساختہ بمعنی حقیقی خود است (اردو) اصلی بلور جو ساختہ نہ ہو بلکہ معدن سے نکالا ہوا ہو۔ مذکر۔

بلورین استعمال۔ بقول بہار و انند ہر چیز منسوب بہ بلور چوں دست بلورین و کنایہ از دست صبیح **مؤلف** عرض کند کہ (۱) بمعنی اوّل حقیقی است و (۲) کنایہ لطیف چنانکہ نظر بر سپیدی رنگ دست ا

بلورین گفتند از قبیل ساعد سیمیں مخفی مباد کہ یاوِ نون نسبت است و طرز تعریف بہار خوش نمی نماید مقصود آنست کہ مجرد لفظ بلورین بمعنی حقیقی ہر چیز منسوب بہ بلور باشد۔ چنانکہ جام بلورین چون بمعنی مجاز گیریم کنایہ باشد بنظر سپیدی و جلای آں چیز کہ آنرا بلورین گفتند و مثال ایں است (بلورین دست) یار دست بلورین) استعمال ایں در ملحقات می آید (خواجہ شیراز ملہ) ہر سی لعل کزاں دست بلوریں ستدم + آب حسرت شدہ در چشم گہر بار بماند + (اردو) (۱) بلورین بلور کا (۲) بطریق کنایہ بھی بلورین کہہ سکتے ہیں۔ جیسے بلورین ساعد۔

بلورین اندام اصطلاح۔ بقول بہار و آنند از اسمای محبوب مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی کہ اندام بلورین در رنگ و صفا دارد و کنایہ از یار باشد حیف است کہ سند استعمال پیش نکرد و لیکن معاصرین عجم بدزبان دارند (اردو) بلورین اندام یار کو کہہ سکتے ہیں۔ مذکر

(۱) **بلورین پنجہ** اصطلاح۔ بقول بہار و

(۲) **بلورین تن** آنند از اسمای محبوب

(۳) **بلورین ساعد** مؤلف عرض کند کہ

(۴) **بلورین ساق** ہر پنج کنایہ باشد از یار

(۵) **بلورین سرین** نظر بر صفای رنگ سپید و آب و تاب پنجہ و تن و ساعد و ساق و سرین یار (ملا عبد اللہ ہاتفی ۵) ہمہ گلعذاران غنچہ دہن + بلورین سرینان سیمیں ذقن + اگرچہ سند دیگر اصطلاحات پیش نکرد و لیکن معاصرین عجم بر زبان دارند و شعرای سلف ہم استعمال ایں کردہ اند۔ ہمہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) (۱) بلورین پنجہ (۲) بلورین تن (۳) بلورین ساعد (۴) بلورین ساق (۵) بلورین سرین بر سبیل کنایہ ترکیب فارسی ہی یار کو کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

بلورین طبق اصطلاح۔ بقول بہار از اسمای اسپ است مؤلف عرض کند کہ اسپی را نام است کہ کفل بلورین دارد کہ آنرا باعتبار رنگ نقرہ گو ہم خوانند

یعنی سپید رنگ اسم فاعل ترکیبی است (نظامی ے) ہمہ گوہرین زرین زرّین ستام + بلورین طبق	بلکہ بیجادہ فام + معنی ہبا دکہ دریں جا (بلورین طبق) استعارہ باشد (اردو) سپید گھوڑا جسکو نقرہ کہتے ہیں۔ مذکر۔

بلوس بقول برہان بفتح اوّل بروزن عروس (۱) بمعنی فریب وخدعہ باشد و (۲) شخصے را نیز گویند کہ بچرب زبانی وفریبندگی مردم را از راہ بیرون بردو فرماید کہ باینمعنی بضم ہم آمدہ و (۳) بمعنی فروتنی تاہم صاحب جامع با برہان متّفق۔ صاحب سروری بر معنی دوم قانع (شمس فخری ے) بچاپلوسی خود را آن کس کہ کار ما دلی نکو نبود کار چاپلوس بلوس + صاحب رشیدی گوید کہ بالفتح آنکہ بالوس باشد یعنی بفروتنی وچرب زبانی با مردم بود و فرماید کہ حق آنست کہ در لوس ایراد کردہ شود۔ خان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی و شعر شمس فخری می فرماید کہ دریں بیت دو نسخہ است یکی آنکہ ولی نکو نبود کار چاپلوسی بلوس + و دوم چنانکہ گذشت۔ پس بر ہر دو تقدیر با جزو کلمہ است و بلوس بمعنی صاحب لوس غایتش در اوّل صفت چاپلوس باشد و در دوم جزو کار بود یعنی کار چاپلوس ہمیشہ فریبندہ باشد لیکن این قدر ہست کہ این قسم ترکیبات را در لغات مفردہ آوردن صحیح نبود زیرا چہ وجہ خصوصیت ہیچ نیست و فرماید کہ آنچہ صاحب برہان بلوس را بمعنی خدعہ و فریب نوشتہ ہم صحیح نبود (انتہی) **مؤلف** عرض کند کہ لوس بقول برہان بثانی مجہول بروزن طوس بمعنی چرب زبانی ومردم را بزبان فریفتن و بازی دادن و فروتنی (الخ) پس لوس کہ اسم مصدر (لوسیدن) است بر سبیل مجاز بمعنی مکر وفریب تاہم از این تحقیق متحقق شد کہ در لغت بلوس موحّدہ اوّل زائد است۔ برای معنی اوّل وکسی کہ مکر وفریب دارد و بچرب زبانی فریبد آنرا (بالوس) گفتن غلط نیست کہ مخفّف آں بلوس باشد البتہ برای معنی سوم ہم باید کہ موحّدہ اوّل زائد گیریم ونظر براعتبار جامع کہ محقق اہل زبانست این را بمعنی سوم اسم جامد

فارسی زبان دانیم. بی تحقیق خان آرزو ست کہ این معنی را غلط گفت ما صاحب جامع را معتبر تر از خان آرزو دانیم کہ محقّق زبان خود است. بنی دانیم کہ خان آرزو نسبت ترکیبات چہ می سراید حق آنست پی بحقیقت نبردہ زبان می کشاید (اردو) (۱) فریب مذکّر (۲) فریبی (۳) عاجزی۔ فروتنی۔ مؤنث۔

(۱) بلوغ **(۲) بلوغت** بقول بہار (۱) بحد مردی رسیدن کودک و فرماید کہ فارسیان بدین معنی (۲) را استعمال کنند (شیخ شیراز قطعہ) امردانگہ کہ خوب و شیرین است + تلخ گفتار و تند خوی بود + چون بریش آمد و بلوغت شد + مردم آمیز و مہر جوی بود + **مؤلّف** عرض کند کہ (۱) لغت عرب است و (۲) را مفرّس دانیم (اردو) (۱) بلوغ بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکّر۔ جوانی۔ مردی۔ شباب آپ ہی نے (۲) بلوغت کو بھی عربی کہا ہے اور انہیں معنوں میں اسم مؤنث فرمایا ہے۔

بلوک بقول برہان و جامع بضمّ اوّل بروزن سلوک (۱) ظرف شراب خوری را گویند و فرماید کہ بقول بعض ظرفی باشد کہ آنرا بصورت حیوانات ساختہ باشند و بدان شراب می خورند و (۲) پشکل شتر را نیز گویند و (۳) جائی باشد کہ مشتمل بود بر چندین قریہ و دہ و بترکی بمعنی جماعت صاحب جہانگیری گوید کہ مرادف (بلتوک) و بر معنی اوّل قانع (رودکی ے) میگسار اندر بلوک شاہوار + خوش بشادی در خزان و نوبہار + صاحب سروری بذکر معنی اوّل می فرماید کہ در بعضی نسخ بدو کاف ہم آمدہ یعنی (بکوک) و بلوک بضمّ با بمعنی سرگین ہم و سند بالا را مال عسجدی گوید۔ صاحب رشیدی متّفق با جہانگیری + خان آرزو در سراج گوید کہ تحقیق این در بکوک گذشت **مؤلّف** عرض کند کہ بمعنی اوّل بر (بکوک) اشارہ این کردہ ایم کہ این مبتدل آنست و نسبت معنی دوم این را اسم جامد دانیم و بمعنی سوم مفرّس باشد کہ صاحب کنز بر این لغت حوالۂ بولاک کردہ (بولاک را بمعنی حصّہ و قطعہ نوشتہ و ہمین لغت در ترکی بمعنی جماعت ہم آمدہ

پس فارسیان بلوک را بہ تصرّف در معنی استعمال کردند بمعنی سوم۔ معاصرین عجم این معنی را تسلیم نمی کنند و گویند کہ فارسیان لغت ترکی بلوک را بمعنی دیہہ و قصبہ بر سبیل تفریس استعمال کردہ اند و جمع این است بلوکات بقاعدۂ عربی بمعنی قصبات۔ دیگر ہیچ مؤلّف قول شان را نسبت محاورۂ زمانہ حال تسلیم می کند و بلوکات بمعنی قصبات می آید (اردو) (۱) دیکھو بلوک کے دوسرے معنے (۲) اونٹ کی مینگنیاں۔ مؤنّث (۳) چند دیہات کا مجموعہ جیسا تعلقہ۔ مذکّر۔

بلوکات بقول غیاث و رہنما بضمّتین و کاف عربی چند دہ کہ باہم تعلّق داشتہ باشد کہ بہندی پرگنہ گویند و بحوالۂ فرہنگی گوید کہ جمع بلوک است کہ بضمّ اوّل بمعنی قصبہ و دہ باشد و فرماید کہ این لغت ترکی است۔ صاحب انند نقل نگارش صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار می فرماید کہ بمعنی قصبات باشد و صاحب بول چال می طراز د کہ بمعنی ضلع و علاقہ و پرگنہ و محال مؤلّف عرض کند کہ ہیچ یکی از محقّقین پی بہ حقیقت نبردہ لغت بلوک بمعنی مجموعۂ دیہات چند گذشت کہ ما آنرا تعلّقہ گفتہ ایم از این کہ در ہند مجموعۂ دیہات را تعلّقہ و مجموعۂ تعلّقات را ضلع و مجموعۂ اضلاع را صوبہ نامند وہم برین قیاس بزمانۂ سلف مجموعۂ تعلّقات را پرگنہ نام بود و مجموعۂ پرگنہ ہا را محال و مجموعۂ محالات را سرکار می گفتند۔ پس بلوکات بقاعدۂ عربی جمع بلوک است تعریف غیاث و رہنما صحیح نباشد و تعریف بول چال من وجہ موافق قیاس و لیکن باعتبار صاحب روزنامہ کہ درین ہر پنج محقّقین بالا معتبر است۔ عرض می کنیم کہ بلوک را کہ گذشت غرض معنی سوم بمعنی دیہہ و قصبہ می گویند کہ مفردش ہمین بلوکات بمعنی قصبات است و از معاصرین عجم تصدیق معنی بیان کردۂ صاحب روزنامہ می شود و موافق قیاس ہم و اینہم لغت مفرّس باشد کہ فارسیان لغت ترکی را بتصرّف در معنی بقاعدۂ جمع عربی استعمال کردہ اند

(اردو) قصبات - قصبہ کی جمع - مذکّر - دیہات - دیہہ کی جمع - مذکّر -

بلون بقول برہان بضمّ اوّل بروزن سکون (۱) بمعنی بندہ باشد کہ در برابر آزاد است - صاحب رشیدی با او متفق (زناری ع) منعم و مفلس و آزاد و بلون ؛ صاحبان ناصری و جامع دانند و ہفت و موئید و سراج ہم ذکر این کردہ اند - صاحب بول چال گوید کہ (۲) مرادف بالون بمعنی غبارہ کہ در انگلیسی زبان بیلون گویندش **مؤلّف** عرض کند کہ بولون در ترکی زبان بقول صاحب لغات ترکی بمعنی اسیر و کنایہ از غلام است - فارسیان بحذف واو آنرا مفرّس کردہ اند ہمین قدر است حقیقت این لغت بمعنی - اوّل و معنی دوم مخفف بالون بحذف الف و اینہم مفرّس باشد کہ حقیقت بالون بجایش عرض کردہ ایم و جا دارد کہ این را با بالون متعلق نکنیم بلکہ مفرّس بیلون دانیم بحذف تحتانی و تصرّف در اعراب کہ بیلون لغت انگلیسی است بہ ہمین معنی (اردو) (۱) غلام - بقول آصفیہ - عبد بندہ - مذکّر - (۲) دیکھو بالون -

(الف) **بلوندک** (ب) **بلونک** (ج) **بلونہ** خان آرزو در سراج نسبت (الف) گوید کہ بروزن فرزندک مرادف (ب) و نسبت (ب) فرماید کہ بروزن عروسک بضمّ و فتح نون شمشیر چوبین و گوید کہ بقول بعض (ج) ہم ہمان باشد - صاحب برہان ہم ذکر (ب و ج) و بذیل (ب) ذکر الف کردہ - صاحبان سروری و جہانگیری و جامع ہم ذکر (ب و ج) کردہ اند ؛ صاحب ناصری بر ذکر (ج) قانع **مؤلّف** عرض کند کہ (بکونک) بجایش گذشت و ما صراحت ماخذ این ہمہ را انجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بکونک -

بلوی بقول شمس بمعنی زحمت و بلا - صراحت کند کہ لغت فارسی زبان است دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد **مؤلّف** عرض کند کہ صاحب اشند بحوالہ منتہی الارب ذکر (بلوی) بالف مقصورہ کردہ گوید کہ لغت عرب است بمعنی سختی و زحمت - پس عجبی نیست کہ فارسیان ہمین لغت را بتصرّف خفیف در لفظ مفرّس

کرده باشند ولیکن بدون سند استعمال مجرد قول شمس اعتبار را کافی نیست که معاصرین عجم بزبان ندارند (اردو) بلا۔ زحمت۔ مؤنّث۔

بلہ بقول هفت بفتح اوّل و لام و های مدوّرهٔ زده (۱) بضاعت قلیل را گویند و (۲) بقول غیاث بفتحتین و های مختفی بتصرّف لوطیان عجم مخفف لفظ بلی که بمعنی آریست **مؤلّف** عرض کند که مشتاق سند استعمال برای معنی اوّل می باشیم که معاصرین عجم بزبان ندارند و تکمیل بحث این معنی دوم بر (بله ستّار) می آید (اردو) (۱) تھوڑی بضاعت مؤنّث۔ تھوڑا سرمایہ مذکّر۔ (۲) دیکھو آرے۔

بُلهانه بقول بهار منسوب به بُله که جمع ابله است (علی خراسانی ؎) سنگها طفلاں بمن انداختند ✤ بسکه کردم بیقدرش بلهانه رقص (وله ؎) عقل حیرانست از بازیچهٔ دور فلک ✤ بر مدار زشت گیتی خندهٔ بلهانه کن ✤ **مؤلّف** عرض کند که از قبیل (ابلهانه و احمقانه که با واحد است) (اردو) ابلہوں کے مثل۔ احمقوں کا سا۔

بله ستّار اصطلاح۔ وارسته گوید که بمعنی (بلی ای خدا) باشد و این تصرّف لوطیانست در لفظ بلی (میر نجات ؎) گنه از بنده و بخشیدن عصیان با تست ✤ بله ستّار که ستّاری رندان با تست ✤ و فرماید که لوطیان و مقامران ولایت بیشتر خدارا بلفظ ستّار یاد کنند و قسم هم به ستّاری خورند۔ صاحبان بحر و بهار و انند هم زبانش **مؤلّف** عرض کند که اشارهٔ همین معنی بله بجایش گذشت و حق آنست که بلی بالعلت لغت عرب است که فارسیان به اظهار یای معروف کنند بمعنی آری و فرقهٔ خاص ایشان لعنة الله علیهم آن را مفرس کرده است به تبدیل تحتانی به های هوّز چنانکه رونده و رده و خوی و خوه و وای بر میر نجات۔ خدایش نجات بخشد (اردو) ہاں اے خدا۔ کیوں نہیں اے خدا۔

بُلہوس | بقول رشیدی بذیل بَل بمعنی بسیار ہوس دارندہ وہم او بقول بعض گوید کہ اصل این لغت عربی (بو الہوس) است صاحب جامع ہم ذکر این بذیل بُل کردہ **مؤلف** عرض کند کہ آنانکہ این را مخفف (بو الہوس عربی) دانند تسامح شان است۔ فارسیان ہوس را بالغت بَل مرکب کردہ (اسم فاعل ترکیبی) قرار دادہ اند دیگر ہیچ وبسیاری ازہمین قسم (مرکبات مرکبہ بالفظ بَل) ہمدرین باب گذشت (اردو) بو الہوس۔ بقول آصفیہ (عربی) صفت۔ لالچی۔ طامع۔ حریص۔ بہت ہوس رکھنے والا ہوسناک۔ خواہش نفسانی کا پابند۔

بَلی | بقول انند وغیاث لغت فارسی است بالفتح وکسر لام کہ برای تصدیق کلام آید واصل این لفظ عربی است بفتح لام کہ فارسیان بکسر لام استعمال این کنند **مؤلف** عرض کند کہ استعمال عربیان بالف ہجو موسیٰ وعیسیٰ است واستعمال فارسیان باظہار یای معروف ازینجاست کہ آنان لام را مفتوح خوانند و اینان مکسور۔ در عربی بودن این شکی نیست ودر فارسی مفرس است وبس واستعمال بعض بہ تبدیل تحتانی آخرہ بہای ہوز است چنانکہ گذشت وفرقی در معنی زبان عرب نکردہ اند (انوری ۵) بلی توقع من بندہ خود ہمین بود است ÷ چہ در قدیم وحدیث وچہ در قلیل وکثیر ÷ (ولہ ۵) باضطرار درین وسط اوفتادہ وبراست ÷ بلی اگرچہ یکی را درین نبود گناہ ÷ (ظہوری ۵) نمی افتد خطا تیرم ولی دشمن نمی ترسد ÷ بلی در شست بکشادن خطا از من نمی آید ÷ (اردو) کیوں نہیں۔ ہاں۔

بلیاد | بقول برہان بایای حطی بروزن بغداد جامہ سادہ را گویند کہ نقشی وطرحی دران نباشد وفرہنگ جای دیگر جامہ سیاہ نوشتہ اند وہیچکدام شاہد ندارد وصاحب سروری بر جامہ سادہ قانع۔ صاحب جامع متفق با برہان۔ خان آرزو در سراج برنقل قول برہان۔ قناعت کردہ وصاحبان ہفت دانند

نقل برہان برداشتہ مؤلّف عرض کند کہ نظر براعتبار سروری وجامع اسم جامد فارسی زبان دانیم کہ ہردو محقّقین صاحب زبان اند۔ قول شان سندی را ماند۔ میدانیم کہ صاحب برہان چہ قسم شاہدی طلبد (اردو) سادہ کپڑا۔ کالا کپڑا۔ مذکّر۔

بلیان | بقول برہان بفتح اوّل بروزن غلیان (۱) نام خضر پیغمبر است کہ برادرزادہ الیاس پیغمبر بود و (۲) نام قریہ ایست از ولایت کازراں وآنجا محل ومرقد اولیاءاللہ بسیار است۔ گویند خضر آں قریہ را بنا کردہ ومنسوب بنام نامی خود ساختہ۔ صاحب ناصری بمعنی دوم قانع وہیچ اشارہ آباد کنندۂ آں نکرد۔ صاحب جامع ذکر ہردو معنی کردہ صاحبان مؤیّد وہفت واند ہم ذکر ایں کردہ اند وصاحب انند صراحت می کند کہ لغت فارسی زبان است مؤلّف عرض کند کہ وجہ تسمیۂ معنی دوم قرین قیاس وہردو معنی را باعتبار صاحب جامع تسلیم کنیم کہ محقق زبان خود است (اردو) بلیان (۱) خضر علیہ السلام کا نام (۲) ایک موضع کا نام جو آپ ہی کا آباد کیا ہوا ہے اور ولایت کازراں میں واقع دونوں معنوں کے ساتھ۔ مذکّر۔

بلیت | صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ آں پارۂ کاغذ مطبوعہ را نام ہست کہ بنرخ ہائے معین از حکومت وقت بہم رسد کہ برنامہ ہا می چسپانند وہمین معاوضہ اہتمام ارسالش بہ مکتوب الیہ باشد کہ در ہندی ٹکٹ وچھٹی نام دارد۔ صاحب بول چال می فرماید کہ بلیت وبلیتی ہردو مستعمل وصاحب رہنا بمعنی رقعہ گوید مؤلّف عرض کند کہ دریں ہرسہ محقّقین صاحب روزنامۂ معتبر است کہ ترجمۂ آں در انگلیسی زبان ہم دارد یعنی ٹکٹ۔ مخفی مباد کہ عرباں در محاورۂ حال انتظام نامہ بری بریدرا گویند وبلیت چیزے راکہ در انگلیسی زبان پوسٹ بہ فوقانی ہندی وہندی ڈاک۔ بلاہندی

نام است و مؤلف (لغات جدیدۂ عربی) گوید کہ بنو امیّہ لغت برید را از فارسی زبان گرفتہ اند ما می گوئیم و بعض
معاصرین عجم ہم ہمیں (برید) را بفتح اوّل و کسر دوم بہ یای معروف استعمال می کنند برای انتظام نامہ بری
کہ از حکومت وقت می شود و شک نیست کہ تعلّق لغت برید با مصدر بُردن باشد کہ امر حاضرش بر را با یای
مصدری و دال مہملۂ زائدہ مرکّب کردہ بلفظی ساختند۔ برای کار و بار نامہ بری و خطوط رسانی و بلیّت
مبدّل آن مخصوص است بمعنی مذکورۂ بالا کہ رای مہملہ بدل شد بہ لام چنانکہ اروند و الوند و دال مہملہ
بدل شد بہ تای فوقانی چنانکہ زردشت و زرتشت۔ پس برید عام است و بلیت خاص (اردو) ٹپّہ کا ٹکٹ مذکر

بلیل (الف) بقول ضمیمۂ برہان بروزن ذلیل مخفّف بلیلہ و آن دوائے است قابض ۔
بلیلہ (ب) بقول برہان بفتح اوّل بروزن ہلیلہ (۱) دوائی کہ معرّب آن بلیج است صاحب

ناصری ہمزبانش۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل (ب) گوید کہ قوسی (۲) بمعنی بادنماک ہم آوردہ
و فرماید کہ ظاہراً بیای معروف لفظ عربی باشد چہ بَلّ بہ تشدید در عربی بمعنی نم است۔ صاحب محیط
نسبت (ب) گوید کہ اسم فارسی است و معرّب آن بلیلج و بہندی بہیڑہ و کرک پھل و بہیڑک و آن
ثمر درختی است ہندی و طعم آن تلخ شبیہ بہ طعم ہلیلہ و غیر از قسم ہلیلہ نیست و بقول شیخ سرد در اوّل
و خشک در دوم و گویند سرد در دوم و خشک در آخر دوم قریب بطعم و طبع آملہ و مغز آن حلو قریب از
طعم بُندق۔ و دران قوّت مطلقہ و قوّت قابضہ است و تقویت معدہ را نفع بخشد و منافع بسیار
دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ برای معنی دوم۔ (ب) ہمین قدر کافی است کہ لغت عرب است
بدین معنی (کذا فی محیط المحیط) (اردو) (الف) بھیڑا بقول آصفیہ۔ مذکر۔ ایک قسم کی بڑی ہڑ
ہلیلہ (ب) (۱) دیکھو الف و (۲) ہوسلے سرد مؤنث۔

بلی میوہ زمیوہ رنگ گیرد مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلّف عرض کند کہ فارسیان در تمثیل اثر صحبت این مثل را زنند دیگر ہیچ و حقیقت این ہمین کہ عادت است چون در یک مقام اقسام میوہ ہا باشد کہ از شاخ درخت جدا کردہ محفوظ کنند زود رنگ گیرد و لائق استعمال می شود برخلاف آن اگر یک قسم میوہ در جائی نہند دیر رنگ گیرد (اردو) (خربزہ کو دیکھکر خربزہ رنگ پکڑتا ہے) بقول آصفیہ۔ آدمی کو دیکھکر آدمی ڈہنگ اختیار کرتا ہے صحبت کا بہت اثر ہوتا ہے

بلمین بقول شمس (۱) نام پرندہ در فارسی زبان کہ او را چرغ ہم گویند و (۲) لقب پادشاہ ہند کہ او را غیاث الدّین گفتندی مؤلّف عرض کند کہ دیگر کسی از محقّقین لغات فرس ذکر این نکردند و بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ صاحب شمس محقق بی تحقیق است و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱) ایک پرند کا نام جسکو چرغ کہتے ہیں دیکھو چرغ (۲) غیاث الدّین بادشاہ ہند کا لقب۔ مذکر۔

بلیناس بقول برہان بفتح اوّل و ثانی بہ تحتانی رسیدہ و نون بالف کشیدہ و بسین بی نقطہ زدہ نام حکیمی کہ انیس و جلیس سکندر بود۔ صاحب سروری می فرماید کہ او را (بلنیاس جادو) ہم می گفتند صاحب جامع ہم ذکر این کردہ صاحب انند صراحت مزید کند کہ لغت فارسی زبان ست و صاحب مؤیّد ہم آنرا بذیل لغات فارسی جا دادہ مؤلّف عرض کند کہ وجہ تسمیۂ این متحقق نہ شد (اردو) بلیناس ایک حکیم کا نام ہے جو سکندر کا معاصر اور اس کا مصاحب تھا۔ مذکر۔

موحّدہ با میم

بم بقول سروری بفتح با (۱) نام قریۂ از قرای کرمان باشد (عماد فقیہ ؎) عدو را بروی از دل بار غم باد ؛ سنان او کلید فتح بم باد ؛ صاحب جہانگیری گوید کہ نام قلعہ ایست از توابع کرمان۔ صاحبان

رشیدی وملحقات برہان وجامع ہمزبان جہانگیری۔ خان آرزو در سراج گوید کہ شہریست از کرمان مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و بہ تشدید میم نام شہری از کرمان (کذا فی المنتخب) فارسیان بہ تخفیف میم استعمالش کردہ اند وانچہ نام قریۂ نوشتہ اند درست نباشد و باشد کہ ابتداءً ہماں شہر بصورت قریۂ باشد وانچہ بعض محققین قلعۂ گفتہ اند ہم درست است کہ قلعہ واقع شہر بم راہم بنام بم موسوم کردہ باشند بالجملہ ایں مفرس است نہ فارسی (ارد و) بم کرمان میں ایک شہر اور قلعہ کا نام ہے۔ مذکر۔

(۲) بم۔ بالفتح بقول سروری ضد زیر یعنی صدائے کہ از تار گندہ وغیرہ برآید (مولوی معنوی ؎) بی زیر و بی بم تو مائیم در غم تو ٭ در نای ایں نوازن کافغاں زبینوائی ٭ صاحب جہانگیری فرماید کہ تار گندہ راگویند کہ ضد زیر است۔ صاحب رشیدی ہمزبانش صاحبان ملحقات برہان وجامع ہم ذکر ایں کردہ اند خان آرزو در سراج گوید کہ خصوصیت تار ندارد در نقارہ ہم گویند وہم او در چراغ ہدایت می فرماید کہ مقابل زیر است بہار گوید کہ آواز بلند را نام است مقابل زیر مؤلف عرض کند کہ بقول منتخب بالفتح وتشدید میم لغت عرب است بمعنی تار سطبر از تار ہای ساز۔ فارسیان بہ تخفیف میم استعمال ایں برای دف وتار ہر دو کردہ اند کہ آوازش مثل زیر نازک وباریک نباشد بلکہ بلند بود بالجملہ ایں مفرس است وبس (ارد و) بم بقول آصفیہ نقارہ۔ دھونسا۔ دمامہ۔ راگ یا باجہ کی اونچی آواز بخلاف زیر۔ مؤنث

(۳) بم۔ بالفتح بقول سروری دست زدن بر دستار کسی (حیدر ذہنی ؎) آموختہ تا دست حرم بر سر قاضی ٭ عمامہ زبم کردہ ورم بر سر قاضی ٭ صاحب جہانگیری فرماید کہ دست زدن بہ سر و دستار صاحب رشیدی گوید کہ بدیں معنی در کلام قدما دیدہ نہ شد ومتاخرین استعمال کردہ اند۔ صاحبان جامع وملحقات برہان ہم ذکر ایں کردہ اند خان آرزو در سراج گوید کہ ضرب دستی را نام است کہ بر سر و دستار

کسی رسد وہم او در چراغ ہدایت فرماید کہ سرچنگ ہمان ست (شفائی ؎) کیست آن مور وصدبم کہ شود صدپارہ ✤ کلبہ از آہن اگر وضع کنی برسر آن ✤ بہار باتفاق سراج فرماید کہ بالفظ خوردن وزدن مستعمل مؤلّف عرض کند کہ حقیقت ایں بمعنی اوّل ودوم گذشت ایں مجاز آنست کہ ضرب دست را کہ برسر و دستار رسد و آوازی مثل بم برآید موسوم کردند بہ بم دیگر ہیچ (اردو) دھول جو کسی کے سر یا دستار پر ماری جاے (مؤنث) ۔

بماتم افگندن مصدر اصطلاحی ۔ مبتلای ماتم کردن است (انوری ؎) آوردہ بیم رزم تو مرّیخ را بمویہ ✤ افگندہ رشک بزم تو ناہید را بماتم (اردو) ماتم میں مبتلا کرنا ۔

بماتم کسی نشستن مصدر اصطلاحی ۔ مبتلای رنج والم بودن و بسوگواری نشستن در ولایت رسم است کہ روزی چند بسوگواری کسی بیرون خانہ بکار وبار نمی آیند (انوری ؎) کار تنم از دست و دلم رفت ز دست ✤ بیچارہ دلم بماتم جان بنشست ✤ (اردو) کسی کے غم میں بیٹھنا ۔ اہل ولایت کا دستور ہے کہ کسی عزیز کی موت کے غم میں ایک مدّت معیّن تک اپنا کاروبار بند کرکے گھر میں رہتے ہیں ۔

(الف) **بمان** (الف) بقول مؤیّد باش وبگذار و (ب) بگذارم وبگذار مارا و باشم صاحب انند (ب) **بمانم** ہم باش نسبت الف وصاحب ہفت متّفق اللفظ در ہر دو مؤلّف عرض کند کہ محقّق تا مور تعریف ایں ہر دو لغت برای ما وشما نکرد بلکہ برای فضلا تا فضلا بدانند کہ (ماندن) مصدریست و الف امر حاضرش و (ب) (۱) ہمان امر حاضر با میم مفعولی و (۲) مضارع متکلّم و موحّدہ در اوّل ہر دو زائد است ۔ صرفیان مکتب نشین این را ازبر دارند ولیکن فاضلان مرہون منّت مؤیّد الفضلا این را فراموش کردہ اند از بجاست کہ بیچارہ بوسیلۂ فرہنگ بزرگی از برای تعلیم شان بعض مشتقات

مصادر را کہ بخیالش دقیق است تعریف می کند و یاد می دہاند و آئین گویائش (انند وہفت) نظر بہ بزرگی مولف نقلش کردہ اند با ہر سہ پی بہ مصدر کش نبرده اند کہ در ردیف میم بمعنی باشیدن و گذاشتن می آید (اردو) (الف) رہ۔ چھوڑ (ب) (۱) میں چھوڑوں۔ چھوڑ مجھے (۲) رہوں۔

(الف) **بمانند** | بقول انند و بہار ہر دو کلمہ تشبیہ است (میرخسرو ؎) چرا نشد پدر رہفت و ما در چہار ÷

(ب) **بمانندہ** | چگونہ سہ فرزند شد یادگار ÷ چو ایں ہر سہ ہم زین پدر مادر اند ÷ چرا نہ بمانند یکدیگر اند ÷ (والہ ہروی ؎) بی ہیچ اختیار من ایں جانگزای رنج ÷ در گردنم فتادہ بمانندۂ رواء ÷ **مؤلف** عرض کند کہ موحّدہ در اوّل ہر دو زائد است و مانندہ مزید علیہ مانند بزیادت ہای ہوز در آخر کہ بمعنی مثل می آید و استعمال ایں بزیادت موحّدہ در اوّلش بکلام والہ ہروی کہ بالا مذکور شد۔ ضرورت نداشت کہ ایں ہر دو را بابای زائد دریں باب جا دہند۔ محقق ہند نژاد از موضوع خود خبر ندارد (اردو) (الف و ب) گویا۔ مشابہ۔ مانند۔ دیکھو اردو۔

بماوا شدن | (مصدر اصطلاحی) بقول بہار بمعنی پناہ گرفتن صاحبان بحر و انند و ہفت نقل نگارانش۔ معلوم می شود کہ بہار از مؤید نقل ایں برداشتہ و ہیچ یکی ازیں ہر سہ محققین سندی پیش نکرد و معاصرین عجم بر زبان ندارند و استعمال متاخرین یا متقدمین را بدون وجود سند تسلیم نہ کنیم۔ مخفی مباد کہ ماوا لغت عرب است بالف مقصور و بمعنی جای گشتن (ہکذا فی المنتخب) پس معنی لفظی ایں با معنی بیان کردۂ محققین بالا تعلق خوشی ندارد (اردو) پناہ لینا۔ دیکھو بزینہار آمدن۔

بماہی رواں شدہ | مقولہ۔ بقول مؤید کہ ببرج حوت رفتہ **مؤلف** عرض کند کہ حاشا کہ ایں مقولہ باشد۔ زنہار نباشد جز ایں کہ ماہی را استعارۃً برای برج حوت استعمال کردند کہ شکل او مثل ماہی ہست

وای بر محقّق برہم کنندۂ زبان (اردو) فارسیوں نے برج حوت کو ماہی کہا ہے۔

بہم خوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت واز طغرای مشہدی سند ذیل می آورد (سہ) چو قوّال موجش زدہ کف بہم + غم از نغمۂ زیر او خوردہ بم + مؤلّف عرض کند کہ وای بر وکہ (غم خوردن را) کہ ازین شعر پیدا می شود (بہم خوردن) کرد باید دانست کہ این شعر در خور آن نبود کہ در ملحقات بہم جا دہند و معنی (غم خوردن) بجایش می آید (اردو) دیکھو غم خوردن۔

بمذاق تلخ بودن استعمال۔ بقول بہار ناخوش آمدن بمذاق صاحبان بحر و انند نقل نگارش (محمد قلی سلیم سہ) سخن من بمذاق تو بود تلخ اگر + چون لبت ہر سخنی را بشکر غوطہ دہم + مؤلّف عرض کند کہ بمعنی حقیقی خود است و اصطلاحی نیست (اردو) ذائقہ میں کڑوا اور تلخ ہونا۔

بمردار استخوان روزہ مکشای مقولہ۔ بقول انند بحوالہ کشف اللغات یعنی حکایت از کافران مکن مؤلّف عرض کند کہ در کتب امثال این مقولہ را نیافتیم و محقّقین فارسی زبان ذکر این نکردہ و معاصرین عجم برزبان ندارند اگرچہ موافق قیاس است ولیکن بدون سند استعمال تسلیمش نہ کنیم (اردو) کافرون کا احوال بیان نہ کر۔

بمرو حقّہ اصطلاح۔ بقول مؤیّد مطبوعۂ مطبع نولکشور ای بزمین و آسمان و در دیگر نسخ قلمی این اصطلاح با لفاظ (بہرہ و حقّہ) بہمین معنی یافتہ می شود۔ بخیال ما ہر دو لغو است نمیدانیم کہ مؤلّف فاضل این اصطلاح را از کجا یافت معاصرین عجم نشنیدہ کنند و محقّقین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند۔ ہیچ است و ہیچ (اردو) ناقابل ترجمہ۔

بمرگش باید گرفت تا بہ تب راضی شود مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند

وا از معنی و محل استعمال ساکت۔ صاحب محبوب الامثال
عوض ایں (ہر گش بگیر تا بہ تپ راضی شود) نوشتہ و
ہمین است بر زبان معاصرین عجم ہم فارسیان
چوں کسی را منکر از تعمیل حکم می بینند استعمال این مثل
می کنند مقصود شان این است کہ او قدر حکم نداند
اگر حکم صعب تر از یں یا بد حکم اوّل را پسند کند و
بہ تعمیلش پر وازد (**اردو**) دکن میں کہتے ہیں "
موت سر پر آئے تو پھر بیماری سے نہ اکتائے" اس کا
استعمال اس موقع پر کیا جاتا ہے جب کہ کوئی شخص
کسی حکم کی تعمیل میں یا کسی صعوبت کے جھیلنے سے
پہلو تہی اور ناخوشی ظاہر کرتا ہے۔ اور اس فارسی
مثل کا بھی استعمال ہے۔

بمرور دہور استعمال۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامہ
ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ بمعنی پس از گذشتن
عمری **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است
ہر دو لغت زبان عرب بترکیب فارسی و دھور جمع
دہر و در ینجا کنایہ از مدت دراز است و بس چنانکہ
گویند "بمرور دھور این تجربہ حاصل کردیم" یعنی
پس از عمری و بعد از زمانی دراز (**اردو**) عمر
گزرنے پر۔ مدت مدید گزرنے پر۔

بمزاج گفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر
سخن موافق مزاج مخاطب گفتن (رباعی ظہوری)
ای تشنہ بخوں سیر شو از کینۂ من ÷ تا چند بگردن
افگنم تیغ و کفن ÷ ہجر تو چو حرف کشتن من گوید ÷
گو با بمزاج او اجل نیز سخن ÷ **مؤلف** عرض
کند کہ (بمزاج کسی گفتن) ہمزبان او شدن
است و مراد از متّفق شدن با قولش۔ اختلافی
خفیف در طرز بیان است دیگر ہیچ۔ موافق
قیاس و کنایہ باشد (**اردو**) (ہاں میں ہاں
ملانا) بقول آصفیہ۔ ہاں جی ہاں جی کرنا۔ بات
کا ساتھ دینا۔ آمنّا صدّقنا کہنا۔ ہمزبان ہونا۔
(ظفر) وہ جھٹ سے جو زمین آسمان ملا دینگے
تو پاس جتنے ہیں سب ہاں میں ہاں ملا دینگے +

بم زدن بر سر استعمال۔ صاحب آصفی

ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند که ضرب رساندن است برسر متعلّق به معنی سوم لفظ بَم (فوقی یزدی ؎) عارضت بم ہا زنار	بر سرِخ خورشید را ٭ سنبلت سر با زند بر کون مشک اذفری ٭ (اردو) دھول مارنا۔ بقول آصفیہ دھپّا لگانا۔ چانٹا رسید کرنا۔

بمسمار دوختن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ ہدایت می فرماید که چیزی بکمال احتیاط نگاہ داشتن است۔ صاحبان بحر وانند ہم زبانش (اشرف ؎) تا گرفته یا دا ز خصم لئیمت طرز بخل ٭ دوخته زر را بدست خویش از مسمار گل ٭ **مؤلّف** عرض کند که ہمین مصدر را بکلمہ آز عوض موحّدہ یعنی (از مسمار دوختن) بجایش گذشت وہمین سند اشرف ہم را نجا مذکور۔ خان آرزو ہماں لغت را بہ تبدیل آز با موحّدہ دریں جا قائم کردہ سند غیر متعلّق نقل کرد مقصودش غیر از تکمیل (چراغ ہدایت) نبود تا لغت پارینہ رنگ نوی اختیار کند و داخل موضوع چراغ ہدایت گردد وای بریں تحریف ناخوشنما وآرستہ بر ہمین مصدر اصطلاحی لفظ چیزی زائد کردہ آفرین بر وکہ بہ نقل ہمین شعر اشرف تصرّف در مصرع ثانی کرد یعنی کلمۂ آز را بہ با بدل کرد۔ رحمت بر نیّاش اوّل کہ از مسمار کار نگرفت برخلاف این کہ مسمار تصرّف را بکار برد (اردو) دیکھو از مسمار دوختن۔

بمصرف آمدن مصدر اصطلاحی۔ کنایہ از بصرف آمدن است معاصرین عجم برزبان دارند صاحب یوسف سراج ہم استعمال این کردہ (اردو) صرف میں آنا۔

بمکتب دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار نشاندن در مکتب۔ صاحبان بحر وانند ہم ذکر این کردہ اند **مؤلّف** عرض کند کہ (بمکتب یا بدبستان دادن) قائم کردن اولی است بمعنی فرستادن و نشاندن (پسر بمدرسہ (ابو طالب کلیم ؎) در دل نگہ مدار کلیم اشک شوق را ٭ این طفل را بکسی

بہ دبستان نمی دہد ÷ (شیخ شیراز ۵) پادشاہی پسر بمکتب داد ÷ لوح سیمینش درکنار نہاد ÷ (ظہوری ۵) بیتواں ابجدی بقول آموخت ÷ کہ دہر خویش را بمکتب ما ÷ (اردو) مدرسہ بھیجنا۔ مدرسہ میں داخل کرنا (کسی لڑکے کو مدرسہ میں داخل کرنا)۔

بمن دارد اصطلاح۔ صاحب انند گوید کہ بمعنی بامن دارد و فرماید در مبحث باکسی داشتن گذشت موٗلّف عرض کند کہ می پرسیم ازو کہ ضرورت بیان ایں چہ بود نمیدانی کہ (باکسی داشتن) مصدر مرکّبی است کہ گذشت وایں مضارع اوست و مَن داخل کسی است وای بر محقّقین کہ کار طفلان مکتب می کنند وحقیقت جویاں را درغلط می اندازند۔ ظاہراً مقولۂ معلوم می شود وحقیقۃً ہیچ کہ مشتق است از مصدر مذکور (اردو) دیکھو باکسی داشتن یہ اس کے مضارع سے متعلّق ہے۔

(۳۵۴۹) **بمنزل بردن** استعمال (۱) بمنزل رساندن و (۲) فائز المرام کردن وایں کنایہ باشد (ظہوری ۵) بمنزل کی تواند برد محمل از گرانباری ÷ بریزد در رہ از بارصد اگر از جرس بیروں ÷ (صائب ۵) عشق اوّل ناتواناں را بہ منزل می برد ÷ خاروخس را زودتر دریا بساحل می برد ÷ (اردو) (۱) منزل کو پہنچانا (۲) کامیاب کرنا۔

(۳۵۵۰) **بمنزل راہ بردن** مصدر اصطلاحی۔ سفر کردن وقصد منزل کردن (صائب ۵) آب شد تا دل آں شیریں شمائل راہ برد ÷ خواب در رہ کی کند ہرکس بمنزل راہ برد ÷ (اردو) سفر کرنا۔ قصد منزل کرنا۔ منزل پر پہنچنے کا ارادہ کرنا۔

(۳۵۵۱) **بمنزل رساندن** مصدر اصطلاحی (۱) بمعنی حقیقی و (۲) کامیاب وفائز المرام کردن (ظہوری ۵) بمنزل می رساند کاروان صبر وطاقت را ÷ چو در نشستم بدرتا زدنگاہی از کمین من ÷ (اردو) (۱) منزل پر پہنچانا (۲) کامیاب کرنا۔

(۳۵۵۲) **بمنزل رسیدن** مصدر اصطلاحی (۱) بمعنی

حقیقی و (۲) کامیاب و فائز المرام شدن (صائب ؎) آب ستادہ آینۂ زنگ بستہ است + بیچارہ رہروی کہ بمنزل رسیدہ است + (ظہوری ؎) تا بمنزل برسی بال و پری می باید + بدویدن نرسیدم بہ پرِ پیل رفتم + (ولہ ؎) اگر با خویش می بودیم ہمراہ + ظہوری کی بمنزل میرسیدیم + (اردو) (۱) منزل کو پہنچنا (۲) کامیاب ہونا۔

بمنزل کشیدن خویش را مصدر اصطلاحی۔ (۱) فائز منزل شدن بمعنی حقیقی و (۲) مجازاً فائز المرام شدن (ظہوری ؎) پای از دنبال محمل می کشم + خویش را آخر بمنزل می کشم + (اردو) (۱) منزل کو پہنچنا (۲) کامیاب ہونا۔

بمنزلہ استعمال بمعنی بدرجہ و بمرتبہ و مثل معاصرین عجم بزبان دارند و خان لنگراں ہم استعمال این کردہ چنانکہ "آستانش بمنزلۂ آسمان است" (اردو) درجہ میں۔ مرتبہ میں۔ مثل۔

بموکشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و آنند بدست آوردن بسہولت و بی محنت (درویش والہ ہروی ؎) ادای بردن دل سہل ممتنع چیزیست + کشیدہ حسن بموئی خرد پناہاں را صاحب بحر ذکر (بموکشیدن چیزی) کردہ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است و مرادف (بتار برگرفتن) کہ بجایش گذشت (اردو) بے محنت و مشقت حاصل کرنا۔ دیکھو (بتار برگرفتن)۔

(الف) **بموئی بند است** مقولہ۔ بقول وارستہ یعنی بامر سہلے موقوف است (بیغی ؎) تا بزلف تو رگ جان مرا پیوند است + زندگی من دل خستہ بموئی بند است + صاحب بحر ذکر این گوید کہ ....

(ب) **بموئی بند بودن چیزی** بامر سہل موقوف بودن آنست و برای این از ہماں سند بیغی استناد کردہ کہ بالا گذشت و فرماید کہ ....

(ج) **بموئی در بند است** ہم مرادف (الف) باشد بہار ذکر (الف) کردہ و صاحب آنند نقل نگارش وارستہ گوید کہ تخصیص مو نباشد (بہیچ بند است) و بہیچی و بحرفی و بنیمی بند است) ہم استعمال کردہ اند

مؤلّف عرض کند که (رسا بودن بچیزی) مصدری است که می آید بمعنی وابسته بودن و منحصر و موقوف بودن بران نمی دانیم که محققین بالا مقوله (الف و ب) و مصدر (ب) را مخصوص بموچرا کرده اند و حق آنست که پی بحقیقت نبرده اند (اردو) (الف) بال برابر توجہ پر موقوف ہے (ب) بال برابر توجہ پر موقوف ہونا۔

(ج) دیکھو (الف)۔

بموئی زنجیر کردن مصدر اصطلاحی۔ بآسانی مقیّد و مطیع کردن (صائب ؎) دل را بزلف پرچین تسخیر میتوان کرد ٭ این شیر را بموئی زنجیر میتوان کرد (اردو) آسانی کے ساتھ مقیّد اور مطیع کرنا۔

(الف) **به مُهر رسانیدن** مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر و انند مُہر کردن چیزی را و بقول ہر سہ ہم بر یقیاس است ......

(ب) **بمُهر رسیدن** یعنی مہر کرده شدن (محمد اشرف ؎) (الف ؎) ز داغ بندگی مرتضی علی اشرف ٭ بمُهر شاه رسانیده محضر خود را ٭ (ظهوری ب ؎) گواه گرمی خون داغهای پیکر ما ٭ بمهر لالہ عذاران رسیده محضر ما ٭ مؤلّف عرض کند که (الف و ب) هر دو به ضمّ بهم باشد مخفی مباد که محققین بالا در تعریف الف سکندری خورده اند که الف بمعنی حاصل کردن مهر باشد نه مهر کردن (اردو) الف مُہر کرنا مہر حاصل کرنا (ب) مُہر ہونا۔

(الف) **بمهر گرفتن** مصدر اصطلاحی بقول بہار و بحر و انند مہر کردن چیزی را (ملّا مفید بلخی ؎) باید ترا بمهر خموشی دهن گرفت ٭ نتوان چو طوطی از دهن کس سخن گرفت ٭ مؤلّف عرض کند که همانا این مصدر عام است ولیکن از سند ملّا مفید بلخی ......

(ب) **بمهر گرفتن دهن** بند کردن زبان بیدست که کنایه باشد (اردو) (الف) مہر کرنا (ب) منہ پر مہر کرنا یعنی زبان بند کرنا۔ خاموش رہنا۔

(الف) **بمهمان آمدن** مصادر اصطلاحی

(ب) **بمهمان بردن** بہار و انندش نقل نگار

(۳۵۱۶) (۳۵۱۷) (۳۵۱۸) (۳۵۱۹)

(۳۴۵۰) (ج) **بمهمان خواندن** ذکر (به مهمان) کرده
می گویند که مهمان بمعنی ضیف و ضیافت هردو آمده
پس بای به مهمان بمعنی اول زائد باشد و بمعنی دوم
ظرفیه **مؤلف** عرض کند که ما ذکر (بمهمان) نمی
کنیم و موحّده را زائد نمی خوانیم بلکه در هرسه مصادر
(الف و ب و ج) موحّده بمعنی برای و در باشد
و در هرسه مصادر مهمان بمعنی مهمانی - پس الف
بمعنی آمدن بضیافت و (ب) بمعنی بردن بضیافت
و (ج) بمعنی خواندن بضیافت (امیر خسرو الف ے) روزی اگر آں ماه به مهمان من آید ÷ دوران
فلک در ته فرمان من آید ÷ (کمال خجند الف ے)
امشب آں مه بوثاق که فرومی آید ÷ گر بمهمان من
آید چه نکو می آید ÷ (حکیم زلالی ب ے) خرامانش
بقصر خویشتن برد ÷ بهشتی را به مهمان چمن برد ÷
(کمال اسمعیل ج ے) پی نثار طبقهای دیده پرزر
کرد ÷ چو خواند خیل چمن را به میهمان نرگس ÷ مخفی
مباد که میهمان مزید علیه مهمان است بزیادت تحتانی

بمهمان بیم و ها (اردو) (الف) دعوت میں آنا (ب)
دعوت میں لیجانا (ج) دعوت میں بلانا -

(۳۴۵۱) **بمهمانی نشاندن** مصدر اصطلاحی - بر دستر خوان
ضیافت نشاندن و جا دادن بر سفره (ظهوری ے)
بنشانده صبا به میهمانی ÷ بر چهرهٔ من غبارها را ÷ (اردو)
دعوت میں بلانا - دستر خوان پر بٹھلانا -

(۳۴۵۲) **بمیان افتادن حرف** مصدر اصطلاحی -
آمدن در مذاکره و در گفتگو آمدن (صائب ے) حرف
دهان او بمیان افتاده است ÷ غافل که آن نهال
چه مقدار نازکست ÷ (اردو) کہا جانا - مذکور ہونا -

(۳۴۵۳) **بمیان رفتن کسی** مصدر اصطلاحی - درمیان
چیزی آمدن کسی (صائب ے) چوں تیر که در وصل
کمانست کشادش ÷ باشد بمیان رفتن من بهر کرانش ÷
(اردو) درمیان میں آنا - بیچ میں آنا -

بمیخانه ده مقوله - بقول مؤیّد بحوالهٔ قنیه (۱)
ای بمیخانه در باز و (۲) در میخانه ده - صاحب هفت
بر معنی اوّل قانع **مؤلف** عرض کند که لغو است -

ستقولہ نیست جز بمعنی دوم کہ حقیقی است و (دادن بنجاۂ) اصطلاحی نباشد کہ این را امر حاضرش گوئیم پس معنی اوّل	چیزی نباشد صاحب مؤید الفضلا شاید برای تائید فضلا نوشتہ است (اردو) (۱) ناقابل ترجمہ (۲) شراکانہ مین دے ۔

مُوحّدہ بانون

بن | بقول برہان بفتح اوّل وسکون ثانی (۱) خرمن وباغ وزراعت را گویند محافظ خرمن و باغبان ونگاہبان زراعت را بنوان ہم گویند۔ صاحبان سروری وجہانگیری وناصری وجامع ہم ذکر این کردہ اند صاحب رشیدی گوید کہ بدین معنی بنو وبنوہ نیز آمدہ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ می فرماید کہ در ہندی نیز باغ را بن گویند و در عرف حال جنگل را **مؤلف** عرض کند کہ لغت سنسکرت است بالفتح بمعنی بیابان و مجازاً جای بسیاری درخت فارسیان بر سبیل تفریس بن را بمعنی باغ وزراعت استعمال کردند و بمعنی خرمن مجاز آن و حقیقت بنوان بجایش عرض کنیم آنانکہ این را اسم جامد فارسی زبان خیال کردہ اند پی بحقیقت نبردہ اند (اردو) خرمن ۔ مذکر ۔ باغ ۔ مذکر ۔ زراعت ۔ مؤنث ۔

(۲) بَن بقول برہان بالفتح میوہ ایست ریزہ و مغزی ہم دارد و مردم آن را بخورند و بن ہم خوانند و بترکی چتلاقوچ و بعربی حبۃ الخضرا صاحبان سروری وجہانگیری ورشیدی وناصری وجامع ذکر این کردہ اند صاحب محیط بر (حبۃ الخضرا) گوید کہ این را بفارسی بن نام است و آن دانہ سبز است و میفرماید کہ بفارسی این را ون دانہ ہم خوانند وبہندی تمالس گرم در اوّل وخشک در دوم وبقول شیخ در ثمر آن قبض است و در جوہر آن رطوبت فضلیہ وہوائیہ بسیار و آن قوی الجلا وتفتیح وانضاج وتلیین وجذب است ومنافع بسیار دارد **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است ۔

(اردو) سنسکرت مین بقول ساطع تمال ایک درخت کا نام ہے صاحب محیط نے ہندی مین تمالس کا جو ذکر

فرمایا ہے غالباً یہہ اسی کے پھل کا دانہ ہے جسکو عربی مین حبّۃ الخضرا اور فارسی مین بن کہتے ہین۔ بکر

(۳) بُن بالضم بقول غیاث بحوالۂ لطائف قہوہ را نام است خان آرزو در سراج ذکر این کردہ گوید کہ ظاہراً مستحدث است مؤلّف عرض کند کہ این لغت ہندی است و ما صراحت این بر بالنقش کردہ ایم و آنچہ در انجا ذکر حبّۃ الخضرا رفتہ است درست معلوم نمی شود زیرا کہ از تحقیق معنی دوم این می کشاید کہ حبّۃ الخضرا چیز دیگر است صاحب محیط المحیط ہم بن را بدین معنی لغت عرب گفتہ (اردو) دیکھو بالنقش جس پر ہم نے اسکی اردو تعریف کی ہے۔

(۴) بن بقول برہان بضم اوّل بنیاد و پایان و انتہای ہر چیز۔ صاحبان سروری و رشیدی و ناصری و جامع و مؤیّد ہم ذکر این کردہ اند و خان آرزو در سراج ہم این را آوردہ و وارستہ می فرماید کہ اصل ہر چیز است بہار گوید کہ بنہ مزید علیہ این و بون شیخ آن مؤلّف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و بس و دیگر معانی کہ می آید مجاز این (اردو) ہر چیز کی انتہا اور آخر۔

(۵) بن بقول برہان بمعنی بیخ درخت۔ صاحبان سروری و رشیدی و ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند صاحب مؤیّد بذکر این گوید کہ بمعنی درخت نیز و صاحب فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود می نویسد کہ بیخ و ریشہ و پایہ درخت و چیزہای دیگر ہم کہ ترجمۂ آن در عربی اصل است (طالب آملی سہ) خار بن را با گل و شمشاد قدّت جلوہ نیست ٭ ننگ می آید بسوی گل ہم آغوشی مرا کہ مؤلّف عرض کند کہ مجاز معنی چہارم است و آنچہ درخت را ہم گویند مجاز مجاز (اردو) جڑ۔ بقول آصفیہ۔ بیخ۔ اصل۔ بُن۔ مؤنث۔ درخت۔ جھاڑ۔ مذکر۔

(۶) بُن بالضم بقول برہان سوراخ مقعد کہ بعربی فقحہ خوانند صاحب رشیدی ہم ذکر این کردہ

و خان آرزو در سراج این را مجاز گوید و بحوالۂ قوسی فرماید کہ قدما بہمین معنی بوَن بزیادت واو نیز گفتہ اند و گوید کہ در ہندی مردم پنجاب نیز بہمین معنی مستعمل است و غائیتش بعض در آخر آن دال ہندی نیز زیادہ می کنند و این نیز از توافق زبان است **مؤلف** عرض کند کہ سبحان اللہ مؤلف ہند نژاد چہ خوش تعلّقی این را با لغت ہندی پیدا کردہ است اصل ہمین قدر است کہ این مجاز معنی چہارم یا پنجم باشد و بس ۔

(اردو) مقعد۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ جائے نشستگاہ۔ پیندی۔ پیندا۔ مبرز۔ گانڑ۔ ڈُبر۔ کون۔

(۷) بُن۔ بقول برہان بالضم اَبکامہ کہ نان خورشی است معروف خان آرزو در سراج بہ نقل قول برہان ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان باشد (اردو) کانجی (جس کا ذکر ہم نے اَبکامہ پر کیا ہے) بقول آصفیہ۔ مؤنث۔ ایک قسم کا کھٹا پانی جس میں رائی۔ زیرہ۔ نمک وغیرہ اچار کی طرح ڈالکر اسمیں پکوڑیاں اور بڑے چھوڑ دیتے ہیں فارسی میں اَبکامہ عربی میں مُرّی کہتے ہیں ۔

(۸) بُن بالضم بقول برہان تنۂ درخت۔ صاحب مؤید ذکر این کردہ۔ خان آرزو در سراج بذکر این گوید کہ چنانکہ خاربن و گلبن و سروبن و فرماید کہ ظاہراً از معنی بیخ ماخوذ است **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی پنجم باشد کہ بیخ درخت را درخت و تنۂ درخت ہم گفتند دیگر ہیچ (اردو) تنہ۔ مذکر۔ دیکھو بیز کی تیسرے معنے

(۹) بن بالضم بقول برہان خوشۂ خرما۔ خان در سراج ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی پنجم است و بس (اردو) کھجور کا خوشہ۔ مذکر۔

(۱۰) بن بقول بہار بالضم بمعنی رخت و اسباب خانہ بر سبیل مجاز زیرا کہ اثاث البیت گویا اصل و بیخ جمعیت خانہ است **مؤلف** عرض کند کہ مجرد قول بہار را بدون سند استعمال تسلیم نمی توانیم کرد کہ دیگر محققین و معاصرین عجم از این معنی سکوت ورزیدہ اند (اردو) اثاث البیت بقول آصفیہ عربی۔ مذکر۔ گھر کا اسباب۔ اٹالا۔

(۱۱) بن بقول بہار بالضم طرف و جانب خواہ جہت فوق باشد چنانکہ (کوچۂ بُن بست) و (بن بستہ بمعنی کوچۂ سر بستہ و خواہ جہت تحت چنانچہ سعدی گوید (ف) سخن را سر است اے خردمند و بُن * میاور سخن در میان سخن * مؤلف عرض کند کہ حاشا کہ چنین باشد (کوچۂ بن بست) متعلق بمعنی چارم است کہ انتہایش بستہ می باشد و راہ نفاذ ندارد و کلام سعدی ہم متعلق بمعنی مذکور است و ہیچ تعلق ندارد بامعنی طرف و جانب
(اردو) طرف (دیکھو بآز کے سترہ ویں معنی)

بنا بقول بہار (۱) بالکسر عمارت و فرماید کہ برپا از صفات اوست و بامصادر فرس مستعمل صاحب انند نقل نگارش و صاحب مؤید ذکر این بذیل لغات فارسی کردہ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ (۲) بالفتح و بہ تشدید نون بناکنندۂ عمارت کہ معمار است و (۳) نقشہ کش عمارت صاحب رہنما بمعنی دوم قانع و صاحب بول چال ہم مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است کہ صاحب منتخب بذیل (بِنا) ذکر معنی دوم ہم کردہ و ای بر مؤید کہ تحقیقش نکرد تا فضلا می کند فارسیان این را بترکیب خود استعمال کردہ اند کہ در ملحقات می آید و معنی سوم مجاز معنی دوم است (اردو) (۱) عِمارت - بقول آصفیہ - عربی - مؤنث - دیکھو اساس - (۲) معمار - عربی - مذکر - دیکھو بانیکار - (۳) عمارت کا نقشہ کش - مذکر -

بنا افراشتن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی عمارت قائم کردن است (فخر نیشاپوری ف) گر آب دہی نہال خود کاشتۂ * ور پست کنی بنا خود افراشتۂ *
(اردو) عمارت بنانا -

بنا افگندن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ طرح چیزی افگندن باشد (ثنائی مشہدی ف) ازین بنا کہ شہنشاہ کامران افگند * زمین کلاہ بشارت بر آسمان افگند *
(اردو) کسی چیز کی بنیاد قائم کرنا -

بنا انداختن | مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ (۱)
بمعنی رنگ خانہ ریختن (آصفی ع) زتو میخواہم اندازم بنای
عشرت آبادی ٭ کہ روزی خاک وحشت این کہن ویرانہ خواہم
شد ٭ صاحب بحر صراحت کردہ کہ طرح عمارت افگندن و شروع
در بنای خانہ کردن است صاحب آصفی ذکر این کردہ از
معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ معنی حقیقی این مصدر (۱)
بنیاد چیزی قائم کردن و طرح چیزی انداختن است و از سند آصفی
ہم بنای عشرت آباد انداختن پیدا است نہ بنیاد خانہ قائم
کردن اگر بنا را بمعنی خانہ گیریم چنانکہ گذشت معنی این مصدر
(۲) انہدام خانہ یعنی منہدم کردن خانہ باشد حیف است کہ
ہر دو محققین نازک خیال غور نکردند (اردو) (۱) بنا
عمارت قائم کرنا (۲) دیکھو بنا افگندن (۳) عمارت ڈھانا۔

بناب | بقول بہار بالضم بمعنی قعر آب (ظہوری ع) در خمار
شراب میخواہم ٭ در سرابم بن آب میخواہم ٭ **مؤلف** عرض کند کہ
موافق قیاس و فک اضافت بنِ آب است (اردو)
پانی کی گہرائی۔ مؤنث۔

بنا باب رساندن | مصدر اصطلاحی۔ بقول خان آرزو در
چراغ ہدایت (۱) کنایہ از تخریب و ویران نمودن است مرادف
(بنیاد بہ آب رسانیدن) و (۲) بمعنی بسیار کشیدن بنا و عمارت
نمودن بنا نیز صاحبان انند و غیاث نقل نگارش **مؤلف**
عرض کند کہ ذکر این ہر دو معنی بر (بآب رساندن بنا) گذشت
و سندش ہم ہمدرانجا مذکور (اردو) دیکھو (بآب رساندن بنا)

بنا بر | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی زیرا کہ
و (۲) از برای **مؤلف** عرض کند کہ صاحب فرہنگ فرنگ
و نقل نگارش ہر دو بر معنی غور نکردہ اند معنی اول غلط
است و این متعلق بہ (بنا بران و بنا برین) باشد کہ می آید و این
بمعنی دوم است و بس چنانکہ ''بنا بر او این کار کردم''
یعنی برای او و این دائما مضاف باشد بسوی کسی و چیزی
و بدون آن استعمال نیابد (اردو) واسطے۔ لئے۔

بنا بر آب نہادن | مصدر اصطلاحی صاحب آصفی بمعنی
بنا نہادن ذکر این کردہ بدون سند استعمال میفرماید کہ کنایہ
از بی ثباتی و ناپائدار کردن و ہیچ و نابود انگاشتن است
مؤلف عرض کند کہ (بر آب نہادن) کہ بجایش گذشت
مصدر عام است ولیکن چون بنا را متعلق بان کنند

خاموش شود برای بنا و ناپائداریش (اردو) دیکھو (برآب نہادن)

بنا برآمدن مصدر اصطلاحی بقول بہار قائم شدن بناست (صائب ؎) اگرچہ از دل سنگین دلبران سازند بنای تو بہ برین بوم بر نمی آید۔ صاحبان بحر و انند ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ (برآمدن بنا) بجایش نشاید (اردو) دیکھو برآمدن بنا۔

بنا بران استعمال۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بدیل بنا برگوید کہ این بمعنی از ان جہت و از برای آن است مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) اُس وجہ سے۔

بنا برانداختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ برکندن بنا و از پایہ برانداختن عمارت (بدر چاچی ؎) در اطراف جہان عمارت جود تست ۛ بنای نامرادی را برانداخت ۛ (اردو) مکان ڈہانا۔

بنا برخاستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی بلند شدن بنا باشد (ثنای مشہدی ؎) شہد معنی لب مسیح و شیم ۛ کہ بنای سخن از ان برخاست ۛ (اردو) عمارت بلند ہونا۔

بنا برداشتن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ بلند کردن بنا باشد (متعدی مصدر گذشتہ) (خان خالص ؎) گر دبا تو کجا آہ کجا ای صحرا ۛ این بنا را دل ویران شدہ بہتر برداشت ۛ صاحبان بحر عجم و آصفی ہم ذکر این کردہ اند (اردو) بنا بلند کرنا۔ عمارت قائم کرنا۔

بنا بر روی آب انداختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی سند این بر (بنا انداختن) آوردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ قائم کردن بنای عمارت بہ جائی کہ عمارت را قائم ندارد و کالعدم شود (نصیر بدخشانی ؎) کشتی دل را بدریای نہر آ انداختیم ۛ خانۂ غم را بنا بر روی آب انداختیم ۛ (اردو) پانی پر عمارت بنانا۔ کہہ سکتے ہیں یعنی ایسی جگہہ پر عمارت بنانا جسپر قائم نہ رہ سکے۔ صاحب صفیہ

نے (پانی پر بنیاد ہونا) بمعنی غیر مستقل اور بے قیام ہونا
لکھا ہے۔

بنا بر یخ نہادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ گوید کہ کنایہ از بی ثبات و ناپائدار کردن
و ہیچ و ناکارہ انگاشتن است **مؤلف** عرض کند کہ مرادف
(بنا بر روی آب نہادن) است و بس حیف است کہ
سند استعمال پیش نکرد ولیکن خلاف قیاس نیست (اردو)
دیکھو بنا بر روی آب نہادن۔

بنا برین استعمال۔ بقول اننذ بحوالۂ فرہنگ فرنگ
از قبیل (بنا بران) بمعنی از برای این **مؤلف** عرض کند
کہ موافق قیاس است (اردو) اسلئے۔ اسوجہ سے

بنا بستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قائم کردن
عمارت باشد (نظامی ۵) سرای شرع را چون چار
حد بست * بنا بر چار دیوار ابد بست * (اردو) عمارت
قائم کرنا۔ بنانا۔

بنا بگردن رفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قیاس
ہمین قدر می خواہد کہ معنی این بر باد شدن عمارت باشد
ولیکن محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند و محقق
ہند نژاد سند استعمال پیش نکرد بدون سند تسلیم نکنیم
کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) عمارت برباد ہونا

بنا بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ
از معنی ساکت و سندی کہ پیش کردہ است برای
(بنا باشیدن) است کہ بمعنی حقیقی است کہ (۱) قائم
بودن بنای چیزی (ملا جامی ۵) باشد بنای دولت
بر ہمت گدایان * اینست برکتابہ ایوان بادشاہا را
و صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار
و صاحب بول چال بحوالۂ زبان معاصرین عجم گوید کہ
(۲) بمعنی تیار شدن و مستعد بودن و قرار یافتن است
مؤلف عرض کند کہ قیاس اجازت معنی مستعد بودن
نمی دہد و تسامح محقق در تعریف می نماید بدون مثال سند
سند استعمال تسلیم نکنیم (اردو) (۱) بنا قائم ہونا (۲)
تیار ہونا۔ مستعد ہونا۔ قرار پانا۔

بنابہ بقول برہان بفتح اوّل وبای ابجد وثانی بالف کشیدہ بمعنی (۱) نوبت باشد چنانکہ گویند بنابہ ماست یعنی نوبت ماست صاحبان جامع وہفت وناصری ذکراین کردہ اند صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) بمعنی قسمت آب است وصاحب انندنقل نگارش مولّف عرض کند کہ این مرکّب است از بن بمعنی درخت وآب بمعنی خودش وہای نسبت پس معنی لفظی این منسوب بہ آب درخت فارسیان نوبت آبرسانی درختان راگویند چنانکہ ؎ درماہی دہ بنابہ قرار دادہ ایم ؎ یعنی یکبار درہرسہ روز آبرسانی می کنیم پس معنی اوّل از معنی دوم بر سبیل مجاز است (اردو) (۱) نوبت بقول آصفیہ۔عربی۔مؤنث۔باری یسما۔وقت معیّن کسی چیز کا وقت (۲) درختوں کو پانی دینے کی نوبت۔باری۔مؤنث۔

بنا پذیرفتن مصدر اصطلاحی۔صاحب آصفی ذکراین کردہ از معنی ساکت مولّف عرض کند کہ بنا یعنی عمارت قبول کردن باشد (شفای اصفہانی ؎)

این دل کہ می طپید نہ پذیرد بنای صبر ؎ بی طاقتی بنا تو درین گوشہ خانہ ساز ؎ (اردو) بنا قبول کرنا۔ عمارت قائم ہونے دینا۔

بنات العین اصطلاح۔بقول مؤید (ذیل لغات فرس) کنایہ از اشک باشد مولّف عرض کند کہ اگرچہ دیگر محققین فارسی زبان ازین اصطلاح سکوت ورزیدہ اند وہمعاصرین عجم ہم بزبان ندارند ولیکن کنایۂ لطیف است کہ فارسیان بزبان خود ہم طفل اشک گفتہ اند واین مرکّب ہردو لغت عربی بترکیب عربی است (اردو) دیکھو اشک۔

بنات اللیل اصطلاح۔بقول اکسیر اعظم بثرہای کوچک ہمرنگ بدن باشد کہ باخارش ودرشتی جلد وکرب شدید درسرما ووقت شب پدید آید وخاصۂ این مرض است کہ خارش درین اشتداد نماید ودر ابتدا از خاریدن لذّت یابند لیکن بعد خاریدن درد شدید وسوزش درجای خارش بہم رسد وچون این مرض اکثر درشب عارض می شود لہٰذا بدین اسم نامیدہ اند

پس باید کہ تنقیۂ بدن از مواد می کہ آن مادۂ بخارات باشد
بفصد و مسہل نمایند اگر حاجت آن بود بعد از ان تدبیر
تفتیح مسام بہ استحمام و مروحات و دلوکات کہ در علاج
حکّہ و شرا و غیر آن مسطور شد باید کرد (الخ) مؤلف عرض
کند کہ اگرچہ این مرکب عربی زبان بہر دو لغت زبان عرب
است ولیکن از انکہ این را در فارسی زبان اسمی دیگر یافتہ
نمی شود داخل موضوع ما باشد (اردو) بنات اللیل ایک
مرض کا نام ہے جس مین پوست سخت اور خارش ہوتی ہے۔ مذکر

(الف) **بنات النعش** اصطلاحات (۱ اف) قول
(ب) **بنات النعش صغری** غیاث کنایہ از سہ ستارہ
(ج) **بنات النعش کبری** اند قریب پایۂ شرقی و شمالی
(د) **بنات النعش گردون** نعش و نعش چہار ستارہ
دارد بصورت چہار پائی و بنات و نعش مجموع ہفت
ستارہ اند قریب قطب شمالی و آن ہر ہمہ بر گرد قطب
می گردند۔ صاحب ضمیمۂ برہان بنسبت (ب) می فرماید کہ
ہفت اورنگ کہین را نام است و نسبت (ج) گوید
کہ ہفت اورنگ مہین باشد و نسبت (د) گوید کہ سہ ستارۂ
صفت زدہ را گویند از جملۂ ہفت و فرماید کہ (بنات گردون
و (بنات گردون) ہر دو مخفف آنست صاحب مؤید
بذیل لغات عرب ذکر (الف) کردہ و ذکر (ب و ج)
بذیل لغات فارسی و صاحب ہفت بر ذکر (د) قانع
مؤلف عرض کند کہ الف مرکب زبان عرب است و
ذکرش درین کتاب ازین لازم شد کہ اسم دیگرش
در فارسی زبان نیست و ب و ج و د مرکب بہ
قاعدۂ فارسی است مخفی مباد کہ فارسیان بحذف
الف و لام ترکیب خود ہم استعمال ہر چہار اصطلاح
بالا می کنند (انوری الف ۵) بنات نعش ہمین گشت
گرد قطب چنان ۔ کہ گرد حقّہ پیروزہ گوہرین زیور ۔
(اردو) (الف) بنات النعش اون تین ستارون کا
نام ہے جو قریب پایۂ شرقی و شمالی نعش واقع ہین اور
نعش چار ستارہ ہاے مخصوص کو کہتے ہین جو چارپائی کی
شکل مین قریب قطب شمالی ہین ۔ مذکر (ب) بنات النعش
صغری سات چھوٹے ستارون کا نام ۔ مذکر اور (ج)
بنات النعش کبری سات بڑے ستارون کا نام ہے ۔ مذکر

(د) بنات النعش گردون تین صف زدہ ستارون کا
نام ہے اون ستارون سے جن کا ذکر الف پر گزرا۔ مذکر

(الف) **بناتش گردون** اصطلاحات۔ صاحب
(ب) **بنات گردون** مؤید نسبت الف گوید کہ
مخفف (بنات نعش گردون) است کہ بالف ولام
بمعنی ستارگان فلک ہم گذشت صاحب بحر نسبت (ب)
ہم ہمان گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ باشد از مطلق
ستارگان فلک وتسامح اوست کہ (ب) را مرادف
الف ہم قرار داد (اردو) الف دیکھو بنات النعش گردون
(ب) آسمان کے ستارے۔ مذکر۔

بناچار اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی ضرور ولابد صاحبان
بحر وانند ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مخفف
بناچاری باشد کہ تحتانی آخرہ حذف شدہ بناچار بانی
مانند (درویش واله هروی سے) فکر زنجیر وفسونگر کن
وہمراہ ہیچ کہ ہرگہ از خانہ بناچار باستاد روی بمخفی
مبادا کہ در معنی این لفظ ضروری مجمل است مقصود از
ناگزیر باشد وبس کہ ترجمہ لابد است ولا مخفف لابدمنہ
(اردو) مجبوری کے ساتھہ۔ ناگزیر۔

بناخن رسد خون دل مقولہ۔ صاحب مؤید بہ تحریر الف
این گوید کہ یعنی خون دل از سر تا بناخن پای رسد
کذافی القنیہ والادات وقیل کنایت از خراشیدن
سینہ است یعنی سینہ خود چندان خراشد از حسرت کہ
خون دل بناخن رسد وقیل عبارت از خون گریستن
صاحب ہفت ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند
کہ ہر دو محققین بالا ہمین عبارت را در کتاب یافتہ
باشند وبجنسہ نقلش کردند بطرز مقولہ وغور بمعنی ومصدر
نکردند وندانستند کہ این مشتق است از مصدری
کہ اصطلاحی است وخبر نداشتند کہ (خون دل بناخن
رسیدن) مصدر یست اصطلاحی وجا دارد کہ آن
را در اینجا

بناخن رسیدن خون دل تا کم کنیم کہ بمعنی خراشیدن
سینہ در غم وگریہ کردن است یعنی چون کسی سینہ
خود را از غم بخراشد خون سینہ در خراشیدن بناخن
جا کند گویا خون دل از غم بناخن رسید واین مبالغہ

ایست در کلام دیگر ہیچ و ناخن پای را ہیچ تعلق از معنی
این مصدر مرکب نیست (اردو) غم سے سینہ کو خراشنا
ماتم کرنا۔ رونا۔

بنا دادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ وای بر او کہ
از سندی این مصدر را پیدا کردہ است کہ از ان (آب
دادن بنای خانہ) پیداست کہ بجایش گذشت و نقل
ہمین سند ہم بر اینجا موجود (بنای خانہ را آب دادن)
بجایش ہم درین باب می آید این است تحقیق محققین

با نام و نشان (اردو) دیکھو آب دادن بنای خانہ

بنا داشتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ وای بر او
کہ از سندش مثل (ہر کس باندازۂ خویش بنائی دارد) پیداست
کہ بجایش ہمی آید و این بہتر از مصدر عام است کہ پیدا کردۂ او
و این کنایہ باشد از (فکر ہر کس بقدر ہمت اوست) (ابوسلم
نیشاپوری ۵) دارد ہر کس بنا باندازۂ خویش ؛ در خانۂ
خود کہ بندہ دارد و خدیش ؛ (اردو) ہر شخص اپنے
حوصلہ کے موافق کام کرتا ہے۔

بنارس بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح لغت ہندی است کہ فارسیان مفرسش کردہ اند نام شہری
در ہندوستان و آن معبد ستر گ ہنود است (حزین ۵) از بنارس نروم معبد عام است اینجا ؛ ہر برہمن بچۂ
لچھمن و رام است اینجا ؛ (اردو) بنارس ہندوستان کے شمال مین ایک دیسی پایۂ تخت۔ مذکر

بنا رساندن آب مصدر اصطلاحی۔ ہمان (آب
رسانیدن بنا) کہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو (آب
رسانیدن بنا)

بنا رسیدن آب مصدر اصطلاحی۔ ہمان (آب
رسیدن بنا) کہ بجایش مذکور شد (اردو) دیکھو آب

رسیدن بنا۔

بنا ریختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بر باد شدن
عمارت و از پا افتادنش (صائب ۵) تا ز دریا
سر بر دن آورد خالی شد حباب ؛ زود می ریزد بنای

گر نفس گردد خراب هم (اردو) عمارت گر پڑنا ۔
برباد ہونا ۔

بنا زحرف زدن استعمال ۔ بقول خان آرزو در
چراغ ہدایت مرادف (سبز بالف حرف زدن) که گذشت
سند استعمال پیش نشد عیبی ندارد ۔ موافق قیاس و بمعنی
حقیقی است و معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو)
نازو ادا سے باتیں کرنا ۔

بنازم چشم مستت را مقوله ۔ بقول صاحب مؤید
یعنی بمعاضرت بچشم مست تو کنم صاحب انند نقل نگار شمس
و صاحب شمس بحذف تای خطاب (بنازم چشم
مست را) نوشته مؤلف عرض کند که این اصطلاح
نیست و نه مقوله ـ کلمه را که در آخر است برای اضافت
است یعنی ناز بچشم مستت کنم ـ حق آنست که این خبر در
بیان نبود ـ صاحب مؤید الفضلا آبروی فضلا
می ریزد که برای تائید شان فقره های مکتوبات را
در فرهنگ خود جمع کرده غور نکرد که مبتدیان فارسی
هم ضرورت تعریف این قسم جمله ها ندارند تا بفضلا
چه رسد حیف است که خود مؤلف کتاب کم سواد است
و مصطلحات قابل تعریف را نمی داند (اردو) تیری
مست آنکھ پر ناز کرتا ہون ۔

بنا باختن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده
از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بنای عمارت کردن
یا عمارت قائم کردن است (صائب ؎) اگرچه از دل
سنگین دلبران سازند ها بنای توبه برین بوم بر نمی آید
هم (اردو) عمارت بنانا ـ عمارت کی بنا قائم کرنا ۔

بناست بقول برہان بکسر اول و ثانی بالف کشیده
و فتح سین بی نقطه و بتای قرشت زده صمغی باشد
که آن را کندر گویند و بعربی صمغ البطم خوانند و ماهیت
آن بمصطکی نزدیک است صاحب جامع بر صمغ
کندر قانع ـ صاحب محیط گوید که (علک البطم) است
و بر علک البطم نویسد که بفارسی سقز و بناست و به
اصفهانی قندرون و بیونانی طرابیون و طرامیلس نامند
و آن صمغ درخت بطم است گرم و خشک در آخر دوم
محلل و ملطف و جالی و مقوی باضعه و منقی چرک

وبنا فع بسیار دارد مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی
زبان است (اردو) درخت بطم یعنی بن کا گوند۔ مذکر۔
بناشدن خانه استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرد
از معنی ساکت مؤلف عرض کند که طرح عمارت افتادن
باشد (وحید قزوینی ے) تا به نهالش شده چشم آشنا ٭
خانهٔ دل را شده برگل بنا ٭ صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ
ناصرالدین شاه قاچار گوید که (بنا شد) بمعنی آغاز شد
ومقرر شد (اردو) طرح عمارت قائم ہونا عمارت
کی بنا ہونا۔
بنا شکستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از
معنی ساکت مؤلف عرض کند که خراب شدن خانه باشد
و(بنای خانه شکستن) هم مرادف آن (آصفی شیرازی
ے) سیل غم تو بر دل آباد من گذشت ٭ هرسو بنای
خانهٔ صبر و سکون شکست ٭ (اردو) عمارت منهدم کرنا
بناش گردون اصطلاح۔ بقول انند مخفف
بنات النعش گردون است و بس تسامح صاحب
بحر است که این را مرادف (بنات گردون)
خیال کرد و صاحب هفت گرچه پی بحقیقت برد۔
ولیکن (بنات گردون) و (بناش گردون) هردو
را مخفف (بنات النعش گردون) دانست مؤلف عرض
کند که (بنات گردون) عام است برای ستاره های
فلک چنانکه بجایش ذکر کرده ایم و این بمعنی خاص بنات النعش
گردون است و بس (اردو) دیکھو بنات النعش
گردون و بنات النعش۔

بناغ بقول برهان بفتح اول بر وزن دماغ (۱) تار ریسمان خام را گویند که بر دوک پیچیده شود و (۲)
دبیر و نویسنده را هم گویند و (۳) چون دو زن یک شوهر داشته باشند هر یک مردیگری را بناغ باشد۔
صاحب جهانگیری بذکر معنی اول از مولوی معنوی سند آورده (ے) حله بافان بناغ می بافند ٭ حله با
پدید نیست بناغ ٭ و برای معنی دوم از منصور شیرازی سند پیش کرده (ے) ضمیر من بود آن بلبلی که گاه
بیان ٭ به پیش او بود ابکم زبان تیز بناغ ٭ و بذکر معنی سوم گوید که آن را بناغ نیز نامند صاحب رشیدی

بذکر معنی اوّل و دوم نسبت سوم گوید که اَنباغ هم بهمین معنی آمده و مخفّف آن نَباغ باشد به تقدیم نون بر با صاحب ناصری و جامع بر معنی اوّل و دوم قانع و صاحب جامع ذکر هر سه معنی کرده۔ خان آرزو در سراج بذکر (معنی اوّل بحوالهٔ رشیدی) گوید که این خطاست و صحیح آنست که قوسی گفته یعنی ریسمانی که زنان بر سبیل چرخ بریسند و مثل بیضه سازند و بذکر معنی دوم و نقل سند منصوری فرماید که معنی منشی و دبیر از این بیت خواستن بعید است و تحقیق آنست که بناغ بموحّده اوّل و نون دوم بمعنی منشی و دبیر آمده و بمعنی سوم بنون اوّل است صاحب غیاث بحوالهٔ لطائف بذکر معنی اوّل یعنی ما شورهٔ ریسمان خام گوید که (۴) نوعی از سبزه و (۵) چوب خشک و (۶) تار عنکبوت را هم گویند صاحب مؤید بر معنی اوّل قانع و فرماید که آن را در هندی تکلی گویند مؤلف عرض کند که این لغت را بمعنی اوّل و دوم و سوم اسم جامد فارسی زبان دانیم نظر باعتبار صاحبان ناصری و جامع که هر دو از اهل زبانند و آنچه نباغ بنون بمعنی سوم می آید قلب بعض این باشد یا مخفّف انباغ که گذشت و برای معنی چهارم و پنجم و ششم بیان کردهٔ غیاث طالب سندی باشیم که محققین اهل زبان و غیرهم ازین معانی سکوت ورزیده اند خیال رشیدی و خان آرزو قبیح تر از صاحب جامع نیست (اردو) (۱) کچا تاگا جو تکلے پر لپیٹا جاتا ہے مذکر (۲) منشی لکھنے والا (۳) دیکھو انباغ (۴) سبزے کی ایک قسم مذکر (۵) سوکھی لکڑی مؤنث (۶) مکڑی کا جالا۔ مذکر۔

نبافِ کسی چیزی نهادن | مصدر اصطلاحی بفتح اوّل و دوم بقول بهار (۱) رشوت دادن و (۲) بمعنی مطلق دادن هم (باقر کاشی ـ۵) مدّعی گر رگ گردن بجدل گنده کند ٭ نیم تسلیم نبافش نه و خاموشش کن ٭ هم او گوید که فارسیان گویند که اینقدر مبلغ یا فلان چیز نبافش نهادیم و کار خود کردیم و فرماید که

از اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ۔ مؤلف عرض کند کہ وقت
ملاقات با بلند پایگان بر سبیل ادب پشت خود را خم
می دہند و بہ نیم تسلیم سر خود را بناف و شکم مخاطب میرسانند
و ہمدرانوقت حاکمان مرتشی را چیزی از پول یا تحائف
دیگر در بر شان می نہند و از ہمین عادت این مصدر قائم
شد و معنی دوم مجاز است و بس وارستہ و بحر ہمین معنی
بہ (بناف نہادن) نوشتہ اند و بسند آن شعر بالا را نقل
کردہ (اردو) (۱) رشوت دینا (۲) دینا۔

بناف کسی حرف نہادن مصدر اصطلاحی بفتح
اول و دوم۔ بقول بہار ظرافت و استہزا کردن
است (سعید اشرف ۵) نہ گوہر است کہ باشد بحقہ گرداب
نہادہ جود تو حرفی بناف دریا را ۵ مؤلف عرض کند
کہ وارستہ و بحر ذکر این کردہ اند و حقیقت این است
کہ اگر عوض پول یا تحائف را بناف گذاشتن چنانکہ بذیل
(بناف کسی چیزی نہادن) گذشت محض حرفی بناف
نہند کنایہ باشد از تمسخر و استہزا (اردو) ٹھٹول کرنا

بناکاج اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی لغتہ (حکیم سوزنی
۵) زہی دولت کہ من دارم کہ دیدم ۵ چو تو ممدوح
مکرم را بناکاج ۵ صاحب انند نقل این کردہ گوید
کہ مرادف (بناگاہ) است مؤلف عرض کند کہ
موحدہ اول زائد است و ناکاج بکاف عربی
مبدل ناگاہ کہ کاف فارسی بدل شد بہ عربی چنانکہ
گند و کند و ہای ہوز بدل شد بہ جیم عربی چنانکہ
ماہ و ماج بعضی از معاصرین عجم گویند کہ استعمال
این در کلام متقدمین بہ کاف فارسی است واللہ
اعلم بای حال این مبدل (بناگاہ) است کہ می آید
(اردو) دیکھو بناگاہ کے تیسرے معنے۔

بناکام اصطلاح۔ بقول بحر مرادف (بناچار)
کہ بجایش گذشت مؤلف عرض کند کہ مقصودش
بجز این نباشد کہ مخفف (بناکامی) است یعنی ناکام
بمعنی ناکامی (خواجہ شیراز ۵) دست رنج تو ہمان
بہ کہ شود صرف بکام ۵ دانی آخر کہ بناکام چہ خواہد
بودن ہمہ (اردو) ناکامی کے ساتھ۔

بناکردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و بہار

بذیل بنا (۱) بمعنی شروع کردن و (۲) بمعنی تعمیر
کردن (سعدی ۱۰ھ) بنا کرد و نان داد و لشکر
نواخت ؏ شب از بہر درویش شب خانہ ساخت
؏ (تاثیر مشہدی ۱۰ھ) از حق کلام صاف ضمیران
بنا کنند ؏ مکتوب از نخست بہ ہوا ابتدا کنند ؏ (انوری
۱۰ھ) حرم کعبۂ ملکش چو بنا کرد قضا ؏ شیر لبیک زد
آہو برہ احرام گرفت ؏ (اردو) (۱) شروع کرنا
(۲) تعمیر کرنا۔

بناکندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ
از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ برباد و خراب
کردن عمارت از بنیادش حیف است کہ سند استعمال
پیش نکرد (اردو) عمارت ڈہانا۔

بناگاہ اصطلاح۔ بکسر اوّل بقول بحر (۱) منزل و
مکان و (۲) جائی کہ نقد و جنس دران نہند و (۳) موحّدہ
مفتوح بر لفظ ناگاہ بقول انند بمعنی بغتۃً۔ بہار ذکر
این کردہ از معنی ساکت (محسن تاثیر ۱۰ھ) جام تجمّل بیش
کہ بناگاہ می دہند ؏ می دان یقین کہ بر دل آگاہ
می دہند ؏ واضح باد کہ این بمعنی سوم اصل (بناگاہ)
است کہ گذشت یعنی آن مبدّل این مخفی مباد کہ معنی دوم
مجاز معنی اوّل است و برای معنی دوم مشتاق سند استعمال
می باشیم کہ از نظر ما نگذشت (اردو) (۱) مکان۔ مذکر
(۲) وہ جگہہ جہان نقد و جنس رکھیں۔ مؤنث (۳) یکایک۔

بناگذاشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بمعنی اساس
نہادن صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
عرض کند کہ قائم کردن عمارت است (صائب ۱۰ھ)
عمر چون قافلۂ ریگ روان درگذر است ؏ تا بنا بر سر
این ریگ روان نگذاری ؏ (اردو) عمارت قائم کرنا

بناگر اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بکسر اوّل بمعنی معمار مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس
اسم فاعل ترکیبی است بمعنی تعمیر کنندۂ عمارت (اردو)
معمار بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ عمارت بنانیوالا دیکھو نیکار

بناگزیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از
معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی قبول و حاصل
کردن عمارت است (ابوالفرج رونی ۱۰ھ) گزیدم بنائی

وحصنی وپشتی ۴ سو اصل بجاہی وعزی ومالی ۶ (اردو)
عمارت کو قبول کرنا۔ حاصل کرنا۔

بناگوش اصطلاح ۔ بقول سروری (۱) بمعنی عذار
(سعدی ۵) ببرد از من قرار وطاقت وہوش ۴ بت
سنگین دل سیمین بناگوش ۴ صاحب بحر گوید کہ بضم اول
(۲) نرمۂ گوش است و (۳) بقول بعض بمعنی شقیقہ و
(۴) بعضی بمعنی پس گوش آوردہ اند صاحب مؤید بر
بن گوش قانع وصاحب ہفت ہنر بانش۔ خان آرزو
در سراج می فرماید کہ در رشیدی بالضم بمعنی پس گوش
است واین غلط است وقول توسی صحیح باشد یعنی نرمۂ
گوش وفرماید کہ شعرا کہ تعریف صبح بناگوش کنند مراد
ازان نرمۂ گوش است وحوالی آن را کہ طرف رخسار
بود نیز بمجاز بناگوش خوانند ولفظ بن نیز دلالت برین
معنی دارد و (۵) بمعنی جای پیوند گوش نیز از طرف اعلی
آمدہ (محمد قلی سلیم ۵) غنچۂ سوسن نوخیز بباغ از سر شاخ
۴ در نظر چون قلم آید بہ بناگوش دبیر ۴ زلہ بردارش
بہار گوید کہ معنی دوم مجاز باشد وذکر معنی پنجم کردہ و
بحوالۂ نسخۂ سندرام معنی سوم را ہم بیان کردہ گوید
کہ بعضی بفتح ہم گفتہ اند وفرماید کہ نزد صاحب بکنندی
ہمین صحیح است وبضم وبکسر را خطا دانستہ اندہ گوید
کہ آئینہ[1] برگ[2] یاسمین[3] پنبہ زار[4] خورشید[5] دیوان[6] ندہرہ
شمن[7] سیم[8] صبح[9] صفحۂ[10] عاج[11] کافور[12] گلبرگ[13]۔ ماہ[14] مہتاب[15]
نسرین[16] یاسمن[17] از تشبیہات اوست (عثمان بخاری
۵) چہ آینہ است بناگوش او بنام ایزد ۴ کہ تیرہ
می نکند صد ہزار آہ تش ۴ (طالب آملی ۵) کسیکہ
دیدہ بناگوش او شبی در خواب ۴ نیامدش بنظر برگ
یاسمین نازک ۴ (کمال اسمعیل ۵) چو پنبہ زار
بناگوش بشگفید ترا ۴ زگوش پنبہ برون کن بکار حق
پرداز ۴ (خان آرزو ۵) ز خورشید بناگوشت کہ
باشد طالع خوبی ۴ سرشک شوق در چشمم گہر گردید
دارد ۴ (حکیم زلالی ۵) ایازی کش بدیوان بناگوش
نوشتہ شاہ بیت غارت ہوش ۴ (میر معزی ۵)
رخسار تو گل است و بناگوش تو سمن ۴ گل در میان
دام وسمن زیر چنبر است ۴ (ولہ ۵) بر بناگوش

چو سیم او خط نورستہ نیست ۞ خط نورستہ دگر باشد
بنفشستان دگر ۞ (صائب ۹۵) مگر ز صبح بناگوش
یار نو گرفت ۞ کہ بوی یاسمن از ماہتاب می آید
۞ (حکیم سنائی ۲۱۵) خورشید بماندہ بت زہرہ
جبینی ۞ کافور بناگوش مہی مشک عذاری ۞ (ملا ظہیر
نیشاپوری ۲۳۵) گلبرگ بناگوش و رخت بود مناسب ۞
گلدستہ شد و بست بر و زلف رسن را ۞ (صائب
۹۵) ز ماہتاب بناگوش یار می آید ۞ کہ شیر مست
کند ریگ این بیابان را ۞ مؤلف عرض کند کہ تسامح
صاحب سروری است کہ بناگوش را بمعنی عذار نوشت
و سندی کہ از کلام سعدی پیش کردہ است برای
عذار نیست و بکارش نمی خورد خیال ما این است
کہ کاتبش نرمہ را عذار نقل کردہ باشد صاحب
سروری محقق اہل زبان و عجمی الاصل است نمیتوان
کہ او در عرض معنی اینقدر تغافل کند معنی دوم حقیقی
است و آنچہ بہار این را مجازی قرار می دہد تسامح
اوست کہ بناگوش از بن گوش آغاز می شود ۔

و آنانکہ این را بمعنی شقیقہ نوشتہ اند سکندری خوردہ اند
کہ بناگوش ہیچ تعلق با شقیقہ ندارد و ہمچنین بناگوش
را بمعنی پس گوش گرفتن قابل نظر است و تا آنکہ
سند استعمال پیش نہ شود این را تسلیم نہ کنیم باجملہ
معنی حقیقی این نرمۂ گوش است و معنی پنجم مجازش و بضم اول صحیح
باشد کہ مرکب است از بُن و گوش و در میان ہر دو الف
وصلی (اردو) (۱) دیکھو عذار (۲) کو بقول آصفیہ
اسم مؤنث ۔ نرمۂ گوش ۔ بناگوش ۔ کنپٹیا (ظفر ۹۵)
بغور دیکھ دلا تاب دُر سے کیا کیسی ۞ جھمک رہی
ہے عجب گوش خوش دماغ کی لو ۞ (۳) دیکھو شقیقہ
(۴) کان کے پیچھے کا حصہ ۔ مذکر ۔ (۵) کان کے جوڑ
کا وہ مقام جہاں قلم رکھا جاتا ہے ۔ مذکر ۔

بناگوش کردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول برہان
(۱) انگشت در دہن کودک کردہ کام او را برداشتن
و (۲) کنایہ از اطاعت و انقیاد کردن صاحبان جہانگیری
و رشیدی بر معنی اول قانع (سیف اسفرنگی ۵۱)
مادر ملک زبستان شرف شیر دہد ۞ ہر کرا دایہ لطف

تو بناگوش کند؛ صاحبان جامع و بحر و بهار ذکر هر دو
معنی کرده اند خان آرزو در سراج گوید که در معنی اوّل
مناسبت بناگوش کردن هیچ ظاهر نمی شود و نسبت
معنی دوم می فرماید که بمعنی (از بن گوش) است
مؤلف عرض کند که محققین هند نژاد از حقیقت
هر دو معنی خبر ندارند و ندیده اند که دایه با پسر نومولود
در عجم چه می کند یکی از معاصرین عجم گوید که زنی هر دو
بناگوش طفل را در سر انگشتان خود می گیرد و دایه کام
او را بر می دارد از اینجاست که صاحبان برهان و
جامع و جهانگیری و رشیدی ایرادی نکرده اند که از بن
طریق عمل واقف باشند و خان آرزو از بیخبری خود
زبان ایراد کشاد و صاحبان بهار عجم و بحر نقلش بر داشته اند
نسبت معنی دوم عرض می شود که رسم غلامان عجم است
که چون مولا حکمی دهد از دست راست بناگوش خود گیرند
و گویند چشم و این هر دو علامت اطاعت و بجا آوری
حکم است و از همین عادت این مصدر اصطلاحی قائم
شد و خان آرزو اصلاحی که درین اصطلاح داده است
کم غوری اوست عادت اوست که دخل به معقولات
می دهد هندیان را نمی رسد که در محاوره زبان فرس
طبع آزمائی کنند قول صاحب جامع که از اهل زبان
است اعتبار را کافی است و (بناگوش کردن)
برای هر دو معنی مخفف (دست به بناگوش کردن)
است و بس (اردو) (۱) نومولود کی تالو اٹھانا
(۲) اطاعت کرنا۔

(الف) بناگوشی | اصطلاح . بقول بحر (الف)
(ب) بناگوشی زدن | نوعی از ضرب که بر بناگوش
زنند و هم او بر (ب) گوید که طبانچه بر بناگوش
زدن است خان آرزو در چراغ هدایت ذکر (ب)
بمعنی بالا کرده (علی بیگ نصیر آبادی ع) اگر کند
بخرام تو سرو همدوشی ؛ زنند فاختگان سرو را
بناگوشی ؛ از تربر دارش بهار نقلش بر داشت
و صاحب انند نقلش نگاشت مؤلف عرض کند
که همه محققین بالا ذوق زبان ندارند و تعریف
بقیاس کرده اند (الف) گوشمالی است طلب بمعنی

گوشمالی کردن ۔ طبانچہ بر بناگوش و نمید انند که زدن در ینجا چہ معنی می کند و این محاورۂ عجم است که (گوشمالی کردن) را (بناگوشی زدن) گویند (اردو) (الف) گوشمالی بقول آصفیہ اسم مؤنث ۔ کان مروڑنے کی سزا ۔ کان اینٹھنے کی سزا ۔ (ب) گوشمالی کرنا بقولہ کان اینٹھنا ۔ کان مروڑنا ۔

بنالہ آمدن | مصدر اصطلاحی ۔ نالہ کردن است (انوری ؏) ارواح فلک بنالہ آمد ؛ صوت تو گرفت چون ترنم ؛ (اردو) نالہ کرنا ۔

بنام | بقول برہان بکسر اوّل بر وزن نظام بمعنی ہمنام باشد که بترکی آداش گویند صاحبان ہفت و انند ہمزبانش مؤلف عرض کند که ترجمۂ این در ترکی زبان آتاش بفوقانی باشد نہ بدآل مہملہ کذا فی لغات ترکی) معاصرین عجم حالا بر زبان ندارند و ہمنام استعمال کنند ۔ (اردو) ہمنام بقول آصفیہ ہم اسم ۔ ایک ہی نام کا ۔

بنام ایزد | استعمال ۔ بقول برہان بمعنی بنام خدا و فرماید که این کلمہ را (۱) در محل تعجب گویند و (۲) بجہتِ دفع چشم زخم نیز استعمال کنند و (۳) گاہی بجہتِ قسم نیز گفتہ می شود صاحب سروری بر معنی اوّل قانع (حکیم سنائی ؏) چونت آراست ای غلام ایزد ؛ چشم بد دور رہ بنام ایزد ؛ (انوری ؏) بنام ایزد چشم من جہانی ؛ که نیکوتر ز ماہ آسمانی ؛ صاحب بحر بذکر ہر سہ معنی گوید که این در اصل باضافت بود اما بکثرت استعمال اضافت قطع شدہ حتی که در رسم خط نیز بدون الف می نویسند صاحب مؤید بذکر معنی سوم فرماید که (۴) بمعنی بسم اللہ است مؤلف عرض کند که ما ضرورت معانی بای موحدہ بجالیش کردہ ایم و خصوصیت بلفظ ایزد ہم نباشد بلکہ موحدہ را با لفظ خدا یا مراد فاتش ہم استعمال می کنند و تکملۂ این بر (بنامیزد) می آید (اردو) (۱) یا خدا ۔ محل تعجب مین کہتے ہین (۲) بسم اللہ اس کا استعمال ایسے بیان کے پہلے کرتے ہین جبمین نظر لگنے سے بچانا مقصود ہو (۳) بخدا ۔ خدا کی قسم (۴) بسم اللہ ہر کام کے آغاز مین کہا جاتا ہے جس کے معنے

بیہہ مین کہ شروع کرتا ہون مین اس کام کو خدا کے نام سے

بنام پادشاہی زر زدن مصادر اصطلاحی بقول
بنام پادشاہی زر ساختن بہار ای سکہ بر زر زدن
وساختن (صائب ؎) سکۂ مردی نداری معرفت کم خرج
کن ٭ فتنہ ہا دارد بنام پادشاہان زر زدن ٭ (میر معزی
؎) تا عشق دوست بر دل من گشت پادشاہ ٭ بر رخ
بنام او ہمہ شب زر ہمی زنم ٭ (شفیع اثر ؎) بدست
بوالہوس داغی کہ می بینی ز عشق او ٭ زری باشد کہ
قلابی بنام شاہ می سازد ٭ مؤلف عرض کند کہ ضرورت
ندارد کہ درین مصادر اصطلاحی تحتانی بالفظ شاہ
مرکب کنند کہ (بنام شاہ زر زدن وساختن) کنایہ
باشد از ضرب سکہ واین در تعمیم (بر نام کسی زر زدن)
داخل است کہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو بر نام
کسی زر زدن۔

بنام کسی تسبیح کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار
نام کسی را بہ تعظیم وتکریم یاد کردن (میر معزی ؎)
ہمی کنند بنامش فرشتگان تسبیح ٭ ہمی کنند زمدحش
ستارگان تکرار ٭ صاحبان بحر وانند ہم نقل این
کردہ اند مؤلف عرض کند کہ تسبیح کردن مخصوص
باشد برای خدا وبنام خدا واین خلاف محاورہ
باشد کہ این را بالفظ (کسی) عام کنند واز سند
میر معزی اشارۂ ضمیر بسوی خداست پس (بنام
خدا تسبیح کردن) حاصل این سنداست (اردو)
کسی کے نام پر تسبیح پھیرنا۔ کسی کے نام کو یاد کرنا۔
کسی کے نام کو تعظیم وتکریم سے یاد کرنا۔ اور ہمارے
معنون کے لحاظ سے خدا کے نام پر تسبیح پھیرنا۔

بنام کسی خطبہ خواندن مصدر اصطلاحی۔ کنایہ
باشد از تسلیم کردن حکومتش کہ دائما خطبہ بنام
پادشاہ وقت اسلام می خوانند یعنی نامش را
در خطبۂ ثانی بدعا ذکر کنند (ظہوری ؎) در شعر
خطبہ خواند ظہوری بنام خویش ٭ چون روشناس
شہر ز ضرابی قسمت ٭ (اردو) کسی کے نام پر
خطبہ پڑہنا کہہ سکتے ہین یعنے اسکی پادشاہت اور
حکومت کو تسلیم کرنا۔

(۵۵۵۱)

بنام کسی دائرہ ساختن مصدر اصطلاحی ۔
بہار گوید کہ دائرہ ہمان است کہ در عرف ہند آنرا
چندہ گویند و آن کاغذی باشد مدور کہ بر ان
نام مردمان می نویسند تا یک چیزی بصاحب دائرہ
بدہند (میر معزی ے) ہر جا کہ بنام امرا دائرہ سازند
ز ان دائرہ نام تو شمارند نخستین ٭ صاحب انند
نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ ہر دو محققین در
تعریف این مصدر سکندری خوردہ اند شاعر نسبت
ممدوح گوید کہ در دائرۂ امرا یعنی در حلقہ امرا نام
ترا نظر بر علو مرتبت نخستین شمارند بہار مصدری
کہ قائم کردہ حاصل است اینست قوت تلاش ۔
محققین با نام و نشان کہ از کلام معزی مصدری
ایجاد کردہ اند کہ ایجاد بندہ را ماند اگرچہ گندہ باشد ۔
آفرین بر نقل نگارش اگر از معنی لفظی این کار گیریم فہرست
حلقہ واری مرتب کردن است و این در خور آن
نیست کہ بشکل مصدر اصطلاحی قائم کنیم (اردو)
حلقہ واری فہرست مرتب کرنا جیسے امرا کی فہرست
عہدہ داروں اور علما کی فہرست ۔

(۵۵۶۳)

بنام کسی سکہ زدن مصدر اصطلاحی ۔ اعتراف حکومتش
کردن و آن را شاہ و فرمانروای خود کردن کہ ہر کہ فرمانروا
باشد سکہ بنامش زنند (ظہوری ے) بنام مغز جگر سکہ
گداز زدم ٭ برای سینہ ز داغت خزانہ بگدازم ٭
(اردو) کسی کی بادشاہت کو قبول کرنا کسی کو اپنا
بادشاہ قرار دینا قبول کرنا ۔

(۵۵۶۴)

بنام کسی گذاشتن خدمتی مصدر اصطلاحی مخصوص
کردن خدمتی و کاری بنام کسی چنانکہ قصیدہ نگاری
شاہ را مخصوص کردن بنام انوری (انوری ے)
لیکن از بی کاغذی بیتی نکردستم سواد ٭ ہستم امیدم
کہ این خدمت چو بگذارد بنام ٭ حالی او در خانہ
دارد نیک و بد یک دستہ ٭ نزد من خادم فرستد
یا بنت یا بوام ٭ (اردو) کسی کے نام سے کوئی
کام یا خدمت معین کرنا ۔

بنام کسی نظم کردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار
عبارت از تصنیف کردن بنام وی (شیخ شیراز

۵) ولی نظم کردم بنام فلان ٭ مگر باز گویند صاحبدلان
٭ که سعدی که گوی بلاغت ربود ٭ در ایام بوبکر بن سعد
بود ٭ (خواجه شیراز ۵) گردون چو نظم کردش تا بنام شاه
٭ من نظم خود چرا نکنم از که کمترم ٭ صاحبان انند و
بحر نقل نگارش مؤلف عرض کند که تعریف این معنون
کردن نظم خود بنام نامی کسی باشد چنانکه در هند هم
همین طور مرعی است و همین را معنون کردن گویند
و در انگلیسی زبان ترجمه ددیکیشن است محققین بالا
که از معنی خاص نظم تصنیف را عام کرده اند بتحقیق
معنی نبرده اند و در تعریف این هم سکندری خورده اند
که تصنیف بنام کسی کردن تقاضی آنست که نام مصنف
اصلی در خفا باشد در حالی که چنان نیست مؤلف یا
مصنف تصنیف یا تالیف خود را بنام خود شایع میکند
و در عنوانش باجازت معنون علیه بیان میکند
که این تالیف یا تصنیف را بنام فلان معنون کردم
دیگر هیچ (اردو) اپنی نظم یا اپنی تالیف یا تصنیف
کو کسی کے نام سے معنون کرنا ۔

بنا ییزد استعمال ـ بقول ناصری (۱) در مقام
تعجب گویند صاحب جامع هم ذکر این کرده دیگر معانی
هم گوید که ذکرش بر (بنام ایزد) گذشت واشاره
این هم همدر انجا کرده ایم خان آرزو هم در سراج
این را آورده می فرماید که ورای معنی بالا این
کلمهٔ بزرگ (۲) برای دفع چشم بد هم استعمال کنند
لیکن آنچه بنظر مؤلف در آمده همان معنی دوم است
و بسبب کثرت استعمال اضافت نام را حذف کرده اند
بلکه (بنا ییزد) را با هم می نویسند والف ایزد را
از رسم الخط هم دور کنند بهار هم ذکر هر دو معنی
کرده (میر خسرو ۵) زهی مالیده رویت لاله
را گوش ٭ بنا ییزد زهی خط و بنا گوش ٭ (خواجه
شیراز ۵) آب حیوانش ز منقار بلاغت می چکد
٭ زاغ کلک من بنا ییزد چه عالی مشرب است ٭ مؤلف
حقیر عرض می کند که درین هر دو اسناد (بنا ییزد)
بمعنی (۳) قسم بخدا هم درست می شود چنانکه اشاره
آن بر (بنام ایزد) کرده ایم (اردو) دیکهو بنام ایزد

کے چاروں معنے جن پر ہر ایک معنے کا ترجمہ نمبروار	بیان ہوا ہے ۔

بناخ بقول برہان بفتح اوّل و ثانی بالف کشیدہ و بنون و جیم زدہ بمعنی (۱) نباغ است کہ آن دو زن یک شوہر باشد و بناخچہ ہم بہ ہمین معنی و بقول بعض (۲) مردی کہ دو زن داشتہ باشد صاحب سروری بذکر معنی اوّل گوید کہ ہر یک زن مردگیری را بناخ است (شمس فخری ؎) بقا نسازد با خصم شیخ ابو اسحق ٭ بدان صفت کہ نسازد بناخ پیش بناخ ٭ (حکیم سوزنی ؎) بودہ پیش بدہ سال بناخ زن من ٭ کہ خدای جلب خویش و مراکد بانو ٭ صاحب جہانگیری گوید کہ مرادف انباغ و انباز کہ بہندی سوت خوانند ۔ صاحب رشیدی می فرماید کہ ظاہر این لفظ نباغ است بغین کہ بصورت نون و جیم خواندہ اند و نون اوّل متقدم است بر با واللہ اعلم صاحب جامع بر معنی اوّل قانع ۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل گوید کہ قوسی و صاحب برہان و جہانگیری این لفظ را ضبط نمودہ اند پس خیال تغلیط نمی توان کرد چنانکہ خیال رشیدی است و بجز این نسخ دیگر ذکر معنی دوم ہم کردہ مؤلف عرض کند کہ لغت فارسی زبان است و محققین اہل زبان اعنی سروری و جامع و برہان این را اسم جامد فارسی گفتہ اند ما را ہیچ محل چون و چرا نباشد و خیال تصحیف کردن چنانکہ صاحب رشیدی می کند ہیچ البتہ نسبت معنی دوم طالب سند استعمال می باشیم کہ صاحبان جامع و سروری این را ترک کردہ اند یکی از معاصرین عجم چہ خوش طبع آزمائی می کند کہ این مبدل بناگک می نماید بفتح اوّل بہ کاف تصغیر بمعنی دو انگشتک و کاف آخر بدل شد بہ کاف فارسی چنانکہ کند و گند و پس از ان کاف فارسی بدل شد بجیم عربی چنانکہ آخشیگ و آخشیج و آنچہ بناخچہ بہ ہای ہوز آخر بہمین معنی آمدہ در آخرش لفظ چہ ہم در فارسی زبان برای کوچکی می آید معنی آن ہم دو بنان کوچکی پس این استعارہ ایست کہ فارسیان دو زنان یک شوہر را دو بنان کوچک نام کردند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

(اردو) (۱) دیکھو انباغ (۲) وہ مرد جسکی دو بی بیان ہون۔ مذکر۔

بنا نشستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش کہ بحوالۂ بہار عجم نوشتہ مصدر (بنا نشست کردن) پیداست کہ بمعنی افتادن و برباد شدن عمارت باشد (وہو ہذا ۵) برکوہ ابر حلم تو چون سایہ افگند ٭ ہیچون بنای تازہ کند در زمان نشست ٭ و بہار این شعر را ذیل لفظ بنا مال حسین سنائی گوید (اردو) عمارت کا برباد ہونا۔ گرنا۔

بنا نمودن مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم بمعنی آمادہ و مستعد شدن مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی این آغاز کردن است و مجازاً بمعنی مستعد شدن ہم توان گرفت (اردو) آمادہ ہونا۔

بنا نہادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی توان گرفت یعنی آغاز عمارت کردن (صدقی استرابادی ۵) معمار کارخانہ ہستی برای او ٭ طرح زمین فگند و بنای جہان نہاد ٭ (اردو) بنای عمارت قائم کرنا۔

(الف) **بناو** بقول سراج بفتح و واو بمعنی دُنبل و فرماید کہ معضی بناور بروزن سراسر گفتہ اند پس مخفف معض باشد صاحب برہان نسبت - - - - - - - - - - -

(ب) **بناور** می فرماید کہ بفتح اوّل و واو بروزن سراسر دُنبل بزرگ را گویند و بعربی صبن۔ بکسر ہای بی نقطہ و بضم ہم آمدہ صاحبان سروری و جہانگیری و ناصری و جامع و مؤید ہم ذکر این کردہ اند صاحب سروری بضم با و فتح واو گفتہ مؤلف عرض کند کہ (ب) اصل است و اسم جامد فارسی زبان و الف مخفف آن اختلاف اعراب چیزی نیست کہ نتیجۂ لب و لہجۂ مقامی است (اردو) دُنبل دیکھو آیندہ

بناوند بقول سروری بکسر با و فتح واو و سکون نون دوم یعنی باز دارند چیزی را در جای چنانکہ آب را کہ در گوے نگاہ دارند۔ صاحب برہان گوید کہ بمعنی باز داشتن و نگاہ داشتن چیزی در جائی

چنانکہ آب در گوی و حوضی۔ صاحب جامع ہمزبانش
خان آرزو در سراج نقل برہان می کند مؤلف
عرض کند کہ طرز بیان ہمہ درست نیست مقصود از
نگہداشت چیزی باشد در جائی کہ حاصل بالمصدر
است و این مرکب است با لفظ بن بمعنی زراعت
و آوند بمعنی ظرف چنانکہ گذشت و معنی لفظی این
ظرف زراعت قلب اضافت (آوند بن) کنایہ
از حوضی و گوی کہ آب دران نگہدارند کہ بکار
زراعت خورد و مجازاً برای نگہداشت آب و
بمجاز مجاز بمعنی نگہداشت ہر چیز استعمالش کردند دیگر
ہیچ۔ متصرف محاورہ باشد کہ فتح اول بکسرہ بدل شد
و الف ممدودۂ آوند در ترکیب بمقصورہ شد و جا
دارد کہ این را باسہ لفظ مرکب دانیم بمعنی بن۔ آو
وند۔ بن بمعنی بنا و آو بمعنی آب و وند چون در آخر
کلمہ آید افادۂ معنی فاعلی کند یعنی صاحب چنانکہ
دولت وند پس از کثرت استعمال الف ممدودہ بمقصورہ
بدل شد و از دو واو مجتمعہ یکی حذف و معنی لفظی این بنا کہ
آب دارندہ و کنایہ از ہمان حوض و گوی و بمجاز
مجاز حفاظت و نگاہداشت آب فالآخر اقوی من الاول
(اردو) ہر چیز کی نگہداشت۔ حفاظت۔ مؤنث۔

بنا یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از
معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی قائم شدن است
(خسرو) تا کہ بنا یافت گنجید بیش ٭ در ہمہ عالم ز
بزرگی خویش ٭ (اردو) قائم ہونا۔

بنّایان فلک اصطلاح۔ بقول بحر کنایہ باشد از
عقول عشرہ و ہم او بر عقول عشرہ گوید کہ مرادف
(دہ عقل) است و بہ (دہ عقل) می فرماید کہ نزد
حکما دہ فرشتہ اند باین طور کہ اول حق تعالی یک
فرشتہ را پیدا کرد پس آن فرشتہ یک فرشتہ دیگر و
یک آسمان پیدا کرد و بعدہ فرشتۂ دوم یک فرشتہ
و یک آسمان پیدا ساخت ہمچنین دہ فرشتہ و نہ آسمان
پیدا شد و فرشتۂ دہم ہمہ عالم را بحکم حق تعالی پیدا
کرد و فرماید کہ عقل باصطلاح حکما فرشتہ را گویند
مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است موافق قیاس

(اردو) عقول عشرہ سے وہ دس فرشتے مراد ہین جنہون نے بحکم الٰہی نو آسمان اور عالم کو پیدا کیا۔ بخلکو فارسیون نے بنایان فلک کہا ہے۔ دیکھو آرلاس

(الف) **بنای انقلاب گذاشتن** مصدر اصطلاحی بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار کہ ذکر ماضی مطلق این کردہ بمعنی تہ و بالا کردن مؤلف عرض کند کہ محاورۂ معاصرین عجم است بہ وجہ موافق قیاس از قبیل۔

(ب) **بنای باریدن داشتن** کہ بقولش آمادہ باریدن بودن وہم برین قیاس ۔۔۔۔۔۔

(ج) **بنای باریدن گذاشتن** کہ بقول صاحب روزنامہ بحوالۂ ہمان سفرنامۂ شاہ قاچار بمعنی (باریدن آغاز کردن) آمدہ (اردو) (الف) تہ و بالا کرنا زیر و زبر کرنا (ب) برسنے پر آمادہ ہونا (ج) برسنا شروع کرنا۔

بنای چیزی برآب است مقولہ۔ ناپایدار بودن بنای آن (صائب ؎) ہمین نہ خانۂ ما در گذار سیلاب است ٭ بنای زندگی خضر نیز بر آب است ٭ (اردو) کسی چیز کی بنا ناپایدار اور فانی ہے۔

بنای چیزی داشتن مصدر اصطلاحی بقول بول چال بحوالۂ محاورۂ معاصرین عجم آمادہ شدن بکاری مؤلف عرض کند کہ از قبیل ہمین مصدر عام است بمصادر خاص (بنای انقلاب گذاشتن) و (بنای باریدن داشتن) و (بنای باریدن گذاشتن) کہ بجایش گذشت (اردو) کسی کام پر آمادہ اور مستعد ہونا۔

بنای خانہ را بہ آب دادن مصدر اصطلاحی ہمان کہ بر (بآب دادن بنای خانہ) گذشت۔ رای اضافی درین زائد است وبس (اردو) دیکھو بآب دادن بنای خانہ۔

بنای رقص گذاشتن مصدر اصطلاحی بقول روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی آغاز رقص کردن مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس و محاورۂ معاصرین عجم است (اردو) ناچ شروع کرنا۔

بنای زندگی بر آب بودن مصدر اصطلاحی

بقول بحر فنا پذیر بودن زندگی وسندی کہ پیش کردہ ہمان است کہ از صائب برد (بنای چیزی برآب بودن) گذشت مؤلف عرض کند کہ ما مصدر عام راکہ گذشت بہتر دانیم ازین مصدر خاص کہ ہیچ ضرورت تخصیص ندارد (اردو) زندگی کا فنا پذیر اور ناپائدار ہونا۔

بنای سرتیز اصطلاح۔ بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار میناری را گویند کہ بالای آن نوکی نمایان باشد صاحب بول چال ہم ذکر بحوالۂ معاصرین عجم کردہ مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است وموافق قیاس ولیکن ہردو محققین در تعریف این کار بہ نزاکت نگرفتہ اند فارسیان (بنای سرتیز) مناری را گویند کہ برسر آن قبۂ نوکدار آہنی یا مسی یا برنجی بضرورت خاص درست کنند (اردو) وہ نوکدار منارہ جسپر لوہے یا پیتل یا تانبے کا نوکدار قبہ ہو۔ مذکر۔

بنای شرارت وبیہودگی گذاشتن مصدر اصطلاحی بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار آغاز بیہودگی وشرارت کردن مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بیہودگی اور شرارت شروع کرنا۔

بنای شلیک گذاشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار آغاز گولہ باری کردن از توپ وتفنگ وامثال آن مؤلف عرض کند کہ شلیک محاورۂ معاصرین عجم است بمعنی گولہ باری صراحت ماخذش بجای خودش کنیم (اردو) گولہ باری شروع کرنا۔ بندوق اور توپ سر کرنے کا آغاز۔

بنائی کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار معماری کردن مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) معماری کرنا یعنی تعمیری کام کرنا۔

بنبا بقول برہان بابای ابجد بالفتح بروزن عنقا آشی باشد کہ از وتن یعنی جبتہ کنجشک سپزند وآن

ثمر درخت معظم است کہ بشیرازی بن نام دارد صاحبان سروری و جامع و سراج ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ مرکب است از بن و با بمعنی حقیقی ہر دو کہ گذشت (اردو) آش کی ایک قسم جو بُن سے پکائی جاتی ہے۔ مؤنث۔

(الف) بن بخت بر زمین بالیدن مصادر اصطلاحی (ب) بن بخت بر زمین مالیدن (الف) بقول بحر استواری بخت و دولت و فرماید کہ بجای بالیدن مصدر مالیدن بہ میم اول ہم آمدہ صاحب جامع ہم ذکر (ب) کردہ صاحب برہان نسبت (ب) گوید کہ	مرادف (الف) است خان آرزو در سراج گوید کہ کنایہ باشد مؤلف عرض کند کہ (الف) بالضم صحیح باشد و (ب) تصحیف کہ خطا ناں بالیدن بہ موحدہ را مالیدن بمیم نوشتہ اند و غور بر معنی حقیقی نکردند کہ ازان کنایہ پیدا میشود و معنی الف بختور شدن است و بس (اردو) بختور ہونا صاحب قسمت ہونا

بنبر بقول برہان بر وزن لنگر دوائیست کہ آنرا سپستان خوانند و گویند کہ این لغت ہندی است صاحب انند نقل نگارش۔ صاحب محیط بر سپستان گوید کہ معرب این سفتان و سپستان مخفف سہ پستان یا سر پستان یا سگ پستان جہت مشابہت و بعربی دبق و مخاطہ و مخاطیا و بیونانی فاطرون و بسریانی کلنا و بہندی لہسوڑا و لسلسہ و لبیہڑا و گوندا و کلان را بڑگوندا نامند و آن ثمر درختی است عظیم معروف معتدل در گرمی و سردی مؤلف عرض کند کہ بحث کامل این بر (انگور دشتی) گذشت و بخیال ما این اسم جامد فارسی زبان می نماید بمعنی بری و ثمری یعنی ثمر درخت چند انکہ جستیم در لغات ہندی و السنۂ غیر فارسی این را نیافتیم و صاحب محیط کہ محقق مفردات طب و پابند ترجمہ در السنۂ غیر است ذکر این اسم بر سپستان نکرد و مستقل ہم نہ نوشت واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) دیکھو انگور دشتی۔

(الف) بن بست اصطلاح۔ الف بقول خان آرزو	در چراغ ہدایت بضم اول سہ کوچہ یا کوچہ سر بستہ

(ب) بن بسته — بهار بذکر الف و ب هر دو بر معنی کوچهٔ سربسته قانع (محسن تاثیر ع) شاید افتد گذر بوی تو روزی آنجا ٭ کوچهٔ غنچه عجب نیست که بن بسته شود ٭ (صائب ع) دل مرا زخم زلف او رہائی نیست ٭ مدر ز کوچهٔ بن بسته هیچکس نرود ٭ وفرمایدکه بن بمعنی مطلق طرف و جانب است خصوصاً بپایان و فرود بن ندارد۔ صاحب بحر بذکر هر دو به نقل معنی خان آرزو گوید که آن راهی است که که آغاز آن بسته باشد صاحب انند نقل بهار برداشته مؤلف عرض می کند که معنی لفظی این طرف بسته و بحالت اضافت بسوی کوچه۔ کوچهٔ که نافذه نباشد پس معنی کوچه سربسته از هر دو پیدا می شود و تسامح اول از خان آرزوست و دیگران پیرویش کرده اند ولی بحقیقت نبرده در هر دو سند بالا (کوچهٔ سربسته و کوچهٔ سربسته) بمعنی بیان کردهٔ شان است پس مجرد (سربست و سربسته) را قائم کردن در معنی آن کوچه را داخل کردن عجب است و غیر از تسامح خان آرزو نباشد و (کوچه سربسته) در محاورهٔ عجم کوچه ایست که آخرش مسدود باشد مقابل کوچهٔ نافذه حاصل آنکه فارسیان بن بمعنی طرف بسته را که عام است سربیان کرده اند بحی کوچه دیگر هیچ از ینجاست که کوچهٔ بن بسته مرادف کوچهٔ سربسته باشد والف بحذف های هوز آخره مخفف (ب) (اردو) سربستہ اُس مقام کی صفت مین کہہ سکتے ہین جس کا ایک طرف بند ہو جیسے سربستہ گلی جسکے دوسرے طرف نکلنے کی راہ نہو۔

بنبل — بروزن صندل بقول برہان (۱) ترشی عموماً باشد و (۲) سیب ترش خصوصاً صاحبان ناصری وسراج هم ذکر این کرده اند و صاحب جامع نبت معنی اول بر ترشی قانع مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است معنی ترش عجبی نیست که دیگر محققین همین را بیای وحدت ذکر کرده باشند و قول صاحب جامع بترک یای وحدت بمعنی حقیقی و معنی دوم مجاز آن (اردو) (۱) ترشی۔ کہٹائی۔ مؤنث اور بلحاظ جامع ترش۔ کہٹا (۲) کہٹا سیب مذکر۔

بن بود اصطلاح - بقول صاحب فدائی که از علمای معاصرین عجم بود منبع و مصدر و منشا و مبدا - صاحب سفرنگ در شرح چارمی فقرهٔ (دساتیر آسمانی به فرزآباد وخشوران وخشور) گوید که بفتحتین بای ابجد و سکون نون و بای ابجد و واو معروف و دال ابجد ماهیت و حقیقت مؤلف عرض کند که اصطلاح	ژند و پاژند است و معنی بیان کردهٔ سفرنگ بهتر و صریح تر از صاحب فدائی است و معنی لفظی این مرکّب بنیاد وجود و مراد از ماهیت و حقیقت بموافق قیاس است (اردو) ماهیت بقول آصفیه - حقیقت - چگونگی - کیفیت - مادّه - جوهر - حقیقت حال -

(الف) بنت العنب اصطلاح - الف بقول بهار کنایه از شراب انگور (انوری ع) موی
(ب) بنت الکرم برجبینش دو دیده زجبه تیغ زن است * تا بخلوت لب خم بر لب بنت العنب است
و صاحبان بحر و غیاث ذکر این کرده اند و صاحب انند این را اصطلاح عرب گوید بر خلاف صاحب
بحر که او این را اصطلاح فارسیان داند ازینجاست که ذکر این کرد که بیان اصطلاح عرب از موضوع
او خارج است - صاحب بحر (ب) را مرادف (الف) گفته و صاحبان غیاث و انند هم این را آورده
مخفی مباد که بنت لغت عربیست بمعنی دختر و عنب در عربی زبان بمعنی انگور و کرم بالفتح بمعنی رز پس شراب
انگوری را بنت العنب ازینجهت گفته اند که پیدا شده از انگور و درخت انگور قیاس می خواهد که بنت الکرم
انگور را گویند ولیکن ما را در اصطلاح زبان دخلی نیست (اردو) انگوری شراب - دخت رز - دختر رز (مؤنث)

بنتومه بقول برهان با تای قرشت بروزن معصومه نباتی است مانند کشوث صاحب محیط فرماید
خرقطان است و بر خرقطان گوید که این را (ورق الطیر) هم خوانند و بلغت اندلس بنتومه و بفارسی
رقوه و بهندی بندا و بقول بعض اکاس بیل - مؤلف عرض کند که ما حقیقت (اکاس بیل) بر (اکشوث

بیان کردہ ایم و بخیال ما (اکاس بیل) ورای بندا باشد ازینجاست کہ تکمیل تعریف بنتومہ بقول محیط کردہ
می شود۔ فرماید کہ شکل برگ و گیاہ آن بحسب درختی کہ بران پیدا می شود شبیہ ہبرگ زیتون و گیاہی
کہ براکثر درختہا می پیچد۔ سرد و خشک است و بقول بعض گرم و خشک۔ قابض و مجفف و تلخ و بران
سردی و خشکی غالب باندکی تحلیل و منقی دماغ و مقوی معدہ و مفتح سدد و منافع بسیار دارد (الخ)
(اردو) بندا سنسکرت مین ایک بیل کو کہتے ہین جو درختون پر پیدا ہوتی ہے (ساطع)

بنج بقول برہان بفتح اول بروزن رنج (۱) دو زن کہ یک شوہر داشتہ باشند و ہریک مر دیگری را بنج باشد
و (۲) نام رستنی ہم کہ ثمر آن را بزر البنج می گویند و بعربی شیکران خوانند صاحب ناصری بر معنی اول قانع صاحب
جامع می فرماید کہ بمعنی اول ہمان بناج کہ بجایش گذشت و بمعنی دوم بنگ کہ بیہوشی آرد خان آرزو در سراج
گوید کہ بمعنی اول ظاہرا مخفف بناج باشد و بمعنی دوم معرب بنگ می نماید صاحب محیط می فرماید کہ اگرچہ
معرب بنگ فارسی است کہ بجایش می آید لیکن این (۳) ورای آنست کہ فقرا می نوشند زیرا کہ آن برگ
قنب است و این را بعربی سیکران و خداع الرجال و بیونانی افیقون و بسریانی از مالوس و بترکی
باطباط و بہ بربری اقطفیت و بہندی اجوائن خراسانی گویند و این نباتی است کہ ساق آن غلیظ مختلف الطبع
بلحاظ الوان و جمیع اقسام آن خشک درچہارم و مخدر و منوم و مغلظ روح و منافی و مفسد مزاج آن
و مقوی اعضا و مسکن اوجاع (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ این بمعنی سوم متحقق نشد کہ مال کدام زبان است
و ظاہرا معرب می نماید (اردو) (۱) دیکھو انباغ (۲) دیکھو بنگ (۳) خراسانی اجوائن۔ مؤنث۔

بنجرہ بروزن فرفرہ بقول انند سوراخی یا دری کہ از خانہ ہا سوی کوچہ و بازار بود با با فارسی ہم آمدہ
صاحبان مؤید و ہفت ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ صحیح بہ بای فارسی است مرکب از

پنج کہ ترجمۂ خمس است و زہ بمعنی طریق و کنایہ از چارچوبی کہ دران چار چوب یا چار سیخ آہنی قائم کنند و شامل بر پنج شبکہ می باشد بشکل قفس و در ہند آن را روشن دان نام است کہ برای ہوا و روشنی در دیوار خانہ یا بر بلندی قائم می کنند و سیخہای آہنی یا تیرہای چوبی داخل آن برای این می گذارند کہ سارقین بوجہ آن داخل خانہ نشوند (اردو) روشندان ۔ مذکر۔

بنجشک بقول برہان بکسر اول و ثالث بمعنی کنجشک کہ بعربی عصفور خوانند ۔ صاحب سروری این را بکسر با و جیم و کاف فارسی آوردہ صاحبان جامع و ناصری ہم ذکر این بہ کاف عربی کردہ اند و صاحب ہفت این را بمعنی مرغ خانگی گفتہ و خان آرزو در سراج این را مبدل کنجشک می گوید ہمچون ستیخ و گستاخ مؤلف عرض کند کہ درست می فرماید کہ کاف عربی و فارسی ہر دو بموحدہ بدل می شود چنانکہ گوشاسب و بوشاسب و گالہ و بالہ و ذکر تبدیل کاف عربی و فارسی ازین کردہ ایم کہ بعض محققین کنجشک را بکاف عربی گفتہ اند و بعض بکاف فارسی کہ تصفیۂ آن بجایش کنیم (اردو) وہ چڑیا جو گھر میں اپنا آشیانہ بناتی ہے ۔ مؤنث جسکو دکن میں خانہ چڑی کہتے ہیں ۔

بنجشک زوان اصطلاح ۔ بقول ہفت و برہان بضم اول و رای ہوز (لسان العصافیر) را نام است و آن دوائی است تند و تیز شبیہ بزبان کنجشک صاحب محیط ہم ذکر این کردہ بر لسان العصافیر گوید کہ بفارسی زبان کنجشک و بنجشکزوان و بشیرازی تخم اہر و بیونانی اندر و صارون و بترکی قوش دیلی و بہندی اندر جو گویند و آن ثمر درختیست از قسم دردات گرم در دوم و تر در اول با رطوبت فضلیہ و در برگ آن قبض و تنقیہ است و منافع بسیار دارد مؤلف عرض کند کہ بنجشک مبدل کنجشک است کہ گذشت و زوان مبدل زبان ہمچون آب و آو دیگر ہیچ (اردو) اندر جو ۔

بیان کردہ ایم وبخیال ما (اکاس بیل) ورای بندا باشد ازینجاست کہ تکمیل تعریف بنتومہ بقول محیط کردہ
می شود۔ فرماید کہ شکل برگ وگیاہ آن بحسب درختی کہ بران پیدا می شود شبیہہ برگ زیتون وگیاہی
کہ براکثر درختہا می پیچد۔ سرد وخشک است وبقول بعض گرم وخشک۔ قابض ومجفف وتلخ وبران
سردی وخشکی غالب باندکی تحلیل ومنقی دماغ ومقوی معدہ ومفتح سدد ومنافع بسیار دارد (الخ)
(اردو) بندا سنسکرت مین ایک بیل کو کہتے ہین جو درختون پر پیدا ہوتی ہے (ساطع)

بنج بقول برہان بفتح اول بروزن رنج (۱) دو زن کہ یک شوہر داشتہ باشند وہر یک مر دیگری را بنج باشد
و (۲) نام رستنی ہم کہ ثمر آن را بزر البنج می گویند وبعربی شیکران خوانند صاحب ناصری بمعنی اول قانع صاحب
جامع می فرماید کہ بمعنی اول ہمان بناغ کہ بجایش گذشت وبمعنی دوم بنگ کہ بیہوشی آرد خان آرزو در سراج
گوید کہ بمعنی اول ظاہرا مخفف بناغ باشد وبمعنی دوم معرب بنگ می نماید صاحب محیط می فرماید کہ اگرچہ
معرب بنگ فارسی است کہ بجایش می آید لیکن این (۳) ورای آنست کہ فقرا می نوشند زیرا کہ آن برگ
قنب است واین را بعربی سیکران وخداع الرجال وبیونانی افیقون وبسریانی از مالوس وبترکی
باطباطرہ وبہ بربری اقططیفیت وبہندی اجوائن خراسانی گویند واین نباتی است کہ ساق آن غلیظ ومختلف الطبع
بلحاظ الوان وجمیع اقسام آن خشک درچہارم ومخدر ومنوم ومغلظ روح ومنافی ومفسد مزاج آن
ومقوی اعضا ومسکن اوجاع (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ این بمعنی سوم متحقق نشد کہ مال کدام زبان است
وظاہرا معرب می نماید (اردو) (۱) دیکھو بناغ (۲) دیکھو بنگ (۳) خراسانی اجوائن۔ مؤنث۔

بنجرہ بروزن فرفرہ بقول انند سوراخی یا دری کہ از خانہ ہا سوی کوچہ وبازار بود وبا فارسی ہم آمدہ
صاحبان مؤید وہفت ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ صحیح بہ بای فارسی است مرکب از

پنج که ترجمهٔ خمس است و زه بمعنی طریق و کنایه از چارچوبی که دران چار چوب با چار سیخ آهنی قائم کنند و شامل بر پنج شبکه می باشد بشکل قفس و در هند آن را روشن دان نام است که برای هوا و روشنی در دیوار خانه یا بر بلندی قائم می کنند و سیخهای آهنی یا تیرهای چوبی داخل آن برای این می گذارند که سارقین بوجه آن داخل خانه نشوند (اردو) روشندان ۔ مذکر ۔

بنجشک بقول برهان بکسر اول و ثالث بمعنی کنجشک که بعربی عصفور خوانند ۔ صاحب سروری این را بکسر با و جیم و کاف فارسی آورده صاحبان جامع و ناصری هم ذکر این به کاف عربی کرده اند و صاحب هفت این را بمعنی مرغ خانگی گفته و خان آرزو در سراج این را مبدل کنجشک می گوید همچون بستاخ و گستاخ مؤلف عرض کند که درست می فرماید که کاف عربی و فارسی هر دو بموحده بدل می شود چنانکه گوشتاسب و بوشتاسب و گاله و باله و ذکر تبدیل کاف عربی و فارسی ازین کرده ایم که بعض محققین کنجشک را بکاف عربی گفته اند و بعض بکاف فارسی که تصفیهٔ آن بجایش کنیم (اردو) وه چڑیا جو گھر مین اپنا آشیانہ بناتی ہے ۔ مؤنث جسکو دکن مین خانہ چڑی کہتے ہین ۔

بنجشک زوان اصطلاح ۔ بقول هفت و برهان بضم اول و زای هوز (لسان العصافیر) را نام است و آن دوائی است تند و تیز شبیه به زبان کنجشک صاحب محیط هم ذکر این کرده بر لسان العصافیر گوید که بفارسی زبان کنجشک و بنجشک زوان و بشیرازی تخم اهر و بیونانی اندروصاروون و بترکی قوش دیلی و بهندی اندرجو گویند و آن ثمر درختیست از قسم دردات گرم در دوم و تر در اول با رطوبت فضلیه و در برگ آن قبض و تنقیه است و منافع بسیار دارد مؤلف عرض کند که بنجشک مبدل کنجشک است که گذشت و زوان مبدل زبان همچون آب و آو دیگر هیچ (اردو) اندرجو ۔

بقول امیر ایک درخت کے تخم کا نام ہے جسکو لسان العصافیر کہتے ہیں جو جَو سے مشابہ ہوتا ہے قسم شیریں بہتر اور تلخ خراب اور غیر مستعمل ہے۔ مذکر۔

بنجشگ بکسر اوّل و ثالث بکاف فارسی آخر بقول سروری ہمان کہ بکاف عربی گذشت و اشارۂ این ہم در بنجشک کردہ ایم (اردو) دیکھو بنجشک (کاف عربی کے ساتھ) جو اس کا مبدل ہے۔

بنجک بقول برہان بضم اوّل بر وزن تنبک پنبۂ محلوج و گلولہ کردہ را گویند بجہت رشتن صاحب جامع ہمزبانش۔ صاحب سروری از حکیم روحانی سند آوردہ (ف) یکی از یشان بنجک ستان و پنبہ فروش ہو کہ ریش کاوی نامہ است نام او عنوان ک و بحوالۂ فرہنگ گوید کہ بپای فارسی ہم آمدہ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان دانیم و آنچہ بپای فارسی می آید اصل است و این مبدل آن چنانکہ اسپ و اسب (اردو) پونی دیکھو باغندہ۔

بنجوی حرف زدن مصدر اصطلاحی صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ بہ آہستگی سخن گفتن مخفی مباد کہ نجوی لغت عرب است بقول منتہی الارب بمعنی راز گفتن و رسم است گفتگوی راز بہ آہستگی کنند و از ہمین عادت معاصرین عجم این مصدر را قائم کردہ اند (اردو) آہستہ باتیں کرنا۔

بنجیدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و کسر جیم (۱) مانوس گردیدن و مالوف شدن و (۲) یاری دادن و (۳) پارہ پارہ و قسمت نمودن مؤلف عرض کند کہ ہمۂ محققین مصادر ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند و مجرد بیان محقق ہندنژاد اعتبار را نشاید اگر استعمال این بنظر آید توانیم قیاس کرد کہ این مبدل پنجیدن باشد چنانکہ کاچ و کاج کہ فارسیان از لغت سنسکرت پنچ بترکیب علامت مصدر وضع کردہ باشند و پنچ بقول ساطع مجمع و مجلس حکم را گویند کہ فیصلۂ قضیہا

قوم خود کند بہ مصالحت باہمی و ہمہ معانی بالا از ہمین یک قیاس موافق می شود (اردو) (۱) مانوس
اور مالوف ہونا کہہ سکتے ہین صاحب آصفیہ نے ہلنا کے دوسرے معنون پر اس کا ذکر فرمایا ہے - پر چپنا -
یار بننا - بے تکلف ہونا - آشنا ہونا (میر ؎) اک شور ہی رہا ہے دیوانہ پن ہین اپنے ہو زنجیر سے ملے ہین
گر کچھ بھی ہم ملے ہین (۲) یاری دینا بقول مدد دینا - معاونت کرنا جیسے ؎ نصیب یاری دے تو سارے
کام بنجائین (۳) تقسیم کرنا -

بنجیک بقول انند بحوالۂ فرہنگ وصاف بالکسر (۱) جای لبستن اسپان و چارپایان در راہ (۲) عبارت
از آخری بام خانہ **مؤلف** عرض کند کہ مجرد قولش بدون سند استعمال قابل قبول نیست (اردو) (۱)
راستہ مین گھوڑون اور چارپایون کے باندھنے کا مقام (مذکر) (۲) کسی منزلہ مکان کا آخری درجہ - مذکر

بنجہ بقول برہان بضم اول وکسر ثانی و فتح جیم فارسی جمعی باشد مر اصناف حرفت و رعیت را صاحب
جامع گوید کہ جمع بندی اصناف و رعیت در ستوجہات دیوانی و صاحب ناصری گوید کہ جمعی کہ بر ملک
و رعیت بندند (ـــ) داغ تو کہ چیدہ بر سرہم دفتری بر سینۂ من بنجۂ خواہدست ؎ **مؤلف** عرض کند
کہ منتظمین حکومت در عجم بر رعایای مالگذار و اصناف حرفت وغیرہم بآئین حقوق تملیکی حکومت سالانہ
قرار داد رقمی کنند کہ آن را بنجہ و بنیجہ نام است و این مرکب است از بن کہ بالفتح بمعنی زراعت
و باغ و بالضم بمعنی درخت گذشت وکلمۂ چہ کہ افادہ تصغیر کند چون در آخر کلمۂ آرند معنی لفظی وتیرکیبا
این زراعت مختصر و باغ مختصر و درخت مختصر ولیکن کنایہ قرار یافتہ است از برای مقداری مختصر
پول بر ہر یک باغ و زراعت و درخت و بر سبیل مجاز برای اصناف حرفت وغیرہم ہمین اسم قرار
یافت انتقاد در اعراب بنجہ بسبب و بنجہ تصرف محاورہ باشد و بنیجہ بزیادت تحتانی مزید علیہ آن

(اردو) زر لگان یا وہ سرکاری محصول جو زراعت یا باغ یا درختون یا اور کاروبار رعیّت پر بطور حق تملیکی سرکار بمقدار معیّن یا سالانہ مقرر کیا جاے۔ مذکّر۔

بنخستین انداز اصطلاح۔ بقول سفرنگ (در چار می فقرهٔ (نامهٔ شت ساسان نخست) باوّل وہلۂ فکر **مؤلف** عرض کند که موحّده افادهٔ معنی معیّت کند و (نخستین فکر) بمعنی وہلۂ اوّل فکر است که فارسی قدیم باشد (اردو) فکر کے اوّل وہلہ میں یعنی جو منصوبہ پہلے سوچ جاے۔

بند بقول خان آرزو در سراج بالفتح (۱) چیزیکه موجب بستن چیزی بود و صاحب فدائی که یکی از علماے معاصر عجم بود می فرماید که هرچه در خور پیوند و پیوستگی باشد **مؤلف** عرض کند که (الف) اسم مصدر (بندیدن) بمعنی ذریعهٔ بستن چیزی یعنی رسن و امثال آن که بدان چیزی را بندند و (ب) حاصل بالمصدرش هم بمعنی بستگی و بندش و همین است معنی حقیقی این۔ اسم جامد فارسی زبان است و آنچه صاحب فدائی گفته مجاز است که بر معنی دوم می آید (اردو) (الف) رسّی (مؤنث) یا اُسکے مماثل کوئی چیز جس سے کسی چیز کو باندھیں (ب) بندش مؤنث بمعنی بستگی یعنی بستن کا حاصل بالمصدر۔

(۲) **بند** بقول برہان و سروری و جہانگیری و ناصری و جامع و رشیدی و سراج بر وزن چند فاصلۂ میان دو عضو و پیوند عضو که آن را در عربی مفصل خوانند۔ صاحب فدائی هرچه بر معنی اوّل نوشت متعلق به همین است (ہلالی ؎) عاقبت بگسلد چو بند از بند ٭ بند بند مرا بهم پیوند ٭ (ناصری ؎) از تواى دوست نگسلم پیوند ٭ گر بُرندم به تیغ بند از بند ٭ (شہاب ؎) چو نَی هر شب زاندوه جدائی ٭ و با هنگی بنالد بند بندم ٭ **مؤلف** عرض کند که مجاز معنی اوّل باشد که دو عضو بوسیلهٔ این مقام پیوند و تعلق دارد (اردو) جوڑ۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکّر۔ بند۔ مفصل۔ آپ ہی نے بند کے پہلے معنون پر اسکا ذکر فرمایا ہے

(۳) بند بقول برہان وجہانگیری ورشیدی وناصری وجامع بروزن چند زنجیری که بر پای دیوانگان وگناہگاران نہند (بابا فغانی ے) ما نخل خرد از بن پیوند شکستیم ٭ آشوب جنون تند شد و بند شکستیم ٭ (سعدی ے) گر پند میخواہی بده ور بند میخواہی بنه ٭ دیوانه خواہد سر نهاد آنکه نهاد از سر ہوس ٭ (حکیم قطران ے) با بروان چو کمان و بزلفکان چو کمند ٭ لبانش سوده عقیق ورخانش ساده پرند ٭ پرند لاله فروش و عقیق لولو پوش ٭ کمانش غالیه توز و کمندش مشکین بند ٭ و خان آرزو در سراج ہم ذکر این کرده (صائب ے) چنین که عقل کشیده است زیر بند ترا ٭ عجب که عشق رہاند ازین کمند ترا ٭ مؤلف عرض کند که مجاز معنی اوّل است که پای دیوانگان وگناه گاران ازین بسته می شود (اردو) زنجیر جو دیوانون او رقیدیون کے پانوون مین ڈالتے ہین ـ مؤنث ـ

(۴) بند بروزن چند بقول برہان وجہانگیری وناصری وجامع تنکه آہنی که بجہت استحکام بر صندوق وکشتی وامثال آن زنند (مولوی معنوی ے) طبع خواہد تا کشد از طبع کین ٭ عقل بر نفس است بند آہنین ٭ صاحب ناصری ہمین سند مولوی معنوی را برای معنی پنجم پیش می کند و خان آرزو در سراج ذکر این کرده مؤلف عرض کند که مجاز معنی اوّل است که ازین تنکه تختہ ہای صندوق وغیره ہم بر طریق استحکام بسته می شود (اردو) لوہے یا پیتل کی پٹیان جو مضبوطی کے لئے صندوق وغیره پر لگاتے ہین ـ

(۵) بند بروزن چند بقول برہان وجہانگیری وناصری وجامع قفل را گویند (استاد ے) امان دزد مالش بجدی رسید ٭ که منسوخ شد رسم بند وکلید ٭ (حکیم اسدی ے) یکی بند زجا نم آمد پدید ٭ که دارد بدانکه بی بن کلید ٭ خان آرزو در سراج ذکر این کرده مؤلف عرض می کند که مجاز معنی اول است که از قفل ہم در و صنادیق وامثال آن بند می شود (اردو) قفل ـ مذکر ـ تالا ـ جندرا ـ قلف ـ مغلاق ـ فراج

(۶) بند بر وزن چند بقول برہان و سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و فدائی بمعنی مکر و حیله و زرق و سالوسی (صاحب گلشن ے) ہمه افسانه و افسون بنداست ٭ بجان خواجه کاینها ریشخند است ٭ (فردوسی ے) نهادم ترا نام دستان زند ٭ که با تو پدر کرد دستان و بند ٭ (استاد رودکی ے) ہمه به تنبل و بنداست بازی گشتن ٭ شرنگ نوش آمیغ است روی زراندود ٭ و خان آرزو در سراج ہم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که این ہم مجاز معنی اوّل است که انسان گرفتار و متقیّد می شود از مکر و حیلهٔ کسی (اردو) مکر بقول آصفیه عربی۔ اسم مذکر۔ دھوکا۔ فریب دغا (اسیر ے) اہل دین کی اور خصلت طرز دنیا اور ہے ٭ مکر ان شیروں سے کب ہو سکتا ہے روباہ کا ٭

(۷) بند بر وزن چند بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع بمعنی عہد و پیمان و شرط را گویند (حکیم فردوسی ے) ز بس بند و سوگند و ایمان تو ٭ ہمی نگذرم من ز پیمان تو ٭ و خان آرزو در سراج ہم ذکر این کرده مؤلف عرض میکند که عہد و پیمان ہم بسته می شود این ہم مجاز معنی اوّل است (اردو) عہد بقول آصفیه (عربی) اسم مذکر۔ قول۔ قرار۔ پیمان۔

(۸) بند بر وزن چند بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع بمعنی غم و غصه و محنت باشد (حکیم فردوسی ے) بباید چنین تا لب ہیرمند ٭ ہمه لب پر از باد دل پر ز بند ٭ خان آرزو در سراج گوید که غالب که این مجاز باشد چه غم و غصه موجب گرفتگی دل است مؤلف عرض کند که با خان آرزو اتفاق داریم (اردو) غصه بقول آصفیه۔ عربی۔ مذکر۔ دیکھو ارد۔ غم بقوله۔ عربی مذکر۔ اندوه۔ رنج۔ محنت بقوله۔ عربی۔ مؤنث۔ رنج۔ دکھ۔ زحمت۔ تکلیف۔ مشقت۔

(۹) بند بر وزن چند بقول برہان و سروری و جہانگیری و ناصری و جامع و سراج بمعنی عقده و گره

(سیف اسفرنگی ے) ای قلت بند روزگار گشادہ ٭ رای ترا دست اختیار گشادہ ٭ صاحب فدائی بندِ نی را متعلق بہ ہمین معنی می کند مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی اوّل است کہ تعلق دارد بابستن (اردو) عقد بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ گرہ۔ گانٹھ۔ بندھن۔ آپ ہی نے بند کے دوسرے معنون پر اس کا ذکر فرمایا ہے۔

(۱۰) بند بروزن چند بقول برہان وجہانگیری وناصری وجامع وسراج بمعنی حبس (شیخ سعدی ے) چو یکبار گفتی و نشنید پند ٭ بدہ گوشمالش بزندان وبند ٭ مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی اوّل است ومن وجہٍ بامعنی سوم ہم تعلق دارد (اردو) قید بقول آصفیہ (عربی) مذکر۔ بند حبس۔ آپ ہی نے بند کے چھٹے معنون پر اس کا ذکر فرمایا ہے۔

(۱۱) بند بروزن چند بقول برہان وسروری وجہانگیری ورشیدی وناصری وجامع وفدائی سدّی کہ در پیش آب بندند (مولوی معنوی ے) کو در بستہ کند منع زہفتاد بلا ٭ چون کہ این سیل بلا آمد واز بند گذشت ٭ (خواجہ آصفی ے) چنین کز بند ہستی آستین بر چشم می گیریم ٭ بر دیل فنا این بند را تا چشم بکشاییم ٭ وخان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ اینہم مجاز معنی اوّل است کہ آب را می بندد (اردو) بند بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر روک بشتہ مینڈ

(۱۲) بند بروزن چند بقول برہان وجہانگیری وناصری وجامع بمعنی خیال ومقام است مثل آنکہ گویند فلان در بند آزار فلان است یا در بند سفر یعنی در خیال آزار فلان و در مقام سفر صاحب سروری گوید کہ بمعنی محبت وخیال باشد (حافظ شیراز ے) حافظ وظیفۂ تو دعا گفتن است وبس ٭ در بند آن مباش کہ نشنید یا شنید ٭ (خواجۂ آصفی ے) نجات خود نخواہم آصفی تا یار می خواہد ٭

اسیر بندم و اغیار در بند تماشایم ۱۲ وخان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ این ہم متعلق بہ معنی اوّل است (اردو) خیال۔ بقول آصفیہ عربی۔ مذکر۔ تصوّر۔

(۱۳) بند بروزن چند بقول برہان وجہانگیری وناصری وجامع بمعنی کمربند و میان بند (ضیاء الدین فارسی ؎) زکلک و دست تو در دست ملک و دین محیست ۱۲ جگر شگاف چو تیغ و گہر نگار چو بند ۱۲ خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی دوال است مثل کمربند و بند شمشیر و سپر مؤلف عرض کند کہ مقصودش جز این نباشد کہ آنچہ بعض محققین بر معنی نوزدہم این را مخلوط کردہ اند درست نباشد و ما با خان آرزو اتفاق داریم و این ہم متعلق بہ معنی اوّل است کہ کمر ہم بستہ می شود از کمربند (اردو) کمربند۔ مذکر۔ دیکھو بر وفہ کے دوسرے معنے۔

(۱۴) بند بروزن چند بقول برہان و سروری وجہانگیری وناصری وجامع ریسمان وطناب را گویند (مولوی معنوی ؎) باز فرو ریخت عشق از در و دیوار من ۱۲ باز بدرید بند اشترکین دار من ۱۲ صاحب رشیدی بند اسپ و استر را داخل ہمین معنی کردہ۔ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی اوّل است (اردو) رسّی۔ مؤنث۔ صاحب آصفیہ نے بند کے پانچوین معنوں پر بندھن کا ذکر کیا ہے۔

(۱۵) بند بروزن چند بقول برہان وجہانگیری ورشیدی وناصری وجامع بمعنی بند ترجیع و ترکیب و آن بیتی باشد کہ شعرا بعد از چند بیت بر ردیف و قافیۂ دیگر بیاورند۔ صاحب سروری ہم ذکر این کردہ (محسن تاثیر ؎) دل من بند ترجیع محبت می تواند شد ۱۲ کہ چندین جا لیش از پا در گلیہا منتظر دارم ۱۲ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی اوّل است (اردو)

بند بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مذکر وہ چند اشعار جن کے بعد ایک گرہ لگائی جاے جیسے مخمّس کا بند مسدس کا بند

(۱۶) بند بروزن چند بقول برہان و جہانگیری و جامع رہن وگرو را گویند۔ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی اوّل و من وجہٍ متعلق بامعنی نہم کہ گذشت (اردو) رہن بقول آصفیہ۔ عربی۔ مذکر۔ گرو۔ بندھک۔ گروی۔

(۱۷) بند بروزن چند بقول برہان و سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و فدائی حیلہ و فن کشتی گیری را نامند (گلستان سعدی) یکی در صنعت کشتی گرفتن بر سرآمدہ بود چنانچہ درین علم سیصد و شصت بند فاخرہ داشتی ،، (سراج الدین راجی در صفت پہلوان کشتی گیری ے) ازان پیر اوفتادہ بس جوانان ٭ بہ بند بند ہایش پہلوانان ٭ (فردوسی ے) نہادم ترا نام دستان زند ٭ کہ باتو پدر کرد دستان و بند ٭ بہار گوید کہ فند بفا مبدّل این است۔ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی اوّل است (اردو) بند بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مذکر۔ داؤ۔ پیچ۔

(۱۸) بند بروزن چند بقول برہان و سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج جفت گاوی را گویند کہ بجہتہ زراعت کردن و گردون وارابہ راندن باہم بدارند (ناصری ے) زمینی گرت ہست یک بند گاو ٭ زمین را بدہ بہر رزقت بکاو ٭ مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی اوّل است (اردو) بیلون کی جوڑی۔ مؤنث۔

(۱۹) بند بروزن چند بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری طومار کاغذ باشد و ہر دہ دستہ از کاغذ را نیز یک بندمی گویند (ناصری ے) بند طومار بر آمودہ بلولو دادی ٭ بچو من بندہ کہ نشناختہ لولو ز خزف ٭ صاحب جامع فرماید کہ درین روزہا ہر بیست دستہ کاغذ را گویند۔ خان آرزو در سراج

با برہان متفق مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی اول است (اردو) کاغذ کی ریم جس مین ۲۰ دستے ہوتے ہین

(۲۰) بند بر وزن چند بقول برہان وجہانگیری وجامع بمعنی پس گرفتن آنچہ غنیم بردہ باشد وآنچہ از غنیم در دار الحرب گیرند۔ خان آرزو در سراج بذکر این گوید کہ این خود حقیقت ظاہر می شود مؤلف عرض کند کہ بلی این را تعلق مجاز با معنی اول نباشد بلکہ اسم جامد فارسی زبان می نماید (اردو) لوٹ کا وہ مال جو دشمن سے واپس لین۔ مذکر۔

(۲۱) بند بر وزن چند بقول برہان وجہانگیری ورشیدی وناصری وجامع جمیع بندہا را گویند ہمچو بند کارد وبند شمشیر وبند چاقو وبند قبا وبند تنبان وامثال آن (امیر خسرو ؒ) زنہار کہ آن بند قبا چست مبندید ٭ کز نازکیش بخیہ بر اندام برآید ٭٭ (محسن تاثیر ؒ) فسون شیوۂ قطع تعلق کرد تسخیرم ٭ اسیر جوہر مردانگی چون بند شمشیرم ٭٭ (واله ؒ) ہمت مردانہ خواہد دعوی مردانگی ٭ بند شمشیر زر از سنگ است تیغ کوہ را ٭٭ مؤلف عرض کند کہ از بند شمشیر وبند کارد کمر بند مراد نیست کہ بدان شمشیر وچاقو را متعلق کنند کہ ذکرش بمعنی سیزدہم گذشت بلکہ بندی کہ با شمشیر ونیامم وچاقو ونیامش متعلق باشد واین معنی ہم مجاز معنی اول است (اردو) بند بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مذکر۔ تنی۔ وہ ڈورا یا پتلا سلا ہوا فیتہ جس سے انگرکھا وغیرہ باندھتے ہین (۲) وہ ڈوری جس کا تعلق تلوار یا چھری کے میان کے ساتھہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے تلوار یا چھری میان سے خود بخود باہر نہین ہوتی۔ مؤنث۔ مؤلف)

(۲۲) بند بر وزن چند بقول برہان وسروری وجامع نام ولایتیست۔ خان آرزو در سراج گوید کہ نام شہری گفتہ اند ولیکن مشہور (دربند) است وآن نام مخصوص بشہری نیست مؤلف عرض کند کہ اگر (دربند) نام شہری باشد لازم نمی آید کہ بند نام ولایتی نباشد قول سروری وجامع کہ صاحبان

زبانند برای تحقیق فارسی زبان اعتبار را شاید خان آرزو منصب آن ندارد که باوجود ہندنژادی
از جغرافیای قدیم عجم که بدست ماںیست خلاف شان حرف زند (اردو) ایک ولایت کا نام بند تھا
جو فارس مین واقع تھی افسوس ہے کہ محققین فارسی نے اسکی تعریف مجمل پر اکتفا کی۔ مؤنث۔

(۲۳) بند بروزن چند بقول برہان و سروری و جامع بمعنی طمع و توقع۔ خان آرزو در سراج
گوید که غالب که اینہم مجاز باشد که راجع بمعنی خیال است مؤلف عرض کند که اتفاق داریم باخان آرزو
(اردو) طمع بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ حرص۔ لالچ۔

(۲۴) بند بروزن چند بقول برہان غلیواج باشد و آن پرنده ایست معروف صاحب جامع گوید که
مرغ زغن و غلیواژ را نام است۔ خان آرزو در سراج گوید که صحیح بدین معنی بہ بای فارسی است
چنانکه رشیدی گفته مؤلف عرض کند که این اسم جامد فارسی زبان می نماید و بامعنی اول ہیچ تعلق
مجاز ندارد و اگر پند بہ بای فارسی بہمین معنی باشد لازم نمی آید که این را مبدل آن یا آن را مبدل
این نگوئیم قول صاحب جامع که محقق اہل زبانست معتبر تر از خان آرزوست بالجمله این را مبدل
پند دانیم که بای فارسی بموحده بدل می شود چنانکه تپ و تب (اردو) دیکھو پند۔

(۲۵) بند بروزن چند بقول سروری بمعنی فاعل و امر بستن (علی فرقدی ے) چند باشی بکینہ دشمن
بند کو دل دشمن بہ بند احسان بند کو صاحب ناصری می فرماید که بمعنی بندنده ہم چنانکه نقشبند۔ خان آرزو
در سراج می فرماید که امر از بستن و بمعنی بسته شده نیز مثل پابند و دلبند مؤلف عرض کند که در امر حاضر
بودن این شکی نیست ولیکن با مصدر بستن ہیچ تعلق ندارد بلکه امر حاضر مصدر بندیدن است و برای
مصدر بستن امرش بس باشد ولیکن فارسیان استعمالش ترک کرده اند و امر بندیدن ہم زبان دارند

وآنچہ بعض محققین این را بمعنی فاعل ومفعول می دانند سکندری خوردہ اند وامثال شان اسم فاعل و مفعول ترکیبی است کہ آن را مجرد با لفظ بند ہیچ تعلق نیست ومعنی فاعلی ومفعولی بدون ترکیب اسمی با امر حاضر پیدا نمی شود (اردو) بندیدن کے تمام معنون کا امر حاضر۔

(۲۶) بند بروزن چند بمعنی زمین وآبادی ہم آمدہ چنانکہ در ملحقات این (بنداب) می آید وبدین معنی این را اسم جامد دانیم وعجبی نیست کہ معنی (بست ودوم) مجاز این باشد (اردو) زمین۔ آبادی۔ مؤنث

(۵۵۹)

(۵۶۰)

بند آہن استعمال۔ زنجیر آہنی را گویند متعلق بہ معنی سوم بند کہ بجایش گذشت (انوری ؎) گز دست وی چو دشمن دستور مدتیست ٭ گز پای تا بسر ہمہ در بند آہن است ٭ (اردو) آہنی زنجیر۔ مؤنث

بنداب استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح (۱) بمعنی جزیرہ و (۲) بمعنی بند ومفصل مؤلف عرض کند کہ معنی اول متعلق است بہ معنی بست وششم بند کہ بجایش گذشت واصل این (بند آب) بود بمعنی زمینی کہ از آب بر آمد یا آبادئی کہ میان آب است (مرکب اضافی) ولیکن بکثرت استعمال ممدودہ بدل شد بمقصورہ ومعنی دوم ہیچ ونتیجۂ بی غوری محقق ہند نژاد است مطلق بند بر معنی و دش بمعنی مفصل گذشت واین معنی را با (بنداب) ہیچ تعلق نیست بدون سند استعمال اعتبار را نشاید معاصرین عجم بر زبان ندارند ومحققین فارسی زبان ہم ازین ساکت (اردو) (۱) جزیرہ۔ مذکر دیکھو ارو جینا کے دوسرے معنے۔ (۲) دیکھو بند کے دوسرے معنے۔

بند اجل استعمال۔ مرکب اضافی است بہ اضافت تشبیہی یعنی فارسیان اجل را بہ بند تشبیہہ دادند وبند در ینجا بمعنی زنجیر باشد کہ بر معنی سومش گذشت (انوری ؎) تا بستۂ بند اجل خویش نگردیم ٭ از بند غم عشق تو آزاد مبادیم ٭ (اردو) اجل کو بند اجل اضافی ترکیب سے کہہ سکتے ہین۔ مذکر۔

بنداد بقول برہان بضم اول (۱) بروزن ومعنی

بنیاد (۲) پشتیبان و اصل ہر چند صاحب ناصری بذکر معنی بالا
گوید که این با بنلاد ہم گویند که می آید صاحب جامع متفق با
برہان۔ صاحب مؤید بذکر معنی بالا فرماید که قیل بن دیوار
خان آرزو در سراج بذکر معنی دوم متذکرہ بالا می فرماید
که این اصلی ندارد ولیکن بنلاد بلام بدین معنی می آید
مؤلف عرض کند که بیچارہ خان آرزو از موضوع
بے خبر است و نمی داند که بنیاد اصل است و بنداد و بنلاد
ہر دو مبدلش که تحتانی به دال مہملہ و لام بدل می شود
چنانکه رو بینگ و رودنگ و نای و نال و معنی دوم
مجاز آن و بر اعتماد صاحبان ناصری و جامع که ہر دو
اہل زبانند بہر دو معنی اسم جامد فارسی زبان دانیم
(اردو) (۱) بنیاد۔ مؤنث۔ دیکھو اساس (۲) پشتیبان
مذکر دیکھو اندخسوارہ۔

بندار بقول برہان (۱) بالضم کیسہ دار و خانہ دار
و صاحب تجمل و مکنت (ناصر خسرو ع) بر سر گنجیکه
یزدان در دل احمد نہاد ؛ جز علی گنجور نی و جز علی
بندار نیست ؛ صاحبان سروری و جہانگیری و مؤید
ہم ذکر این کردہ اند صاحب رشیدی گوید که بندار
مراد است سو آراستہ فرماید که (۲) گنجور و خزانچی
را گویند چه او اصول خانه داری را می فطت
کند۔ صاحب ناصری می فرماید که صاحب مکنت
و مایه را نام است که کیسہ دار و خانه داری باشد
و در حقیقت بنه دار بودہ و (۳) بمعنی بزرگ مانند
سردار ہم (سنائی ع) در بن چاہ دان سر سرہنگ
و بر سردار بین تن بندار ؛ و فرماید که (۴) نام شاعری
که نامش خواجه کمال الدین مداح صاحب ابن عباد
مجد الدوله که بزبان پارسی و عربی و دیلمی شعر می گفت
(ظہیر الدین فاریابی ع) شعر بندار که گنجی بحقیقت
آنست ؛ که حقیقت چه ببینی بود آن پنداری کو
در نہان خانہ طبعم به تماشا بنگر ؛ تا ز ہر زادیہ
عرض دہم بنداری ؛ و فرماید که (۵) بمعنی کاروان
سرای تجار ہم که فندق گویند و بندار را معرب
کردہ اند۔ صاحب جامع بذکر معنی اول و چہارم
می فرماید که (۶) بمعنی گران فروش ہم و صاحب برہان

بدین معنی ہم زبانش ۔ صاحب بحر ذکر معنی اول و دوم
و ششم کرد ۔ خان آرزو در سراج می طراز د کہ اصل
بمعنی صاحب رخت است و بمجاز بمعنی صاحب مکنت
و تجمل و مذکر معنی چہارم گوید کہ قوسی بمعنی (۷) جمعی کہ
بہم نگہدارند نوشتہ زلہ بردارش بہار بر معنی اول
و دوم قانع (ظہوری سلہ) بکفش بحر و ابر نازید بند گر
این سر آمد شد آن دگر بندار ہا صاحب ہفت بکر
معنی اول و ششم اینقدر اضافہ کند کہ (۸) ارزان
فروش را ہم گویند و صاحب برہان ہم زبانش مؤلف
عرض کند کہ بنہ بقول برہان بضم اول و فتح ثانی
اسباب و رخوت خانہ و املاک و دکان و خانہ و
مکان را گویند پس ہتر کیبش در اسم فاعل ترکیبی ہای
آخرش حذف شد و معنی لفظی این مطلقا صاحب غنا
و تجمل و مکنت و قابض دولت و معنی دوم و سوم
مجاز آن و بمعنی چہارم تخلص باشد نہ نام و معنی پنجم
را ہم تسلیم کنیم کہ کاروان سرای تجار ہم رخوت و
اسباب دارد و معنی ششم و ہشتم متعلق بہ معنی دوم
کہ ہر دو صفت گنجور است کہ در تجارت ارزان ہم بفروش
می دہد و گران ہم و معنی ہفتم خلاف قیاس کہ جمعی را بدین
نام موسوم کردن متقاضی سند استعمال است و قول
خان آرزو بحوالہ قوسی بدون مشاہدہ سند تسلیم نمی کنیم
قیاس غالب آنست کہ جماعت بندار را در کتابی مشاہدہ
کردہ باشد و بدون غور و تعمق معنی ہفتم را قائم کرد
(اردو) (۱) مالدار ۔ صاحب مکنت ۔ دولتمند (۲)
خزانہ دار ۔ خزانچی ۔ مذکر (۳) بزرگ ۔ سردار (۴)
ایک شاعر عجم کا تخلص بندار تھا جو کمال الدین سے موسوم
تھا (۵) تاجرون کا کاروان سرا یعنے تجارت کا مقام
مذکر ۔ (۶) گران فروش ۔ مہنگا بیچنے والا (۷) مالدارون
کی ایک جماعت ۔ مؤنث (۸) ارزان فروش سستا بیچنے والا

بندار ریاب | اصطلاح ۔ بقول بہار باضافت ۔ نوعی
از شکنجہ کہ سہنگان کنند و آنچنان بود کہ ریسمانی
بر ہر دو بند پای کسی بستہ سر ریسمان را از جای بلند
فرو می ہلند بعد ازانکہ از شاخ یا چوبی گزرانیدہ باشند
ہمان سر ریسمان را بدست ای شخص می دہند و این

مرد معلق در میان آسمان و زمین اگر سر ریسمان را
رہا می کند سرش بر زمین میخورد و اگر از دست نگاہ
میدارد از نگاہداشتن آن عاجز و بیتاب می شود
و باین طریق مضحکہ بر پا می کنند (ابوالبرکات منیر ع)
بفرماید فلک را بند ارباب ہٗ صاحبان انند بحر نقل نگارش
مؤلف عرض کند کہ بہار تعریفی کردہ است از سند
ابوالبرکات صراحتاً پیدا نیست و محققین اہل زبان این
اصطلاح را ترک کردہ اند و معاصرین عجم بر زبان ندارند
اگرچہ بند درینجا بمعنی رسن است کہ بجایش گذشت و لیکن
معنی این اصطلاح قابل نظر است و ما از تحقیق مزید قاصریم
(اردو) فارسیون نے (بند ارباب) اُس رسّی کو کہا ہے
جو مسخرے کسی شخص کے دونون پاؤن مین باندھ کر کسی
شاخ درخت یا پاٹ پر اُلٹا لٹکا دیتے ہین اور اُسی
رسّی کے سرے کو اُسی بیچارے کے ہاتھ مین دیدیتے
ہین وہ عجب مصیبت مین رہتا ہے اگر اُس سرے کو
چھوڑ دیتا ہے تو اُس کا سر زمین پر گرتا ہے اور تھامے
رہتا ہے تو اُلٹا لٹکنے کی آفت مین مبتلا رہتا ہے۔

بند از دہان کیسہ گشودن مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر صرف کردن زر مؤلف عرض کند کہ
عادت است کہ بند کیسہ ہمانوقت می کشایند کہ ضرورت
اخذ و صرف پول باشد از ہمین عادت این مصدر اصطلاحی
بر سبیل کنایہ قائم شد و موافق قیاس است (اردو)
روپیہ خرچ کرنا۔ دکن مین کہتے ہین تھیلیون کا منہ کھولنا
یعنی خوب صرف کرنا۔ اور بیدریغ عطا کرنا۔

بند افتادن بر زبان استعمال۔ بمعنی افتادن
قفل بر زبان و یارای سخن نماندن است۔ صاحب
آصفی ذکر (بند افتادن) کردہ از معنی ساکت
و سندی کہ از عجز می تبریزی پیش کردہ است اون
ہمین یک مصدر ریدا است کہ قائمش کردہ ایم (اس
فہ کایت از تو جفا جو حبیبان تو انم کرد ہم کہ گریہ دل گذری
بند بر زبان افتد ہم مخفی مبادکہ بند بمعنی قفل بمعنی گذشت
(اردو) زبان پر قفل پڑ جانا۔ بات نہ کر سکنا۔

بنداق بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح نوعی از کلاہی است کہ آن را قلندران و درویشان

برسر نہند مؤلف عرض کند کہ وضع لغت ترکی را ماند ولیکن محققین ترکی زبان ازین ساکت و دیگر محققین فارسی زبان ہم این را ترک کردہ اند و معاصرین عجم ہم ازین بیخبر مشتاق سند استعمال می باشیم و اگر بدست آید توانیم این را اسم جامد فارسی زبان گوئیم (اردو) قلندروں کی ایک ٹوپی جسکو فارسی میں بنداق کہا ہے۔ مؤنث ۔

بُن دامان اصطلاح ۔ بقول ملحقات برہان (۱) کنایہ از اسفل دامان و (۲) زمین ۔ بہار ہم ذکر این کردہ (سنائی ۵) ای سنائی جہد کن تا بہر سلطان ضمیر ٭ از گریبان تاج سازی وز بن دامان سریر ٭ صاحبان بحر و مؤید وانند ہم این را آوردہ اند و صاحب ہفت بر معنی اوّل قانع مؤلف عرض کند کہ بالضم باشد ۔ مرکب اضافی و موافق قیاس (اردو) (۱) دامان کی کور ۔ مؤنث ۔ دامان کا کنارہ ۔ مذکر (۲) زمین ۔ مؤنث ۔

بن دامان شبستان کردن مصدر اصطلاحی بالضم بقول ملحقات برہان یعنی (۱) زمین را خوابگاہ خود ساختن و (۲) بمراقبہ رفتن صاحب ہفت ہم ذکر این کردہ و صاحب مؤید امر حاضر این را بہر دو معنی آوردہ (خاقانی ۵) بن دامان شبستان کن بشرط آنکہ ہر روزی ٭ بساطی سازی از رخسار و جاروبی زہر مژگانش ٭ شارح خاقانی درین شعر (بن دامان شبستان کردن) را بمعنی دوم گرفتہ و ذوق این را متعلق بمعنی اوّل می کند فتامّل مؤلف عرض کند کہ (بن دامان) بمعنی زمین گذشت پس معنی اوّل موافق قیاس است و معنی دوم البتہ موافق قیاس نیست و بدون مشاہدہ سند دیگر تسلیمش نکنیم کہ محققین اہل زبان اعنی سروری و جامع و ناصری ازین ساکت اند و معاصرین عجم بر زبان ندارند با وجود این اگر موافق قیاس می بود عیبی نبود (اردو) (۱) زمین پر سونا ۔ زمین کو اپنا بچھونا بنانا (۲) مراقبہ کرنا ۔ گردن جھکا کر حضوری دل سے خدا کا دھیان کرنا

صاحب آصفیہ نے صرف مراتبہ کا ذکر کیا ہے و مصنف ترک

بند امیر اصطلاح ۔ بقول برہان بندیست در حوالی
شیراز کہ در زمان عضد الدولہ دیلمی امیر نام شخصی
بامرِ او ساخت و بعضی گویند مرد مسافری بود امیر نام
بارادہ خود این بند را بست صاحب سروری بذکر
این عہد عضد الدولہ را تسلیم می کند و بنای این را
منسوب بہ مسافر امیر نام می فرماید صاحب رشیدی باتفاق
این قدر اضافہ کند کہ مصارف این را عضد الدولہ
ادا کرد صاحب ناصری می فرماید کہ در فارس بندیست
معروف کہ بر رود عظیم بستہ است و این را از بناہای
امیر عضد الدولہ خیال می کنند خان آرزو در سراج
بحوالہ ابراہیمی و قوسی گوید کہ آن بندیست در اکناف
مرو دشت کہ بر رود کر بستہ و بانی این بند امیر عضد الدولہ
دیلمی است **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی و از
امیر اشارہ بسوی امیر عضد الدولہ و از بند ۔ بند
آب مراد است کہ برای بلندی سطح آب در رودہای
کلان و کم قوت می بندند تا بوسیلۂ آن ذریعۂ نہر آب
بزمین مزروعہ بلند برسد کہ آن را در ہندوستان
انی کٹ گویند (**اردو**) (بند امیر) فارسی مین
ایک انی کٹ کا نام ہے جو ایک بڑی ندی مین
امیر عضد الدولہ کے عہد مین قائم ہوا ہے ۔ تذکرہ
صاحب آصفیہ اور امیر نے انی کٹ کا ذکر نہین
کیا دکن مین انی کٹ اُس کٹہ اور بند کا نام ہے
جو بڑی ندیون مین جن کی روانی آب مین زیادہ
زور نہو اس غرض سے بناتے ہین کہ پانی کی سطح
اُس کے ذریعہ سے بلند ہو اور بلند زمینات کی
کاشتکاری مین بذریعۂ نہر آب پاشی ہوسکے ۔

بندِ انگشت استعمال ۔ بقول صاحب روزنامہ
بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گرہ انگشت
را گویند **مؤلف** عرض کند کہ درینجا لفظ بند
بمعنی دوم اوست کہ بجایش گذشت و بہار عجم
ذکر این بذیل بند کردہ مرکب اضافی است
و بس (**اردو**) بند انگشت اردو مین بھی بہتر کیسی
فارسی کہہ سکتے ہین ۔ پور بقول آصفیہ ہندی

اسم مؤنث۔ بند انگشت۔ انگلی کا جوڑ۔ انگل۔

بند باز اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفر نامۂ ناصر الدین شاہ قاچار و بقول بول چال بحوالۂ معاصرین عجم بازیگر و رسن باز را گویند **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و بند بمعنی رسن بر معنی چہارم ہش گذشت موافق قیاس است (اردو) نٹ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر بازیگر۔ رسن باز۔ دار باز۔ قلا باز وہ لوگ جو ڈھول بجا کر بانس اور رسی پر چڑھ کر تماشا کرتے ہین دکن مین گانزوری بھی کہتے ہین۔

بند باز کردن استعمال بقول بہار وانند مقابل بند بستن یعنی کشادن بند (صائب ؎)

مارا از شب وصل چہ حاصل کہ تو از ناز ٭ تا باز کنی بند قبا صبح دمید است ٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و بند ہمین معنی بر معنی بست و یکم ش گذشت (اردو) بند کھولنا۔

بند بازی اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفر نامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بازی کردن بر رسن صاحب روز نامہ ہم ذکر این کردہ گوید کہ رقصیدن بر رسن صاحب ملحقات برہان می فرماید کہ ریسمان بازی را گویند صاحبان بحر و ہفت و مؤید و بہار ہم بانش **مؤلف** عرض می کند کہ قلب اضافت بازی بند و بند بمعنی رسن بر معنی چہارم ہش گذشت و این بمعنی حاصل بالمصدر باشد (اردو) نٹ کا تماشا بقول آصفیہ (اردو) اسم مذکر۔ وہ تماشا جو نٹ لوگ کرتے ہین۔

بند برابرو نہادن مصدر اصطلاحی بقول بہار کنایہ از بید ماغ شدن است (صائب ؎)

جوہر بیگانۂ این تیغ را در کار نیست ٭ بندی ابن چین جبین ہر لحظہ بر ابرو منہ ٭ صاحب بحر ہم بانش **مؤلف** عرض کند کہ بند درینجا متعلق بمعنی نہم اوست یعنی گرہ و این کنایہ باشد از ناخوش شدن کہ گرہ در ابرو در عالم ناخوشی می آید (اردو) ابرو مین گرہ ڈالنا۔ ناخوش ہونا۔

بند بر بند — استعمال۔ بقول انند بمعنی پیہم و بحوالۂ
بہار گوید کہ این از اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ
مؤلف عرض کند کہ این مخصوص برای چیزی باشد
کہ تعلق دارد با بند مثلاً گویند ؎ بند بر بند قبا
دوختیم یعنی پیہم قبا دوختیم ؎ و نمی توان گفت کہ
بند بر بند این کار کردیم یعنی پیہم این کار کردیم۔
محقق ہند نژاد نزاکت استعمال نفہمید تا صراحت
این نکرد **(اردو)** پے در پے۔ پیاپے۔ کہہ سکتے
ہین۔ لگاتار۔ دیکھو بلافاصلہ۔

بند بر پا نہادن — استعمال۔ یعنی زنجیر بر پای
نہادن و مقید کردن است کہ بند بمعنی زنجیر بمعنی سوم ش
گذشت (ظہوری ؎) بکمند نگاہ آہو چشم ؛ بند بر
پای دل نہاد و گذاشت ؛ (ولہ ؎) با امیدی
کہ شاید وصل را بندی نہم بر پا ؛ ز اشک آرزو بر
چہرہ ام زنجیر می غلطد ؛ (ولہ ؎) امید وصل
جانان بندی نہادہ بر پا ؛ ای وای گر نبودی فکر
محال مردم ؛ **(اردو)** پاؤن مین زنجیر ڈالنا۔ قید کرنا

(۳۵۲)

بند بر خاستن از چیزی — مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر و بہار کنایہ از دور شدن بند از چیز
(صائب ؎) روز و شب چون خوشیان دارم
بزیر تیغ جای ؛ تا مرا بند خموشی از زبان برخاست
؛ **مؤلف** عرض کند کہ بند درینجا بمعنی پنجم اوست
کہ بجایش گذشت و از سند صائب برخاستن
بند از زبان بمعنی دور شدن قفل از زبان
و موقع گفتگو حاصل شدن پیداست **(اردو)**
قفل کا کسی چیز سے دور ہونا۔ زبان سے قفل
دور ہونا۔ گویائی کی طاقت حاصل ہونا۔

بند بر داشتن از چیزی — مصدر اصطلاحی
بقول آصفی دور کردن بند از چیزی **مؤلف**
عرض کند کہ متعلق بمعنی پنجم بند است کہ بجایش گذشت
کنایہ از دور کردن قفل از چیزی (رفیع قزوینی
؎) از زبانم قامت او بند بر دارد کہ لال ؛
در قیامت عاجز از تقریر نتواند شدن ؛ و دور کردن
زنجیر از چیزی متعلق بمعنی سوم بند (نظامی ؎) ہمان

چارہ دید آن خرد مند شاہ ٭ کہ بر دارد آن بند
از بندگاہ ٭ (ظہوری ے) دلش جمعیت از
دل بند بر داشت ٭ کہ زلفش از گرہ ہا کوچہ بند
است ٭ مخفی مباد کہ از سند رفیع بند برداشتن
از زبان بمعنی قوت گویائی دادن پیداست واز
سند نظامی بر داشتن بند از بندگاہ بمعنی دور
کردن زنجیر از دست و پا و ہمچنین بر داشتن
بند از دل بمعنی دل را بی قید گردانیدن و
آزادی بخشیدن (اردو) کسی چیز سے قفل
نکالدینا جیسے زبان سے قفل نکالدینا۔ گویائی
کی قوت عطا کرنا کسی چیز سے زنجیر نکالدینا جیسے
ہاتھ پاؤن اور دل سے زنجیر دور کرنا۔ رہائی
بخشنا۔ قید سے نجات دینا۔

بند بریدن مصدر اصطلاحی۔ دور کردن
شدن بند باشد و بس (ظہوری ے) انکہ کمند
رسائیست در شکار گہش ٭ ہیچ تیغ نبریدہ ہیچ
بند آنجا ٭ (اردو) بند دور کرنا۔ دور ہونا

بند بستن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ را
توقع کردن و فرماید کہ ملی مجد الدین علی قوسی سند بمعنی
توقع نوشتہ (سلیم در ہجو طماعی ے) گر بہ پیراہن وقبا
رفتہ ٭ بستہ بندی بہر کجا رفتہ ٭ (مخلص کاشی ے)
ز خود نیست این چاشنی نیشکر را ٭ دران لب
کہ بستہ است بندی ٭ (سالک قزوینی ے) خر
فریب چاک گریبان نمی خورند ٭ تا چند بر قبای
بند بستنست ٭ (لمؤلفہ ے) دل ز زلفش مشک
دارد ہوس ٭ این پریشان بند بر بوستہ است
(میر نجات ے) سر سودای جانان نیست دل را از
پریشانی ٭ مگر با صد فسون بند د بآن زلف دوتا بند
٭ و فرماید کہ (۲) پیوند کردن نیز (طالب آملی
اسپ ے) سم سختش ز قید نعل رستہ ٭
کاسہ ہایش بند بستہ ٭ صاحب بحر عجم بانش بہار
گوید کہ (۳) مقابل بند کشادن است و (۴) بہ مکر
و فریب چیزی از کسی گرفتن و (۵) بقرض دوام
ستدن و (۶) ستدن چیزی با برام از کسی و (۷)

پیوند کردن موی شیشه و چینی و امثال آن و بسند
این همان سند طالب آملی پیش می کند که بر معنی دوم
گذشت و ذکر معنی اول هم کرده **مؤلف** عرض
کند که بند بمعنی طمع و توقع بر معنی بست و سوم‌ش
گذشت پس معنی اول متعلّق بدان باشد و معنی دوم
متعلّق بمعنی چهارم بند است که تنکهٔ آهنی باشد برای
استحکام ـ وارسته سکندری خورد که معنی دوم از
کلام طالب آملی پیدا کرد شاعر گوید که سم اسپش
را ضرورت نعل بندی نباشد و کاسه های سم او
بند بسته نیست یعنی ضرورت تنکه های آهنی برای
استحکام ندارد و معنی سوم بیان کردهٔ بهار متعلّق
بمعنی بست و یکم بند است و معنی چهارم بیان کردهٔ ش
درست نیست که بند بستن بمعنی مکر و فریب کردن با
کسی است نه چیزی از فریب گرفتن ـ این متعلّق بمعنی
ششم لفظ بند است و معنی پنجم و ششم بیان کردهٔ بهار
بدون سند تسلیم نکنیم و مجرد بیانش اعتبار را نشاید از ش
بند بستن بمعنی عهد و پیمان کردن و رهن و گرو نمودن
متعلّق بمعنی هفتم و شانزدهم لفظ بند است بستن
بقرض و وام و ابرام نیامده و معنی هفتم بیان
کردهٔ بهار هم خبری می دهد از بی غوریش که کلام
طالب آملی را بسندش پیش کرد و حقیقت آن به تصفیهٔ
معنی دوم بیان کرده ایم (اردو) (۱) طمع
کرنا توقع کرنا (۲) استحکام کے لئے لوہے کی پٹیاں
قائم کرنا (۳) قبا وغیرہ کے بند باندھنا (۴) مکرو
فریب کرنا (۵) عہد و پیمان کرنا (۶) رہن کرنا
(۷) دیکھو معنی دوم ـ

بند بلند اصطلاح ـ بقول بهار بمعنی بهیم و فربه
که از اهل زبان بتحقیق پیوسته **مؤلف** عرض کند
که سوقیان عجم با او بند بسته باشند اصلا بدین معنی
نیامده و قیاس هم نمی خواهد و هیچ معنی اصطلاحی غیر از
قیاس نباشد (بند بلند) مرکب توصیفی است بمعنی
سد آبی که بلند باشد متعلّق بمعنی یازدهم لفظ بند ـ
بدون سند استعمال این معنی را تسلیم نمی کنیم (اردو)
بلند پشته ـ مذکر ـ

بندبند اصطلاح - بمعنی هر یک مفصل (صائب ف) چون نی ز ناله نیست تهی بند بند ما * آه از نفس زیاد کشد دردمند ما * (اردو) ہر ایک جوڑ ۔ ہر ایک مفصل ۔

بندبودن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی مقید بودن است متعلق بمعنی دهم بند که گذشت - (فغانی شیرازی ف) تا چند با فسون جهان بند توان بود * مردیم درین کهنه سرا چند توان بود * (اردو) قید ہونا ۔ مقید ہونا ۔

بندپاره ساختن مصدر اصطلاحی شکستن بند و بند در ینجا بمعنی بست و بکمش که گذشت بهار ذکر این با مصدر کردن کرده از معنی ساکت (ملا قاسم مشهدی ف) تا شود آئینه جای صورت احوال او * پاره سازد بند برقع شوخی تمثال او * وسند دیگرش از کلام صائب است (ف) دیوانه بند پاره کرده است * از نازکی بدن قبایش * تو ما بجدیکه بر معنی شعر غور کرده ایم مقصود شاعر همین قدر دانیم که نظر بر نازکی بدن معشوق عاشق مفصل او قبا را پاره کرده است تا بر بدن نازکش گران نیفتد و معنی دیگر هم میتوان یعنی قبای یار از نازکی بدنش عاشق را دیوانه پاره بند کرده است که سراپای یار را از ننگش پاره بند قبا خیال می کند والآخر الطف من الاول پس مصدر ---

بندپاره کردن اصلا از کلام صائب پیدا نیست محقق با نام دستان طالب الليل است که از معنی اصطلاح هم سکوت دارند و اشعار سخن سنجان را بند آن می نگارد و سخن فهمی را بر حقیقت جویان می سپارد (اردو) (۱ و ۲) بند کو توڑنا ۔

بندپیمان استعمال - صاحب فرهنگ فدائی که از علمای معاصر عجم بود می فرماید که بمعنی شرط عهد است **مؤلف** عرض می کند که بند بمعنی شرط نیامده بلکه بر معنی هفتمش بمعنی عهد و پیمان گذشت پس (بند پیمان) و (بند عهد) بمعنی بستگی عهد باشد نه شرط عهد - فارسیان زبان خود را خوب می دانند ولیکن در تعریف

اصطلاح دائما سکندری می خورند مقصود محقق فاضل
غیر ازین نباشد کہ ذکرش کردہ ایم طرز تعریفش بغلط می اندازد
(اردو) پیمان بستن کا حاصل بالمصدر یعنی عہد۔

بند تراشیدن استعمال۔ مکر و حیلہ پیدا کردن است
متعلق بمعنی ششم بند۔ (ظہوری ؎) بند رشکی بتراشم
عبث ٭ غیر را آزادی باید گرفت ٭ (اردو)
مکر و حیلہ پیدا کرنا کرنا۔

بند توکّل اصطلاح۔ بقول وارستہ۔ مایۂ توکّل
(طغرا ؎) در بحر قناعت دُرِ شاہی خواہم ٭ مشت
درمے از لطف الٰہی خواہم ٭ ناشستی تن نیاید از فقر
بہ پیش ٭ پس بند توکّلی چو ماہی خواہم ٭ صاحبان
بحر و بہار ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ
مرکب اضافی است یعنی بندِ توکّل۔ توکّل باشد باضافت
تشبیہی و بند درینجا بمعنی سوم اوست کہ زنجیر است
و مراد ازان سلسلۂ توکّل کہ توکّل بواسطۂ آن جدا
نشود و وابستگی پیدا شود پس در معنی این سلسلۂ توکّل
بہتر از مایۂ توکّل باشد فتامّل (اردو) سلسلۂ توکّل
توکّل کا سلسلہ جس سے وابستگی توکّل مراد ہے۔ مذکر۔

بند جان اصطلاح۔ بقول بحر باضافت بمعنی
(۱) اسیر محبّت صاحب ہفت ہم بحوالۂ قنیہ این را
آوردہ و صاحب شمس گوید کہ بمعنی اسیر و محبّت
جان باشد صاحب مؤید مذکر معنی اوّل می فرماید
کہ (۲) عشق و محبّت است و (۳) خیال جان
ہم **مؤلف** عرض کند کہ حیف است کہ سند
استعمال پیش نشد تا تصفیہ معنی این می کردیم ظاہراً
مرکب اضافی است و بند درینجا بمعنی دہم اوست
یعنی حبس۔ پس حبس جان مجازاً بمعنی محبوس جان
و کنایہ از معنی اوّل توان گرفت و مطلق معنی اسیر ہم توان
چنانکہ صاحب شمس آوردہ و معنی دوم ازین مرکب
بہ ترکیب اضافی بہتر از معنی اوّل پیدا می شود یعنی
عشق و محبّت ہم گویا حبس جان است و بہا ہم معنی
سوم باید کہ بند را بمعنی دوازدہمش گیریم و این
معنی لطیف نباشد و کنایہ ہم نیست کہ معنی اصلی است
(اردو) (۱) اسیر محبّت۔ محبّت کا قیدی۔ مذکر۔

(۲) عشق و محبت۔ مذکر (عشق مذکر) (محبت مونث)
(۳) خیال جان سے وہ خیال مراد ہے جو انسان
مین پیدا ہو۔ مذکر۔

بند جان کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر بمعنی عاشق شدن و محنت عاشقی کشیدن صاحب
ملحقات برہان ہم این را آوردہ **مؤلف** عرض کند
کہ بند درینجا متعلق بمعنی ہشتمش باشد کہ غم و غصہ و
محنت است موافق قیاس (اردو) عاشق ہونا
۔ عاشقی کی تکلیف سہنا۔

بندخانہ اصطلاح۔ بقول بحر و بہار بمعنی زندان
باشد کہ ترجمۂ آن در عربی سجن است (صائب ؎)
وحشی نداشت پای گریز از کمند عشق ٭ او را بہ بند
خانۂ ہجران گذاشتیم ٭ (میر خسرو ؎) این گنبد بلند
عجب بند خانہ ایست ٭ بہر پرندگان غریب آشیانہ ایست
مؤلف عرض کند کہ بند درینجا بمعنی دہم آمدست
و قلب اضافت خانۂ بند است کہ زندان دائما
بند باشد (اردو) قید خانہ۔ محبس۔ مذکر (دیکھو
اسیر خانہ)

بندخانۂ نی اصطلاح۔ بقول بحر و بہار و قاطع
درمیان ہر دو گرہ نیشکر کہ آن را در عرف
بند پوری خوانند (صائب ؎) حدیث تلخ
ز بادام اگر نمی شنوی ٭ بہ بند خانۂ نی صبر ہمچو نیشکر کن ٭
مؤلف عرض کند کہ بند خانہ بمعنی زندان بجای خویش
گذشت و چون اضافت آن بسوی نی کردند کنایہ از معنی
نی حاصل می شود و بند بمعنی عقد و گرہ ہم بر معنی ہشتم
گذشت پس این موافق قیاس است (اردو) پوری (بقول
آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ بانس۔ گنے وغیرہ کا وہ
حصہ جو دو گرہون کے بیچ مین ہوتا ہے۔

بندخت بقول برہان بضم اول و ثالث و سکون ثانی و خای نقطہ دار و فوقانی بمعنی چہرہ و روی
صاحبان جہانگیری و رشیدی و جامع و ہفت و ناصری ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج می فرماید
کہ ظاہرا در لفظ و معنی ہر دو تصحیف است و صحیح بیدخت بہ تحتانی است بمعنی زہرہ کہ ستارہ ایست

و گوید که این عجب از صاحب فرهنگهاست **مؤلف** عرض کند که عجب است از خان آرزو که منطقش را نفهمیده ایم اگر (بیذخت به تحتانی عوض نون) بمعنی زهره می آید لازم نمی آید که (بنذخت به نون) بمعنی چهره نباشد قول محققین صاحب زبان اعنی ناصری و جامع و برهان معتبرتر از مؤلف هندنژاد است که دعوی بی دلیل می کند شک نیست که اسم جامد فارسی زبان است و بس وجاداره که این را مبدل برخت گیریم که بهمین معنی گذشت رای مهمله بدل شد به نون چنانکه تار و تان و دال بزائد باشد چنانکه شفتالو و شفتالود و اختلاف اعراب چیزی نیست که متعلق به لب ولهجه مقامی است فالاول اولی من الثانی (اردو) چهره مذکر۔ دیکھو برخت ۔

بندخواستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که خواهش قید و حبس کردن باشد صاحب آصفی سندی که از طغرای مشهدی پیش کرده است همان که بر (بند توکل نوشته ایم و بخیال ما از سند مذکور مصدر (بند توکل نخواستن) البته پیدا می شود که بمعنی خاص است و همدرانجا مذکور و آن را باین مصدر عام هیچ تعلق نیست (اردو) قید چاہنا ۔

بندد بقول برہان بضم اول بر وزن گنبد بمعنی اصل و بنیاد ہر چیز باشد۔ صاحب جامع ہمزبانش خان آرزو در سراج می فرماید که بنداد بہمین معنی گذشت پس این مخفف آن باشد بحذف الف **مؤلف** عرض کند که درست می فرماید و حقیقتش ہمدرانجا مذکور (اردو) دیکھو بنداد ۔

بندداشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی محبوس و مقید داشتن است (طغیل مشہدی ۵) غیرت اغیار در کوی تو ما را بند داشت ؛ ورنہ ما آزادگی را از خدا می خواستیم ؛ مخفی مباد که بند درینجا بمعنی دہم اوست که گذشت (اردو) قید رکھنا ۔

بند در بند قبا بافتن | مصدر اصطلاحی

بقول وارسته کنایه از هجوم بسیار (سنجر کاشی ه) ز آستین دست برآور بدعا و سنجر ها که ملک بند قبا بافته در بند قبا ها بهار گوید که کنایه باشد از بهم پیوستن و مجتمع شدن (سلیم ه) به سرکوی تو [illegible] جمع اند پریشانی چند ها بند در بند قبا بافته عریانی چند ها (میرزا صائب ه) بند در بند قبا بافتن مژگان چیست ها گر درین خانه کسی نیست پس این دربان چیست ها **مؤلف** عرض کند که معنی بیان کردهٔ وارسته بهتر از بهار است و بند درینجا بمعنی بست و گرهٔ اوست۔ مخفی مباد که در هر قبائی بندهاست و چون بند قبائی با بند قبای دیگر بافته شود علامت اتصال یکی است با دیگری و اشاره جمع کثیر۔ از همین عادت این اصطلاح قائم شد (اردو) کھوے سے کھوا [illegible] (چھلنا، بھیڑ ہونا۔ [illegible])

بند دست و پای | استعمال۔ مرکب اضافی است و بمعنی مفصل دست و پا و متعلق بمعنی دوم بند (صائب ه) [illegible] پای با دست و پا در [illegible] چون بند دست و پای جدائیست بند ها (اردو) ہاتھ اور پاؤں کے جوڑ۔ مذکر۔

بندر | بقول برہان بضم اول و ثالث بر وزن کندر (۱) نام شہریست در ولایت غرجه و (۲) بفتح اول و ثالث بر وزن لنگر محلی باشد که قافلہ و تجّار در راه بسیار آیند و روند۔ صاحب ناصری از معنی اول ساکت و نسبت معنی دوم گوید که در اصل [illegible] معنی بضم بای و فتح دال است که بار در انجا نهند و آن را اسکله هم گویند و اسکله لغت ترکی [illegible] است و فرماید که بیشتر آن بر لب دریا و رودهای بزرگ می باشد چنانکه در فارسی یادها از بست بندر بر لب دریا است۔ بهار گوید که بر وزن خنجر لغت هندیست و اکثر اطلاق آن بر شهرهائی کنند که از دریای شور نزدیک [illegible] بسیار داشته باشد (میر نجات ه) لب مگیون تو خصمانه گلیر گ تر است ها دهنت نام خدا بندر [illegible]

صاحب جامع بفتح اوّل ذکر بہر دو معنی باتّفاق برہان کردہ و صاحب سواء السّبیل کہ محقّق معرّبات است می فرماید کہ این لغت فارسی است و شہریکہ بر کنارۂ دریای اعظم واقع باشد یا آنکہ مرکز تجارت باشد صاحب ساطع ہم کہ محقّق لغات سنسکرت است آین را بہر دو معنی بالا لغت فارسی گفتہ مؤلّف عرض کند کہ این در حقیقت معرّب است و بقول منتخب بالفتح بمعنی کنارۂ دریا کہ جای بستن کشتی باشد و جمع این بنادر آمدہ۔ فارسیان بمعنی آبادی و تجارت گاہ سر آب استعمال کردہ اند و محلّی نیست شہری مخصوص ہم کہ ذکرش بر معنی اوّل آمدہ بر لب ساحل باشد دگر ہیچ آنچہ بہار این را لغت ہندی گفتہ غالبًا از ترجمۂ بوزینۂ سکندری خوردہ کہ آن را در ہندی بندر ہم است (اردو) (۱) ایک خاص شہر کا نام بندر ہے جو ولایت عرب میں واقع ہے۔ مذکر (۲) بندر بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر وہ شہر جو سمندر کے کنارے پر ہو اور جہاز وہاں آکر لنگر ڈالیں جہاں تجارتی مال ملکوں سے آکر اترے۔

(۱) **بندر رنگ** | اصطلاح۔ بقول وارستہ ہر دو
(۲) **بندر ریگ** | نام بندر است (وحید در شعر لطف) مازندران سے) ہست این رشک روضۂ رضوان ٭ بندر رنگ آتشین رویان ٭ (محسن تاثیر سے) بحر عبارت ہم متاعی نیست در سر منزلم ٭ بندر ریگ است ہمچون شیشۂ ساعت دلم ٭ بحر گوید کہ این ہر دو و نیز بندر عباس ہر سہ نام بندر است بہار نقل نگار۔ وارستہ خان آرزو در چراغ ہدایت مذکور نمبر (۲) گوید کہ نام بندر یست از ایران و ہمان شعر محسن تاثیر را سند خود آوردہ بالا مذکور شد مؤلّف عرض کند کہ محقّقین اہل زبان ازین ہر دو ساکت و محقّقین ہند نژاد طبع آزمائی کردہ اند بر سند ہمین دو شعر وحید و محسن۔ وارستہ غلط کرد کہ از کلام وحید نمبر (۱) را قائم کرد کہ در کلامش لفظ ریگ بتحتانی است نہ بہ نون و محسن تاثیر ہم استعمال ہمین کردہ و حقیقۃً (بندر رنگ) بندری نیست و بندر ریگ۔ مازندران را نام است

یعنی ملک طبرستان کہ در ریگستان واقع است وحسین خان آنجا شہرت دارند وبحر وبہار وانند نقل وارستہ برداشتہ اند وکسی ازینہا پی بحقیقت نبردہ البتہ خان آرزو بر ترک نمبر (۱) قادر شد ولیکن بتحقیق قادر نشد (اردو) طبرستان یعنی مازندران کو فارسیوں نے بندر ریگ بھی کہا ہے منسوب بہ ریگستان ۔ مذکر

بندرزن بقول برہان بفتح اوّل وثالث وسکون رابع وزای منقوطہ دار جوال دوز را گویند وفرماید کہ بضمّ اوّل ہم آمدہ صاحب جہانگیری ہم ذکر این کردہ صاحب سروری بذکر معنی بالا می فرماید کہ در رسامی (بندوزن) بہ واو عوض رای مہملہ ریسمان را گفتہ کہ بدان جوال دوزند وصاحب رشیدی نقلی نگارش صاحب جامع کہ از اہل زبان است بذکر معنی بالا صراحت مزید کند کہ جوالی دوز سوزن بزرگ باشد خان آرزو در سراج می فرماید کہ بالفتح است وآنچہ بعضی بضمّ اوّل نیز آوردہ اند غلط است وذکر بندوزن ہم کردہ مؤلف عرض کند کہ اصل این (بند دوزن) بود اسم فاعل ترکیبی بمعنی دوزندہ ریسمان وبند دریخجا بمعنی چاردہمش کہ گذشت فارسیان یک دال مہملہ را از دو دال جمع شدہ حذف کردہ ۔ (بندوزن) بر سبیل مجاز ریسمانی را نام نہادند کہ بدان جوال دوختہ می شود وبتبدیلش (بندرزن) را بر سبیل مجاز بمعنی سوزن بزرگ استعمال کنند کہ بوسیلۂ آن جوال را می دوزند تبدیل واو بہ رای مہملہ درست است چنانکہ تیہو وتیہر وکلاو وکلار (اردو) سُوا بقول آصفیہ بڑی سوئی موٹی سوئی ۔ مذکر ۔

بندرسورت استعمال ۔ بقول بحر نام بندر مشہور است می فرماید کہ ہرچند سورت بسین مہملہ است امّا این لفظ ہندی را فارسیان متاخرین از راہ غلط یا تصرف بصاد نویسند مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است وازینکہ این بر لب قلزم واقع است فارسیان اضافتش بسوی سورت کردند مخفی مباد کہ سورت در سنسکرت یا ہندی چیزی نیست بر خلاف آن صورت بصاد مہملہ لغت عربی است وازینکہ

درین بندر بحسن زمان مشہور است عجمی نیست کہ ترکان
فاتح بہ صاد مہملہ نامش نہادہ باشند وآنچہ بعض محققین
ہند این را بہ سین مہملہ نوشتہ اند بخیال ما تسامح شان
است پس خیال ما برعکس صاحب بحر و (خان آرزو) کہ
در چراغ ہدایت بذیل (بندر صورت) نوشتہ (اردو)
سورت ۔ بقول آصفیہ ہندی ۔ اسم مذکر ۔ ہندوستان
کے ایک بڑے شہر کا نام جو احاطۂ بمبئی مین واقع ہے

بندرِ صورت استعمال ۔ بقول خان آرزو در
چراغ ہدایت ہمان کہ بہ سین مہملہ عوض صاد گذشت
مؤلف عرض کند کہ ما اشارۂ این ہمدرانجا کردہ ایم
(تاثیرؔ) حسنش چہ غم از ہمیشہ طوفان دارد ؎ چون
بندر صورت کہ خطش نزدیک است ؎ بہار گوید کہ
نزدیک است با حمد آباد و بذکر سند بالامی نگارد کہ
بہ سین مہملہ صحیح باشد و ما حقیقت این ہمدرانجا ظاہر
کردہ ایم و صاحب انند نقل نگار بہار (اردو)
دیکھو بندر سورت ۔

بندرِ عباسی استعمال ۔ بقول وارستہ نام بندریست
از بنادر (محسن تاثیرؔ) بی تو تا گشتہ تنم بندر عباسی
داغ ؎ بستہ اش لخت دل و داغ جگر خواستہ است ؎
بہار و بحر و انند ہم ذکر این کردہ ؎ **مؤلف** عرض
کند کہ مرکب توصیفی است و این بندریست موسوم
بنام عباس کہ قائم و آباد کنندہ این باشد و در عجم
واقع و بدون تحتانی آخرہ ہم معروف اندرین صورت
مرکب اضافی باشد (اردو) بندرِ عباسی اور
بندر عباس لب دریا ایک آبادی کا نام ہے جو
عجم مین واقع ہے ۔ مذکر ۔

بندرگاہ استعمال ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
مرادف بندر است بمعنی دومش کہ بجایش گذشت
مؤلف عرض کند کہ استعمال این اگرچہ موافق قیاس
است بمعنی مقام بندر و لیکن از نظر ما نگذشت طالب
سند استعمال می باشیم (اردو) دیکھو بندر ۔
بندر کا مقام ۔ مذکر ۔

بندرِ لاہری استعمال ۔ بقول بہار و انند بندریست
در سندہ کہ نزدیک تتہ واقع ؎ **مؤلف** گوید کہ وجہ تسمیہ

این متحقق نشد بظاہر مرکب توصیفی می نماید (اردو)
بند رلاہری ۔ ایک بندر کا نام ہے جو سندھ میں تتہ
کے قریب واقع ہے ۔ مذکر ۔

بند روغ اصطلاح ۔ بقول برہان بفتح اوّل
وضم رابع و سکون ثانی و واو و غین نقطہ دار بندیکہ
باشد کہ با چوب و علف و خاک و گل در پیش آب
بندند تا آب بلند شود و بزراعت رود صاحب
سروری از رودکی سند آوردہ (ع) آب گرچہ
کمتر ک نیرو کند بہ بند روغ از رست باشد لگبندیم
صاحب رشیدی گوید کہ این مرکب است از بند و روغ
بند بمعنی خود شن و روغ بندی کہ پیش آب بندند تا
آب بزراعت روان شود و اضافت بند با روغ
عام است بخاص نہ آنکہ یک کلمہ باشد ۔ صاحب ناصری
اتفاق کرد با رشیدی و صاحب جامع ہمزبان برہان
خان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی می فرماید کہ
خوشی ہست و رائے لفظ دانستہ و آنانکہ تخصیص بچوب
کنند بیجا ست مؤلف عرض کند کہ بیچارہ خوگر
بحث سطحی است و بر حقیقت کم غور کند حق آنست کہ
بند بمعنی عام سد آب است کہ بر نشان یا از ذہنش گذشت
و روغ بقول برہان سیل و گریز پس سدی کہ بجای سیل
و گریز آب می بندند آن را (بند روغ) گفتہ اند اگرچہ
این مرکب اضافی است ولیکن بفک اضافت مستعمل است
و بندی کہ زمینداران آگہ بنا کنند در پشتۂ تالاب وقتی درست
کنند کہ چون پشتہ شق شود یا آب کم کم از مقامی نفوذ
کند تا پشتہ از شکست محفوظ باشد و عادت است کہ
اوّل در آنجا ستون ہای چوب مضبوط قائم می کنند و پس
از آن علف با خاک و گل پیش آن اندازند تا تقویت
مقام ضعیف پشتۂ آب شود و این را در دکن و ہندی
پُل کچہ گویند و بعد از آنکہ آب تالاب صرف زراعت
شد ہم مقام مذکور از آب خالی شود و این بند عارضی را
دور کردہ ترمیم پشتہ بطور مستقل می کنند این است حقیقت
(بند روغ) کہ خصوصیت دارد با چوب بہا خان آرزو
زحمت تحقیق نمی بردارد و معلومات فن ندارد اینجا بست
کہ اتفاقی می کند و از حقیقت دور می شود دیگر تحقیقش ہم

از حقیقت لغت خبر نداشتہ تعریف ناخوشی کردہ اند (اردو) پی کٹہ۔ وہ عارضی پشتہ جو تالاب کے کٹنے کے اُس مقام پر قائم کرتے ہین جہان ٹوٹنے کا اندیشہ ہو اور پانی کی بجر جاری ہو چکی ہو۔ مذکر۔

بندِ رومی اصطلاح۔ بقول بحر مرادف اسلیمی خطائی کہ بجایش گذشت و اشارۂ این ہم ہمد رانجا مذکور کہ لغت فارسی زبانست نوعی از نقاشی و گرہ بندی است کہ بر گرد نقشہا سازند و بند درینجا بمعنی نہم اوست (اردو) دیکھو اسلیمی خطائی۔

بند زبان داشتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی قفل بر زبان داشتن و خاموش ماندن است و بند درینجا بمعنی پنجم اوست (کاشی [illegible] پوری ع) [illegible] وحش سوسن در گلستان بہ بلبل؛ عاشق نباشد آن کو بند زبان ندارد؛ (اردو) زبان بند کرنا۔ خاموش رہنا۔

بند زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار پیوند کردن۔ مرادف بند بستن و بمعنی بند نہادن (علی خراسانی ع) شاید کہ می وفا نریزد؛ بر شیشۂ دل زدیم سنگے؛ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است متعلق بہ معنی پنجم بند (اردو) دیکھو بند بستن۔ بند کرنا۔ قفل کرنا۔

بند زیر جامہ اصطلاح۔ بقول بول چال بحوالۂ معاصرین عجم ازار بند را گویند مؤلف گوید کہ ازار بند بجایش گذشت و متعلق بمعنی بست و یکم بند باشد۔ (اردو) دیکھو ازار بند۔ مذکر۔

بند ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مقابل کشادن و واکردن است بمعنی حقیقی و متعلق بمعنی پنجم بند کہ قفل کردن ہم بند کردن است (وحشی بافقی ع) بہ حرف باگفت خفاشی کہ تا چند؛ ز روی مہر نسازی دیدہ را بند؛ (اردو) بند کرنا۔

بندش اصطلاح۔ بقول برہان (۱) بفتح اول و ثالث بر وزن [illegible] [illegible] حلاجی کردہ دگلولہ [illegible] دہ باشد بجہت رشتن و (۲) بکسر ثالث نقش کردن [illegible] سیم و زر [illegible] خاص و (۳) نام ولایتی ہم [illegible]

سروری بمعنی اوّل قانع و بحوالۂ فرہنگ گوید کہ بضمّ
بای فارسی ہم آمدہ صاحب جامع ذکر ہر سہ معنی بالا
فرمودہ و صاحب مؤیّد بر ذکر معنی اوّل اکتفا می کند
مؤلّف عرض کند کہ (۴) بفتح اوّل و کسر دال مہملہ
حاصل بالمصدر (بندیدن) است و معنی اوّل بجہت
مجاز کہ پنبہ گلولہ نمودہ ہم بستہ می باشد و معنی دوم
متعلق بہ معنی نہم بند کہ عقد و گرہ ہم در نقش و نگار
می باشد و عجبی نیست کہ معنی بست و دوم بند متعلق
بمعنی سوم این یعنی ہر دو یکی باشد کہ از تحقیق مزید
قاصر ماندیم (اردو) (۱) پونی۔ مؤنث دیکھو باغند
(۲) ایک خاص قسم کا نقش و نگار جو سونے اور
چاندی پر کیا جاتا ہے۔ مذکر (۳) ایک ولایت کا
نام۔ مؤنث (۴) بندش بقول آصفیہ اسم مؤنث
گانٹھ۔ گرہ۔ بندھن بندیدن کا حاصل بالمصدر۔

بند شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار بمعنی
قائم شدن (وحشی ؎) عجب کہ بند شود تا بہ پشت
گاو زمین ؛ نعوذ باللہ اگر پا فرو رود بخلاب ؛ و
(۲) بہ تحقیق ما محبوس شدن (ظہوری ؎) مرغ جانی
مبادا بند شود ؛ حلقہ در طرّۂ دو تا غلط است و (۳)
ساکن شدن (انوری ؎) ہر گونہ بہ خدمت توقف شد
آفاق پر از حبس و زمین بند شود ؛ و (۴) قفل قرار
یافتن (فغانی شیرازی ؎) بند زبان مہ گرہ ابرو
تو شد ؛ ورنہ چو می شدی دل ما صد خیال داشت
؛ **مؤلّف** عرض می کند کہ معنی اوّل متعلق بمعنی سوم
بند است کہ زنجیر باشد شاعر گوید کہ اگر پای گاو زمین
فرو رود عجبی نیست تا بہ پشت او زنجیر افتد و بر جای
قائم شود و حرکت نکند و معنی دوم متعلق بمعنی دہم بند
کہ حبس باشد کہ مجازاً حبس بمعنی محبوس مستعمل شد
و ہمچنین در معنی سوم ہم بند بمعنی محبوس و مراد از ساکن
باشد و معنی چہارم متعلق بہ معنی پنجم بند کہ (بند زبان
شدن) یعنی قفل زبان شدن بمعنی ساکت کردن
(اردو) (۱) قائم ہونا (۲) قید ہونا (۳) ساکن
ہونا (۴) قفل قرار پانا۔

بند شدن آواز مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر

بمعنی پست شدن بلند نامی **مؤلف** عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد و دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد معنی لفظی این مسدود دی آواز و صدا است و معنی مجاز بیان کردہ صاحب بحر اگرچہ خلاف قیاس نیست کہ آواز بمعنی آوازہ آمدہ ولیکن مشتاق سند می باشیم کہ استعمال این از نظر ما نگذشت معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) شہرت کم ہونا۔

بند شدن زبان مصدر اصطلاحی۔ بمعنی حقیقی است یعنی آواز از زبان نہ بر آمدن (صائب ے) اگر چنین سخن ما بلند خواہد شد ؛ زبان جرأت منصور بند خواہد شد ؛ (اردو) زبان بند ہونا۔

بند شدن کار مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بستہ شدن آن ضد کشاد کار (غنی ے) کار گرہ کشا نشود در زمانہ بند ؛ ہرگز کسی ندید در انگشت شانہ بند ؛ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و متعلق بمعنی اوّل بند (اردو) کام بند ہونا۔ کام رک جانا۔

بندِ شطرنج اصطلاح۔ باضافت بند۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ شہ کردن **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ساکت مشتاق سند استعمال می باشیم و اگر بدست آید توانیم عرض کرد کہ بمعنی شہ باشد حاصل بالمصدر شہ دادن و شہ کردن نہ بمعنی مصدر (اردو) شہ بقول آصفیہ کشت۔ مہرۂ شطرنج کو ایسی جگہ بٹھانا کہ جہان سے حریف کا بادشاہ اپنی جگہ سے اٹھ جاے یا اٹھ جانے کی تدبیر کرے۔ مؤنث۔

بند شکستن مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب آصفی بمعنی بند کشادن (فغانی شیرازی ے) تا نخل خرد از بن پیوند شکستیم ؛ آشوب جنون تند شد و بند شکستیم ؛ (مسیح کاشی ے) تا باد صبح برخورد از کاکل و برت ؛ طرف کلاہ و بند قبا را شکستہ ؛ **مؤلف** عرض کند کہ در شکستن و کشادن فرق

بسیار است اگرچہ بعد شکستن بند کشادگی بند لازم
است ولیکن شکستن حرکتیست جبری (اردو)
بند توڑ دینا۔ کھولدینا۔

بند شمشیر | اصطلاح۔ باضافت بند۔ بقول خان آرزو
در چراغ ہدایت دوالی یا چیزی کہ بریسمان بافند و
شمشیر بدان بکمر بندند (تاثیر ع) فسون و شیوہ
قطع تعلق کرد تسخیرم ہ اسیر جوہر مردی بسان بند
شمشیرم ہ صاحب بحر نقل نگارش **مؤلف** عرض
کند کہ ہر دو سکندری خوردہ اند و بند را بمعنی نیز دہمش
گرفتہ اند کہ کمربند است کہ شمشیر ہم بدان آویزند
لیکن باستناد کلام تاثیر ما این را متعلق بمعنی
بست و یکم بند کنیم کہ بند شمشیر دریجا بندی است
کہ چون شمشیر را در نیام کنند بوسیلہ آن می بندند
تا از نیام بیرون نہ شود فقط (اردو) وہ ڈوری
جس سے تلوار کو میان مین داخل کرنے کے بعد
قبضہ اور میان کو باندہ دیتے ہین تاکہ تلوار نکل نہ سکے۔ مؤنث

بند شہریار | اصطلاح۔ بقول برہان بکسر ثالث
نام نوائی است از موسیقی صاحبان سراج و سروری
و جہانگیری و رشیدی و جامع و بحر ذکر این کردہ اند
(منوچہری ع) بربید عندلیب زند بند شہریار
بر سرو زند واف زند تخت اردشیر ہ **مؤلف**
عرض کند کہ مرکب اضافی است و بند دریجا بمعنی
دوازدہمش کہ خیال است و این قسم نوا را موسیقیان
پادشاہ ہمہ نوایان می دانند (اردو) بند شہریار
عجم مین ایک راگنی کا نام ہے۔ مؤنث۔

بند فرمودن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی مقید
کردن است و متعلق بمعنی دہم بند کہ حبس باشد و
حبس دریجا بمعنی محبوس (نثر سعدی) از وزیران
پدر چہ خطا دیدی کہ بند فرمودی یکی از معاصرین
عجم می گوید کہ اصل این فرمودن و حکم دادن بہ بند
است یعنی برای حبس ولیکن محاورہ زبان این مصدر
اصطلاحی را قائم کردہ آری ذوق زبان ما این را
تسلیم می کند (اردو) قید کا حکم دینا۔ قید کرنا۔

مقید کرنا۔ قید خانہ مین بھیجنا۔ قید کا حکم فرمانا۔ قید کے لئے حکم فرمانا۔

بندق بقول برہان بضمّ اوّل و ثالث و سکون ثانی و قاف بمعنی فندق و بقول بعض معرّب آنست گویند هرکه مغز آن را با انجیر و سداب بخورد زہر بروی کار نکند و سموم را نیز نافع است و گویند عقرب ازین بگریزد صاحب جامع ہمزبانش در مفس معنی صاحب مؤید بہ تحت لغات فارسی گوید که چلغوزہ ہندیست مغزاو ہمچو مغز زرد آلو مگر آنکه مدوّر است و در ہندش چرادلی گویند صاحب ... الستبیل این را معرّب گوید بمعنی میوۂ سرخ رنگ مانند کنار۔ صاحب انند این را لغت فارسی زبان گفته **مؤلف** عرض کند که اشارۂ این بحوالۂ صاحب محیط که محقق مفردات است بر (بادام کوہی) کرده ایم و صراحت طبیعت و خواصش ہمدرانجا مذکور (اردو) دیکھو (بادام کوہی)

(۳۶۵۷) **بندقبا باز کردن** استعمال۔ گشادن بند قبا و بند درینجا متعلق بمعنی بست و بکم بند باشد (ظہوری ؎) چنان ز دست روم در تخیل آغوش ؛ که باز کردن بند قبا فراموش است ؛ (اردو) قبا کے بند کھولنا بستن۔

بندقبا شکستن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار بمعنی بند گشادن (مسیح کاشی ؎) تا باد صبح برخورد از کاکل و برت ؛ طرف کلاه و بند قبا را شکسته ؛ صکان بحر و انند ہمزبانش **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس و بند درینجا بمعنی بست و بکم اوست (اردو) دیکھو بند قبا باز کردن۔

(۳۶۵۸) **بندقبا کشودن** استعمال۔ مرادف (بند قبا باز کردن) که گذشت (صائب ؎) در باز کردن در باغ بہشت نیست ؛ فیضی که در کشودن بند قبای تست ؛ (اردو) دیکھو بند قبا باز کردن۔

بندقبا کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالۂ غوامض عن گشادن بند قبا **مؤلف** عرض کند که کشیدن بند قبا را می گشاید موافق قیاس است (عرفی ؎) پس در آید ببرم آنکه

بش نام زدم ؛ او کشد بند نقاب من و من بند قبا ؛ (ظہوری ۵) خدمت نزدیک گر دی پیرہن او را ؛ تا بکشاید دلم بند قبا می کشم ؛ (اردو) بند قبا کھولنا۔ دیکھو بند قبا باز کردن ۔

بندق شکستن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان کنایہ از بوسہ دادن۔ صاحب بحر ذکر این گوید کہ بندق بمعنی فندق است صاحب جہانگیری در ملحقات گوید کہ (فندق شکستن) ہم بہمین معنی آمدہ بحوالۂ حجت ساطع ذکر این کردہ و صاحب ناصری ہم در ملحقات آوردہ خان آرزو در سراج گوید کہ کنایہ از شفتالو و بوسہ دادن است **مؤلف** عرض کند کہ قوّت بیان ندارد فندق و بندق میوہ را نام است پس شکستن آن میوہ کنایہ باشد از خوردنش و مجازش بوسہ دادن کہ از حرکت بوسہ لبہا کشادہ می شود و ذوق ہم حاصل شود پس ازین لفظ مرکب کنایۂ شفتالو صحیح نباشد۔ فتامّل۔ مخفی مباد کہ فندق در استعمال فارسی کنایہ از لب معشوق ہم (اردو) بوسہ دینا۔ چومنا ۔

بندق ہندی اصطلاح۔ بقول برہان ثمری است بمقدار فندق کہ آن را ریتہ گویند و رنگ آن بسیاہی زند گویند اگر آن را بگوبند و بہ بیزند و داخل سرمہ کنند در چشم احولی را ببرد۔ صاحب محیط گوید کہ بلغت نبطی و فارسی ریتہ و بہ بربری اٹھہ ط و اطماط و بہندی ریتہہ گویند و غلط کرد کسی کہ آن را فوفل گفتہ۔ ثمر درخت ہندی است و در جوف آن تخم سیاہ رنگ۔ گرم و خشک در آخر دوم و گویند در اوّل مخفف است و جوہر آن ارضی و بسیار قابض و در ان ناریت کہ بدان محلل بقوّت باشد و پوست آن خشک تر و طلای آن نافع برص و منافع بی شمار دارد (الخ) (اردو) ریٹھا۔ دیکھو اطماط۔ جس پر ترجمہ کی تکمیل ہوئی ہے ۔

بندک بقول برہان بر وزن اندک پنبۂ حلاجی کردہ و گلولہ نمودہ کہ بجہتہ رشتن درست کنند

صاحب سروری گوید که این را باغنده و کندش هم گویند و فرماید که در فرهنگ به بای فارسی هم آمده بوزن محکم صاحبان جامع و هفت و انند هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که بنجک به همین معنی گذشت عجبی نیست که این اصل باشد و آن مبدل این که دال مهمله بدل شود به جیم چنانکه زکنج و زکند و معلوم می شود که فارسیان بند را بمعنی نهمتش که عقد و گره باشد باکاف تصغیر مرکب کرده اسم کندش قرار دادند. موافق قیاس است و آنچه به بای فارسی می آید هم مبدل این چنانکه تب و تپ و اسب و اسپ (اردو) دیکهو بنجک۔

بندکردن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارسته (۱) کنایه از جماع کردن (مفید بلخی ؎) بگاه بندکردن می توان دید ؛ زچاک جفتهٔ او خواب خرگوش ؛ و (۲) بمعنی بستن تسبیح و امثال آن بتار ابریشم و کلابتون و فرماید که یکی از لولیان بیباک تسبیح بعلاقه بند پسری حوال کرد تا بند کند و فوراً این شعر خواند (؎) تسبیح مرا مود بندی ؛ ساده پسر علاقه بندی ؛ و علاقه بند در جواب گفت (؎) بندکرده و پول هم گرفته ؛ از هیچ تو مردک بلندی ؛ و گوید که درین بیت بمعنی اوّل است و این نقل از زبان میر هادی تغائی زادهٔ زاهد علیخان سخائی لاری بگوش رسید و (۳) بمعنی پیوند کردن موی شیشه و چینی و امثال آن هم (رفیع ؎) صید دلها روش طبع ملائم باشد ؛ شیشهٔ آئینه را موم براعضا بند است ؛ (واله هروی در صفت کارگران هرات گوید ؎) آرند زصنعت چو اعجاز ؛ در چینی بندکرده آواز ؛ و (۴) بمعنی قائم کردن (مخلص کاشی ؎) پاره سیل تنها بندکردن مشکل است ؛ از هجوم گریه مژگانم بهم چسپیده است ؛ صاحب بحر بذکر معنی اوّل اینقدر اضافه کند که ذکر خود را بر عضو کسی نهاده زدن کردن هم و ذکر معنی دوم و سوم و چهارم هم کرده (بر بند کردن کار) فرماید که (۵) بمعنی سرانجام دادن کار هم (مسیح کاشی ؎) گرچه هستم زرخاص چکنم چون شکستم ؛ ریزه تر زانکه کسی بند کند کار من ؛ بهار هم ذکر این کرده ، بذکر معنی اوّل و چهارم برای معنی

اوّل از فوقی سندی آوردہ (ست) دیدم بخواب خوش
کہ بر و بند کردہ ام ٭ گردون مراد من ہمہ در خواب
می دہد ٭ وگوید کہ این ماخوذ از معنی پیوند کردن مراد
بستن است خان آرزو در چراغ ہدایت (بند کردن
بر کسی) را قائم کردہ بذکر معنی اوّل ہمان سند فوقی
را پیش می کند کہ بالا مذکور شد **مؤلف** عرض کند کہ
(بند کردن کسی را) (۲) بمعنی فریب دادن متعلق بمعنی
ششم بند است (فغانی ست) چند بار ابند ار او فسون
بند کنی ٭ تاکی این رشتہ شود پارہ و پیوند کنی ٭ و معنی مسلّم
کہ معنی اوّل تعلق دارد با معنی پنجم بند کہ قفل است مجاز
بمعنی جماع ولواطت کہ آن ہم قفل کردن را مانند بہ بست
عمل و صراحت فرید بحر نسبت اینمعنی بی ضرور و بی کار
است و معنی دوم متعلق بمعنی نہم بند کہ عقد و گرہ کردن
است و در بستن تسبیح و امثال آن ہم عقد و گرہ بکار
می آید سند وارستہ از برای این معنی لفظاً غیر مطابق
است کہ از ان (بند نمودن) پیدا است نہ بند کردن
بیچارہ از موضوع خود پای بیرون نہادہ و در جواب
علاقہ بند شعری کہ مذکور شد و نزش درست نیست و محقق
ہند نژاد غور بیران نکرد عجبی نیست کہ در کتابت تصحیفی
راہ یافتہ باشد و معنی سوم متعلق بہ معنی چہارم بند
است کہ چینی و شیشہ شکستہ را بتار آہن درست
کردن ہم مانند تنگہ آہن بر صندوق و امثال آن
نہادن است و معنی چہارم متعلق بمعنی یازدہم بند
است کہ سد باشد و معنی قیام ہم پیدا شد از ہمین و نسبت
معنی پنجم عرض می شود کہ از سند مسیح کاشی (بند کردن
کار کسی) بمعنی گرہ انداختن در کار کسی پیدا است
نہ سر انجام دادن کار و معنی بیان کردہ ما متعلق بہ معنی
نہم بند است و معنی سر انجام دادن کار را بست و ششم
معنی بند کہ گذشت ہیچ تعلق ندارد بدون سند دیگر
تسلیم نکنیم (اردو) (۱) جماع کرنا یا لواطت کرنا (۲)
تسبیح وغیرہ کو ابریشم اور کلابتون سے گانٹھنا (۳)
تار آہنی سے پھوٹے ہوئے ظرف چینی یا شیشے کو درست
کرنا (۴) قائم کرنا (۵) کام کو سر انجام دینا کام مین
مشکلات پیدا کرنا (۶) فریب دینا۔

(الف) **بند گشادن**	مصادر اصطلاحی (الف)
(ب) **بند گشودن**	بقول بهار مقابل بند بستن

(صائب ؎) ندارد طاقت بند گران بال سبکروحان
ها بران اندام نازک رحم کن بند قبا بکشا ﴿ (خواجه نظامی
؎) چو خوردند چندانکه آمد پسند ﴿ ز جام و صراحی گشادند
بند ﴿ و بحوالهٔ خان آرزو گوید که بند از صراحی گشادن
پنبه از سر آن دور کردن یا مهر سرش برداشتن است
اما بند از جام گشادن آن باشد که کار جام گردیدنیست
در مجلس و چون این کار از و سر زند گویا در بند بود
و اسیر گشته باشد و می توان گفت که بند از جام گشادن
تنها مستعمل نیست بلکه بند از جام و صراحی گشادن تمام
که اتباعاً با لفظ صراحی مذکور شد (انتهی کلامه) و فرمایش
که برین تقدیر معنی بیت چنین می شود که هرگاه شراب
خاطرخواه خوردند از جام و صراحی بند بکشادند و این
هیچ ربط ندارد چه بعد خوردن خاطرخواه گشادن
بند صراحی و جام چه معنی دارد مگر آنکه گوئیم (ع) ز جام
و صراحی نهادند بند ﴿ و هذا هو الظاهر. صاحب انند
حرف بحرف نقل نگار بهار. **مؤلف** حقیر عرض کند که بند قبا
گشودن بجایش گذشت و بند صراحی گشادن پنبهٔ صراحی برداشتن
و بند جام گشادن سرپوش از جام برداشتن و دور کردن
است و ضرورت ندارد که استعمال هر دو مجموعاً شود چنانکه
خیال بهار است که بلحاظ سند این قاعده را قائم کرد
نه بر ذوق محاوره. یعنی شعر نظامی همین قدر است
که چون شراب خوردند و پسند آمد جام و صراحی را بی قید
کردند و پیاپی بخوردن آغاز کردند. عادت است
که چون می در جام اندازند معاً پنبه را باز بر شیشه
گذارند تا هوا داخل نشود و تیزی شراب را برباد
نکند و همچنین رسم است که چون جرعه از جام
کشند فوراً سرپوش را بر جام می گذارند تا اثر هوا
تندی می را زائل نه نماید. شاعر گوید که چون شراب
پسند آمد پنبه از مینا و سرپوش از جام دور کردند
و پیاپی استعمالش آغاز کردند. این است مقصود
شاعر که بیچاره بهار آن را نفهمید و اصلاح مصرع
دوم کرد و وای بر طرز تحقیق محققین هند نژاد که به نقص

فہم خود تصرف در کلام می پسندند مخفی مباد کہ ربط مرادف (الف) است و مجرد بند گشادن بمعنی عام باشد و (بند از جام یا بند از صراحی کشادن و کشودن) مصدر خاص بمعنی کہ بالا مذکور شد (انوری ؎) بند بکشود چرخ تند مباش ٭ راه بنمود بخت پاک مدار ٭ (ولہ ؎) باکہ گویم کہ حق من بشناس ٭ باکہ گویم کہ بند من بکشای ٭ (ظہوری ؎) دشمن بغلط اسیر گردید ٭ بندش بکشا کہ بی گناه است ٭ (صائب ؎) بند از دہان شیشہ کشودن نہ از زبان ہوای خواجہ در طریقت ما شکر نعمت است ٭ واضح باد کہ از کلام صائب (بند کشودن از دہان شیشہ) بمعنی می خوردن است و (بند کشودن از دہان) بمعنی تکلم حاصل نیست کہ بلحاظ صراحت بالا ---

(ج) **بند کشودن و کشادن از جام**
(د) **بند کشودن و کشادن از دہان**
(ہ) **بند کشودن و کشادن از دہان شیشہ**
(و) **بند کشودن و کشادن از صراحی**

ہر یک مصدر اصطلاحی مذکور بمعنی خاص باشد کہ ذکرش بالا گذشت و ہمہ مصادر خاص کنایہ باشد و الف و ب کہ مصادر عام است بمعنی حقیقی (اردو) الف و ب قید سے رہا کرنا حبس سے نجات بخشنا (ج) جام سے سرپوش دور کرنا (د) باتیں کرنا (ہ) و (و) شیشہ یا صراحی کھولنا۔ شراب پینا۔

بند کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ دور کردن بند باشد متعلق بمعنی یازدہم بند کہ بمعنی سد است و (بند نقاب کشیدن) دور کردن سد نقاب و نقاب را از چہره دور کردن (فغانی شیرازی ؎) ہرگز از دست تہی بند نقابی نکشید ٭ خم زلفی نگرفت و می نابی نکشید ٭ (اردو) بند دور کرنا۔ حائل کو دفع کرنا

بندِ کلاه اصطلاح۔ بقول شمس بمعنی جوہر و لعل کہ کلاه بہ آن مرصع کنند **مؤلف** عرض کند کہ سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین فارسی زبان از بن بمعنی ساکت اگر از مجرد قیاس کار گیریم توانیم قیاس کرد کہ بند زرینی

بمعنی نهمش باشد که عقد است و کنایه از جواهر کلاه و جا
دارد که بمعنی بندی گیریم که اہل لشکر بعد از انکه کلاه بر
سر گذارند یک بند آن زیر زنخدان به بندند تا کلاه از
سر جدا نه شود باقی حال بدون سند استعمال اعتبار را
نشاید (اردو) وہ جواہر جو تاج پر قائم کرین۔ مذکر۔

بندکمر اصطلاح۔ بقول بہار و انند۔ بندی که بر کمر
بندند و آن را کمربند هم گویند (میر معزی ؎) گر برای
روشن و تدبیر تو شاه عجم ٭ از خراسان روی سوی
غزو کفار آورد ٭ بر میان بند کمر بندد بخدمت پیش
شاه ٭ هر که اندر روم فخر از بند زنار آورد ٭ مؤلف
گوید که این مرکب اضافی است و (کمربند) قلب
اضافت۔ این است که معاصرین عجم کمربند و مجرد کمر
را هم بدین معنی بر زبان دارند (اردو) کمربند۔
دیکھو بروفه کے دوسرے معنے۔

بندکیسه استعمال۔ مراد از ریسمان کیسه باشد
بمعنی لفظی یعنی بندی که از ان کیسه به بندند مرکب
اضافی (انوری ؎) آنکه نگشاد هیچ وقت نه بست
٭ گره عهد و بند کیسه زجنت ٭ و بند درینجا متعلق
بمعنی چهاردهم است که گذشت (اردو) تھیلی کی
ڈوری جس سے اسکو بند کرتے ہین اور باندھتے
ہین۔ مؤنث۔

بندگاه اصطلاح۔ بقول بہار بکاف فارسی (۱)
مفصل اعضا و (۲) درهٔ کوه که آن موضعیست
که دران برای سد راه متردّدین و مسافرین بندے
توان کرد (نظامی ؎) همان چاره دید آن خردمند
شاه ٭ که بردارد این بند بندگاه ٭ صاحب بحر عجم با نش
مؤلف عرض کند که متعلق به معنی دوم و یازدهم
بند است که بجایش گذشت و موافق قیاس (اردو)
(۱) دیکھو بند کے دوسرے معنے (۲) پہاڑ کا وہ درہ
جہان ایک دیوار اس غرض سے بنا دیجاے که
مسافرین غلطی سے اُس طرف نہ جائین۔ مذکر۔

بندگردیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که قرار یافتن
بند باشد و بس متعلق به معنی دهم بند که گذشت (خان آرزو)

ف) ای کہ گردیدہ است از بہر دلم بندی دگر ٭ شستۂ جان را بزلف تست پیوندی دگر ٭ (اردو) قید قرار پانا۔

بندگسستن استعمال۔ بقول بہار بمعنی پارہ کردن بند را (صائب ف) دریا بغل گشادہ بساحل نہادہ روی ٭ دیگر کدام سیل گسستست بند را ٭ **مؤلف** عرض کند کہ بند درینجا بمعنی سوش یعنی زنجیر باشد (**اردو**) زنجیر توڑ دینا۔

بندگسلیدن استعمال۔ شکستن توقّع و بی توقع کردن (شیخ ابوالفیض فیاضی ف) تا نگسلد از جہانیان بند ٭ امید بہ ہیم دادہ پیوند ٭ مخفی مبادکہ بند درینجا متعلّق بمعنی ہست وسوم اوست (اردو) توقّع کو توڑنا۔ ترک کرنا۔

بندگسیختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف بند گسستن است کہ گذشت کہ مصدر گسستن و گسیختن ہر دو مرادف یکدیگر است (صائب ف) بندہای سست را صاحب توان آسان گسیخت ٭ سہل باشد گر بنا شد منتظم دیبای من ٭ (اردو) دیکھو بندگسستن۔

بندگشتن استعمال۔ بمعنی محبوس شدن و قید شدن متعلق بہ معنی دہم بند۔ (ظہوری ف) گشاد کار خود از دم بر دیدہ بود دگر ٭ دلم بصومعہ رفت و نگشت بند آنجا ٭ (اردو) قید ہونا۔ مقیّد ہونا۔

بندگی بقول بہار فعلی کہ منسوب باشد بہ بندہ و این ترجمہ عبودیت است و با لفظ بجا آوردن و رسانیدن و کردن و کشیدن مستعمل (حافظ ف) تو بندگی چو گدایان بشرط مزد مکن ٭ کہ شاہ خود روش بندہ پروری داند ٭ صاحب فدائی کہ از علمای معاصر عجم بودمی فرماید کہ بتازی طاعت و عبادت۔ **مؤلف** عرض کند کہ مرکّب است از بندہ (کہ می آید) و یای مصدری۔ فارسیان بقاعدۂ خود ہای ہوّز آخر بندہ را حذف کردہ بعوض آن کاف فارسی آوردند بندگی شد۔ فارسیان بمعنی عاجزی و کورنش ہم استعمال کردہ اند کہ در ملحقات می آید (اردو) بندگی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ داس پن۔ عبادت۔ پرستش۔ غلامی۔

(۲۵۶) (۱۲۵۳)

بندگی آموختن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ خوگر عبودیت شدن واطاعت را عادت کردن (عرفی ے) با خطا آزادگی بندگی آموختن ٭ بادل بی آرزو چشم کرم داشتن ٭ (اردو) بندگی سیکھنا۔

بندگی باید بہمرزادگی منظور نیست | مثل صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و از معنی ومحل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان اخلاق واطاعت را بہتر از شرافت دانند وبرای آن این مثل را زنند مقصود آنست کہ بہ پیرزادہ بد خلق خلیق ومطیع غیر شریف فائق است (اردو) دکن مین کہتے ہین ؎ اس شریف سے دہاڑ جو اچھے گن بہاے ؎

بندگی بجا آوردن | استعمال۔ صاحب آصفی (بندگی آوردن را) قائم کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** گوید کہ از سندش (بندگی بجا آوردن) پیداست بمعنی اطاعت کردن وامتثال امر نمودن (صائب ے) غرور عشق زلیخا بہانہ انگیز است ٭ وگرنہ یوسف ما بندگی بجا آوردہ ٭ (اردو) بندگی بجا لانا۔ اطاعت کرنا۔ حکم کی تعمیل کرنا۔

بندگی بردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مخفف (پیام بندگی بردن) است لفظ پیام در محاورہ حذف شد (خسرو ے) مائیم و شرط بندگیش با ہزار شوق ٭ این بندگی بحضرت ایشان ہمی بردہ ٭ (اردو) عاجزی اور بندگی کا پیام پہنچانا

بندگی بیچارگی | (مقولہ) صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ ازمعنی ومحل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان چون خلاف طبیعت خود بہ تعمیل حکم حاکم کاری کنند این مقولہ را استعمال کنند مقصود آنست کہ ما را چارۂ نیست جز آن کہ اطاعت فرمان کنیم۔ بندہ لاچار است (اردو) بندگی بیچارگی دکن مین ایک ایسے مقام پر مستعمل ہے جہان تعمیل حکم کرنے کے سوا چارہ نہو یا دل ناخواستہ کسی حکم کی تعمیل کر کے کہتے ہین کہ

میر اگرچہ قصور نہ ہین (بندگی پہنچا رگی)

بندگی دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی عطا کردن بندگی است (خسرو ؎) گہ کلہت خواجگی گل دہد ٭ گہ کثرت بندگی دل دہد ٭ (اردو) بندگی عطا کرنا۔

بندگی رساندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت مؤلف عرض کند کہ پیام بندگی رساندن و اظہار بندگی کردن از طرف کسی مرادف (بندگی بردن) (حافظ ؎) حافظ مرید جام جم است ای صبا برو ٭ وز بندہ بندگی برسان شیخ جام را ٭ (اردو) بندگی پہنچانا بندگی کا پیام پہنچانا۔

بندگی فرمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت مؤلف عرض کند کہ اطاعت کردن و عبودیت بجا آوردن مرادف بندگی کردن است (اثیر اخسیکتی ؎) خواجگیہا زمانہ در سر داشت ٭ لیک من بندگیش فرمودم ٭ مخفی مباد کہ فرمودن بظاہر درین مصدر خوش نمی نماید از آنکہ در محاورۂ فارسی قائل این را بحق غیر بر سبیل بزرگی استعمال می کند و نیز صاحبان تجبر و پادشاہان استعمال این برای خود ہم می کنند پس شاعر در عالم تجبر استعمال این کردہ دگر ہیچ (اردو) اطاعت کرنا۔

بندگی کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی اطاعت کردن و امتثال امر کردن است سند این از حافظ بر لفظ بندگی گذشت (اردو) دیکھو بندگی فرمودن۔

بندگی کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مبتلای بندگی شدن است (خسرو ؎) خواجہ کہ داند روش زندگی ٭ بر در دونان نکشد بندگی ٭ (اردو) مبتلاے بندگی ہونا۔

بندگی کن ترا بحکم چہ کار مقولہ۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (۱) فارسیان چون کسی را در تعمیل حکم حاکم بوجوہ خاص متأمل می بینند این مقولہ را استعمال کنند

و (۲) چون محکومی دیگری را حکم کاری دہد و او آن را
درست نداند در جوابش ہمین مقولہ استعمال می کند۔
(اردو) (۱) حکم بجالاؤ اچھے بُرے پر نجاؤ (۲) حکم بجا لاؤں
باتین نہ بناؤ (۲) غلام کے کو حکم سے کیا مطلب ان دونوں
مقولون کا استعمال دکن مین ہے ۔

بندگی نمودن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر ہر دو معنی
بندگی ورزیدن | کردہ از معنی ساکت ۔ **مؤلف**
عرض کند کہ از اسنادش پیداست کہ ہر دو مرادف بندگی
کردن است (سنائی غزنوی ؒ) ما بندگی خویش نمودیم
ولیکن ۞ خوی بد تو بندہ نیارست خریدن ۞ (سعدی
ؒ) نہ بہ زرق آمدہ ام تا بہ ملامت بروم ۞ بندگی را نہ
اگر عزت و اکرامم نیست ۞ (اردو) دیکھو بندگی کردن

بندمہ | بقول برہان بفتح اوّل و میم و کسرۂ ثالث تکمہ و
گوی گریبان را گویند صاحب جہانگیری این را مرادف
بندیمہ بزیادت تحتانی بعد دال مہملہ گوید و فرماید کہ این
را در گریبان نصب کنند صاحب سروری ذکر بندیمہ
کردہ این را مخفف آن گوید صاحب رشیدی مرادف
بندیگر داند ۔ صاحب جامع بذکر ہر دو می فرماید کہ در
بندیمہ بجای میم ۔ نون ہم آمدہ ۔ خان آرزو در
سراج بذکر ہر سہ گوید کہ بندمہ مخفف بندیمہ و بہ
میم اصح است و فرماید کہ قوسی بضم ۔ اعراب نوی
مؤلف عرض کند کہ دعوی صحت بلا دلیل است
و حقیقت برعکس این یعنی (بندینہ) بہ نون اصل
است کہ بند را با یای نون نسبت بندین کردند و
ہای ہوز زائد در آخرش آوردند معنی لفظی این چیزی
کہ منسوب بہ بند قباست و کنایہ از گوی گریبان لہٰذا
کہ کار بند می کند بہ تبدیل ہیئت و بندیمہ مبدلش
کہ نون بہ میم بدل شود چنانکہ بجین و گجیم و مخفف
آن بحذف تحتانی بندمہ (اردو) گھنڈی دیکھو انگکہ

بن دندان | اصطلاح ۔ بقول برہان بضم اوّل
(۱) کنایہ از انقیاد و فرمان برداری و اطاعت
و رغبت تمام باشد و (۲) بمعنی ذخیرہ و پس انداز
و (۳) قصد و ارادہ ہم صاحب جامع ہم باشد
صاحب سروری بر معنی اوّل قانع (مخزن اسرار

فتح بدندان وتپش جان کنان ﷺ ازبن دندان شده
دندان کنان ﷺ صاحب بحر عجم ذکر هر سه معنی کرده
خان آرزو در سراج بذکر معنی اول گوید که صحیح آن نیست
که با کلمهٔ از استعمال کنند و بدون آن خطاست زانکه
بر دارش بهار ذکر این بدون صراحت معنی کرده
از علی خراسانی سند دهد می پرسیم ازو که سند کدام
معنی [illegible] جواب [illegible] که از شعر دریافت کنید
(س) چو گذشت از لب او ریخت بجاه ذقنش ﷺ
آب حیوان [illegible] آن دندان است ﷺ **مؤلف**
عرض کند که درین شعر بمعنی حقیقی مستعمل است یعنی
بیخ دندان و آنچه خان آرزو تصحیح کرده است جز
نیست که از سند سروری کار گرفته ولیکن نفهمید که
محاوره چه چیز است فارسیان گویند که ازبن دندان
این کار را کنم ﷺ یعنی بسر و چشم و مجرد چشم هم بمعنی بسیار
خوب یعنی بچشم آمده پس قول صاحبان زبان اعنی
[illegible] جامع و برهان معتبر تر از خان آرزو است
[illegible] مخفف (ازبن دندان) است۔

چنانکه بجایش گذشت که بدون کلمهٔ از هم محاوره باشد
بمعنی اول و دوم چنانکه بر (ازبن دندان) مذکور
شد و معنی سوم مجاز معنی اول و برای این هر دو معنی
اعتماد صاحب جامع داریم اگرچه صاحب سروری
آن را ترک کرده و حق آنست که استعمال این هر سه
معنی بالا حالا بر زبان معاصرین عجم نیست (اردو)
(۱) دیکھو ازبن دندان کے پہلے معنے (۲) ذخیرہ دیکھو
ازبن دندان کے دوسرے معنے (۳) قصد۔ ارادہ
مذکر۔ (۴) دانتوں کی جڑ۔ مؤنث۔ بن دندان بھی لکھ سکتے ہیں

بند نقاب کشیدن استعمال۔ صاحب انند
بحواله غوامض سخن گوید که معروف **مؤلف** عرض
کند که می پرسیم ازو که ضرورت ذکر این چه بود۔ بالجمله
(بند کشیدن) بجایش گذشت و این متعلق به همان است
و بس (اردو) نقاب ہٹانا۔ دور کرنا۔

بند نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده
از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف بند کردن
است که گذشت و سند این هم همدرانجا مذکور (اردو)

دیکھو بند کردن۔

(الف) **بند نہادن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و بذیل آن می فرماید کہ (بند بر ابرو نہادن) بیدماغ شدن است و ---

(ب) **بند نہادن از چیزی** دور کردنش مؤلف عرض کند کہ (بند بر ابرو نہادن) گذشت ولیکن درآن تخصیص ابرو لازم نیست یعنی این مصدر عام باصلۂ بر برای غیر ابرو ہم مستعمل چنانکہ (بند بر پا نہادن) بمعنی زنجیر کردن در پا و مقید کردن گذشت و ہمچنین (بند بر گردن نہادن) طوق در گردن کردن (حافظ ؎) زلف دلبندش صبا را بند بر گردن نہد * با ہواداران ابرو حیلت بند دہبین * و استعمال ہمین مصدر عام یعنی (الف) باصلۂ آز یعنی (ب) بمعنی دور کردن پیدا می کنند چنانکہ (بند نہادن از پای) بمعنی دور کردن زنجیر از پای (معزی نیشاپوری ؎) فلک ز پای سعادت نہاد بند بلا * قضا ز دامن دولت گسست دست ستم * بہار باصلۂ

(ج) **بند نہادن بر چیزی** را قائم کردہ برین عرض مؤلف مختصر یعنی (چون گردن و پای و مانند آن) قناعت کند و با صراحت کاملش بذیل الف و ب کردہ ایم این است مایۂ تحقیق محققین با نام و نشان (اردو) الف زنجیر ڈالنا (ب) زنجیر دور کرنا (ج) زنجیر ڈالنا۔

(۱) **بندنی** استعمال۔ بقول بہار و انند بمعنی

(۲) **بند نیشکر** بند خانۂ نیشکر (رفیع ؎) درگرفتار شدن حاجت زندانی نیست * نیشکر گرچہ بباغ است ولی در بند است * صاحب بحر گوید کہ فاصلۂ میان ہر دو گرہ نیشکر را بدین دو نام موسوم کنند کہ آن را در عرف ہندی پوری خوانند مؤلف عرض کند کہ تعریف ہر دو را نمی پسندیم (بندنے) و (بند نیشکر) گرہی را گویند کہ (۱) در نے و (۲) در نیشکر باشد متعلق بمعنی نہم بند نہ بمعنی خانۂ نیشکر درست باشد و نہ فاصلۂ میان ہر دو گرہ محققین بالا بمحاورہ غور نکردہ اند و بہار حاطب اللیل بند رفیع را کہ غیر متعلق ازین است نقل کردہ کہ در آن بند بمعنی دوم ہشتم معنی حبس است این است تلاش [illegible] محققین

بہار۔ قنابل (**اردو**) گانٹھہ بقول آصفیہ۔ ہندی
اسم مؤنث۔ گرہ۔ بند۔ گنے کی وہ جگہہ جہان سے پوری
کی حد جدا ہوتی ہے۔

بندواکردن استعمال۔ بہار بذکر این گوید کہ
معروف۔ می پرسیم ازو کہ ضرورت ذکرش چہ بود۔
مؤلف عرض کند کہ واکردن بمعنی کشادن است
و معنی این (۱) کشادن زنجیر و کنایہ از رہا کردن از
حبس و متعلق باشد بہ معنی سوم بند کہ زنجیر است و جا
دارد کہ (۲) بمعنی کشادن قفل ہم استعمال کنیم کہ بند
بمعنی قفل بر معنی پنجمش گذشت (**اردو**) (۱) زنجیر
پاؤن سے نکال دینا۔ محبس سے باہر کر دینا۔ قید سے
رہائی دینا (۲) قفل کھولنا۔

بندوباز اصطلاح۔ بقول بحر مرادف (بازوبند)
کہ بجایش گذشت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف بمعنی
اولش (**اردو**) دیکھو بازوبند کے پہلے معنے۔

بندوبست اصطلاح۔ بقول بحر مرادف بست
و بند کہ بجایش گذشت بہار بذکر این از معنی ساکت
صاحب انند ہم بازش در سکوت صاحب فرہنگ فرمان روائی
کہ از علمای معاصر عجم بود می فرماید کہ ہمگی آئین گستوردا است
کہ انتظام مملکت و تعیین حدود باشد و ہم قدغن نیز **مؤلف**
عرض کند کہ صراحت کافی بر بست و بند کردہ ایم (ظہوری
۵) در نگاہ بقفل تغافلش بند است ٭ ولی زیادہ
از این بندوبست می خواہد ٭ (**اردو**) دیکھو بست و بند

بندوبست یافتن استعمال۔ انتظام پذیرفتن
و با آئین شدن (میر محمد افضل ثابت ۵) ہمچو اقلیم سخن
کز نظم بندوبست یافت ٭ زیب و آئینی ز موزون
ملک بود و بست یافت ٭ **مؤلف** عرض کند کہ بہار
ہمین سند را بذیل بندوبست نقل کردہ (**اردو**)
انتظام پانا جیسے اس ملک نے اچھا انتظام پایا ہے۔
شایستہ ہونا۔

بندود بقول سروری بنون و دال مہملہ بوزن
امرود مختصر بیندود یعنی اندود کرد (لامعی جرجانی
۵) گر بیالائی شاید قدح بادہ بمشک ٭ کار بیندود
بکافور سر و موی جبال ٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق

(۳۵۴)

قیاس واز موی جبال کاه جبال مراد است دگیر ہیچ ۔

(اردو) لپیا۔ اندودن کا ماضی مطلق ۔

بندور بقول برہان بضم اول وثالث بروزن پرزور (۱) ریسمانی باشد کہ بدان جوال وتوبرہ وامثال آن دوزند و (۲) بفتح اول نفس منطبعہ را گویند کہ آن قوت متخیلہ افلاکست وجمع آن بندوران ۔ صاحب ناصری ذکر ہر دو معنی بالا کردہ وصاحب جامع ہم این را آوردہ صاحب فرہنگ فدائی می فرماید کہ ہمچون گنجور و (۳) بمعنی منرصد ومنتظر **مؤلف** عرض کند کہ اصل این معنی اول (بندوزہ) بود زای ہوز حذف شد ومعنی دوم مرکب است از بند بالفتح وور بمعنی صاحب خیال کہ بند بمعنی خیال بر معنی دوازدہمش گذشت وکنایہ باشد از نفس منطبعہ واختلاف اعراب چیزی نیست کہ نتیجہ لب ولہجہ مقامی است ومعنی سوم ہم درست است وماخذ آن ہم مثل ماخذ معنی دوم صاحب سفرنگ دید (ہفدہمین فقرہ نامہ نشت ساسان نخست) بندوران را کہ جمع این است بمعنی (۴) قوائی جسمانی آوردہ پس معنی (بندور) قوت ہای جسمانی باشد وظاہر است کہ ہر قوای انسان بند دارد وبند درینجا بمعنی دوم ش یعنی پیوند عضو (اردو) (۱) وہ ڈوری جس سے خرجی اور توبرے سیتے ہیں ۔ مؤنث (۲) فلک کی وہ قوت جسمانی جس سے اس کا نفس مجردہ جزئیات کا ادراک کرتا ہے اور اسی کے ذریعہ سے جسم فلکی کو حرکات خاصہ حاصل ہوتی ہیں ۔ مؤنث (۳) منتظر ۔ انتظار کرنے والا (۴) قوائے جسمانی جس سے طاقت اعضا مراد ہے ۔ مذکر ۔

بندورغ بقول رشیدی بذیل (بندروغ) ہمان بندروغ کہ بحث آن واشارۂ این ہم درینجا کردہ ایم و درینجا ہمین قدر کافی است کہ بند بمعنی ہم از دوست یعنی سد وورغ مبدل برغ بمعنی کوی بزرگ کہ آب دران جمع باشد پس بندورغ پشتۂ تالاب را توان گفت ولیکن محققین اہل زبان ازین ساکت ومعاصرین عجم ہم بر زبان ندارند طالب بند استعمال می باشیم (اردو) تالاب کا پشتہ ۔ مذکر ۔

بندوز صاحب رشیدی بذیل بندرز ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ہمان بندوز باشد کہ ذکرش بر بندرز گذشت (اردو) دیکھو بندرز

بندوق بقول بہار اصل این بندق کہ لغت عربست بمعنی غاولہ و فارسیان دران تصرف کردہ باشباع واو بمعنی تفنگ استعمال کردہ اند و این مجاز است (رباعی) چون شاہ جہانگیر بگیرد بندوق ٭ از ہیبت او لرزہ فتد بر بندوق ٭ از سینہ بدسگال تیران گذرد ٭ چون از دل عاشقان نگاہ معشوق ٭ **مؤلف** عرض کند کہ مفرس است و بس (اردو) بندوق بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ وہ لوہے کی نلی جس میں بارود بھر کر چھوڑیں۔ تفنگ۔

بندوکشاد اصطلاح۔ بقول وارستہ ترجمہ حل و عقد است (والہ ہروی ؎) ببین بہ بندوکشاد ستم ظریفی یار ٭ رہ سوال ببست و در جواب کشاد ٭ (صاحبان بحر و بہار و آنند ہم ذکر این کردہ اند (انوری ؎) زمانہ گلگی گز کلک و خاتمش در ملک ٭ ہزار بندوکشاد و ہزار برگ و نواست ٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) حل و عقد کہہ سکتے ہیں۔ انتظام۔ بندوبست۔ مذکر۔

بندہ بقول بہار مرکب است از بند بمعنی قید و گرفتاری و ہا کہ کلمہ نسبت است و وضع آن در اصل (۱) برای عبید و جواری بودہ زیرا کہ در بند می آیند و بفروخت می روند و بمرور ایام و کثرت استعمال (۲) بر جمیع بنی نوع انسانی اطلاق یافتہ پس در حقیقت مضاف بطرف حق باشد و بطرف غیر مجاز بود و جمع آن بالف و نون قیاسی است و بہ ہا و الف نیز آمدہ و (۳) بمعنی ذات خود متکلم (اسیر ؎) اگر از قید خود آزاد می گشتم بشکر آن ٭ ہزاران بندہ از قید فرنگ آزاد می کردم ٭ (صائب ؎) صائب ز بندہای باخلاص می شود ٭ ہر کس بیک طرف نہد امید و بیم را ٭ (سلمان ؎) بندہ امروز بنجر و زر گذشت ٭ کہ برین در ہمی زنم فریاد ٭ صاحب جہانگیری فدائی بر معنی اول قانع و گوید کہ آنکہ زر خرید و خانہ زاد

کسی باشد کہ ترجمۂ آن در عربی عبد است **مؤلف** عرض کند کہ ماخذ بیان کردۂ بہار بر معنی اوّل درست است و معنی دوم بر سبیل مجاز باشد کہ ہر فرد بنی نوع انسان را بندہ نام نہادند بہ سبیل عجز و معنی سوم ہم مجاز است کہ قائل بعجز خود را بہ بندہ موسوم کند **اردو** بندہ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر (١) غلام۔ داس۔ (٢) انسان۔ بشر۔ آدمی (٣) جب ضمیر متکلم کی جگہ استعمال کرین تو وہان عاجز نیازمند خاکسار مراد ہوتی ہے۔ دیکھو ایک کے چوتھے معنے۔

(١) **بندہ پرور** | اصطلاح۔ بقول فدائی (١) آنکہ بندگان را بخوبی و بدرا نہ پرورش

(٢) **بندہ پروری** |

فرماید و (٢) کار بندہ پرور **مؤلف** عرض کند کہ (١) اسم فاعل ترکیبی است و مراد از مالک و آقای نعمت یعنی بندۂ خود را پرورش کنندہ و (٢) یای مصدری بر (١) زیادہ کردہ اند (انوری ؂) فرمای ہیانت بندہ کامل ہا چون لفظ تو بندہ پرور آمد ہا (صائب ؂) نہ ہر کہ خواجہ شود بندہ پروری داند ہا نہ ہر کہ ... افراخت سروری داند ہا (اردو) (١) بندہ پرور بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر (بندہ نواز۔ آقا خداوند نعمت) (٢) بندہ پروری کہہ سکتے ہین بمعنی بندہ نوازی و پرورش بندہ۔ مؤنث۔

بندۂ درگاہ تا بخانہ ہمراہ | مثل۔ صاحبان تخزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان بندۂ درگاہ عوض ضمیر متکلم استعمال کنند یعنی (بندۂ درگاہ) بمعنی من و این بر سبیل عجز و انکسار است نہ بمعنی بندۂ حقیقی کہ عبد باشد پس این مثل استعمال می کنند برای کسی کہ اخلاقاً خود را بندہ ظاہر می کند و دوست صادق نباشد مقصود آنست کہ کسی کہ خود را بندۂ درگاہ ظاہر می کند تا بخانۂ مولی ہمراہ می باشد و داخل خانہ نمی رود تا خدمت مولی بجا آرد (اردو) دکن مین کہتے ہین بندہ آپکا غلام ہے مگر بندگی مین کلام ہے اس کا مطلب یہہ ہے کہ جو شخص ... آپکا غلام ظاہر کرتا ہے

وہ آپکی خدمت نہ کریگا یعنی وہ آپکا دوست صادق نہین ہے بلکہ مُنہ بولا دوست ہے۔

بندہ گشتن استعمال یعنی بندہ شدن یعنی مطیع وفرمان بردار شدن وخود را زرخرید قرار دادن مجازاً یا بحقیقت (انوری ع) بندہ گشت از بہر تو دل دیدہ را* گرچہ دل را دیدہ ہمسایہ است* (ولہ ع) ای آفتاب وماہ ترا بندہ گشتہ اند* یاد و عقیق ہیچو شکر ماہ وآفتاب* (اردو) بندہ ہونا۔ مجازاً یا حقیقتہً۔ مطیع ہونا۔ فرمان بردار ہونا۔

(۱) **بندہ نواز** اصطلاح۔ بقول فدائی (۱) آنکہ
(۲) **بندہ نوازی** بندۂ خود را نوازش کند مانند بندہ پرور و (۲) مانند بندہ پروری کہ گذشت۔ (سعدی ع) از درِ بخشندگی و بندہ نوازی* مرغ ہوا رانصیب ماہی دریا* صاحب انند ہم ذکر الفہ بحوالۂ فرہنگ فرنگ کردہ مؤلف عرض کند کہ (۱) اسم فاعل ترکیبی است خداوند حقیقی و مجازی ہر دو و (۲) بمعنی مصدری صفت ہر دو (صائب ع) دل عاشق نگر از بندہ نوازی گیرد* ورنہ یوسف بہ زر قلب گرانست او را* وازہمین است ۔۔۔۔۔۔

(۳) **بندہ نوازی کردن** بمعنی لطف وکرم کردن (انوری ع) سلطان نعمت بندہ نوازی نکند* تا خواجہ بہجز ترک وتازی نکند* (اردو) اپنے مالک اور آقائے نعمت حقیقی اور مجازی کو (۱) بندہ نواز کہہ سکتے ہین (۲) بندہ نوازی اسکی صفت ہے (۳) بندہ نوازی کرنا کرم کرنا۔ مہربانی کرنا۔ عنایت کرنا۔ احسان کرنا۔

بندی بقول بہار بمعنی اسیر وگرفتار۔ صاحبان غیاث وانند ہم بانش مؤلف عرض کند کہ بند بمعنی حبس بمعنی ذہمش گذشت ویای نسبت بروزیادہ کردہ اند (انوری ع) آنکہ بہ دو صد ہزار بندہ و بندی رسید* تائب مومن گماشت توبت کافر شکست* (اردو) قیدی۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ اسیر۔ مقید۔ محبوس۔ گرفتار۔ مجرم سزا یافتہ (بندی بھی انھین معنون مین اردو مین مستعمل ہے)

(۲۵۷۲) (۲۵۷۳)

بندی خانہ اصطلاح - بقول بہار زندان کہ ترجمۂ
سجن است (محمد قلی سلیم ؎) زبند بخانۂ چشمم کہ حسبتہ ئی
کہ زنجیرش سراپا رنگ بستہ ٭ صاحب بحر گوید کہ مرادف
بندخانہ - **مؤلف** عرض کند کہ معنی لفظی این خانۂ محبوس
و موافق قیاس است (اردو) قید خانہ دیکھو اسیر خانۂ

بندیدن بقول بحر بر وزن خندیدن بمعنی بستن و فرماید
کہ صیغۂ اسم فاعل ازین مصدر بنیامدہ صاحب موارد
گوید کہ بر ہمہ معانی بستن شامل کہ بجایش گذشت صاحب
نوادر ہمزبانش صاحب سروری بر معنی بستن قانع (مولوی
معنوی ؎) بخدا گل ز تو آموخت شکر خندیدن ٭ بخدا
کہ ز تو آموخت کمر بندیدن ٭ صاحب ملحقات برہان ہمزبان
سروری **مؤلف** عرض کند کہ مصدر اصلی است کہ اسم
مصدرش بند مال فارسی زبان است کہ بزیادت تحتانی
معروف و علامت مصدر (دن) مصدری ساختہ اند و
معنی بستن حقیقی است و دیگر معانی مجازی بستن ہم درین
باشد چنانکہ سندش بر بستن آب در جوی و بستن ثمر بستن حنا
و بستن خوشہ دانہ را و بستن خیال و بستن در و بستن دکان
و بستن زنار و بستن سد و بستن مغز در استخوان گذشت
(اردو) دیکھو بستن اور اسکے تمام معنے جو اس مصدر
سے بھی متعلق ہین -

بندیش بقول صاحب فدائی بمعنی (۱) بنیاد و
نشالودہ کاخ و (۲) استخوان بندی تن مردم و جانوران
است و (۳) آنچہ بتازی (توطئہ) می نامندش **مؤلف**
عرض کند کہ اگرچہ دیگر محققین اہل زبان و زباندانان
ازین لغت سکوت ورزیدہ اند ولیکن معاصرین
عجم تصدیق می کنند و خود فدائی ہم کہ از علمای سامانی
عجم بود - قولش اعتبار را شاید اصل این (بندیسہ)
بود بالضم بمعنی (بنیاد و شخص) کہ بُن بمعنی بنیاد گذشت
و دیسہ بقول برہان بمعنی شخص می آید پس ہای ہوز
آخر حذف شد و سین مہملہ بشین معجمہ چنانکہ گستی و گشتی
- اسم جامد فارسی زبان است معنی دوم حقیقی است
و معنی اول و سوم مجاز آن (اردو) (۱) مکان
کی بنیاد نیو - مؤنث (رشک ؎) پھیلی جو آمد
رشک شکستہ پایۂ دیوار قلعہ نیو سے بیٹھی پر آگ مین ہا

(۲) انسان اور جانوروں کی ہڈیوں کا ڈھانچ۔ مذکر (۳)
تمہید۔ مؤنث۔

بندی شدن تپ مصدر اصطلاحی۔ بقول
وارستہ فرمن شدن تپ بحیثیتی کہ اصلا مفارقت نکند۔
(محسن تاثیر ع) گرچہ در رقید تو باشد ایمن از دشمن
مباش ہامی شود جانکاہ تر ہر گہ تپ بندی شود۔ صاحب
بحر و انند و بہار ہم بر بانش **مؤلف** عرض کند کہ موافق
قیاس است و متعلق بمعنی دہم بند و بندی بمعنی محبوس
ہم گذشت و محبوس شدن تپ در جسم کنایہ باشد از
عدم انفکاکش از بدن (اردو) بخار اور تپ
جسم سے ایک لحظہ جدا نہونا۔

بندیشہ صاحب ناصری گوید بمعنی اندیشہ صاحب
برہان گوید کہ بروزن و معنی اندیشہ کہ فکر و خیال باشد
و بندیشہا بمعنی خیالات و تخیلات صاحب جامع ہم نوشتہ
صاحب سفرنگ بر پنجاہ و نہمی فقرہ (نامہ شت وخشور
جمشید) ذکر این بالفتح بمعنی اندیشہ و تصور کردہ خان آرزو
ہم در سراج آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد
فارسی قدیم است کہ اصل این (باندیشہ) بموحدۂ زائد
بر زبان قدما بود و بحذف الف بندیشہ می گفتندش۔
متاخرین و معاصرین بای زائدہ را حذف کردہ اندیشہ
بر زبان دارند ہمین است حقیقت این دیگر ہیچ (اردو)
دیکھو اندیشہ۔

(۱) **بندیمہ** (۱) بقول برہان بروزن پشمینہ تکمہ و
(۲) **بندینہ** دگوی گریبان و فرماید کہ بجای میم نون
ہم بنظر آمدہ صاحبان سروری و جہانگیری و رشیدی
و ناصری و جامع و مؤید ہم ذکر این با بندمہ کردہ اند و
ما حقیقت این ہر دو بر بندمہ عرض کردہ ایم (اردو)
دیکھو بندمہ۔

بندیوان اصطلاح۔ صاحبان انند و غیاث گویند کہ
بالفتح لغت فارسی زبان است و در اصل بندی بان بود
بمعنی کسیکہ نگہبان قیدیان باشد و عوام در تلفظ و معنی غلط
کردہ اند کہ بجای بای موحدہ واو می خوانند و بجای
بندی کہ بمعنی اسیر است بندیوان را بمعنی قیدی و اسیر
گویند **مؤلف** عرض کند کہ برادر ما بو ہمی دانند کہ فعاو

و موحدہ باہم تبدیل می یابند چنانکہ آب و آو لیکن
آنانکہ بندیبان را بندیوان بواو گویند چرا غلط کرده اند
مبدّل را استعمال کردند درست است و آنانکہ این را
برای اسیر استعمال کنند ہم بمجاز درست باشد۔ فارسیان
گویند کہ "بندیوانان می آیند" بمعنی لفظی این حارسان
بندیان می آیند و این اشارہ آگاه می کند کہ بندیان
ہم می آیند و این قسم تصرّف در ہر یک زبانہا می باشد
(اردو) قیدیوں کا نگہبان۔ حارس۔ مذکّر۔

بُن ران | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بالضمّ اوّل با الف کشیده چیزی کہ بعربی مغبن
گویند و بفارسی [illegible] ران ہم خوانند مؤلّف
عرض کند کہ صاحب منتہی الارب مغبن را لغت عرب
بمعنی بن ران گفتہ و فارسیان این مرکّب را بمعنی مذکور
کہ استعمال کردہ اند موافق قیاس است (اردو)
چڈّا بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکّر۔ جڑ ران
۔ جانگھ کی جڑ۔ پیغولۂ ران۔ جھنگا سا۔

بنرمی جواب دادن | استعمال۔ بقول بہار [illegible]

بنرمی حرف زدن | و انند بملایمی سخن
گفتن (میرزا رضی دانش ؎) خانمان را الم
بر باد از عتابش می دہد ہ گل بنرمی در صف
خوبان جوابش می دہد ہ (اردو) نرمی سے
جواب دینا۔ نرمی سے بات کرنا۔

بُنزاد | بقول فدائی بالضّم معنی شجرۂ خاندان است
مؤلّف عرض کند کہ معنی لفظی این بنیاد پیشینیان
و کنایہ باشد از کاغذی کہ دران سلسلۂ نسب
و حسب خاندان بشکل درختی قائم کردہ می شود
موافق قیاس است و مجرّد قول صاحب فدائی
اعتبار را شاید کہ از علمای معاصر عجم بود (اردو)
شجرہ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکّر۔ نسب نامہ
کرسی نامہ۔ وہ کاغذ جس میں وارث اعلی کی کل اولاد
ترتیب وار درج ہو۔

بُنسال | بقول جہانگیری بالضمّ اوّل و سین بی نقطہ
با الف کشیدہ بر وزن دنبال۔ سالخوردہ و کہن
اگر [illegible] سرو سری ہم بحوالۂ نسخۂ وفائی ذکر

این کردہ (استاد رودکی ع) بگشتہ زین پرند سبز
شاخ بید بنسالہ ٭ چنان چون اشک مہجوران نشستہ
ژالہ برژالہ ٭ صاحبان ناصری و بہار و بحر و انند
ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج بر اتفاق
شان قانع و صراحت ہیچ ماخذ نکرد **مؤلف** عرض کند
کہ بُن بالضم بمعنی بنیاد و پایان و انتہای ہر چیز گذشت
پس فارسیان بترکیب این بالفظ سالہ اسم فاعل ترکیبی
کردند و کنایہ قرار دادند برای کہن سال و سال خوردہ
و دیگر ہیچ **(اردو)** بڈھا۔ بوڑھا شخص۔ دیکھو بزرگ سال

بن ستور اصطلاح۔ بقول انند کنایہ از سوراخ
دُبر ستور **مؤلف** عرض کند کہ دیگر کسی از محققین
فارسی زبان ذکر این نکرد۔ عیبی ندارد۔ موافق قیاس
است کہ بُن بمعنی سوراخ مقعد ہم بجایش گذشت
(اردو) چارپایون کی مقعد کا سوراخ۔ مذکر۔

بن سخن افگندن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار سخن بنیاد کردن (فردوسی ع) سخن را فگندند
ہر گونہ بن ٭ بران بن نہادند یکسر سخن ٭ صاحبان
بحر و انند ہم زبانش **مؤلف** عرض کند کہ مرادف
طرح سخن افگندن و آغاز سخن کردن است سند فردوسی
لفظاً بکار این نمی خورد کہ دران عوض اضافت بن
رای اضافی است عیبی ندارد کہ معنی بکار این می خورد
(اردو) گفتگو شروع کرنا۔

بہ نسیمی بند است مقولہ۔ بقول بحر ای بام
بہ نسیمی در بند است سہل موقوف است۔
مؤلف عرض کند کہ تخفیف بہ نسیم نباشد مجرد (در بند
است) بمعنی منحصر است و موقوف است فارسیان
چون التجای توجہ از کسی کنند گویند کہ " آغا کار ما
بہ گوشہ چشمت در بند است " یا توجہ تو در بند است یعنی موقوف
است باشارہ چشمت یا موقوف است بر توجہ تو **(اردو)** تیری
اشارہ پر موقوف ہے یا تیری ادنی توجہ پر منحصر ہے۔

(الف) **بنشاخت** الف بقول برہان بکسر اول و ثانی و شین قرشت
(ب) **بنشاختن** بالف کشیدہ بوزن بنواخت ماضی (ب)
یعنی نشاند و نشانید و نسبت (ب) بنیز مادہ کہ بمعنی نشانیدن است
صاحب سروری ہم نسبت (الف) ہم زبان برہان (حکیم فردوسی

٥) باکرام شاهانه بنواختش ؛ بر خویش بر تخت بنشاختش ؛
و ذکر (ب) هم کرده (استاد لبیبی ٥) چو باز آمد از حمله
و تاختن ؛ بفرمودش از پای بنشاختن ؛ صاحب ناصری
بذیل (الف) ذکر (ب) هم کرده صاحب بحر گوید که (ب)
سالم التصریف است بمعنی نشانیدن صاحبان موارد
و نوادر و جامع و سراج هم ذکر (ب) کرده اند **مؤلف**
عرض کند که نشستن بمصدر لازم است و نشاستن و
نشاندن متعدی که بجایش می آید پس نشاختن مبدل
نشاستن باشد که سین مهمله بدل شد به خای معجمه و همین
است مثال اوّل این تبدیل - بعض محققین در معنی نشاختن
سکندری خورده اند که بجایش صراحت کنیم و موحده
در اوّل این اصلی نباشد بلکه زائد است تسامح اهل
لغت است که این را در ردیف موحده جا داده اند -
(اردو) الف بٹھایا - بٹھلایا (ب) بٹھانا - بٹھلانا -

(الف) **بنشاستن** | صاحب بحر بر الف گوید که با کسر
(ب) **بنشاندن** | بمعنی نشستن است سالم التصریف
و صاحبان موارد و نوادر ذکر این بدون صراحت و
و تحقیق کرده اند صاحب برهان ذکر ماضی مطلق الف
کرده گوید که مرادف بنشست که ماضی نشستن است صاحب
سروری هم به همین معنی از منوچهری سند دهد (٥)
فاختگان همه بنشاستند ؛ نای زنان بر سر شاخ چنار
؛ صاحب آنند و هفت هم همزبانش **مؤلف** عرض
کند که موحدهٔ اوّل زائد است و ضرورت نداشت
که این را در ردیف موحده قائم کنند اصل این نشاستن
است بقول بحر بمعنی نشاندن (متعدی نشستن) و
نشاندن مبدل نشاستن که سین مهمله بدل شد به
نون چنانکه بلکس و بلکن - صاحب برهان هم ذکر
نشاستن بمعنی نشاندن کرده و آنچه همه محققین بالا
در ینجا (الف) را بمعنی لازم آورده اند سندش همین
یک شعر منوچهری است پس خبر نیست که الف را
لازم و متعدی هر دو دانیم و (ب) متعدی است
و صراحت ماخذ بر نشستن می آید **(اردو)** الف بیٹھنا
- بٹھانا - (ب) بٹھانا -

بنشین که گدائی کنم و پیش تو آرم | مقولهٔ صاحب

خزینۃ الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این مقولہ را بحق بزرگ و سن استعمال می کنند تا آن را از محنت بازدارند دیگر ہیچ (اردو) دکن مین بزرگون کی خدمت مین اون کے سعادت مند فرزند کہتے ہین کہ بابا تم تکلیف نہ اٹھاؤ ہم بھیک مانگ کر تمھارا پیٹ پالینگے۔

بنظام ایستادن مصدر اصطلاحی بقول رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار۔ بقاعدۂ فوجی صف بستن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است۔ صاحب بول چال ہم بحوالۂ معاصرین عجم ذکر این کردہ (اردو) صف باندھ کر کھڑا ہونا۔

(۳۵۶۰) **بنظر آمدن** مصدر اصطلاحی۔ آمدن چیزی پیش نگاہ و پیش چشم لازم نظر کردن (ظہوری ؎) در پیشگاہ منظر ہر چیہ در آید بنظر ٭ نہ پذیرفتہ بجز عکس تو آئینۂ ما (صائب ؎) در ریاضی کہ تو باشی بنظر می آمد ٭ ہمچون سبزۂ خوابیدہ ز رعنائی تو (اردو) دکھائی دینا۔ بقول آصفیہ نظر آنا۔ دیکھنے مین آنا۔

(۳۵۶۱) **بنعمت رسیدن** مصدر اصطلاحی بمعنی حاصل کردن نعمت و کامیاب شدن بنعمت (صائب ؎) سیری ز دیدن تو ندارد نگاہ من ٭ چون قحط دیدہ کہ بنعمت رسیدہ است (اردو) نعمت پانا۔

بنغار اصطلاح۔ صاحب رشیدی بذیل بلغار کہ گذشت ذکر این بضم اول کردہ اصل بلغار است اشارہ باین ہمہ را انجا نگور (اردو) دیکھو بلغار۔

بنفش بقول بہار با ثانی مکسور بمعنی بنفشہ رنگ (خواجہ نظامی ؎) ستادہ ملک زیر زرین درفش ٭ ز سیفور بر تن قبای بنفش ٭ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ صاحب جہانگیری در تحقیقات گوید کہ رنگی است معروف و کبود را نیز گویند صاحب مؤید بذیل لغات فرس گوید کہ بالضم و قیل بالکسر بمعنی کبود باشد صاحب غیاث می فرماید کہ بفتح اول و ضم نون و فا و شین معجمہ بمعنی کبود رنگ و نیلگون **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و بس (اردو) بنفشہ رنگ

بنفشہ کا رنگ رکھنے والی چیز (مؤنث)

بنفش کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر کبود کردن۔ صاحب برہان در ملحقات این را کنایہ گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است (**اردو**) کبود رنگ کرنا۔

بنفشہ بقول برہان بضم اوّل و کسر اوّل ہر دو آمدہ (۱) گلی باشد معروف کہ معرب آن بنفشج است و (۲) نام گیاہی کہ در آب روید۔ صاحب ناصری ہم ذکر این بمعنی اوّل کردہ (حکیم قرنی سہ) بنفشہ زاران آن آفتاب ترکستان ٭ ہمی بنفشہ پدید آرد از دو لالہ ستان ٭ کنون زرنگ بنفشہ دو عجب نبود ٭ اگر نہ شد دمد زیر عارض جانان ٭ (ولہ سہ) شکست زلف تو تازہ بنفشۂ تتری است ٭ رخ و دو عارض تو تازہ لالہ و نسرین ٭ صاحب جامع فرماید کہ گلی است معروف و گیاہیکہ بر آب روید بہار ذکر این کردہ می فرماید کہ نام درختی است کہ گلش کبود رنگ می باشد۔ خان آرزو در سراج می فرماید کہ در بعضی از نسخ رشیدی از شرح دیوان انوری سبزہ ایست کبود رنگ کہ گلش ہم کبود باشد و آن را کلبوش و گوش را بدان نسبت دہند و این غلط است چرا کہ برگ آن سبز می باشد و گلش کبود **مؤلف** عرض کند کہ سبحان اللہ چہ خوش تحقیق است ماہر (اندوزہ) صراحت کامل کردہ ایم ہمچنین نیست کہ اختلاف بمعنی معنی اوّل و دوم را تمام کرد و تحقیق ہمین قدر است کہ بمعنی دوم درست و بمعنی اوّل آن را گل بنفشہ گویند و مجازاً گل را ہم بنفشہ نامند (**اردو**) (۱) گل بنفشہ مذکر (۲) بنفشہ۔ مؤنث۔ دیکھو اندوزہ۔

بنفشہ پوش اصطلاح۔ بقول بہار از عالم کلبوش۔ صاحب انند نقل نگارش ہم او گوید کہ (بنفشہ خط) و (بنفشہ موی) از مرادفات این است (محمد اسحق شوکت سہ) الہم زحرف لبش ہست بادہ نوش ہنوز ٭ بود نظارۂ گلش بنفشہ پوش ہنوز ٭ **مؤلف** عرض کند کہ اسم مفعول ترکیبی است بمعنی پوشیدہ یعنی مشابہت بنفشہ دارندہ در خط [illegible] از عشق و صراحت

مرادف فانش بجایش کنیم (اردو) معشوق ۔ مذکر ۔

بنفشہ خط اصطلاح ۔ بقول بہار و انند مرادف بنفشہ پوش ۔ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی خط مثل بنفشہ دارندہ کنایہ از محبوب (صائب ؎) از گریہ چشم ہر کہ چو بادام شد سفید ؛ نظارۂ بنفشہ خطانست چارہ اش ؛ (اردو) یار کو بنفشہ خط کہہ سکتے ہیں ۔

(۳۵۷۷)

بنفشہ زار اصطلاح ۔ جائی کہ کاشت بنفشہ شود کہ زار بقول برہان مقام کشت را گویند (ظہوری ؎) نداشت مشک شمیمی چنان نسیم رساند ؛ بہ زمین زلف تو در چین بنفشہ زاری چند ؛ (ولہ ؎) بنفشہ زار شب از بہر سیر آہ خوشست ؛ برای گریۂ سمن زار صبحدم دیدیم ؛ (اردو) بنفشہ زار وہ مقام ہے جہان بنفشہ بویا جاے ۔ مذکر ۔

بنفشہ کردہ استعمال ۔ بقول مؤید وصفت آ کبود کردہ **مؤلف** عرض کند کہ اصل این مصدر است (بنفشہ کردن) بمعنی رنگ کبودی کردن (اردو) کبودی رنگ کیا ہوا ۔

بنفشہ گون طارم اصطلاح ۔ بقول برہان کنایہ از آسمان است (صاحب جہانگیری) در ملحقات و صاحبان رشیدی و بحر و جامع و ناصری و سراج ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت طارم بنفشہ گون است و بنفشہ گون اسم فاعل ترکیبی بصفت طارم واقع شدہ و طارم بمعنی بام خانہ و گنبد و خانۂ چوبین ہمچو خرگاہ پس معنی لفظی این کنایۂ مذکور است (اردو) آسمان ۔ مذکر ۔ دیکھو آسمان

بنفشہ گون مہد اصطلاح ۔ بقول برہان و بحر و رشیدی و جامع و (ملحقات ناصری و جہانگیری) (۱) مرادف (بنفشہ گون طارم) و (۲) زمین چنان آرزو در سراج می فرماید کہ آنکہ این را کنایہ از زمین نیز آوردہ اند این خطای فاحش است **مؤلف** عرض کند کہ این ہم قلب اضافت (مہد بنفشہ گون) است و (بنفشہ گون) اسم فاعل ترکیبی وصفت مہد و برای معنی دوم یعنی زمین البتہ خصوصیتی دارد و معنی آسمان

را مجاز توان گرفت زیرا کہ تشبیہ مہد با زمین بہتر از آسمان است (اردو) (۱) دیکھو بنفشہ گون طارم (۲) زمین دکھوارتا۔

بنفشہ موی اصطلاح۔ بقول بہار و آنند مرادف بنفشہ خط مؤلف عرض کند کہ کنایہ از معشوق است (ظہوری ع) بدستہ بندی موی بنفشہ میان رو؟ مرو بباغ چہ سنبل کدام مرزنجوش ٭ (اردو) بنفشہ موی۔ معشوق کو کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

بن فگندن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی طرح افگندن است (فردوسی ع) سخن را فگندند ہر گونہ بن ٭ بہ ایران بن نہادند یکسر سخن ٭ (اردو) بنیاد قائم کرنا طرح ڈالنا۔ بنیاد ڈالنا۔

بنقہ بقول برہان بفتح اول و قاف و سکون نون نوعی از غلہ باشد مانند عدس و قوت و منفعت آنہم مانند عدس است صاحب جامع ہم ذکر این کردہ صاحب محیط فرماید کہ این لغت عرب است و دانہ ایست شبیہہ بہ عدس و از ان بالیدہ تر و بشیرازی مشو گویند کہ قسمی از عدس باشد ولیکن بسفیدی و تدویر آن نیست و کازرونی گفتہ کہ آن در بیخ نبات عدس می روید و نیز مثل عدس منخورش و بقول بعض در زراعت و غیرہ می روید و شبیہہ القوہ بعدس۔ بقول شیخ معتدل و مائل بہ یبوست و گویند سرد و خشک مائل باعتدال و قابض مثل عدس و مولد سودا و عسر الانہضام (الخ) مؤلف عرض کند کہ نام عربی مشہور تر از اسم فارسی است از ینجاست کہ ما این را جا دادہ ایم و ذکر این بر برجاف ہم گذشت (اردو) دیکھو برجاف۔

بنک بقول برہان بفتح اول و ثانی و سکون کاف (۱) مصغر بن است کہ حبۃ الخضرا و چتلا قوج باشد و آن بیشتر در کوہ و جنگل ہا حاصل می گردد صاحبان سروری و رشیدی و جامع و سراج ذکر این کردہ اند

مؤلف عرض کند کہ بن بمعنی دوشش بجای خودش گذشت وافعال وخواص آن ہمہ را انجا مذکور (اردو) دیکھو بُن کے دوسرے معنے ۔

(۲) بنک ۔ بقول برہان نوعی از قماش زمین اطلس کہ بران گلہای زربفت باشد ۔ صاحبان سروری ورشیدی وجامع وسراج وہفت ذکر این کردہ اند (ظہوری ؎) زجامہ خانہ عشق تو اطلسی گردون ؛ بہ نعل وداغ بنک پوش کردہ مارا ؛ مؤلف عرض کند کہ بن بمعنی باغ بر نشان اوّلش گذشت فارسیان بزیادت کاف تصغیر معنی قماشی را نام نہادند و باغ کوچک گفتند کہ دران گلہای زربفت است ۔ موافق قیاس باشد (اردو) ایک قسم کا ریشمی کپڑا جس مین زربفت پھول بنے ہوتے ہین ۔ مذکر

(۳) بنک ۔ بقول برہان گلہا ونشان ہا را نیز گویند کہ بر روی بعضی از خوردن شراب بہم می رسد یا عرق بر پیشانی ایشان نشیند صاحبان جامع وسراج ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ مجاز است کہ از معنی دوم این را قائم کردہ اند (اردو) وہ پسینے کے قطرے جو محبوبون کے چہرے پر مے خواری کی حالت مین ظاہر ہوں ۔ مذکر ۔

(۴) بنک ۔ بقول برہان بضمّ اوّل مصغّر بُنہ است یعنی درخت کوچک صاحبان سروری ورشیدی و جامع ذکر این کردہ اند خان آرزو بذکر این بحوالہٗ رشیدی می فرماید کہ او بضمتین گوید و این غلط است چہ حرف ساکن را چون حرکت دہند مفتوح باشد مؤلف عرض کند کہ مصغّر بن باشد نہ بنہ و بن بمعنی درخت بر نشان پنجمش گذشت و آنچہ خان آرزو نسبت اعتراض می زند و بر رشیدی بر روی قواعد فارسی زبان اعتراض می کند شاید جوابش ہمین است کہ قواعد تابع زبان است نہ زبان تابع قواعد پس قول محققین اہل زبان معتبر تر از قیاس خان آرزوست (اردو) چھوٹا جھاڑ ۔ مذکر ۔

(۵) بنک ۔ بقول برہان بمعنی نشان واثر ہم چنانکہ گویند از فلانی یا از فلانہ چیز بنک نماندہ است ۔

ارادہ آن باشد کہ نشان و اثر نماندہ صاحبان سروری
و رشیدی ذکر این کردہ اند۔ صاحب جامع گوید کہ
درین زمان این را باکہ گویند و بترکی کو با۔ خان آرزو
در سراج گوید کہ بمعنی رخت و اسباب است کہ بمجاز
بمعنی نشان مستعمل شد **مؤلف** عرض کند کہ مقصودش
چنین باشد کہ بن کہ بمعنی رخت و اسباب بر معنی دوم مش
گذشت آن را بزیادت کاف تصغیر بمعنی نشان و اثر
استعمال کردہ اند۔ ما می گوئیم کہ متعلق بمعنی چہارم بن
باشد کہ بمعنی بنیاد گذشت و بنیاد خورد کنایہ از نشان
و اثر است و بس (**اردو**) نشان۔ اثر۔ مذکر۔

(۶) بنک۔ بقول برہان بضم اول و سکون ثانی و ثالث۔ پوست
ام غیلان و آن درختی است صحرائی در ولایت مصر صاحب محیط
میفرماید کہ از بیخ ام غیلان بہمین جدا می شود و درین اختلاف است
گویند کہ بنک لائس است و آن گرہ ہائی کہ در بیخ آن بہم رسد و گویند کہ بنک نبات
و اصح اقوال است گرم و خشک و قریب بہ آخر درجۂ
اول و دران قبض و مقوی اعضا است و منع عرق
و بوی بدن کند و منافع بسیار دارد (الخ) ہم او نسبت
وجہ تسمیہ می فرماید کہ بمعنی لفظی این بلغت فارسی بیخ
کوچک **مؤلف** عرض کند کہ درست است و بن بر نشان
بہ نجمش بمعنی بیخ گذشت (**اردو**) بنک فارسی میں
اس پوست کا نام ہے جو درخت ببول کی جڑ سے
نکالا جاتا ہے۔ مذکر۔

(۱) **بنکاب** بفتح اول (۱) بقول وارستہ
(۲) **بنکاب ساز** شیرۂ کہ بعد سحق از بنک حاصل
می شود و نسبت (ب) بذیل الف گوید کہ کسی است
کہ بنکاب فروشد (قاسم مشہدی ۵) سبز چشم مانور
خود بود چون آفتاب + کاسۂ بنکاب ما سرچشمۂ حیوان ما
بود (المعزا در ہجو محتسب ۵) بہ بنکاب سازان کند
احتساب + کہ آرند بہ زرہ شتاب + **مؤلف** عرض
کند کہ اصل این بہ کاف فارسی است کہ می آید و
فارسیان بر سبیل تبدیل چنانکہ گند و کند استعمال
این ہم کردہ اند صاحب بحر ہم ذکر الف و بذیل آن
ذکر (ب) کردہ (**اردو**) (۱) بنگ کا شیرہ مذکر
دیکھو بنگاب (۲) بنگ گھوٹنے والا۔ مذکر۔

بن کار خوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان بضم اوّل وکسر ثانی کنایہ از اندیشہ نمودن بجہت عاقبت وانتہا و پایان کار باشد صاحب جہانگیری در ملحقات این را آوردہ (اثیر الدین ادمان ؎) خوار و دشوار جہان چون پی ہم می گذرد ٭ گر تو دشوار نگیری ہمہ کار آسان است ٭ تو سر وقت نگہدار و بن کار مخور ٭ کہ فلک نیز درین واقعہ سرگردانست ٭ صاحبان رشیدی وبہار وبحر وسراج ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است ولیکن معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) مآل کار کی فکر کرنا۔ مآل اندیشی کرنا۔ صاحب آصفیہ نے مآل اندیشی کا ذکر کیا ہے۔

بنک از سر بریدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر از بیخودی بخود آمدن **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ ایست کہ اصل این نشۂ بنگ از سر بریدن بباے فارسی بود بحذف نشۂ این مصدر محاورہ قرار یافت دیگر محققین ذکر این نکردہ اند موافق قیاس است معاصرین عجم بر زبان ندارند مخفی مباد کہ اگرچہ از سر بریدن بمعنی دور کردن از سر است ولیکن خیال ما ہمین کہ محقق بانام ونشان پریدن را بریدن نقل کردہ و مصدر (بنگ از سر پریدن) بہ بای فارسی می آید (اردو) بے خودی دفع ہونا آپے میں آنا دیکھو بخویش آمدن۔

بنکران اصطلاح۔ بقول برہان بضم اوّل وسکون ثانی وفتح کاف ورای بی نقطہ بالف کشیدہ وبنون زدہ بمعنی نکران است صاحبان رشیدی وانند وسراج ذکر این کردہ اند صاحب سروری این را اصل دانند ونکران را کہ بحذف نون گذشت مخفف این (صاحب جہانگیری ہم این را آوردہ (مولوی معنوی ؎) وارثانم را سلام من بگو ٭ این وصیت را بگویم موبمو ٭ تا زبسیاری آن زر نشکہند ٭ بنکرانی پیش آن مہمان نہند ٭ **مؤلف** عرض کند کہ ماحقیقت معنی این بر نکران عرض کردہ ایم کہ تہ دیگی را گویند واین مرکب است از بن بمعنی بیخ وبنیاد کہ گذشت وکران بمعنی کنارہ گرفتہ پس بنیاد کنارہ گرفتہ ظروف را نام کردند کہ در تہ دیگ لذیذ تر باشد کہ روغن

زیادی دران می باشد و ہمین است کہ برای مہمانان بطور خاص برسفرہ می کشند (اردو) دیکھو بکران کا ترجمہ۔

بنگلک اصطلاح۔ بقول شمس در فارسی ۔ بان (۱) میوہ را نامہ است کہ آن را (بونگلک) و (بنکوئی) نیز گویند و بحوالہ نسخہ ۔ نیز اگوید کہ (۲) درخت گل باشد **مؤلف** عرض کند کہ ہمین بکاف فارسی اول می آید و حقیقت این ہمہ را بجا بیان کنیم اگر استعمال این ہر دو کاف عربی بہ تحقیق رسد توانیم گفت کہ مبدل آن است کہ کاف فارسی اول بدل شد بکاف عربی چنانکہ گند و کند و معنی دوم دلالت کند بر صحیح بودن کاف فارسی کہ (بن گلک) بمعنی درخت گل کوچک است (اردو) (۱) دیکھو بنگلک (۲) درخت گل۔ مذکر۔

بنگن بقول برہان بفتح اول و ثالث و سکون ثانی و نون آہنی باشد پہن و دستہ از چوب بران نصب کردہ باشند و بہر دو طرف آن دو ریسمان بندند یک شخص دستۂ آن را و دیگری ریسمان ہا را بگیرند و زمین را ہموار کنند و بعربی آن را مستواۃ و منسفہ خوانند صاحب سروری این را بکاف فارسی آوردہ و فرماید کہ آن را گرزا بضم کاف فارسی و تشدید رای مہملہ ہم خوانند و بعربی منسفہ و مستوات وگوید کہ در فرہنگ تنگن ۔ صاحب ناصری و رشیدی گوید کہ بضم اول و کاف عربی است بمعنی (بیچ کن) صاحب جامع ہم این را بکاف فارسی آوردہ خان آرزو در سراج تنگن را کہ بفوقانی دوم عوض نون گذشت صحیح داند و این را تصحیف خواند **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ تنگن بہ فوقانی عوض نون بہ ہمین معنی بجایش مذکور شد و صراحت ماخذش ہمہ را نجا مذکور و لیکن لازم می آید کہ این را تصحیف دانیم چنانکہ خان آرزو می گوید کہ ماخذ این بہتر از ماخذ آنست و با کاف عربی ہیچ است چنانکہ صاحب ناصری گفتہ و آنچہ بکاف فارسی بہمین معنی می آید مبدل این دانیم کہ کاف عربی بدل شد بکاف فارسی چنانکہ کند و گند (اردو) دیکھو تنگن کے تیسرے معنے

بنگو بقول برہان و خان آرزو در سراج بفتح اول و سکون ثانی و ضم ثالث و واو ساکن اسغول باشد

که بعربی بذر قطونا گویند **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است و ذکر طبیعت و خواص این بر اسبغول گذشت اصل این به ہای ہوز آخره بود بمعنی درخت کوه که در محاوره حذف شد (اردو) دیکھو اسبغول۔

بنکوہی اصطلاح۔ بقول برہان بفتح اوّل و کسر ثانی گیاہی است بسیار چرب که از ان آتش تیز بر صحرا سروری بذکر معنی بالا گوید که بقول بعض ہمان حبّة الخضرا است که بترکی چتلا قوجی گویندش۔ صاحبان بحر و انند ہمزبان برہان۔ صاحب محیط ذکر این نکرد و بر حبّه پسته بن فرموده ما ذکر این بر بانقش کرده ایم و اشاره حبّة الخضرا اسم ہمدرانجاست و ماخذ این ہمین نسبت که بن بمعنی درخت موصوف باشد و کوہی صفتش و بعضی لفظی این درخت کوہی یا درخت خاص که بن نام دارد و بستانی نباشد بلکه در کوه پیدا شود (اردو) دیکھو بانقش۔

بنگ بقول بہار بالفتح گیاہی است معروف مسکر و گوید که بالفظ خوردن و رساندن و زدن و نشاندن شدن مستعمل صاحب محیط بر بھنگ به ہای ہوز دوم می فرماید که اسم ہندی بنگ است و در سنسکرت (انجن تیری) یعنی از نوشیدنش چشم سرخ می شود و بجیا یعنی جہت صحبت کردن بزنان خوب است و بہرنگی یعنی حابس اسہال و فرماید که نزد ہندیان تیز و تلخ و گرم و مشتہی طعام و دافع فساد بلغم و مورث پرخوری و بسیار گوئی و کاہی از افراط آن تپ احداث می کند و بد است برای کسی که زہر خورده باشد و بر بنگ گوید که بالفتح اسم فارسی است و کنب نیز گویند و بعربی قنب معرب از کنب فارسی و بیونانی دو یقرونس و قنابس و بسریانی قنبرا و برومی کتانی و بہندی بھنگ و بجیا و در انگریزی ہمپ گویند باصطلاح رق الخیال و نشاط افزا و فلک تاز و عرش نما و حشیشة الغنی و شہوت انگیز و مونس الہموم۔ درخت فارسی قوی تر از رومی و مسکر و کسی که استعمال آن می کند اختلال عقل آن می نماید و مودی بجنون می گردد۔ برگ آن مرکب القوی و در سوم سرد و خشک با حرارت لطیفه و تخم آن گرم و خشک در سوم و پوست آن سرد و خشک و در غایت دارد و برگ آن بسبب مرکب بودن قوامی آن اوّلا فرحت و سرور

ونیکوئی رنگ رخسار و سکر می آورد۔ ما لطیف (الخ)

(اردو) بنگ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث
نشیلی بوٹی۔ بجیا۔ سبزی۔ بھنگ۔ ورق النشاط۔

(الف) **بنگاب** اصطلاح۔ بہار نسبت (الف
(ب) **بنگاب ساز** گوید کہ آبی را گویند کہ بنگ
سودہ دران حل کنند و بپالایند و نسبت (ب) فرماید
کہ بنگاب فروش را نام است صاحب انند نقل نگار
ہر دو مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است الف
قلب اضافت (آب بنگ) و (ب) اسم فاعل ترکیبی
ہمین است اصل و آنچہ بکاف عربی گذشت مبدل
این۔ وای بہ محقق با نام و نشان کہ کلام قاسم مشہدی
و ملا طغرا را کہ ہمدرانجا مذکور است درینجا ہم نقل
کردہ بتصحیف در کتابت (اردو) (الف) و (ب)
فارسیون نے پانی مین گھوٹے ہوے بھنگ کو بنگاب
اور اس کے بنانے والے کو بنگاب ساز کہا ہے دونون مذکر

بنگ از سر پریدن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بنگ از کلہ پریدن بہار و انند ناگاہ خبردار
شدن و سر حساب گشتن (ظہوری ع) چون
غم او طبانچہ آرد ؎ کہ پرد بنگ از سرم فی الحال
؎ (ملا طغرا در تعریف گل کوکنار ع) گر این گل دہد
می بہ رطل گران ؎ پرد بنگ عشق از سر بلبلان ؎ مؤلف
عرض کند کہ کنایہ ایست و بس خیال ما این است کہ
این مصدر اصل است و آنکہ (بنگ از سر پریدن)
بہ وحدت ہشتم گذشت تصحیف باشد چنانکہ اشارہ این
ہمدرانجا کردہ ایم (اردو) دفعتہً خبردار ہونا۔
غفلت سے چونکنا۔ نشہ رخصت ہونا ہوش مین آنا

(الف) **بنگالا** (الف) بقول بہار نام ملکیست
(ب) **بنگالہ** معروف در ہند بطرف مشرق
(ج) **بنگالی** و فرماید کہ فارسیان استعمال (ب)
کنند بہ تبدیل الف آخر با ہا و منسوب آن را (ج) خوانند
(خواجہ شیراز ع) شکرشکن شوند ہمہ طوطیان ہند
؎ زین قند پارسی کہ بہ بنگالہ می رود ؎ (والہ ہروی
ع) یار بنگالیم آخر ز سفر باز آمد ؎ عمر بگذشتہ ز آغاز
بانجام رسید ؎ (اردو) الف و ب بنگالہ۔ مذکر

ایک مشہور شہر اور صوبہ۔ صاحب آصفیہ نے (ج) بہ
اس کا ذکر فرمایا ہے اور کہا ہے کہ اسم مذکر۔ بنگالہ
کا باشندہ۔

بنگان بقول برہان بکسر اول وکاف فارسی بالف
کشیدہ بروزن فنجان (۱) طاسی باشد کہ دہقانان
بن آن را سوراخی کردہ در طغاری پر آبی گذارند بمقدار
زمانی کہ پر شود آب از رودخانہ یا ببرغ یا چشمہ بزراعت
ہر یک رود و بعضی را یک و دو و بعضی را چہار و پنج
مقرر شدہ باشد و (۲) مطلق پیالہ را نیز گویند و معرّب
آن فنجان است صاحب سروری بذکر معنی اول می فرماید
کہ حسین وفائی بہ بای فارسی ہم آوردہ کذا فی الفرہنگ
(خلاق المعانی ۵) بر سر آمد تہی بغزی خصمت عجب
٭ ز آب چون گشت تہی آمد بنگان بر سر ٭ و فرماید کہ در
نسخہ میرزا (۳) بمعنی صحن رویین (سراج قمری ۵)
طشت زرّ شرق پر آتش برای سینہ ام ٭ ہر سحر از پیش این
پیروزہ بنگان میرسد ٭ صاحب ناصری نسبت معنی اول
خوش صراحتی کند کہ این برای پیمودن آب است و قیمت
ہر یک از شرکا (حکیم سنائی ۵) در جہانی چہ بایدت
بودن ٭ کہ بہ بنگان تو آتش پیمودن ٭ و صراحت معنی
سوم کند کہ گذشت باشد (مولوی معنوی ۵) ہمہ گرفتی
و خلق بنگان می زنند ٭ و فرماید کہ رضی الدین نیشاپوری
کنایہ از آسمان کردہ و (نیلی بنگان) گفتہ (۵)
حاصل از چشم عدوی تو و اشعار ما است ٭ جملہ آبی کہ
درین نیلی بنگان دیدم ٭ صاحب جامع حوالہ می کند بر
(بنگان بہ بای فارسی) و بران می فرماید کہ مطلق کاسہ
و خصوصاً طاسی ہی کہ تہ آن سوراخ کنند و در آب
گذارند و ساعت شبانہ روز را در تقسیم آب و کارہای
دیگر مدام معلوم کنند و فرماید کہ معرب ہمین است فنجان
مؤلف عرض کند کہ بخیال ما اصل این بکاف عربی
است مرکب از بنگ کہ بمعنی نشان گذشت و آن بمعنی
وقت و لحظہ و ساعت فارسیان ہر دو را مرکب کردہ
بنگان کردند کہ معنی حقیقی این (نشان وقت) است
و کنایہ از طاسی کہ ذکرش بالا گذشت کہ در زمانہ
سلف عوض ساعت استعمالش می کردند آنچہ در شعر آمد

تصرفی راه یافته وکاف عربی به فارسی بدل شده (چنانکه
کند و گند) و آنچه به بای فارسی می آید (چنانکه تب و تب)
مبدل این و نتیجهٔ لب ولهجهٔ مقامی ومحاورهٔ زبان است
و معنی دوم مجاز معنی اول که طاس خاص را بمعنی مطلق پیاله
استعمال کردند و معنی سوم نتیجهٔ بی غوری محققین بالا است
که (پیروزه بنگان) را ذیل این جا دادند و همچنین (نیلی
بنگان) مرکب و کنایه ایست و مجرد بنگان درین هر دو مرکب
بمعنی دوم است وبس پس ضرورت ندارد که معنی سوم
قائم کنیم (**اردو**) (۱) وہ پیالہ جس کی پیندی مین ایک
سوراخ کرکے پانی مین چھوڑ دیتے تھے اور جب وہ بھر جاتا تھا
تو وقت کا حساب لگا لیتے تھے یہہ گویا گھڑی کا کام
دیتا تھا۔ مذکر (۲) پیالہ۔ مذکر۔

بنگان زدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب ناصری
بذیل معنی سوم بنگان سندی که از کلام مولوی معنوی
آورده ازان استعمال این مصدر مرکب ثابت می شود
و عادت ولایت عجم است که چون ماه گیرد یا سانحهٔ دیگر
از آفات آسمانی پیش آید منجمان و تماشایان طاس را بزنند تا دیگران
از صورت حال واقف شوند ازین رسم و آئین این مصدر داخل محاوره
شد (**اردو**) تھالی بجانا۔ چاند گہن یا اور کسی تقریب پر اہل
عجم بجاتے ہین جیسا کہ اہل ہند۔

بنگاه بقول بهار (۱) مرادف بناگاه یعنی منزل و مکان و جائی که نقد و جنس دران نهند (ظهوری ☉) در ترکستان
حسن سرا پچنین که دیده ؎ معمور خوش بغارت بنگاه گشته است ؎ (سعدی ☉) ز بنگاه حاتم یکی پیر مرد ؎ طلب
ده درم سنگ فانید کرد ؎ صاحبان برهان و سروری و جهانگیری و رشیدی و جامع و مؤید بجز ذکر این کرده اند
صاحب ناصری گوید که اصل این بنه گاه بود بمعنی جای نهادن پس بکسر باشد نه بضم۔ خان آرزو در سراج می فرماید
که مرکب از بن بالضم بمعنی رخت و اسباب و گاه بمعنی جای و بمجاز بمعنی مقام و منزل و مخفف این بنگه که می آید۔ صاحب
فدائی بذکر معنی بالا گوید که (۲) بجیم مصدر هم **مؤلف** عرض کند که ماخذ بیان کردهٔ خان آرزو بهتر از ناصری
است و اتفاق محققین هم برضمّهٔ اول است و معنی دوم را بر اعتماد صاحب فدائی که از علمای معاصرین عجم بود

تسلیم کنیم که مصدر ہم بنیاد مشتقات است مخفی مباد که بنگاہ که معنی اوّل گذشت مزید علیہ این باشد بزیادت الف) از بنگه بتا بمعنی رخت و سامان نیاده (اردو) (۱) دیکھو بناگاہ کے پہلے اور دوسرے معنے (۲) مصدر ـ نا کرنا ـ دیکھو اسم مصدر ـ

بنگ بجای خود افتاده است مثل ـ بقول ... بند کردن ـ کار خان آرزو ست و بخیال ما بدون کلمه شتی است مشہور در ہند که در مقام نہایت ... است ... اصطلاح است و بس ـ پس استعمال این بر ... بلا تمیزی گویند و بحواله سراج المحققین فرماید که استعمال ... ستانی درست نباشد چنانچه خان آرزو کرده از آنکه این مثل بطرز دیگر مشہور شده و آن موافق محاوره ... تحقیقت اصطلاح نبوده (اردو) ... غافل ... صحیح نیست (خان آرزو) ... از **بنگ ... پریدن** ... مصدر را اصطلاحی ... صاحب ... یاد آن خط زنخ با عالمی شد بعینه ... بجای خود افتاده است ... ذکر این کرده از معنی ساکت و از سندش پیداست **مؤلف** عرض کند که فارسیان ... بنگ ... بجای افتاده ... بهای بنگ از سر پریدن و از کلمه پریدن است رالمعنی غافل استعمال حق کنند قلب اضافت ... گذشت و مجرد بنگ پریدن چیزی نیست افتاده باشد پس این را مثل نام نہادن ... (اردو) دیکھو بنگ از سر پریدن ـ

بنگو بقول هفت (۱) بفتح اوّل و سکون نون و فتح کاف پارسی ... است که آن را سپستان گویند و بعضی بر آنند که این لغت ... است و بکسر اوّل (۲) ... سپستان ... گفته ما ذکر بر انگور ... کرده ایم و ذکر مستقل این نکرده و سپستان ہم اشاره این نمی‌رود و در لغات ہندی ہم یافته نمی‌شود و غیر از ... صاحب هفت دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر نکرده و معاصرین عجم ہم ... زبان ... اگر سند استعمال پیش شود اسم جامد فارسی زبان گوئیم (اردو) (۱) سپستان دیکھو انگور ... (۲) دیکھیے ـ

بنگران بقول صاحبان مؤید و جامع و ناصری ته دیگی **مؤلف** عرض کند که همان که بکاف عربی بجایش گذشت و حقیقت این هم در انجا بیان کرده ایم که این مبدل آنست (اردو) دیکھو بنگران ۔

(الف) **بنگ رساندن** مصدر اصطلاحی (الف)
(ب) **بنگ رسای** بقول صاحب آصفی مرادف (بنگ زدن) یعنی بنگ خوردن و نشه مند شدن (شفائی اصفہانی سے) میرساند به طاق ابرویت ؛ هر زمان بنگ و کوکنا رسیس ؛ صاحب بحر نسبت (ب) گوید که بنگی که نشه کامل دارد **مؤلف** عرض کند که ز سند شفائی مصدر مرکب (بنگ رساندن بطاق ابرو) پیداست و آن البته کنایه باشد از نشه مند شدن ۔ عادت است که بنگ خورده را طاق ابرو از نشه بلند شود و تجربه بنگ رساندن اصلا بدین معنی نباشد (ب) مرکب توصیفی است و موافق قیاس (اردو) (الف) نشه مین چور ہونا (ب) وہ بنگ جس کا نشه کامل ہو مؤنث

بنگ رنگ استعمال ـ بقول ملحقات برہان بفتح اول و ثانی و فتح اول و سکون ثانی ہر دو بمعنی نفس بسته دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد **مؤلف** گوید که موافق قیاس است ۔ اسم فاعل ترکیبی یعنی رنگ بنگ دارنده یعنی مثل بنگ کنایه از کسی که حبس دم کند ۔ عادت است که چون بنگ کشند تا دیر بحبس نفس دخانش را می کشند از همین عادت این اصطلاح قائم شده مخفی مباد که اعراب مقدم الذکر قابل خیال است صاحبان خزینه و انشاء فارسی ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند که فارسیان این مقوله الطرز مو عظت استعمال کنند که ترجمه (انظر الی ما قال ولا تنظر الی من قال) باشد مقصود است که چون کسی چیزی گوید بگفته او توجه باید کرد و بر حیثیت گوینده خیال نباید کرد زیرا که سخن معقول از هر که رسد قابل قبول است (اردو) کہنے والا کوئی بھی ہو کہے سے کام ہے یہه دکن کا مقولہ ہے جو قریب قریب اسی کا ترجمہ ہے ۔

بنگر که چه می گوید منگر که کی می گوید مقوله ـ

(اردو) دم بند کیا ہوا شخص حبس دم کیا ہوا۔

بنگرہ بقول برہان بفتح اوّل و کاف فارسی بروزن سنجرہ (۱) صوتی و ذکری را گویند کہ زنان بوقت خوابانیدن اطفال می خوانند تا ایشان بخواب روند و (۲) بکسر اوّل ریسمانی کہ در محل رشتن پنبہ بر دوک پیچیدہ گردد صاحب سروری بذکر معنی اوّل از نام خسرو سند آوردہ (ع) تو خفتہ خوش ای پسر و چرخ روز و شب ؛ ہموارہ می کنند بہ بالینت بنگرہ ؛ و بذکر معنی دوم می فرماید کہ بمعنی دکجی باشد کہ زنان ریسند و فرموک ہم گفتہ می شود صاحبان جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع ذکر این کردہ اند خان آرزو و سراج نسبت معنی اوّل گوید کہ بہندی لوری خوانند و ذکر معنی دوم ہم فرمودہ **مؤلف** عرض کند کہ بہر دو معنی اسم جامد فارسی زبان است دیگر ہیچ۔ (اردو) (۱) لوری بقول آصفیہ (ہندی) اسم مؤنث وہ پیارے اور رسیلے الفاظ جو بچہ کے سُلانے کے واسطے گیت کے طور پر دھیمے دھیمے سُرون مین عورتین گاتی ہین۔ بنگرہ۔ مانو جیسے "آجاری نندیا تو آ کیون نہ جا ؛ میرے بالے کی آنکھون مین گھل مل جا ؛ آتی ہون بیوی آتی ہون ؛ دو چار بالے کھلاتی ہون" ؛ (۲) وہ بٹا ہوا تاگا جو تکلے پر لپیٹا گیا ہو۔ مذکر۔

بنگ زدن صاحب آصفی ذکر این کردہ گوید مرادف بنگ رساندن است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس و کنایہ ایست (کمال خجندی ع) می زند بنگ صرف مرشد جان ؛ غافل از نوش بادہ عبنی است (اردو) دیکھو بنگ رساندن۔

بنگش بقول برہان بفتح اوّل و کسر کاف بر وزن رنجش (۱) نام ولایتی است از ماوراء النہر و (۲) بضمّ اوّل و کاف فارسی بمعنی لفظی است کہ آن را بالعربی بلع خوانند صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ خان آرزو نسبت معنی اوّل گوید کہ این غلط است بلکہ آن دو ناحیہ است از مضافات کابل کہ یکی را بالا بنگش و دیگری را پائین بنگش خوانند و بذکر معنی دوم می فرماید کہ این مشتق است از بنگشتن **مؤلف** عرض میکند کہ صاحب

ناصری عجمی الاصل است و بہ تعریف معنی اول مشتق با برہان اگر بقول خان آرزو در مضافات کابل دو ناحیہ بدین اسم موسوم باشد لازم نمی آید کہ در ماوراءالنہر نام ولایتی نباشد نمی دانیم کہ چرا خان آرزو دعوی برہان را غلط می گوید۔ شہادت ناصری برای اثبات دعوی برہان کافی است و تردید صاحب سراج وقعتی ندارد حیف است کہ وجہ تسمیۂ این تحقق نشد و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ این اصلاً مشتق از مصدر بنگشتن نیست۔ بلکہ اسم مصدر است بمعنی بلع و مصدر بنگشتن کہ می آید وضع شد ازہمین اسم جامد و اسم مصدر بزیادت علامت مصدر تن (اردو) (۱) ماوراءالنہر مین ایک ولایت کا نام۔ مؤنث (۲) نگلنے کی حرکت جسکو دکن مین ہنگی کہتے ہین۔ مؤنث۔

(الف) بنگشتن | الف۔ بقول برہان بضم اول
(ب) بنگشتیدن | وکاف فارسی بر وزن درسفتن
(ج) بنگشیدن | بمعنی بلع کردن و ناچاویدہ

فرو بردن و بقول صاحب بحر کامل التصریف است و مضارع این بنگشد و بقولش مرادفش و سالم التصریف کہ غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید صاحب موارد ذکر الف و ج کردہ بنگش را حاصل بالمصدر گوید صاحب نوادر ہمزبانش صاحبان جہانگیری و سروری و رشیدی و جامع بہ ذکر الف قانع۔ **مؤلف** عرض کند کہ (الف) مصدری است کہ وضع شد از اسم مصدر بنگش کہ گذشت فارسیان علامت مصدر (تن) در آخرش زیادہ کردند و تحتانی معروف با علامت مصدر (دن) در (ج) آوردند ہر دو کامل التصریف و بنگشد مضارع ہر دو و بنگشی حاصل بالمصدر ہر دو۔ نسبت (ب) خیال ما قرین بقیاس است کہ تسامح صاحب بحر یا غلطی کتابت باشد کہ (ج) را ترک کرد و (ب) را بجایش نوشت غیر او دیگر کسی از محققین مصادر ذکرش نکرد و بدون سند استعمال (ب) را تسلیم نہ کنیم (اردو) الف و ب و ج بغیر چابے کے نگلنا اور دکن کی بول چال کے لحاظ سے ہنگی لینا۔

بنگل بقول برہان بضم اوّل وکاف فارسی بر
وزن سنبل (۱) درخت گل و (۲) ثمر درخت گل را
گویند و (۳) نام میوۂ ہم کہ شبیہہ بہ پستان باشد و بقول
بعض میوۂ کہ مغز دار و شبیہہ بہ چلغوزہ است صاحب
ناصری ہمزبانش صاحب جامع بذکر معنی اوّل و دوم
گوید کہ بمعنی سوم مخفف بنگلک کہ می آید خان آرزو در
سراج بذکر معنی اوّل گوید کہ درین صورت باضافت
می باید و گلبن قلب آن بود و بنگلک کہ می آید تصغیر
آن و فرماید کہ بعضی این را بفتح ثالث خواندہ اند ولیکن
بالضم صحیح است و نسبت معنی سوم گوید کہ بن کوہی را
نام است و بقول بعض میوۂ شبیہہ بہ پستان **مؤلف**
عرض کند کہ بمعنی اوّل فک اضافت بن گل است و
خان آرزو قاعدۂ فک اضافت را شاید نمی داند و
ضرورت بیان تصغیرش درینجا داخل موضوع نباشد
نسبت معنی دوم عرض می شود کہ ثمر درخت گل زرگل
است کہ بعد ازانکہ اوراق گل ریختہ شود ازو تخم گل
حاصل می شود و این مجاز معنی اوّل است۔ صاحب
محیط بر بنگل گوید کہ اسم دلیک است و بر دلیک بدال
مہملہ می فرماید کہ بفتح اوّل وکسر لام باصفہانی بنگل و در
تنکابن گلیک و بہ ترکی آیت بروتی و در شام ضرم الدیک
و سرسر الدیک و در عربی ثمر ثمر گل سرخ صحرائی است
مانند ثمر گل سرخ بستانی بقدر ثمر زیتون بعد ریختن برگ
گل ظاہر شود و در ان شیرینی اندک با عفوصت بہم رسد
و جوف آن محتوی بر دانہ ہای سرخ۔ سرد و خشک در دوم
قابض و رادع و آشامیدن آن جہت تقویت دل و
جگر و معدہ نافع (الخ) ما لا عرض می شود نسبت معنی سوم
کہ صاحب محیط ذکر این نکرد و درینجا ہمین قدر کافی است
کہ مخفف (بن گلک) است کہ می آید و صراحت کافی ہمانجا
کنیم (اردو) (۱) گل گلاب کا درخت۔ مذکر (۲) وہ
پھل جس سے گلاب کے تخم حاصل ہوتے ہیں۔ مذکر (۳)
دیکھو بنگلک کے دوسرے معنے۔

بنگلک بقول برہان بر وزن بلبلک (۱) تصغیر
بنگل است کہ میوۂ مغزداری را گویند و بفتح ثالث
ہم آمدہ یعنی بر وزن دخترک۔ صاحب سروری بحوالہ

نسخۂ میرزا می فرماید که (۲) ہمان درخت گل وبحوالۂ شرفنامہ گوید کہ میوۂ غلیظ مثل سپستان کہ آن را (بوہی کلک) نیز گویند صاحب جہانگیری بر معنی اوّل قانع وفرماید کہ (بوکلک) راگویند صاحب رشیدی فرماید کہ ہمین را (بن کوہی) ہم نام است وبحوالۂ نسخۂ میرزا ذکر معنی دوم ہم کردہ صاحب جامع بر معنی اوّل قانع صاحب مؤیّد ہم بذیل لغات فارسی ذکر معنی اوّل کرد **مؤلّف** عرض کند کہ ذکر این بکاف سوم عربی ہم گذشت وآنچہ صاحب برہان بر (بوکلک) نوشتہ کہ می آید حبّۃ الخضرا عربی وچیلاقوج ترکی است واین ہمانست کہ تعریفش بر معنی دوم بن کردہ ایم وآنچہ بہ واو عوض نون می آید دران متصرّف ترکیان است کہ این را (بون گلک) نوشتند وبعضی از فارسیان آن را بحذف نون (بوگلک) خواندند واستعمال این بمعنی دوم برای درخت گلی مخصوص است کہ گلش کوچک باشد ووجہ تسمیۂ این بمعنی اوّل جز این نیست کہ درخت حبّۃ الخضرا گاہہای کوچک کوچک دارد وفارسیان آن را بترکیب اضافی (بن گلک) بلفک اضافت بنگلک گفتند ومجازاً میوہ اش را نام نہادند وآنچہ بن بہ ہمین معنی گذشت مخفّف ہمین است (اردو) (۱) دیکھو بن کے دوسرے معنے (۲) چھوٹے پھول کا درخت گلاب۔ مذکر۔

بنگلن بقول سروری وبرہان وناصری وجامع ہمان بنکلن کہ بکاف عربی گذشت وما تعریف کامل وتصفیۂ این ہمہ را انجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بنکلان۔

بنگو بقول سروری بنون وکاف فارسی بوزن بدخو بزر قطونا (احمد اطعمہ ۵) طبیب ازاردہ وخرما بگو ومغز پنیر ہ بر دہ بمعدہ بنگی چکار بنگو راہ صاحب جامع می فرماید کہ ہمان اسبغول کہ گذشت صاحبان ہفت وغیاث ہم ذکر این کردہ اند **مؤلّف** عرض کند کہ این اسم جامد زبان شیراز است اشارہ این بر اسبغول گذشت بعض معاصرین عجم گویند کہ خوردن این بریان کردہ باگلاب۔ سرور لطیفی می بخشد ازینجاست کہ فارسیان این را بنر یادت

واو نسبت (همچون هند و هندو) بر لفظ بنگ ـ بنگو نام کردند که معنی لفظی این منسوب به بنگ است (اردو) دیکھو اسبغول ـ بزرقطونا ـ

بن گوش بقول برهان بضم اوّل و کسر ثانی (۱) معروف است که زیر نرمهٔ گوش باشد و (۲) کنایه از اطاعت و انقیاد باشد و صدق و ادب تمام و سخن شنیدن نیز ـ صاحب سروری بر معنی دوم قانع (سعدی ره) اندر طلبت بجان بکوشم ؛ وانگاه ضرورت از بن گوش ؛ بنشینم صبر پیش گیرم ؛ دنباله کار خویش گیرم ؛ صاحب جهانگیری در ملحقات بر معنی دوم قناعت کرده (خاقانی ره) گردون چنبری ز بن گوش روز عید ؛ حلقه بگوش چنبر دف شد چو چنبرش ؛ صاحب رشیدی بذکر معنی دوم می فرماید که بدین معنی بی زیادت کلمهٔ آز مستعمل نباشد ـ صاحب بحر هم ذکر معنی دوم کرده مؤلف عرض کند که محققین اهل زبان محاورهٔ زبان خود بهتر از هندیان می دانند شک نیست که اسناد پیش شده برای (از بن گوش) است که گذشت و همین است اصل این و لیکن بدون کلمهٔ آز هم به همین معنی محاورهٔ زبان است بمعنی دوم چنانکه صاحب سروری صراحت کرده (اردو) (۱) دیکھو بناگوش کے دوسرے معنے (۲) دیکھو (از بن گوش) ـ

بنگوه بقول ناصری بمعنی اسبغول است که بعربی بذرقطونا گویند مؤلف عرض کند که همان بنگو که بکاف عربی ذکرش گذشت و تصفیهٔ این هم در انجا کرده ایم و نظر بر قول صاحب ناصری که از اهل زبان است این را مبدل و فرید علیه آن دانیم چنانکه گند و گنده (اردو) دیکھو بنگو ـ

بن گوهی بقول هفت بفتح اوّل و کسر نون و ضمّ کاف فارسی بواو مجهول رسیده و کسر های مدوّره به مثناة تحتانی رسیده گیاهی است بسیار چرب از ان آش پزند و بحوالهٔ مؤید گوید که بضمّ اوّل هم دیده شده مؤلف عرض کند که همان بنگوهی است که بکاف عربی گذشت و تصفیهٔ این هم در انجا کرده ایم خبر نباشد که این مبدل آنست چنانکه کند و گند (اردو) دیکھو بنگوهی

بنگہ بقول برہان (۱) مخفف بنگاہ کہ گذشت و (۲)
باخفای ہا بمعنی بانگ کہ شنیدن آواز باشد صاحبان جہانگیری
و رشیدی و جامع و سراج ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف**
عرض کند کہ معنی دوم متعلق بہ بانگ است کہ بدون ہای
ہوز آخر بجایش گذشت و مخفف آن بنگ درست باشد
ولیکن در کتابت آن وجود ہای ہوز نباشد پس معنی دوم
را دربنجا قائم کردن درست نباشد (اردو) دیکھو بنگاہ۔

بنگہ تیر اصطلاح۔ بقول بحر برج جوزا را گویند صاحبان
انند و غیاث ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند
کہ فارسیان عطارد را تیر گویند و (بنگہ تیر) بمعنی مکان
عطارد پس برج سنبلہ و جوزا را بدین نام موسوم کردند
از ینکہ بقول منجمین برج سنبلہ و جوزا خانۂ عطارد است صاحب
شمس گوید کہ برای برج سنبلہ ہم ہمین اسم است (اردو)
جوزا۔ دیکھو (برج سوم) سنبلہ دیکھو (برج خوشہ)

بنگی بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول و کسر ثالث
آنکہ بنگ خورد بر قیاس شرابی **مؤلف** عرض کند کہ
یای نسبت در آخر است و بس۔ موافق قیاس باشد
(اردو) بنگ پینے والا۔ بنگی بھی کہہ سکتے ہیں۔
جیسے شرابی۔ شراب پینے والے کو کہتے ہیں۔

بنلاد بقول برہان بالام بر وزن بنیاد بمعنی (۱)
بنای عمارت و دیوار و (۲) پشتیبان را نیز گویند
صاحب جہانگیری گوید کہ مرادف بنوہ بنای
دیوار و عمارت بود (کامی اصفہانی ؎) یقین
شناس کہ چندان بقا نخواہد ماند ٭ بنای عمر عدو را
چو بد بود بنلاد ٭ (امیر معزی ؎) امیر خانۂ مجد و
مروت ٭ ز عدل و جود تو بنلاد دارد ٭ صاحب
سروری بذکر معنی اول از استاد فرالادی سند دہد
(؎) لاد را بر بنای محکم نہ ٭ کہ نگہدار لاد بنلاد است
٭ و ذکر معنی دوم بحوالۂ زفانگویا کردہ (استاد رودکی
؎) بنلاد تو شد تربیت خواجہ ولیک ٭ بنلاد تو
سست ہمچو بنیاد تو باد ٭ و فرماید کہ بنداد ہم باین معنی
آمدہ صاحب رشیدی بر معنی دوم قانع ہما صاحب ناصری
خوش صراحتی کند کہ لاد بمعنی دیوار است و بنلاد بمعنی
بن دیوار و بنیادش و ہمچنین سر دیوار را سرلاد نامند

صاحب جامع ذکر معنی اوّل و دوم کرده وخان آرزو
در سراج هم ذکر معنی اوّل فرموده **مؤلف** عرض
کند که معنی اوّل حقیقی است و معنی دوم مجاز آن (اردو)
(۱) عمارت کی نیو۔ مؤنث دیکھو بنداش (۲) پشتیبان
دیکھو اندخسواره۔

بن مالیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت و بذیل آن (بن بخت
بر زمین مالیدن) را نوشته **مؤلف** عرض کند که
ذکرش بجای خودش گذشت و مجرّد (بن مالیدن) چیزی
نیست (اردو) ناقابل ترجمه۔

بنمتن بقول جهانگیری در ملحقات با اوّل مکسور
و بثانی زده و تای فوقانی مفتوح دختر را گویند **مؤلف**
عرض می کند که صراحت کامل این بذیل (بنمین) می آید
و در ینجا همی قدر کافی است که اسم جامد فارسی قدیم
یعنی ژند و پاژند است و حالا بر زبان معاصرین عجم نیست
(اردو) لڑکی۔ مؤنث۔

(الف) **بنمد بیخبری گذاشتم** مقوله۔ بهار گوید که
(ب) **به نم گذاشتم** یعنی قرار کرده دم و کارش را تمام
ساختم و فرماید که این هر دو اصطلاح لوطیان است
و از اهل زبان به تحقیق پیوسته (انتهی) صاحب انند نقلش
بر داشت بدین تصرف که (بی خبری) را (بی چیزی)
به جیم فارسی و تحتانی و زای هوّز نوشته و در عوض نمی
(قرار) را که به قاف بود (فرار) به فا نوشت عجب
آنست که این هر دو اصطلاح در نسخهٔ قدیم بهار
نیافتیم و ظاهر آنکمیل مطبع نولکشور می نماید و تصحیح اوّل
انند درست می نماید حالا عرض می شود نسبت معنی که لوطیان
کون را نمد و تف را نم گویند و بعوض نمی چیزی از لعاب
دهن یعنی تف خود کار می گیرند و (قرار کردن)
هم اصطلاح شان است بمعنی کار خود را بانجام رسانیدن
یکی از معاصرین می فرماید که این قسم لغات را
ترک باید کرد که فحش است جوابش دادیم که
از شان تحقیق لغات بعید است (اردو) بغیر
کسی نمی کے لواطت کیا (ب) نمی کے ساتهه
لواطت کیا۔

(الف) **بَهمَن** بقول جهانگیری در ملحقات با اوّل مفتوح و بثانی زده و میم مکسور پسر باشد و آن را پس نیز گویند **مؤلف** عرض کند که لغت ژند و پازند است و اسم جامد فارسی قدیم حالا استعمال این متروک صاحب برهان این را

(ب) **بَهمین** بزیادت تحتانی نوشته می فرماید که بروزن پروین است و گوید که عوض تحتانی فوقانی هم بنظر آمده **مؤلف** عرض کند که همین لغت به فوقانی بجایش گذشت و عوض پسر معنی دختر در انجا مرقوم صاحب برهان بر نزاکت این تبدیل غور نکرد بعضی از معاصرین زردشتی می گویند که هر دو یعنی بهمتن و بهمین عام است برای پسر و دختر ما می گوئیم که صاحب جهانگیری در اعتماد تحقیق فائق‌تر ز برهان است پس چرا فرق لطیف را از دست دهیم مخفی مباد که اصل الف (بن من) بود فارسیان در محاورهٔ زبان اضافت را حذف و در اعرابش تصرف کردند و (ب) مزید علیه آن است بزیادت تحتانی همچنین اصل بهمتن (بنت من) بود تصرف فارسیان در قلب بعض و اعراب است پس ماخذ این هم متقاضی آنست که این هر دو لفظ مخصوص باشد با هر دو معنی متذکرهٔ بالا پس هر دو را مفرس خوانیم (اردو) لڑکا ـ مذکر ـ

بنو بقول برهان بفتح اوّل وضمّ ثانی و سکون واو خرمن هر چیز را گویند اعم از گندم و جو و کاه و غیر آن صاحب سروری گوید که بنوه بزیادت های هوز هم آمده صاحب رشیدی بتبدیل معنی اوّل بن ذکر هر دو کرده صاحب جامع هم این را آورده **مؤلف** عرض کند که فارسیان بر بن که بمعنی زراعت گذشت واو نسبت زیاده کرده بمعنی خرمن استعمال کردند و همین است اسم جامد بدین معنی و آنچه بن بدین معنی گذشت مخفف این و آنچه به زیادت های هوز در آخر می آید مزید علیه این باشد و آنچه بتوه به فوقانی دوم بقول شمس بهمین معنی گذشت اصل آن بنوه بنون باشد که می آید عجبی نیست که از غلطی کتابت شمس فوقانی عوض

نون قائم شدہ باشد (اردو) خرمن۔ دیکھو بتوہ
کے تیسرے معنے۔

بنوآمدن استعمال۔ نوا کردن باشد (انوری
ع) آنجا کہ درآید بنوا بلبل نربت ٭ جز چند زیارت
گنبد باغ ارم را ٭ (اردو) نغمہ سرا ہونا۔ گانا۔

بنوان بالفتح اوّل بروزن دربان نگہدارندۂ
زراعت و نگہبان خرمن و فرماید کہ بضمّ اوّل ہم
آمدہ و نگاہدارندۂ اسباب و اموال را نیز گفتہ اند۔
صاحب سروری ہم ذکر این کردہ و صاحبان رشیدی
و جامع ہم آوردہ۔ صاحب جامع بالفتح را مخصوص
بہ معنی نگہبان زراعت و خرمن کند و بالضم را نگہبان
مال و اسباب۔ بہار بحوالۂ نسخۂ میرزا بمعنی نگاہبان
خرما ہم گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ وآن مبدّل بان
است و این از قبیل نگاہبان و شتربان و امثال آن
پس بترکیب فارسی بنوان کسی را توان گفت کہ محافظ باغ
و زراعت و درختان و مال و اسباب وغیرہ باشد
و تبدیل اعراب این مبنی بر اعراب بُن است و بس کہ
بہ بعضی معانی بالفتح آمدہ و بہ بعض معانی بالضم (اردو) نگہبان
باغ اور زراعت اور خرمن اور مال و اسباب وغیرہ کا

بنورہ بقول برہان بفتح اوّل و ثانی و رای قرشت
و سکون ثالث بمعنی آوار بنلاد است کہ بنیاد و بنای
عمارت و دیوار گذشت صاحب سروری بذکر این
گوید کہ بخاطر می رسد کہ بضم باید (بدیع سیفی ع)
تو صدر آن سرا زیبی کہ باشد ٭ ز فضلش سقف
و وزر دانش بنورہ ٭ صاحبان جہانگیری و رشیدی
و ناصری و جامع و سراج ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف**
عرض کند کہ اصل این (بن وارہ) بود کہ بحذف الف
مستعمل شد۔ بن بمعنی بنا و وارہ بمعنی مقدار پس معنی
لفظی این مقدار بنیاد و کنایہ از بنیاد عمارت باشد
کہ بلحاظ مقام عمارت بمقداری خاص قائم کنند (اردو)
دیکھو بنلاد کے پہلے معنے۔

بنوسرخ اصطلاح۔ بقول برہان بضمّ اوّل و
ثانی و سکون ثالث و ضمّ سین بی نقطہ و سکون رای
قرشت و خای نقطہ دار نام غلّہ ایست کہ بعربی عدس گویند

(۳۵۷۲)

صاحبان بحر و جامع ہم ذکر این کردہ اند صاحب ناصری فرماید
کہ ہمچون بنوسیاہ کہ ماش را گویند و مُنگ را نیز گفتہ کہ نوعی
از ماش است مؤلف عرض کند کہ ما تعریف این بر
استرار کردہ ایم و اشارۂ این ہم ہمدرانجا مذکور رو
درینجا ہمین قدر کافی است کہ معنی لفظی این خرمن سرخ
و کنایہ از عدس باشد و معنی مُنگ بر سبیل مجاز کہ صراحتش
بر (بنو ماش) می آید (اردو) دیکھو استرار۔

بنو سیاہ اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و جامع و سراج
غلّہ ایست کہ آن را ماش گویند مؤلف عرض کند کہ معنی
لفظی این خرمن سیاہ است و کنایہ از غلّہ ماش کہ رنگش
سیاہ می باشد ہمچون بنو سرخ کہ نام عدس گذشت
صاحب محیط بر ماش گوید کہ اسم عربی است و محج نیز عربی
کہ معرب مُنگ فارسی است و بفارسی نیز مشہور بہ ماش
و بیونانی اند آمیون و اقطن و بہندی مونگ مؤلف
عرض کند کہ تسامح صاحب محیط است کہ در ماش و
مُنگ فرق نکردہ و آنچہ برای ماش حوالۂ اردمی
می کند عجب است لہذا کہ خود ذکر اردمی ترک کردہ
و نمی داند کہ در ہندی مُنگ را مونگ نام است و
ماش را (اُرد۔ بہ رای ہندی) بالجملہ از (مخزن ادویۂ
عربی) تعریف ماش عرض می کنیم کہ بقولش سرد در آخر
اوّل و مائل بخشکی و قشر آن معتدل در تری و خشکی
و افعال و خواص آن لطیف تر از عدس و نفخ آن کمتر
از باقلا و در جلا کمتر از باقلا یبس و قوت تحلیل و جلا
در قشر آن است بسکّن حرارت و حدّت و التہاب
صفرا و خون (الخ) حیف است کہ صاحب مخزن ہم
در ترجمۂ ہندی این غلط کردہ کہ اُڑد را مونگ نوشتہ
بحر دخطای او نیست کہ صاحب محیط ہم مرتکب ہمین
غلطی است (اردو) ماش۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر
اُڑد۔ ایک قسم کا غلّہ جو نہایت لیسدار اور مونگ
سے بڑا ہوتا ہے جسکو بنو سیاہ کہتے ہین۔

بنو کانی اصطلاح۔ بقول مؤید بحوالۂ قنیہ بالفتح
عروسی را گویند دیگر کسی از محققین لغات فرس ذکر
این نکردہ و معاصرین عجم بر زبان نذارند و سند
استعمال ہم پیش نشد مخفی مباد کہ در بعض نسخ مؤید بنو کانی

بالفتح بمعنی عروس نوشته صراحت کند که کذا فی الدستور
ولیکن احتمال دارد که تصحیف باشد زیرا چه در لسان الشعرا
و شرفنامه پیوک به بای فارسی و یای حطی آمده مؤلف
عرض کند که درست است در (ردیف بای فارسی
با تحتانی) پیوک بمعنی عروس و پیوکانی بمعنی عروسی آمده
اگر سند استعمال این پیش شود توانیم قیاس کرد که این
مبدل آن باشد که بای فارسی به عربی بدل می شود
چنانکه تپ و تب و تحتانی به نون هم تبدیل می یابد چنانکه اوتج
و اونج که صراحت این قسم تبدیل بر اونج کرده ایم
و صراحت ماخذ (پیوکانی) بجایش کنیم (اردو) شادی
بقول آصفیه۔ مؤنث۔ بیاه۔

بنوماش اصطلاح۔ برهان گوید که بنو معلوم هم
بالف زده و بشین قرشت (۱) بمعنی (بنو سیاه) است
که ماش باشد و (۲) مُنگ هم که نوعی از ماش است
صاحبان بحر و سروری و رشیدی و جامع و جهانگیری
و سراج هم ذکر این کرده اند (احمد الطعمه ۵ گذشت
با آنکه بنو ماش ساده آوردی. مصباح خادم و شبگاه بنو هم
بپشین. خان آرزو و در سراج بر معنی دوم قانع و غیاث
همزبانش مؤلف عرض کند که این بمعنی ابن ماش است
و کنایه از مُنگ که غله ایست معروف مثل ماش ولیکن
فرق دارد در رنگ که ماش سیاه است و مُنگ سبز
و ما صراحت منگ بر اقطن کرده ایم بالجمله معنی دوم
تحقیقی است و غیر از خان آرزو دیگر کسی از محققین حقیقت
این نفهمیده و معنی اول اگر سند استعمال بنظر آید توانیم عرض
کرد که مجاز باشد جزین نیست که محققین در تعریف مُنگ
و ماش تسامح کرده اند که صراحت آن بر بنو سیاه کرده ایم
و نفهمیده اند که ماش و رامی منگ است و ملی دانند که
هندیان ماش را اُرد و مُنگ را مونگ گویند بالجمله
بتحقیق ما این بمعنی مُنگ است نه ماش که پدر را پسر
گفتن خطای فاحش است (اردو) مونگ۔ دیکھو اقطن

بنو نخله بقول برهان بنو معلوم و نخله به فتح نون و سکون
خای نقطه دار و لام مفتوح نوعی از عدس صحرائی که
آن را (عدس مر) خوانند صاحبان بحر و اند و هفت
و سراج هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که این

مرکّب فارسی زبان بقاعدۂ عربی و طبع آزمائی فارسیان عربی دان بیش نیست کہ عدس صحرائی را بدین نام موسوم کردہ باشند نظر بر بعض منافع یا خصوصیات آن صاحب محیط بر (بنو تخلہ) اشارۂ عدس تلخ کردہ و بر عدس ذکر عدس تلخ ہم ضمناً فرمودہ و ما تعریف عدس بر استزار کردہ ایم و ہم او بر عدس المری فرماید کہ نباتی است کہ بیونانی سقارغانیتون نامند و مستعمل در تریاقات و از ادویۂ نافعہ در سموم است و بقول ابن بیطار آن را در یونانی (سقراغانیون) نام است و آن سوسن بری است و گویند دوائی است کہ آن را عقلم و اہل بحرین مریرا نامند و بعضی گفتہ اند کہ کرسنۂ تلخ است کہ بفارسی شنگ تلخ نامند۔ مدّر بول و مسہل خون و لباست کہ محدث بول الدم می گردد و بر سقراغانیون فرماید کہ ولبوس باشد و بر سوسن گوید کہ قسمی از ان سوسن صحرائی است و ما ذکر سوسن بری کردہ ایم و ذکر مستقل عقلم نکردہ و مریرا ہم ترک کردہ و بر شنک گوید کہ اسم کرسنہ باشد و آنچہ بر کرسنہ فرمودہ ما ذکر برار ونس کردہ ایم و وای برین پریشان بیانی کہ تصفیۂ آخر نکرد (اردو) دیکھو استزار۔ ابرس۔ ارونس۔

بنونک صاحب رشیدی بذیل (بکونک) ذکر این کردہ و ما صراحت ماخذ این ہمہ را انجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بکونک۔

بنوہ بقول برہان بفتح اوّل و ثالث و سکون ثانی و اخفای ہای ہوز مطلق خرمن غلّہ و کاہ وغیرہ و فرماید کہ بضمّ ثانی و اظہار ہای ہوز نیز آمدہ صاحب رشیدی بذیل بن ذکر این کردہ و خان آرزو در سراج ہم این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت این بر (بنو) ذکر کردہ ایم آنچہ در نسخۂ قلمی سروری بمعنی خرس نوشتہ غلطی کتابت می نماید کہ خرمن را خرس نوشت (اردو) دیکھو بنو۔

بنہ بضمّ اوّل و فتح ثانی (۱) بار و اسباب و رخوت خانہ و (۲) املاک و دکان و منزل و (۳) بیخ و بنیاد ہر چیز و بفتح اوّل (۴) طناب باریک را گویند صاحب سروری برای معنی اوّل از خسرو شیرین سند آوردہ (ط) بنہ در یک شکارستان نمی ماند ؛ شکارستان شکارستان ہمی راند ؛ و برای معنی دوم از مخزن اسرار (ط)

ظلمتیان را بہ پر نور کرد ٭ جوہریان را زعرض دور کرد ٭ و فرماید کہ بمعنی بن نیز کہ مقصودش غیر از معنی سوم نباشد (امیر خسرو) ہر شجر باغ ز سر تا بنہ ٭ ماندہ زبی برگی خود برہنہ ٭ صاحب رشیدی بر معنی اوّل قانع و مؤلف جہانگیری ذکر معنی اوّل و سوم فرمودہ (خسرو) از نام بد ار ہمی تیر سہی ٭ یا یار بد از بنہ بپیوند ٭ صاحبان ناصری و جامع متفق با برہان در ہر سہ معنی صاحب فرہنگ فدائی کہ از علمای معاصر عجم بودمی فرماید کہ ہر گونہ رخت و سامان است و بچم بیخ درختان نیز۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بالضم ہمان بن نیز یادت ہای ہوز برای تصغیر بمعنی اسباب و رخت **مؤلف** عرض کند کہ ما ہای ہوز را برای نسبت گیریم یا زائد و ہای تصغیر را در اینجا نمی پسندیم (**اردو**) (۱) اسباب۔ مذکر (۲) املاک ۔ مذکر (۳) بیخ و بنیاد۔ مؤنث (۴) باریک ڈوری مؤنث

بنہار افتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار۔ نشستن بر طعام یعنی بر سفرہ نشستن برای خوردن طعام **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس و محاورۂ معاصرین عجم است (**اردو**) دسترخوان پر بیٹھنا۔

بنہامہ بقول شمس بفتح بای عربی (۱) کلیچہ و (۲) نام جانوری معروف کہ او را بوزنہ و کپّی نیز خوانند و فرماید کہ لغت پارسی است **مؤلف** عرض کند کہ ہمہ محققین غیر از شمس ازین لغت ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند و سند استعمال ہم پیش نشد اگر سند استعمال بدست آید اسم جامد فارسی قدیم توان گفت و بدون سند مجرد قول صاحب شمس اعتبار را نشاید (**اردو**) (۱) کلیچہ بقول آصفیہ کلچہ اور کلچہ پر فرمایا ہے ایک قسم کی میدے کی خمیری روٹی جو تنور میں پکائی جاتی ہے ۔ روغنی ٹکیا (۲) بندر۔ مذکر۔ بقول آصفیہ بوزنہ۔ میمون ۔ بانر۔ ایک جانور کا نام ہے جو آدمی سے بہت مشابہ ہے

بنہ بازی اصطلاح۔ بقول بحر مرادف بند بازی **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ دیگر محققین ازین اصطلاح ساکت اند و لیکن خلاف قیاس نیست مشتاق سند استعمال می باشیم (**اردو**) دیکھو بند بازی۔

بنہ بست | اصطلاح۔ بقول سروری در ملحقات مرادف
باربست است کنایہ از سفر کرد **مؤلف** عرض کند کہ بنہ
ہم بمعنی باراست و موافق قیاس (اردو) دیکھو باربست
کے دونون معنے۔

بنہ بستن | مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان کنایہ
از کوچ کردن و سفر باشد صاحبان (جہانگیری
در ملحقات) و رشیدی و بہار عجم و بحر و جامع و
خان آرزو در سراج) ذکر این کردہ اند (خواجہ نظامی
ف) بنہ بست ازین کوی ہفتاد راہ ÷ بہ ہفتم فلک
بر زدہ بارگاہ ÷ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی سازو سامان
بستن کنایہ از سفر کردن موافق قیاس است (اردو)
تہیہ سفر کرنا۔ دکن مین (باندھا بوندھی کرنا) کہتے ہین

بنہ بنا | اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان طناب بنّایان
را گویند چہ بنہ بمعنی طناب باریک است **مؤلف**
عرض کند کہ اگرچہ دیگر محققین سکوت ورزیدہ اند
ولیکن خلاف قیاس نیست مرکب اضافی است و بہ
فک اضافت مستعمل و بفتحتین باشد معنی لفظی این طناب بناز
بنیاد و کنایہ از رسنی باریک کہ بنّایان بوسیلۂ آن
حساب عرض وطول عمارت کنند و راستی دیوارہا
ہم ازان دریابند (اردو) وہ باریک ڈوری
جس کے ذریعہ سے معمار مکان کی بنیاد کا عرض
وطول اور راستی از روی حساب قائم کرتے ہین
اور دیوارون کی راستی کا اندازہ بھی اسی کے
ذریعہ سے کیا جاتا ہے (مؤنث)

بنہ سپاہ | اصطلاح۔ بقول فدائی کہ یکی از علمای
معاصر عجم بود ساقہ و دنبالۂ لشکر را گویند **مؤلف** عرض
کند کہ اگرچہ محققین فارسی زبان غیر از فدائی ذکر این
نکردہ اند ولیکن معاصرین عجم بر زبان دارند موافق
قیاس و مرکب اضافی است بضمّ اوّل و فتح نون
(اردو) وہ لشکر جو سب سے پیچھے ہو۔ لشکر کا پیچھا۔ مذکر

بنی | بقول ناصری بضم با و کسرہ نون چیزی کہ از گچ
سازند و دو چوب بشکل رقم ہفت دران قائم
کنند بجہتہ نقّادی ابریشم (سنجو بجہتہ زنجیری کہ در
پای او کردہ بود زند گویند (ف) زال فلک کلادہ

ژولیدہ فکند ٭ نقاد شعر را الفسون بر بنی پای ٭
صاحب رشیدی ہم ذکر این کردہ و نقل صاحب
ناصری بر داشتہ و صاحب انند ہم نقل نگارش ۔
مؤلف عرض کند کہ فارسیان آلہ را نام نہادہ اند
کہ برای ابریشم درست شدہ سازند تا آن را بزان
آلہ می پیچند ۔ اسم جامد فارسی زبان است معاصرین
عجم ہم بر زبان دارند و شک نیست کہ مرکب است
از بن کہ بجایش گذشت بترکیب یای نسبت بران
(اردو) وہ آلہ چوبین جس پر تیار شدہ ریشم لپیٹا
جاتا ہے اور اسی حالت مین وہ فروخت کیا جاتا ہے
(مذکر) ہندوستان مین اسکی شکل مستطیل ہوتی ہے
اس کا اصطلاحی نام معلوم نہو سکا دکن مین پھرکی یا
چرخی کہتے ہین ۔ مؤنث ۔

بنیاد بقول سروری (۱) اصل عمارت کہ بعربی
اساس گویند و بمجاز (۲) بر ابتدای کار ہا نیز اطلاق
کنند و (۳) اصل و فطرت آدمی را نیز گویند سراج الدین
راجی (لہ) بنائی را کہ بنیادش بر آب است ٭ نہ بندد
دل کہ آبادیش خراب است ٭ (امیر خسرو ؒ) چو بنیاد
نوبت سکندر نہاد ٭ ستہ از وی شد و بیخ سنجر نہاد ٭
٭ (سعدی ؒ) پر تو نیکان نگیرد ہر کہ بنیادش بد است
٭ تربیت نا اہل را چون گردگان بر گنبد است ٭ بہار
ذکر این کردہ گوید کہ این مرکب است از بن بمعنی پایان
و یاد کہ کلمہ نسبت بمعنی آغاز نیز آمدہ (امیر خسرو ؒ)
نمک زد شوخی اندر جان و نو کرد ٭ جراحت ہا کہ در
بنیاد بود است ٭ صاحب فدائی کہ از علمای معاصر
بود در نسبت معنی اول می فرماید کہ پایہ و شالودہ و
بنورہ و بندیش کاخ است و (۴) بچم خود کاخ نیز آمدہ
بتازی بنا و بنیان و قصر و عمارت ۔ صاحب مؤید بحوالہ
زفانگویا ذیل لغات فرس بر بنا و بیخ و مادہ قانع **مؤلف**
عرض کند کہ بخیال ما مفرس است کہ فارسیان لغت عرب
بنیان را بہ تبدیل نون آخر با دال مہملہ چنانکہ لای و لاد
و آذر بایگان و آذر بادگان و پیر و پدر و مایہ و مادہ
بنیاد کردند و تبدیل بر عکس این ہم آمدہ و بن کہ بجایش
بہ ہمین معنی بطور اسم جامد گذشت محقق این حیف است

که درانجا اشارۂ این تخفیف ترک شد پس معنی اوّل حقیقی است
و باقی هر سه معنی مجاز آن و در معنی اوّل خصوصیت عمارت
نباشد بلکه بنیاد کوه هم مستعمل (ظهوری ؎) ظهوری گرچه
کاهی گشته در صحرای بیتابی ؛ چه کوبد بر زمین سر کوه را بنیاد
می لرزد ؛ و استعمال این با مصادر فارسی در ملحقات می آید
(اردو) (۱) بنیاد۔ دیکھو اساس (۲) ہر کام کی ابتدا
مؤنث (۳) آدمی کی فطرت۔ مؤنث (۴) عمارت مؤنث

بنیاد افگندن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (۱)
بمعنی بنا نہادن **مؤلف** عرض کند که ذکر این بر (افگن
بنیاد) گذشت و سند این بر معنی دہم افگندن مذکور و
(۲) به تحقیق ما خراب کردن عمارت (کمال خجند ؎) گفتنی
که بنیاد افگنم آن را که بر من دل نهد ؛ گر جرم این باشد
نخست از من بنه بنیاد را ؛ (اردو) (۱) دیکھو افگندن بنیاد
(۲) عمارت ڈھا دینا۔ بنیاد عمارت کو خراب کر دینا۔

بنیاد به آب بردن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار کنایه از بنیاد استوار کردن (میر خسرو ؎)
برد بنیاد هر مونه به آب ؛ تا نگردد دگر ز آب خراب ؛
صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند که
عادت است که چون بنای عمارت مستحکم مقصود باشد
بنیادش را بسیار عمیق قائم کنند تا آب زمین و از همین
عادت این مصدر اصطلاحی قائم شد (اردو)
بنیاد عمارت بہت مستحکم کرنا یعنی نیو کو پانی تک پہنچانا

بنیاد به آب رساندن مصدر اصطلاحی
بہار این را (۱) مرادف (بنیاد به آب بردن)
گوید و خان آرزو در چراغ هدایت این را آورده بدلیل
تصرف خفیف که رساندن را رسانیدن نوشت و
بذکر معنی اوّل گوید که (۲) کنایه از تخریب و ویران نمودن
است (کلیم ؎) بدل کردم به مستی عاقبت زهد ریائی
را ؛ رسانیدم به آب از زمین می بنیاد تقوی را ؛ **مؤلف**
عرض کند که قدر سخن فهمی خوب معلوم شد۔ معنی تازه
پیدا کرد و لیکن از معنی حقیقی کار نگرفت و همین ترک اصول
در غلط انداخت۔ نمیدانند که هیچ کنایه از معنی حقیقی بی
تعلق نباشد (آب به بنیاد رساندن) خراب کردن عمارت
است و (بنیاد به آب رساندن) حاشا که بدین معنی باشد

بیچاره در معنی شعر سکندری خورد کلیم گوید که به بین
می خواری بنیاد تقوی را مستحکم کردم نه خراب. فتاملوا
یا ایها الشعراء (اردو) دیکهو بنیاد تا آب بردن۔

بنیاد به آب رسیدن مصدر اصطلاحی

صاحب آصفی ذکر این کرده گوید که (۱) بمعنی محکم و
استوار شدن (بنا) است و (۲) خراب و ویران شدن
(عالی شیرازی عه) نیست محکم گر رسد بنیاد دنیا تا آب
بودن حباب این خانه بی بنیاد می دانیم ما ۞ (صائب عه)
بنای عمر بیچه خضر به آب رسید ۞ هنوز تشنهٔ خون است
تیغ مژگانش ۞ **مؤلف** عرض کند که معنی اول درست
است بدین اصطلاح خفیف که استحکام عمارت است
نه مجرد استحکام و استواری و معنی دوم غلط باشد و
این غلطی را و یافت از غلطی خان آرزو که در متعدی
این مصدر یعنی (بنیاد به آب رساندن) کرده و ما
اصلاحش همانجا کرده ایم۔ چیزی که شعر صائب را سند
معنی دوم کرده است نقص فهم قابل است که معنی شعر
را نفهمید و آن هم سند معنی اول است حیف از محقق
معاصر ما که بر معنی حقیقی غور نکرد و معنی دوم این را آب
به بنیاد رسیدن) دانست و ندانست که آب چون به بنیاد
عمارت میرسد عمارت را خراب می کند و چون بنیاد
عمارت در عمق تا آب می رسد بنیاد خیلی مستحکم می شود
بیچاره را معذور داریم که پیروی خان آرزو می کند که
پیغمبر محققین هند و سراج المحققین لقب دارد (اردو)
بنیاد مستحکم ہونا۔ نیو پانی تک پہنچنا۔

(۱) بنیاد برافگندن | **(۲) بنیاد برانداختن** | **(۳) بنیاد بردن**

مصادر اصطلاحی. بقول بهار بمعنی هدم و خراب کردن (شیخ عطار عه)
تا بر رخ تو نظر فگندم ۞ بنیاد وجود برفگندم ۞ (خواجه
شیراز عه) اگر غم لشکر انگیزد که خون عاشقان ریزد
۞ من و ساقی بهم سازیم و بنیادش براندازیم ۞ (وله
عه) پاک کن چهرهٔ حافظ به سر زلف ز رشک ۞ ورنه
این سیل دمادم ببرد بنیادش ۞ صاحب آنند نقل نگار
بهار **مؤلف** عرض کند که بهار در تعریف این غلط
کرد که عمارت را جانداد مجرد خراب کردن چیزی نیست

بلکه معنی این خراب کردن بنیاد یا خراب کردن عمارت است در سند نمبر (۱) مصدر برفگندن مستعمل است نه (برافگندن) عیبی ندارد که هر دو یکی است (اردو) (۱) و (۲) و (۳) عمارت ڈہا دینا۔ عمارت کو گرا دینا۔ بنیاد ڈہا دینا بھی کہہ سکتے ہیں۔

بنیاد برکندن استعمال۔ ہمان (برکندن بنیاد) که بجایش گذشت (اردو) دیکھو برکندن بنیاد۔

بنیاد بر یخ نہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان کنایه از بی مداری و بی ثباتی صاحب جہانگیری در ملحقات ذکر این کرده و صاحبان رشیدی و بحر و جامع و سراج هم این را آورده اند مؤلف عرض کند که مصدر عام (بر یخ نہادن) بجایش گذشت و ما اشاره این همه را بجا کرده ایم محققین بالمعنی عام را ذیل این جا داده اند وحقیقةً این خاص است با بنیاد که معنی بی ثباتی و ناپائداری بنیاد است بمعنی مصدری (اردو) عمارت کو غیر مستحکم بنانا

بنیاد ریختن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار بمعنی ہدم و خراب کردن مرادف بنیاد برافگندن که گذشت (عبد اللطیف خان تنہا ؎) افغان ز بناگوش تو سر کرده بہ منظر داشت ... گرد آئینه را سرمه و بنیاد فغان ریخت ... صاحبان ... و آصفی نقلش بر داشته اند مؤلف عرض کند که معنی لازمش هم توانیم استعمال کرد که ریختن لازم و متعدی هر دو آمده و در عرض هر دو معنی وجود بنیاد لازم است یعنی مقصود از ہدم و خراب کردن و شدن بنیاد است (اردو) دیکھو بنیاد برافگندن۔ بنیاد منہدم ہونا۔ ڈہا جانا

بنیاد زیر شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار لازم بنیاد برافگندن صاحب انند نقل نگارش مؤلف عرض کند که ریخته شدن بنیاد باشد اگرچه سند استعمال پیش نشد ولیکن بر زبان معاصرین عجم است۔ (اردو) عمارت گرجانا۔

بنیاد سنج اصطلاح۔ بہار ذکر این کرده از الف) بمعنی ساکت مؤلف عرض کند که اندازه بنیاد کننده و واقف شونده از بنیاد هر شی (امیر خسرو ؎) کسانیکه از بازو چاره سنج اند به بنیاد سنجی کشیدند رنج بمود از در زندان سازندگی ها بمقدار هر یک نوازندگی ها صاحب

آصفی لبند ہمین شعر مصدر این یعنی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(ب) **بنیاد سنجیدن** را بمعنی اندازہ کردن و پیمودن قائم کردہ **مؤلف** عرض کند کہ در تعریف این لازم است کہ بنیاد و بنا را داخل کنیم و معنی بیان کردہ اش بحر و سنجیدن را ست یعنی بنیاد کہ سند بر خسرو لہ بر الف ندکور شد متعلق بہ حاصل بالمصدر (ب) باشد و الف اسم فاعل ترکیبی است (اردو) الف ہر چیز کی بنا سے واقف ہونے والا (ب) ہر چیز کی بنا سے واقف ہونا۔

بنیاد فتادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و از کمال اصفہانی سند داد (ص) زانکہ بنیاد فلک دائرہ کردار فتاد ٭ پای ہر چیز بانجام سر آن گردد ٭ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی واقع شدن بنیاد است و بس (اردو) بنیاد اور بنا واقع ہونا

بنیاد کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار آغاز کردن کاری (خواجہ شیراز ص) صوفی نہادہ دام و سر حقہ باز کرد ٭ بنیاد مکر با فلک حقہ باز کرد ٭ صاحب بحر گوید کہ مرادف (بنیاد نہادن) است کہ بمعنی آغاز کردن و طرح عمارت کردن باشد **مؤلف** عرض کند کہ بہار سکندری خوردہ از ینکہ معنی بیان کردہ اش برای (بنیاد کردن کاری) است و معنی بیان کردہ بحر البتہ درست باشد (صائب ص) خانۂ تن را بجان آباد کردن مشکل است ٭ بر سر ریگ روان بنیاد کردن مشکل است ٭ (اردو) شروع کرنا۔ بنا عمارت قائم کرنا

بنیاد کندن استعمال۔ بقول بہار بمعنی بر کندن بنیاد است صاحبان آصفی و انند نقل نگارش (صائب ص) باشکی توان کند بنیاد غفلت ٭ کہ یک قطرہ سیل است خواب گران را ٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و کنایہ از دور کردن باشد (اردو) بنیاد اکھیڑنا۔ دور کرنا۔ دفع کرنا۔

بنیادگر اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ معمار را گویند **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ سند استعمال پیش نشد و لیکن عیبی ندارد کہ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) معمار۔ مذکر۔

بنیاد گرفتن مصدر اصطلاحی۔ مستحکم شدن و

استحکام پذیرفتن است (انوری ۵) مدار عدل
رکن الدّین و دنیا ۔ کہ یافت ازوی گرفت احکام و بنیاد
(اردو) جڑ پکڑنا ۔ بقول آصفیہ ۔ جمنا ۔ جماؤ ہونا ۔ استحکام
ہونا ۔ مضبوط ہوتا ۔

بنیاد نہادن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار (۱)
آغاز کردن کاری و (۲) بمعنی بنیاد برکندن و فرماید کہ
فارق در ارادتین ذکر صلہ است کہ بمعنی اوّل بر و بمعنی
دوم آز باشد (خواجہ شیراز ۵) در خرقہ ازین بیش
منافق نتوان بود ۔ بنیادش ازین شیوۂ رندانہ نہادیم
۔ صاحب بحر بمعنی اوّل قانع و فرماید کہ آغاز کردن
و طرح عمارت کردن است **مؤلف** عرض کند
کہ معنی اوّل بیان کردۂ بہار برای (بنیاد کاری
یا چیزی نہادن) است و سند خواجہ حافظ متعلق
بہمین و معنی دوم بیان کردہ اش لغو محض و خلاف قیاس
و سند استعمالش ہم پیش نشد و معاصرین عجم بدین معنی بر زبان
ندارند اعتبار را نشاید و معنی بیان کردۂ صاحب بحر
درست است برای اینکہ بنیاد بمعنی بنا و عمارت باشد
(اردو) آغاز کرنا ۔ بنیاد عمارت قائم کرنا ۔

بنیاس بقول مؤید مطبوعہ مطبع نولکشور بمعنی دریچۂ خانہ و دیگر نسخ قلمی ازین لغت ساکت ۔ صاحب شمس
ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ عجبی نیست کہ ہمین مطبعِ مؤید المؤلفین این لغت را از شمس بہ مؤید عطا کردہ
باشد و صاحب شمس در پی تحقیقی خود اظہر من الشّمس معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین ازین لغت
ساکت بدون سند استعمال این را اسم جامد فارسی قدیم نخوانیم (اردو) دریچہ ۔ مذکّر ۔

بنیاسک بقول شمس بالکسر (۱) دریچۂ خورد و
(۲) پای پوش چرمی **مؤلف** عرض کند کہ نظر بر لغت
بنیاس کہ گذشت این بمعنی اوّل موافق قیاس است و
بمعنی دوم را خلاف قیاس دانیم با ین حال این را بہر دو
معنی اسم جامد فارسی زبان بوجود سند استعمال توان
گرفت نہ بر مجرد قول شمس ۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند
و دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت (اردو)
(۱) چھوٹا دریچہ ۔ مذکّر (۲) چرمی جراب ۔ مؤنث ۔

نبیان بقول برہان بضم اوّل وسکون ثانی وتحتانی بالف کشیده و بنون زده (۱) نام حوض نعمان است و آن آبگیری بوده آب آن در نهایت تلخی و شوری و به برکت قدوم سرور کائنات علیه الصلوٰة والسلام شیرین شد صاحبان جامع وانند و هفت هم ذکر این کرده اند. صاحب انند این را لغت عرب گوید بمعنی زیاده فرمانه مؤلف گر معنی اوّل تی فرماید که در خواص سخن باقی نوشته (۲) بمعنی ایوان و محل نیز مستعمل چنانکه ابوالفضل در مکاتبات در رقعه که بشاه عباس پادشاه ایران نوشته گوید که ذو ریاس قواعد خود بسند سعی باید نشست که ستون بنیان فرمان روائی است **مؤلف** عرض کند که بدین هر دو معنی مفرس توان گفت بر سبیل مجاز (**اردو**) (۱) ایک حوض کا نام جسکو نعمان نے بنایا تھا۔ مذکر (۲) ایوان محل۔ مذکر۔

نبیچه بقول بهار بالضم وکسر نون جمعی که بر املاک بندند و آن دفتریست جداگانه و آن را دفتر خارج المال و دفتر صادر مملکت گویند و این از اهل زبان به تحقیق پیوسته (ملا نوعی ؎) قسمت سازد ز وصل ممنوع مرا؛ روزی نکند خاطر مجموع مرا؛ گوئی ز ازل عامل دیوان قضا؛ از جستو نبیچه کرد موضوع مرا؛ ظهوری ؎ نخلم آخر نبیچه خواهد بست؛ زخم بر دل دریچه خواهد بست؛ داغ تو کرد چیده بر هم دفتر؛ بر سینه من نبیچه خواهد بست؛ و فرماید که قافیه آن با جیم فارسی جائز است مثل بغچه و غنچه و مثل قافیه کاف تازی با فارسی چون فلک و ترک و برگ و غیر آن صاحب بحر بدیل (نبیچه بیچه) می فرماید که جمع کردن حرف عرب و عجم در قافیه بغایت ناپسندیده است چنانکه صاحب تکمیل الصناعه آورده **مؤلف** عرض کند که اشاره این بر نبیچه کرده ایم که با جیم فارسی بدون تحتانی گذشت و این مزید علیه و مبدل آنست که تحتانی درین زائد است و جیم فارسی بدل شده به جیم عربی چنانکه چوچه و جوجه و کاچ و کاج تعریف و ماخذ این همانجا گذشت (**اردو**) دیکھو نبچه۔

نبیچه بستن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارسته قرار دادن جمع و نبیچه بر املاک سند این بر نبیچه از کلام

گذشت صاحب بحر هم ذکر این کرده (اردو) جمع قرار دینا

بنیچه | بقول برهان و (سروری در ملحقات) و رشیدی بضم اول بر وزن کلیچه جمعی را گویند که بر اصناف حرفت و املاک می بندند **مؤلف** عرض کند که تعریف و ماخذ این بر (بنچه) گذشت که بدون تحتانی مذکور شد و بنیچه که به جیم عربی گذشت مبدل همین است و این مزید علیه بنچه که بدون تحتانی بجایش مرقوم (اردو) دیکهو بنچه

بنیچه بستن | مصدر اصطلاحی - بقول (برهان در ملحقات) بر وزن کلیچه بستن کنایه از حساب مال و اخراجات دیوانی خود را مفروغ ساختن **مؤلف** عرض کند که غور بر معنی نکرد این اصل همان مصدر است که به تبدیل جیم فارسی بعربی گذشت و صراحت معنی این همانجا کرده ایم (اردو) دیکهو بنیچه بستن (جیم عربی کے ساتھ)

بنیز | بقول برهان بکسر اول بر وزن تمیز بمعنی (۱) هرگز و (۲) حاشا و (۳) تعجیل و زود و (۴) گاهی در میان سخن بجای نیز هم بکار برند که بعربی ایضاً گویند صاحب سروری بر معنی اول و چهارم قانع (ابوشکور رح) نه این را بیاز زد روزی بنیز ٭ نه او را از ان اندهی بود نیز ٭ (استاد قطران رح) اگر باز آیدم دلبر به نندیشم بنیز از دل ٭ وگر باز آیدم جانان به نندیشم بنیز از جان ٭ صاحب جهانگیری بسند معنی اول از حکیم ازرقی سند دهد (رح) در مدح ناکسان نکنم کهنه تن بنیز ٭ زان باک نایدم که بود کهنه پیرهن ٭ و بذکر معنی سوم از حکیم فردوسی سند داده (رح) اسیران و از خواسته چند چیز ٭ فرستاد نزدیک خسرو بنیز ٭ و ذکر معنی چهارم هم کرده به نقل سند استاد قطران که بالا مذکور شد گوید که از مصرع اول معنی اول و از مصرع ثانی معنی چهارم پیدا می شود - صاحبان رشیدی و ناصری و جامع و سراج هم با جهانگیری **مؤلف** عرض کند که بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان است و بمعنی سوم و چهارم بدون موحده اول اسم جامد و موحده زائد است و معنی دوم نتیجه بی غوری برهان که حاشا را با هرگز هیچ تعلق نیست و این معنی حاشا نیامده (اردو) (۱) هرگز دیکهو ابدا

(۲) ناقابل ترجمہ (۳) جلدی۔ مؤنث (۴) بھی۔ دیکھو ایدی۔

نبسیک بقول ناصری با اول مفتوح و ثانی مکسور و یای معروف و فتح سین مہملہ کتر را گویند کہ آن نوعی از ابریشم زبون و فرومایہ است صاحبان رشیدی و انند ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار صاحب ناصری کہ محقق اہل زبان است این را اسم جامد فارسی زبان دانیم معاصرین عجم برزبان ندارند مخفی مبادکہ نبیک بدون سین مہملہ ہم بہمین معنی می آید کہ محقق این باشد (اردو) ادنی درجہ کا ریشم۔ مذکر۔

بنی شیبہ اصطلاح۔ بقول وارستہ اولاد عبد المطلب و شیبہ بیای حطی مجہول و موحدہ نام عبد المطلب وجہ تسمیہ آنکہ تمام موی سرش در وقت تولد سفید بود و بقول بعض یک موی سپید بر سر داشت (محسن تاثیر ع) کعبہ روی جوانی کہ مراد نظر است ٭ جاوہ طاق بنی شیبہ کند ابرویش ٭ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ و بہار ہم آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ این مرکب فارسی است از ہر دو لغات عرب و لیکن استعمال آن در عربی بنظر نیامدہ (اردو) عبد المطلب کی اولاد۔ مؤنث۔

بنیقہ بقول ملحقات برہان بر وزن سلیقہ خشتک پیراہن صاحب مؤید این را بحوالہ قنیہ لغت فارسی گفتہ و صاحب ہفت ہم این را آوردہ صاحب انند این را لغت عرب و نسبت معنی گوید کہ بمعنی خشتک پیراہن است۔ صاحب سواء السبیل کہ محقق معربات است این را معرب بنیک فارسی بمعنی خشتک پیراہن و گریبان گفتہ **مؤلف** عرض میکند کہ بنیک کہ بمعنی قسم زبون ابریشم و خشتک بمعنی پارچہ مربع زیر بغل جامہ کجا لیش می آید پس جا دارد کہ عربان بنیک فارسی را کہ بمعنی مطلق ابریشم زبون است تعریباً بنیقہ کردہ باشند و بمعنی خشتک پیراہن استعمال کردہ کہ از ابریشم زبون می سازند و فارسیان ہمان معرب را در زبان خود استعمال کردند محققین بالا خشتک را خشتک نقل کردند و بر ماخذ غور نفرمودند

حیف است کہ محققین زبان دان ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند بدون سند استعمال این را مقرر نمی توان گفت (اردو) وہ ریشمی کپڑا جو پیراہن میں زیر بغل اور گریبان نرمی اور جذب عرق کے لیے لگاتے ہیں۔

بنیک بقول برہان بروزن شریک ابریشم فرومایہ باشد کہ آن را کج و کژ و قز ہم گویند صاحبان جہانگیری و جامع ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج بذکر این می فرماید کہ صاحب رشیدی بنسیک بزیادت سین بروزن تحریک نیز آوردہ و این تصحیف باشد و بنیک بدون سین صحیح است چنانکہ ارباب لغت تصریح کردہ اند **مؤلف** حقیر عرض میکند کہ ہمین لغت بزیادت سین مہملہ بعد نون بہمین معنی گذشت و محقق صاحب زبان یعنی صاحب فرہنگ انجمن آرای ناصری ذکرش کردہ پس قول رشیدی را باستناد قول اہل زبان چرا معتبر ندانیم و چرا اصل لغت را مصحف خوانیم حق ہمین قدر است کہ آن اصل است و اسم جامد فارسی قدیم و این مخفف آن بحذف سین مہملہ دیگر ہیچ خان آرزو از حقیقت خبر ندارد و در لغت اصل تصحیف می بیندارد (اردو) کم درجہ کا ابریشم۔ مذکر۔ دیکھو بنسیک۔

بنیہ بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار (۱) جثہ و (۲) قوت صاحب روزنامہ ہم این را آوردہ گوید کہ (۳) بمعنی بنا یافتہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول و سوم لغت عرب است بالضم والکسر کذا فی المنتخب ومنتہی الارب) و بہ معنی دوم مفرس و این استعمال معاصرین عجم است و دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت (اردو) (۱) جثہ۔ بقول آصفیہ مذکر۔ بدن۔ جسم۔ بنڈا۔ سریر۔ (۲) قوت۔ بقولہ۔ مؤنث۔ دیکھو بازو (۳) بنا یا ہوا بنانا کا اسم مفعول۔

موحدہ باواو

بو بقول برہان بضم اول و سکون ثانی مجہول (۱) معروف کہ رائحہ باشد صاحبان سروری و جہانگیری

ورشیدی و ناصری و جامع و سراج ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است
مخفی مباد کہ استعمال این بالتحتانی آخرہ ہم می آید کہ زائد باشد (حافظ ؎) بسوی زلف تو باد راز ہا دارم
؛ اگرچہ عیب کنندم کہ باد پیمائیست ؛ (**اردو**) بو بقول آصفیہ۔ اسم مؤنث۔ باس۔ مہک۔ شمیم۔ گند۔
(۲) **بو**۔ بقول برہان بالضم مخفف بود باشد و بوم و باشم ہم۔ صاحب سروری بہ معنی باشد قانع (حکیم
سنائی ؎) ای شکل دہان تو کم از نیست ؛ کی بو کہ کنی کم از دہانم ؛ صاحب جہانگیری گوید کہ بمعنی بود
و باشد (حکیم خاقانی ؎) پای نہم در عدم بو کہ بدست آورم ؛ ہم نفسی تا کند درد دلم را دوا ؛ و فرماید
کہ بوم بمعنی باشم ہم آمدہ (شیخ ابوسعید ابوالخیر ؎) گر مردہ بوم زعشق تو سالی بیست ؛ تا ظن نبری کہ غم
ز عشق تہی است ؛ چون دست بخاک من نہی گوئی کیست ؛ آواز دہم کہ بندہ ام فرمان چیست ؛ صاحب
رشیدی ہم ذکر این کردہ صاحب ناصری ذکر این فرمودہ گوید کہ بوم و باشم و بوئی و باشی و بوی و باشی
نیز آمدہ (پیر جمالی اردستانی ؎) کی بو کہ سر زلف تراچنگ زنم ؛ صد بوسہ بران لبان گلرنگ زنم ؛ پیمان
پری رخان سنگین دل را ؛ در شیشہ کنم پیش تو بر سنگ زنم ؛ و صراحت مزید فرماید کہ بنو ہم بمعنی بنود آمدہ
(کمال الدین بندار رازی ؎) می فراز آور کہ بہرہ می بری ؛ می نشاط افزا و شادی آوری ؛ ہر کجا
کہ می بنو شادی بنو ؛ این جہان را خرمی بامی دری ؛ و فرماید کہ گاہی بجای نبو نبی بو نیز می آورند یعنی نمی شود
(طاہر ہمدانی ؎) دلی دیرم کہ بہبودش نمی بو ؛ نصیحت میکرم سودش نمی بو ؛ صاحب جامع بر مخفف بود
قانع **مؤلف** عرض کند کہ مخفف باشد اصلا نیست طرز بیان برہان بہ غلط می انداز د البتہ مخفف (بُوَد
بضم اول و فتح دال است کہ مضارع مصدر بودن باشد و چرا نگوئیم کہ مخفف مضارع بودن است
نہ مضارع باشیدن صاحب برہان از مصدر باشیدن خبر ندارد ازینجاست این را مخفف باشد می نگارد

ومخفف بوم و باشم ہم نیست بلکہ بوم بترکیب میم متکلم در آخرش مخفف بُودَم۔ صاحب جہانگیری متفق

است با این صراحت ما۔ صاحب ناصری ہم بودن و باشیدن را باہم آمیختہ صلاحیت تحقیق لفظی ندارد

حاصل این است کہ بُوم مخفف بُودَم و بُوی بمعنی باشی و بَبُوی بمعنی بباشی و نَبُو مخفف نبود (مضارع

منفی) ہمہ تصرفات فارسیان است در مشتقات بودن (اردو) (بودن کا مضارع) رہے۔

(۳) **بو**۔ بقول برہان بالضم گوشت بز کوہی **مؤلف** عرض کند کہ ہمہ محققین فارسی زبان ازین ساکت

وغیر از برہان دیگر کسی ذکر این نکرد۔ اگر سند استعمال این بدست آید توانیم گفت کہ اسم جامد فارسی قدیم

باشد معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) پہاڑی اور جنگلی بکری کا گوشت۔ مذکر۔

(۴) **بو**۔ بقول برہان و سروری و ناصری بفتح اول پوست شتر بچہ پر از کاہ کردہ کہ پیش ناقہ بچہ مردہ

ببرند تا بگمان بچہ خود شیر بدہد۔ **مؤلف** عرض کند کہ حیف از ہر سہ محققین صاحب زبان کہ این را لغت

فارسی خیال کردند بقول صاحب منتخب کہ محقق لغات عرب است بَوّ بالفتح و تشدید واو در عربی زبان

بہ ہمین معنی آمدہ و بہ فارسی مستعمل شد بہ تخفیف کہ مفرس توان گفت (اردو) اونٹ کے مُردہ بچے

کی کھال جس میں گھانس بھر کر اوس اونٹنی کے آگے رکھتے ہیں جس کا بچہ مرگیا ہو تا کہ وہ اُسکو اپنا بچہ

سمجھ کر دودھ دوہنے دے۔ مؤنث۔

(۵) **بو**۔ بالضم بقول رشیدی و وارستہ و سراج بمعنی امید۔ صاحب ناصری گوید کہ بوی و بویہ نیز

بدین معنی می آید (ظہوری ؎) غش ہرزہ ہائی کہ امروز دارم ؛ نہ از ضعف ہجران ببوی وصالت

ہا صاحب غیاث گوید کہ بمعنی امید و طمع۔ **مؤلف** عرض کند کہ این مجاز معنی دوم است کہ از معنی

حقیقی (بُودَن) مراد از امید گرفتند (اردو) امید بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مؤنث آس۔ آرزو۔ دل میں [illegible]

(۶) **بو** - بالضم بقول ناصری امر بوئیدن (سعدی ؎) هر که تشمید است هرگز بوی عشق ٭ گو به شیراز
آی و خاک ما ببوی ٭ و هم او گوید که تبو بمعنی بیابش هم آمده (فردوسی ؎) مرا گفت شاه یمن را بگوی ٭
که هرگاه تا مشک بوید ببوی ٭ **مؤلف** عرض کند که این امر حاضر بودن است و عوض این استعمال باش
که امر حاضر باشیدن است بیشتر و ازین ثابت شد که مصدر بودن سالم التصریف نیست چنانکه محققین مصادر
خیال کرده اند بلکه کامل التصریف است و آنچه صاحب ناصری بسند کلام سعدی این را امر حاضر بوئیدن
خیال کرده تسامح اوست که امر بوئیدن بوی باشد و سعدی هم استعمال بوی کرده اگر سند استعمال بو
بدون تحتانی آخر بهمین معنی بدست آید دران حالت توانیم گفت که مخفف بوی باشد (اردو) سونگھ
۔ رہ (بوئیدن اور بودن کا امر حاضر)

(۷) **بو** - بالضم بقول وارسته بمعنی سراغ و اثر (صائب ؎) بوی دل از نفس باد صبا می آید
٭ میتوان یافت که زان زلف دوتا می آید ٭ (فطرت ؎) بود هر صید را از شیوه صیاد خود بوئی ٭ شکار
آهوی مشکین است زلف عنبرینش را ٭ **مؤلف** عرض کند که فی الحقیقت همان معنی اول است که
مجازاً این معنی را پیدا کرده اند (اردو) پتا ۔ اثر ۔ مذکر ۔ (دیکھو بتہ کے تیسرے معنے ۔

(۸) **بو** - بالضم بقول خان آرزو در سراج مجازاً بمعنی لعل و عسی صاحب غیاث فرماید که بمعنی
کاشکے **مؤلف** عرض کند که مجاز معنی دوم است ولیکن برای این معنی مشتاق سند استعمال می باشیم
که محققین اهل زبان ذکر این نکرده اند (اردو) کاش بقول آصفیہ کلمہ تمنا ۔ خدا کرے ۔ خدا ایسا
کرے ۔ کیا اچھا ہو (اسیر ؎) روز محشر کو گناہوں کا نہ کھٹکا رہتا ٭ کہیں اے کاش جو ہوتی تھی
سزائیں ہوتیں ۔

(۹) **بَو** - بالفتح بہ تحقیق ما حرکتی است کہ اہل ولایت بر سبیل تشکر یا تعظیم مخاطب سر خود را حرکت دہند و اگر مخاطب رتبہ عالی دارد قدری خم در پشت ہم و این علامت آنست کہ لطف تو موافق امید است جا دارد کہ این متعلق بہ معنی پنجم باشد کہ صراحتش بر (بوکردن) می آید و ہمین لغت در انگلیسی زبان ہم بہ ہمین معنی مستعمل معاصرین عجم ہم بہ ہمین معنی بر زبان دارند (اردو) بَو - مؤنث وہ حرکت جو اعتراف احسان یا مخاطب کی تعظیم کے لئے سر کو حرکت دیکر کرتے ہیں اور جب مخاطب اپنا افسر یا حاکم یا بادشاہ ہو تو کسی قدر جھک جاتے ہیں -

(۱۰) **بو** - بالضم - بقول غیاث بمعنی محبت و خوبی **مؤلف** عرض کند کہ بدون سند استعمال این را تسلیم نکنیم کہ معاصرین عجم و محققین فارسی زبان ازین معنی ساکت (اردو) محبت - خوبی - مؤنث -

(۱۱) **بو** - بالضم بقول غیاث بمعنی شاید (عرفی ے) ہرگاہ کہ شاداب ترش ہنیم گویم ؛ بکشای بغل بو کہ در آغوش در آید ؛ **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بہ معنی پنجم است ہر ز بیان محقق معنی تازہ قائم کرد (اردو) شاید - دیکھو باشد -

(۱۲) **بو** - بالضم بقول غیاث مخفف بوم - **مؤلف** عرض کند کہ خلاف قیاس نیست ولیکن معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) اُلو - اسم مذکر - بوم - چغد گھگو (دیکھو اوکو)

بوا بقول برہان و ناصری بضم اول و ثانی بالف کشیدہ مخفف بُودا باشد یعنی بادا صاحب سروری ہم ذکر این کردہ (فردوسی ے) کہ خرم بوا میہن و مان تو ؛ بگیتی پراگندہ فرمان تو ؛ خان آرزو در سراج منیر گہ یا مخفف بُودا باشد یا بادا مبدل آنست یا مخفف بُوَاد از عالم شواد و کناد **مؤلف** عرض کند کہ

بودا اصل است بزیادت الف دعا بر بود و باد ابدال آن چنانکہ بجایش گذشت و بوا مخفف بودا بحذف دال مہملہ (اردو) دیکھو بادا۔

(۱) **بواجب** استعمال۔ بقول بہار از عالم زیادت

(۲) **بواجبی** و زیادتی و نقصان و نقصانی۔

(میرخسرو ؒ) بواجب چنان دہ قرار حشم ٭ کہ افزون دہی زانچہ گوئی نہ کم ٭ پس آن بہ کہ در بحر و بر داشتن ٭ بواجب بود بار بر داشتن ٭ (نظامی ؒ) چو ترتیب ایشان بواجب شناخت ٭ سران سپہ را یکایک نواخت ٭ (میر معزی ؒ) چون تسلی و شگفتی عجب جمع شود ٭ مدح ممدوح بواجب بتوان برد بسر ٭ (میرزا معز فطرت ؒ) تعریف علی بگفتگو ممکن نیست ٭ گنجایش بحر در سبو ممکن نیست ٭ من ذات علی بواجبی کی دانم ٭ الا دانم کہ مثل او ممکن نیست ٭ (امام فخر رازی ؒ) کنہ خردم درخور اثبات تو نیست ٭ و اسایش جان بجز مناجات تو نیست ٭ من ذات ترا بواجبی کی دانم ٭ دانندہ ذات تو بجز ذات تو نیست ٭ صاحب انند نقل نگارش ہا

مؤلف عرض کند کہ فارسیان بواجب را بمعنی بواجبی استعمال کردند یعنی بہ واجبیت و چنانکہ باید (اردو) واجبی طور پر۔ جیسا کہ چاہیئے اسطرح۔

بواد استعمال۔ صاحب ناصری می فرماید کہ بضم اول بمعنی باشد و گوید کہ این الف۔ الف تمنی و دعاست چنانکہ شواد یعنی انشاء اللہ شود۔ مثال بماناد و نماناد کہ در دعا و نفرین گویند و بمراد **مؤلف** عرض کند کہ باد کہ بجایش گذشت مخفف ہمین است بحذف واو و صاحب انند نقل نگارش و تعریف الف دعا بجایش گذشت (اردو) دیکھو باد۔

بوارد بقول برہان بکسر اول و ثانی بالف کشیدہ براو دال بی نقطہ زدہ۔ ترشی باشد کہ در بہ ابر شیر بی اثر بست صاحب ناصری بذکر این گوید کہ در کتب دیگر ندیدم واللہ اعلم۔ صاحب جامع کہ از اہل زبانست متفق با برہان۔ خان آرزو در سراج بذکر این می فرماید کہ اسم اصطلاحی نیخ بقول است مثل چقندر و زردک و شلغم و لغت عربیت۔ صاحب منتخب کہ محقق لغات است

عرب است گوید کہ چیزہای سرد را گویند **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع این را اسم جامد فارسی زبان دانیم	و از لغت عرب ہیچ سروکاری نیست **(اردو)** ترشی بقول آصفیہ ـ فارسی ـ اسم مؤنث کہٹائی ـ کہٹاس ـ کہٹوت ـ

بوارغ بقول مؤید بذیل لغات فرس تخت بستن رز یعنی انگور را صاحب ہفت این را بہ زای ہوز عوض رای مہملہ آوردہ فرماید کہ سخت بستن مرز را **مؤلف** عرض کند کہ لغت فارسی زبان نیست و ہمہ محققین اہل زبان ترک کردہ اند و دیگر محققین ہندنژاد ہم ذکر این نکردہ و معاصرین عجم ہم برزبان ندارند و در لغات عرب و ترکی ہم نیافتیم جز این نیست کہ در لفظ و معنی ہر دو تسامحی ازین ہر دو محققین راہ یافتہ ـ اعتبار را نشاید **(اردو)** ناقابل ترجمہ

بواس بقول برہان بفتح اول بروزن ایاس محنت و آزار و رنج و سختی ـ صاحب ناصری بذکر این گوید کہ ہمانا عربی است و صاحب جامع ہمزبان برہان صاحب منتخب بؤس را در عربی زبان بمعنی سختی نوشتہ **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع کہ از اہل زبانست توانیم عرض کرد کہ فارسیان بہ تصرف تخفیف کہ ہمزہ را بہ الف بدل کردند بر سبیل تفریس اسم جامد زبان خود قرار دادند دیگر ہیچ **(اردو)** رنج مذکر ـ سختی ـ مؤنث

(الف) **بواسحق** اصطلاح ـ بقول برہان طائفہ را نام است در نیشاپور و چند کان فیروزہ ہست یکی را از ان (ب) **بواسحقی** گویند ـ صاحب سروری بذکر الف ہمزبان برہان و بذکر (ب) گوید کہ این (کان بواسحاق) نام و پیروزہ بواسحاقی منسوب است بہ آن (خواجہ حافظ ؎) راستی خاتم فیروزہ بواسحاقی ٭ خوش درخشید ولی دولت مستعجل بود ٭ صاحب بحر بذکر معنی الف بذیل	ہمان گوید کہ قسمی از فیروزہ نیشاپور ـ صاحب جامع می طرازد کہ (الف) طائفہ باشند در نیشاپور کہ معدن نیک قسم فیروزہ منسوب بہ آنہاست ـ خان آرزو در سراج گوید کہ (الف) کنیت بعض مردم و این عربی است و فیروزہ بواسحق منسوب بہ یکی از اکابر کہ موسوم باین اسم بودہ باشد و بواسحق طائفہ را گفتن خلاف واقعہ و فرماید کہ اصل مدعای **صحیح** نظامی می فرماید

(ع) سخن بین کہ در بوسحاقان فتاد۔ **مؤلّف** عرض کند کہ از کلام نظامی ہم وجود طائفہ پیداست ما با عتبار صاحبان جامع و سروری (الف) و (ب) ہر دو را درست دانیم (**اردو**) (الف) بواسحٰق یا بوسحاق ایک طائفہ کا نام ہے جو نیشاپور میں ہے (ب) بواسحٰق یا بوسحاق ایک فیروزہ کا نام ہے۔ مذکر۔

بواسطہ بقول بول چال بحوالۂ معاصرین عجم بمعنی برای و بجہتہ دیگر کسی از محققین زمان حال ذکر این نکرد۔ معاصرین عجم بدین معنی بر زبان ندارند **مؤلّف** عرض کند کہ بفتح موحّدہ بمعنی بوسیلہ باشد نہ برای (**اردو**) واسطہ سے وسیلہ سے۔

بواسہ بقول بول چال مرادف بواسطہ کہ گذشت **مؤلّف** عرض کند کہ مخفف آن بہ فتح موحّدہ و سین مہملہ ولیکن غیر از زبان سوقیان معاصرین عجم این لغت محققہ در نوشت و خواند مستعمل نیست (**اردو**) دیکھو بواسطہ۔

بواسیر بقول غیاث بفتح موحّدہ و کسر سین مہملہ مرض مشہور و فرماید کہ این جمع باسور است و آن گوشت پارہ باشد کہ در مقعد یا بینی پیدا می شود۔ صاحب منتخب ذکر باسور کردہ **مؤلّف** عرض کند کہ لغت عرب است و در فارسی زبان لغتی دیگر برای این نشنیدیم و ہمین اسم در فارسی ہم متعارف و (بواسیر انف) و (بواسیر رحم) و (بواسیر لب) از اقسام این است کہ در اکسیر اعظم مذکور است (**اردو**) بواسیر بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ باسور کی جمع۔ بیبیس۔ ایک مرض کا نام ہے جس سے مقعد میں مسّے ہو جاتے ہیں اگر یہ مسّے چھلکر خون آتا ہے تو اُسے خونی بواسیر ورنہ بادی بواسیر کے نام سے موسوم کرتے ہیں **مؤلّف** عرض کرتا ہے کہ بیبیس زبان ہندی کا لفظ ہے۔ مذکر۔

بواشہ بقول برہان بفتح اوّل بر وزن تراشہ چارشاخ دہقان را گویند و آن چوبی چند باشد باندام کف دست و دستہ نیز دارد کہ دہقانان بدان غلّہ کوفتہ را بر باد دہند تا از کاہ جدا شود و آن را بعربی مذری خوانند

صاحبان ناصری وسراج ہم این را آوردہ اند۔ صاحب جامع این را شنۂ دہقانان ہم نام نہد **مؤلف** عرض کند کہ مذری در عربی زبان باذال معجمہ آلہ را نام است کہ غلہ بدان پاک و صاف کنند و در ہندی چھاج نام دارد جز این نیست کہ این اسم جامد فارسی زبان است (اردو) چھاج بقول آصفیہ اسم مذکر۔ سوپ۔ غلہ فشان۔ غلہ پھٹکنے کا اوزار۔

بوالبنات اصطلاح۔ بقول بہار پشمینہ را نام است بغایت لطیف و نفیس کہ آن را سقرلات نیز گویند **مؤلف** عرض کند کہ بانات در ہندی پارچۂ پشمینہ را نام است وبظاہر این مرکب حی بنات بقاعدۂ عربی بحذف الف چارم بانات و در عربی زبان این مرکب نیامدہ اگر فارسیان بر سبیل تفریس بترکیب لفظ بو و الف و لام و لغت ہندی این اسم را بطور کنیت قائم کردہ باشند۔ سند استعمال باید کہ دیگر ہمہ محققین فارسی زبان این را ترک کردہ اند و معاصرین عجم بر زبان ندارند مجرد قول بہار بدون حوالہ و سند استعمال اعتبار را نشاید و سقرلات ترجمۂ بانات ہندی است و نسبت سقرلات کہ لغت زبان فارسی است صاحب غیاث بنات را آوردہ و نمی گوید کہ بنات لغت ہندی است و صاحب برہان بر سقرلات ذکر بنات نکرد (اردو) بانات۔ بقول آصفیہ ہندی اسم مؤنث۔ عوام بنات کہتے ہیں ایک قسم کا اونی کپڑا جو نہایت دبیز اور گرم ہوتا ہے۔ سقرلات۔

بوالجدر اصطلاح۔ بقول برہان بالام و حای نقطہ دار و جیم و دال بی نقطہ بر وزن گل بر سر ملحد و بیدین و بی دیانت را گویند صاحبان بحر و مؤید و اند و جامع ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ این مرکب کہ بترکیب عربی از قبیل کنیت می نماید در عربی زبان نیامدہ و نجدر ہم در فارسی و عربی یافتہ نمی شود اندرین صورت جز این چارہ نیست کہ باعتبار صاحب جامع کہ از اہل زبان است این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و حقیقت

ترکیب این متحقق نشد (اردو) ملحد۔ بیدین بددیانت
صفت دیکھو (بددین)

(الف) **بوالعجب** اصطلاح۔ بقول صاحب بحر
(۱) صاحب تعجّب و (۲) مشعبد و بازی گر صاحب
سروری بذکر معنی دوم می فرماید کہ بازیگران از برگ
گندنا در دہن تعبیہ ساختہ آواز مرغان ظاہری سازند
چنانکہ مرغان وحشی بآن آواز فریب خوردہ بطرف
ایشان می آیند (حکیم خاقانی ؎) مرغ شود بوالعجب
تلخ شود گندنا ٭ کوس شود عندلیب خاک شود لالہ زار ٭
صاحب غیاث ہم این را آوردہ و صاحب انند این
را لغت عرب گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ ما این را عربی
دانیم کہ فارسیان از دو الفاظ عربی بقاعدہ عربی مرکب
کردہ استعمال کردہ اند و بدین معنی در عربی یافتہ نمی شود
و از سند بالا۔ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ

(ب) **بوالعجب شدن** بمعنی متحیر و متعجب شدن
پیداست (اردو) الف (۱) صاحب تعجّب۔ وہ
شخص جسکو تعجّب ہو (۲) شعبدہ باز دیکھو بازیگر صاحب
آصفیہ نے (بوالعجب) کو انھیں معنوں میں لکھا ہے (ب)
متحیّر اور متعجب ہونا۔

بوالقاسم اصطلاح۔ بقول برہان کنایہ از
بوالفضول و شوخ چشم صاحبان جامع و ہفت ہم
ذکر این کردہ اند و صاحب سروری در ملحقات
این را آوردہ فرماید کہ یکی از قدما گوید (؎)
ہرگز دل من از غمکی خالی نیست ٭ وین دیدۂ من
از نمکی خالی نیست ٭ گفتم بروم بگوشۂ بنشینم ٭ ہر گوشہ
ز بوالقاسمکی خالی نیست ٭ **مؤلف** خیال می کند
کہ از ہمین یک سندی کہ نام شاعرش معلوم نیست
این اصطلاح را قائم کردہ اند اگر باعتبار این
سند کہ صاحب سروری قائم کردہ از ینکہ او از
محققین اہل زبانست کار گیریم باید کہ (بوالقاسمک
بکاف تصغیر) قائم کنیم کہ بوالفضول و شوخ چشمی موسوم
بدین اسم گذشتہ باشد و رنہ وجہی نیست کہ از (بوالقاسم)
این معنی پیدا شود و در عربی زبان ہم این کنیت
شوخ چشم نیست (اردو) بوالفضول بقول آصفیہ

زیادہ گو وہ شخص جو میٹھا باتین بنایا کرے اور (شوخ چشم) بقول آصفیہ بے حیا۔ بے شرم۔ بے غیرت۔ وہ شخص جس کی آنکھہ مین فدامیل نہو۔ بے ادب۔ گستاخ۔ ڈہیٹ۔ شوخ مزاج۔ آپ ہی نے فرمایا ہے کہ انھین معنون مین (شوخ دیدہ) بھی مستعمل ہے۔

بوالکفد اصطلاح۔ بقول برہان بفتح کاف وسکون فا ودال ابجد بمعنی رشوت وپارہ باشد۔ صاحب بحر بر رشوت قانع وصاحب جامع ہمزبان برہان **مؤلف** عرض کند کہ صاحب سروری بذیل (بلکفد) سندی کہ از (ابو العباس) آوردہ ہمان است کہ ما نقلش درانجا کردہ ایم عجب آنست کہ صاحب رشیدی درانجا درکلام ابو العباس (بلکفد) نقل کرد وصاحب سروری بر (بلکفد) در نقل سند از (بوالکفد) کار گرفت وما حقیقت این لغت را ہمدرانجا بیان کردہ ایم (اردو) دیکھو بلکفد۔

بوالگنجک اصطلاح۔ بقول برہان بکسر کاف فارسی وسکون نون وفتح جیم وکاف ساکن ہرچیزکہ آن عجیب وغریب ومطرفہ باشد کہ دیدنش خندہ آرد صاحبان بحر و جامع ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ ما صراحت کامل این بر بلکنجک کردہ ایم (اردو) دیکھو بلکنجک۔

بوالوفا اصطلاح۔ بقول بہار نام چشمہ ایست در تفت یزد (محسن تاثیر) سرچشمۂ مہر از صفاش ؎ در عین حیا ز بوالوفایش ؎ **مؤلف** عرض کند کہ غیر از بہار محققی دیگر ذکر این نکرد اگرچہ این مرکب از ہر دو لغت عرب است ولیکن در عربی بدین معنی مستعمل نیست و وجہ تسمیہ متحقق نشد (اردو) تفت یزد مین ایک مشہور چشمہ ہے جس کا نام بوالوفا ہے۔ مذکر۔

بوالہوس اصطلاح۔ بقول بحر بسیار ہوس دارندہ و مرد فضول۔ صاحب رشیدی بذیل بل ذکر این کردہ وصاحب تحقیق الاصطلاحات آوردہ کہ ہوس لفظ فارسی است مرادف ہوا فارسیان الف ولام بران داخل کردہ بوالہوس ساختند و بو اختصار ابو ست کہ در عربی بمعنی صاحب باشد چنانکہ ابو لہب فارسیان این را ہم اختصار می کنند پس معنی بوالہوس صاحب ہوس

وبقول صاحب قاموس گوید کہ الہوس بالتحریک طرف
من الجنون وہو مہوس و ظاہر است کہ ہوس در فارسی
مرادف ہوا است نہ بمعنی جنون و ہوا را نوعی از جنون قرار
دادہ و گوید ہوس را لفظ عربی گفتن صریح تکلف می نماید
۞ بقول بعض می فرماید کہ بل بمعنی بسیار و این قول ضعیف است
ظاہرا دخول الف لام بر لفظ فارسی کردہ دانستہ توہم کردہ اند
کہ بل بمعنی بسیار باشد حالانکہ فارسیان را تصرف عربی
در فارسی بسیار است و در مواضع متعدد ازین کتاب
مذکور از انجملہ دخال الف لام بر لفظ فارسی۔ میر سنجر کاشی
در مدح خان اعظم کوکہ اکبر بادشاہ گوید (ﮯ) آن باد
بادل نسب آن رادبن الراد ۞ آن کوکب الاعظم لقب آن
خان بن الخان ۞ و مولوی جامی ہم از ہوس فارسی
مہوس اشتقاق می کند و می گوید (ﮯ) دل بستہ توئی
چہ زنند لاف عشق تو ۞ کار مہوسان نبود مہر مہوشان
۞ مؤلف عرض کند کہ ۞ اشارہ این بر (بلہوس)
کردہ ایم ۞ در ینجا ہمین قدر کافی دانیم کہ (بوالہوس)
بترکیب عربی است و در عربی مستعمل نیست و (بلہوس)
مرکب فارسی است ہیچ ضرورت ندارد کہ بعضی پیروی
بوالہوس را فارسی قرار دہیم البتہ فارسیان استعمال این ہم
کردہ اند (صائب ﮯ) دعوی عشق ز ہر بوالہوسی می آید
۞ دست بر سر زدن از ہر مگسی می آید ۞ بعضی بمانند کہ
(بوالہوس) ہر کجا در کلام فارسیان یافتہ می شود اصل
آن (بلہوس) فارسی است کاتبان کلام بنا واقفیت
از حقیقت تصرف در کتابت کردہ اند و بخیال ما این
درست می نماید۔ اگر (بلہوس) بہمین معنی در فارسی
زبان نمی بود خیال می کردیم کہ فارسیان (بوالہوس)
را بقاعدہ عربی استعمال کردہ اند ہرگاہ (بلہوس فارسی)
موجود است چرا خیال کنیم کہ فارسیان لغت فارسی را
گذاشتہ این در وسری را پسندیدند (اردو)
دیکھو بلہوس۔

بواہم افتادن مصدر اصطلاحی۔ مبتلای قرض
و وام شدن است (ظہوری ﮯ) ز طرز چرخ شکیب
و قرار می یابم ۞ کہ عنقریب ظہوری بہ وام می افتد
۞ (اردو) قرض میں مبتلا ہونا۔ قرضدار بننا۔

(۳۵۰۰)

بوام گرفتن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار قرض گرفتن (صائب ؎) گوش گیرد گل بوام از عندلیب ۔ گوہر گویا صائب سخن گستر شود ؎ صاحب انند نقلش بر داشتہ **مؤلف** عرض کند کہ وام گرفتن بدون موحدہ ہم صحیح باشد و موحدہ زائد ہم ہر زبان (اردو) قرض لینا۔

بوان | بقول ملحقات برہان بروزن دوان نام ولایتی است کہ مویز و نار دان در انجا بسیار است صاحب ناصری می فرماید کہ محلی است در حوالی دز سفید فارس بخوبی معروف چنانکہ یکی از جنات اربعہ دنیا شمارند صاحبان مؤید و انند و ہفت ہم این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و وجہ تسمیہ این متحقق نشد (اردو) بوان فارس مین ایک ولایت کا نام ہے ۔ مؤنث ۔

بوانات | بقول ناصری بلوکی در فارس صاحب انند نقل نگارش ۔ **مؤلف** عرض کند کہ طرز بیان ناصری کہ از اہل زبان است صراحت این می کند کہ این ورای (بوان) است و وجہ تسمیہ این ہم متحقق نشد (اردو) بوانات فارس کے ایک تعلقہ کا نام ہے جو کئی مواضع پر شامل ہے ۔ مذکر ۔

بوب | بقول برہان بروزن خوب فرش و بساط خانہ را گویند و فرماید کہ باین معنی بجای حرف اول یای حطی ہم آمدہ صاحب جہانگیری گوید کہ این را انبوب ہم خوانند (استاد رودکی ؎) شاہ دیگر روز بزم آراست خوب ۔ تخت بانہاد و برگسترد بوب ؎ صاحب سروری گوید کہ فرش گرانمایہ کہ خانہ را بدان آرایند صاحب رشیدی ہم این را آوردہ صاحب ناصری بذکر معنی بالا می فرماید کہ بلغت دری نیز بوب و کوب بمعنی حصیر می آید صاحب جامع ہمزبان برہان و صاحب فدائی ہم کہ از علمای معاصر عجم بود دبنان آرزو و رساج می فرماید کہ آنانکہ بجای حرف اول تحتانی ہم گفتہ اند تصحیف باشد **مؤلف** عرض کند کہ ما بر انبوب حقیقتش را بیان کردہ ایم و اشارۂ این ہم کہ این مخفف آن است و آنچہ بیای تحتانی دکان

عوض موحدہ می آید ہر دو مبدّل این باشد اگرچہ ما بوب را بر (ابنوب) مثل خان آرزو تصحیف خیال کردہ ایم ولیکن تحقیق ما در ہیچ (بوب وکوب) را کہ بہ تحتانی وکاف اوّل می آید مبدّل این می دانند چنانکہ پابوس و پاپوس و بوشاسب وگوشاسب (اردو) دیکھو ابنوب۔

بوبا بقول برہان بضم اوّل وسکون ثانی و بای ابجد بالف کشیدہ۔ آشی را گویند کہ از گوشت بزکوہی پختہ باشند صاحب ناصری بذکر این گوید کہ در فرہنگہا ندیدہ ام و صاحبان انند وہفت وسراج نقل نگار برہان **مؤلف** عرض کند کہ مرکّب است از بو کہ بمعنی گوشت بزکوہی و با کہ بمعنی آش بجایش گذشت (اردو) وہ آش جو جنگلی بکری کے گوشت سے پکائی جاے۔ مؤنث۔

بوباش اصطلاح۔ بقول برہان بسکون شین فرشت بمعنی قدیم وجاوید وہمیشہ و سرمد باشد۔ صاحب ناصری بذکر معنی بالا گوید کہ کنایہ از بود وجود وواجب یعنی ہستی خدای کہ بودہ باشد چنانکہ صاحب فرہنگ دساتیر آوردہ صاحب جامع متفق با برہان۔ خان آرزو در سراج ہم و صاحب سفرنگ در چہل وہمین فقرۂ (نامۂ شت شای کلیو) ذکر این بمعنی قدیم وجاوید کردہ **مؤلف** عرض کند کہ این مرکّب است از بو و باش بہ سبیل تکرار و این ہر دو بمعنی قدیم وجاوید است و ہر یک اسم جامد فارسی قدیم یعنی بو اسم مصدر بودن بمعنی دوم بش گذشت و باش اسم مصدر باشیدن کہ مذکور شد و معنی این مرکّب (کسی کہ بود و خواہد بود) (اردو) قدیم اور ہمیشہ رہنے والا کنایہ ہے خداے تعالی سے (واجب الوجود) دیکھو بایستہ ہستی۔

بہ وبال افتادن ودر افتادن مصدر اصطلاحی۔ افتادن در مصیبت وگرفتار بلا شدن۔ (انوری ۵) بندہ را نیست غم جان وجوانی وجہان ہمہ غم آنست کہ بیہودہ درافتم بہ وبال ۶ (اردو) مصیبت مین مبتلا ہونا۔ آفت مین پھنسنا۔

بوبالیدن بقول بہار بمعنی بوبریدن **مؤلف**

عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند۔ بدون سند استعمال این را بدین معنی تسلیم نکنیم کہ گوش ما ہم نخورد (اردو) بو پھیلنا۔

بوبرآمدن استعمال۔ (۱) منتشر شدن بُو (۲) برآمدن امید و آرزو کہ بو بمعنی امید بجایش گذشت (نظہوری ؎) ہرجا حدیث سنبل آن مو برآمد است ٭ مذکور گشتہ تا سخنش بو برآمد است ٭ (اردو) (۱) بو آنا۔ بو پھیلنا۔ (۲) امید بر آنا۔ آرزو بر آنا۔

بوبراقش اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان ذیل (بو برقش بحذف الف) ہم جانوریست کہ آن را بوقلمون گویند صاحب شمس این را بہ فا عوض قاف نوشتہ (غلطی کتابت می نماید) صاحب محیط بر بوقلمون گوید کہ گویند طائریست کوہی کہ پر آن بہ الوان عجیبہ متلوّن می شود و در رنگ آن مثل شعلہ آتش ظاہر می گردد و گویند کہ اخیل است و گویند کہ حربا کہ بفارسی آفتاب پرست نامند مؤلف عرض کند کہ برقش در عربی زبان بالکسر بمعنی مرغ خورد و سبز رنگ است کہ بجایش گذشت و صاحب انند ذیل (براقش) بحوالہ منتہی الارب گوید کہ (ابو براقش) در عربی مرغی را نام است دشتی و کوچک مانند خار پشت۔ پر بالائین آن سپید و میانگی سرخ و زیرین سیاہ۔ ہرگاہ برانگیزند بر افراشتہ موی و متلوّن بالوان شتّی گردد (الخ) پس بخیال ما ہمین جانور را فارسیان بحذف الف اول و الف ششم (بوبراقش) و (بو برقش) گفتہ اند کہ عجب باشد دیگر ہیچ (اردو) عربی مین (ابو براقش) ایک پرندے کا نام ہے جسکے پرون کا رنگ مختلف ہوتا ہے فارسیون نے اسی کو (بوقلمون) کہا ہے۔ مذکر۔

بوبرخاستن استعمال۔ بقول انند بحوالہ بعض سخن پیدا شدن بو (حافظ ؎) بوی گل بنفشہ گوئی در چمن ہاروت بود ٭ بلبلان ستند گوئی دیدہ چون ماروت را ٭ (اردو) بُو پھوٹنا۔ بقول آصفیہ بو پھیلنا۔ (دیکھو بلند شدن بو)

بوبرد اصطلاح۔ بقول برہان بضم اول و ثالث

وسکون ثانی و دال بی نقطه بلبل را گویند که عندلیب
است صاحب جہانگیری گوید که (بوبردک) هم بدین
معنی می آید صاحب رشیدی همزبانش (مولوی معنوی ع)
نمی دانی که سیمرغم که گرد قاف می پرّم ۰ نمی دانی که بوبردم
که در گلزار می گردم ۰ صاحب ناصری بذکر این گوید
که بدین وجه این نام کردند که بوی گل را استشمام می کند
صاحب جامع همزبان برهان **مؤلف** عرض کند که
اسم فاعل ترکیبی است یعنی بوی برنده و حاصل کننده
بوی مرکب از لفظ بو و ماضی مطلق مصدر بردن
و جا دارد که این را مخفف (بوبرده) دانیم یعنی بوبرده
که بوی گل او را برده و مدهوش کرده کنایه از عاشق گل
که بلبل است مخفی مباد که بلبل و عندلیب هر دو لغت
معرب است و همین است لغت فارسی برای بلبل ۰ و بوبردک
بکاف تصغیر می آید مزید علیه این یا این را مخفف آن دانیم
و الآخر اولی من الاول (اردو) دیکھو بلبل۔

بوبرداشتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول خان آرزو
در چراغ هدایت بمعنی شمیدن (وحید ع) چون از آن
شوخ توانم می گلرنگ گرفت ۰ من که از ضعف نه
گل بو نتوانم برداشت ۰ صاحب بحر همزبانش۔ بہار
بذکر این گوید که بمعنی کسب کردن بو باشد **مؤلف**
عرض کند که حاصل کردن بو است (اردو) بو حاصل
کرنا۔ بو لینا۔

بوبرداشتن زخم | مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر ناسور شدن زخم از رسیدن بوی مشک و گل
بہار گوید که مرادف (بو برداشتن) است که می آید
و بمعنی ناسور شدن زخم قانع **مؤلف** عرض کند
که عادت است که چون بوی خوشی بزخم رسد بند
نمی شود بلکه تازه و عمیق شود و ناسوری پیدا می کند
بهمین عادت فارسیان این مصدر را قائم کردند
پس معنی لفظی این حاصل کردن زخم بو را و کنایه از
ناسور شدن است و لیس هیچ ضرورت ندارد که
بوی مشک و گل را داخل معنی این کنیم (اردو)
زخم ہرا ہونا۔ گہرا ہونا۔ ناسور پیدا کرنا۔

بوبردک | اصطلاح۔ بقول برهان و رشیدی

وجہانگیری وبحر وجامع وسراج ہمان بلبل کہ بر (بوبرد) گذشت مؤلف عرض کند کہ ما حقیقت این را ہمدرانجا عرض کردہ ایم (اردو) دیکھو بلبل ۔

بوبردماغ زدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول انند (۱) رسیدن و (۲) رسانیدن بو بدماغ ۔ و فرماید کہ لازم ومتعدی ہردو آمدہ (ظہوری ؎) خواند در رضوان ریحان وسنبلش را ؎ بوئی کہ کاکل او زد بر دماغ مردم ؎ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است کہ مصدر زدن لازم ومتعدی ہر دو آمدہ (اردو) (۱) بو دماغ میں پہنچنا (۲) بو دماغ میں پہنچانا ۔

بوبردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار (۱) مرادف بوبرداشتن یعنی کسب کردن بو است ۔ صاحب بحر می فرماید کہ (۲) اندک اطلاعی بر چیزی یافتن بہم رسانیدن وخبردار گردیدن و پی بردن و (۳) گمان کردن وچیزی شنیدن ۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی دوم از شاعر سند دہد (؎) زر راز طور و امین ہر کہ بوئی بردمی داند ؎ کہ ربطی بود با فرہاد و مجنون کوہ و ہامون را ؎ و فرماید کہ (۴) بمعنی گوشت بز کوہی نیز دادہ بفتح پوست شتربچہ پر کاہ کردہ کہ پیش ناقہ بچہ مردہ گذارند تا بگمان فرزند خود شیر دہد ۔ صاحب ملحقات برہان بذکر معنی دوم قانع (انوری ؎) از خلوت ضمیرش بوئی نبرد ہرگز ؎ جاسوس وہم کانجا بر وہم شود نمم ؎ مؤلف عرض کند کہ ما حقیقت معنی اول بر (بوبرداشتن) ظاہر کردہ ایم کہ حاصل کردن بوی باشد کہ معنی حقیقی است و معنی دوم کنایہ بمجاز و معنی سوم مجاز در مجاز و در معنی چہارم و پنجم بیان کردہ خان آرزو تسامحش راہ یافتہ بعد ذکر بو بمعنی گوشت بزکوہی بر معنی سومش مذکور شد و معنی (پوست شتربچہ پر از کاہ) بر معنی چہارمش گذشت پس در ینجا دو معنی چہارم و پنجم (بوبردن) باید کہ معنی مصدر بردن ہم بیان کنیم یعنی بردن گوشت بز کوہی و بردن پوست شتربچہ پر از کاہ (خان آرزو) بردن را در عرض معنی ترک کردہ یا کاتبش غلط کردہ (اردو) (۱) دیکھو بوبرداشتن (۲) مخفی چیز پہ

خفیف آگاہی حاصل کرنا۔ کسی چیز کی ٹوہ پانا (۳) گمان کرنا (۴) جنگلی چھپلی کا گوشت لیجانا (۵) اونٹ کے بچہ کی کھال مین گھانس بھر کر لیجانا۔

بوبردن زخم مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ ناسور شدن زخم از رسیدن بوی مشک وگل (مخلص کاشی ؎) دل نمیدانم کہ این عنبر نمج برده است ٭ اینقدر دانم کہ زخم سینہ ام بوبرده است ٭ (طالب کلیم ؎) خونابہ اش گلاب نشاند بہ پیرہن ٭ زخم کسی کہ از گل روی تو بوبرد ٭ بہار ہم ذکر این با (بوبرداشتن زخم) کرده وصاحب بحر ہم این را مرادفش گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ ماحقیقت این بر (بوبرداشتن زخم) نوشتہ ایم (اردو) دیکھو بوبرداشتن زخم۔

بوبرقش اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان ہمان بوبراقش کہ بجایش مذکور شد **مؤلف** عرض می کند کہ ذکر حقیقت این ہمدرانجا کرده ایم (اردو) دیکھو بوبراقش۔

بوبش اصطلاح۔ بقول رشیدی مرادف (بوبو) و (بوبہ) و (بوبک) کہ ہدہد را گویند چہ بوبو آواز ہدہد باشد ہمچو کوکو کہ آواز فاختہ است و بحوالۂ فرہنگ گوید کہ ببای فارسی آمده چنانکہ بعضی گفتہ اند چہ پوپ بہر دو بای فارسی کاکل مرغان را گویند کہ چون تاج نمایان باشد۔ چون ہدہد تاجدار است بدین نام نامیده شد خان آرزو در سراج بہ نقل عبارت بالا گوید کہ لفظ پوپو بمعنی ہدہد وشانہ آمده لیکن بوبک وبوبہ وبوبش ہمہ بمعنی ہدہد۔ فقط۔ پس گوئیم کہ کاف وہای مختفی برای نسبت است وشین راہم برای نسبت گوئیم (انتہی کلامہ) **مؤلف** عرض کند کہ اصل این (پوپ) بہ بای فارسی اوّل وموحده سوم کہ در فارسی زبان بمعنی کاکل مرغان باشد کہ می آید ومعاصرین عجم ہم تصدیق این می کنند کہ فارسی قدیم است فارسیان واو نسبت بر وزیاده کردند چنانکہ ہند وہندو ومعنی لفظیش منسوب بہ کاکل مرغان وکنایہ از ہدہد کہ تاج بر سر دارد پس ازان واو بدل شد بہ شین معجمہ چنانکہ

خدیو و خدیش و بای فارسی بدل شد بموحدہ چنانکہ تپ و
تب ہمین قدر است حقیقت این و حقیقت دیگر مرادفات
این را بجایش عرض کنیم (اردو) ہُد ہُد دیکھو بدبک۔

بوبک بقول برہان باثانی مجہول بروزن خوبک (۱)
دختر بکر و دوشیزہ را گویند و (۲) ہدہد را نیز گفتہ اند کہ
مرغ سلیمان باشد و بزبان ہندی احمق و نادان صاحبان
جہانگیری و سروری بر معنی اول قانع صاحبان رشیدی
و ناصری و جامع و انند و ہفت ذکر معنی دوم ہم کردہ اند
خان آرزو در سراج بذکر معنی دوم گوید کہ کاف برای
نسبت بر توپ کہ کاکل مرغان را گویند و ذکر معنی اول
ہم کردہ **مؤلف** عرض کند کہ اشارۂ این بر بوتش
گذشت کہ توپ اصل است و توب بموحدہ اول مبدلش
چنانکہ تپ و تب و کاف برای نسبت پس این کنایہ باشد
از ہدہد کہ شانہ بر سر دارد۔ حالا عرض می شود نسبت معنی
اول کہ فارسیان از لغت ہندی این را مفرس کردہ اند
بمعنی دوشیزہ کہ در اوائل عمر نادان می باشد پس حرفی نیست
کہ این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) (۱)
باکرہ لڑکی۔ مؤنث (۲) ہدہد۔ مذکر۔ دیکھو بدبک۔

بوبلند شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند
منتشر شدن بوی باشد (صائب ؎) ز دل گشت
مرآۃ سینہ تاب بلند ٭ نشد ز سوختگی بوی این کباب
بلند ٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است
(اردو) بو بلند ہونا۔

بوبن بقول شمس بالفتح یعنی کردن **مؤلف**
عرض کند کہ غیر از شمس دیگری از محققین عجم ذکر
این نکرد یکی از معاصرین عجم می فرماید کہ مصدر ژند
و پاژند است حیف است کہ بعض محققین ژند و پاژند
ہم این را ترک کردہ اند و مجرد قول صاحب شمس
بدون سند استعمال اعتبار را نشاید و مجرد بیان یکی
از معاصرین عجم بکار نمی خورد کہ پایۂ اعتبارش بلند
نیست و آنچہ قیاس می خواہد ہمین کہ این بہ فوقانی
عوض موحدہ باشد یعنی بوتن مرادف بودن کہ اسم
مصدر ہر دو یکی است کہ مرادفش بہ بودن بیاید
فرق در ہر دو ہمین قدر کہ فارسیان قدیم از علامت

مصدر رتن کا دگرفته اند و متاخرین از دن و مختلف در معنی هر دو تقاضای سند می کند و جا دارد که مقصود شمس از گردن بکاف فارسی باشد درین صورت هم بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم بای حال طالب سند می باشیم و مجرّد قول شمس را کافی نه دانیم (اردو) گرنا

بوبو بقول برهان بضم دو بای ابجد و سکون دو واو (۱) شانهٔ سر و هدهد را گویند و (۲) در بعضی جاها زنان خواهر خود را هم بوبو خوانند صاحب رشیدی ذکر این کرده بمعنی اوّل و صاحب سروری ذکر معنی اوّل می فرماید که در فرهنگ بهر دو بای فارسی آمده و (۳) بقول ناصری آواز هدهد را هم گفته اند (سراج قمری ۵) شاخ شانهای تو اگر نیست نوازن پر فرق سر او باد بده شاخ چو بوبو پ و هم او این مرادف بوبک و بوبش و بوبه می گوید (نزاری ۵) وصال بلبل باگل هنوز نابوده پ بخیره شور بر آورده شانه سر بوبو پ صاحبان جامع و سراج هم ذکر این کرده اند بمعنی اوّل و صاحبان هفت و انند ذکر هر دو معنی فرموده اند **مؤلف**

حقیر عرض کند که اصل این همان پوپ بمعنی کاکل مرغان که به بای فارسی اوّل بجایش می آید و بتبدیلش به هر دو موحده چنانکه اسپ و اسب پس فارسیان واو نسبت را بران زیاده کرده بوبو کردند چنانکه هندو و مشکو استعمال شد برای معنی اوّل بر سبیل کنایه و نسبت معنی دوم عرض می شود که لغت هندی است و فارسیان تقریباً استعمالش بمعنی دوم کرده باشند صاحب ساطع که محقق زبان سنسکرت است ذکر این کرده و بمعنی سوم مبدل پوپو که می آید بای فارسی بدل شده به موحده چنانکه تپ و تب (اردو) (۱) دیکهو بدبد (۲) بهن - خواهر - همشیره - مؤنث - (۳) هدهد کی آواز پوپو هے جیسے قمری کی آواز کوکو (مؤنث)

بوبویه (الف) اصطلاح - صاحبان برهان و جامع
بویه (ب) و هفت و انند نیست (الف) گویند که بفتح یای حطّی بمعنی بوبوست که شانهٔ سر و هدهد است صاحب رشیدی ذکر (ب) کرده می فرماید که مرادف بوبو است (شمس فخری ۵) بدارائی که از انعام

حامش به بو وطوق حمام و تاج بوبه به صاحب جامع نسبت (ب) گوید که (۱) ہمان بوبو و (۲) بمعنی تمنّی و آرزو و فرماید که باین معنی بجای حرف اوّل یای تحتانی ہم آمده خان آرزو در سراج ذکر الف نکرده و بر (ب) ذکر ہر دو معنی کرده گوید که شمس فخری ذکر معنی دوم ہم کرده **مؤلف** عرض کند که الف مرکب است از بوبو که مبدل پوپو به بای فارسی بمعنی آواز ہدہد گذشت و تحتانی زائد و یای نسبت و آخرش بمعنی منسوب به صدای بوبو و کنایه از ہدہد و (ب) مبدل بوبو که بمعنی ہدہد گذشت چنانکه اوسو و اوسه و بازو و بازه و آنچه (ب) بمعنی آرزو آمده مبدل توبه باشد چنانکه بالیوس و بالیوس و لیوب و تیوب و آنچه به تحتانی عوض موحده می آید بشت آن بجایش کنیم (اردو) (الف) دیکھو بوبو کے پہلے معنے (ب) (۱) دیکھو بوبو کے پہلے معنے (۲) دیکھو توبه

بوپرست اصطلاح. بقول بہار ملائکه وجن و سگے که جانور را ببوی پیدا کند خان آرزو در سراج ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که ہمه محققین دیگر ازین لغت ساکت سیما سکوت محققین اہل زبان قابل خیال و مجرد بیان خان آرزو وزله بردارش بہار بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم قیاس متقاضی آنست که ہیچ خصوصیت سگ نباشد گربه و بعض دیگر جانوران ہم غذای خود را ببو دریابند پس بوپرست جانوری را توان گفت که غذای خود به بو دریافت کند (اسم فاعل ترکیبی) و ملائکه وجن را داخل معنی کردن موافق قیاس نیست (اردو) جن و ملک اور کتا جو بو سے جانور پیدا کرے اور ہمارے معنون کے لحاظ سے وہ جانور جو اپنی غذا بو سے معلوم کرے . مذکر .

بو پیدن مصدر اصطلاحی. بقول بہار و انند مرادف بوپیچیدن و تراویدن و صراحت معنی ہر سه نکرده اند و بر سند ظہوری اکتفا کرده اند ۵

از شوق تو چشم آرزو می پید
که با موی تو از شمامه بو می پید

مؤلف عرض کند که (۱) سرزدن و بلند شدن بو باشد که موافق قیاس است و در معنی ورود

عجم کہ از معاصرین شان بہ تحقیق پیوست بمعنی (۲) باقی نماندن بو ہم مستعمل (اردو) (۱) بو بلند ہونا (۲) بو اڑنا۔ باقی نہ رہنا کہہ سکتے ہیں۔

بو پیچیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند مرادف بو پریدن و ہیچ صراحت معنی نکردہ اند (صائب ؎) بوی کباب دلہا پیچیدہ در لباسش ٭ خون ہزار بیدل از دامنش چکیدہ ٭ (طالب آملی ؎) بوی زلف تو گر خاک می زنم بمشام ٭ نسیم می شود و در دماغ می پیچیدہ ٭ **مؤلف** عرض کند کہ منتشر شدن و رسیدن بوی باشد موافق قیاس است (اردو) بو پہنچنا۔ بو پھیلنا۔

بو پیمودن مصدر اصطلاحی۔ بقول شمس بالضم کنیت شہد است۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ و سند استعمال ہم پیش نشد و موافق قیاس ہم نیست مجرد بیان شمس اعتبار را نشاید (اردو) نا قابل ترجمہ۔

بوتات نویسی اصطلاح۔ بقول انند و غیاث غلط است۔ فرماید کہ صحیح بیوتات نویسی است بزیادت تحتانی و ضم اوّل و ثانی و این جمع بیوت است و بیوت جمع بیت کہ بمعنی خانہ باشد **مؤلف** عرض می کند کہ حاصل بالمصدر حساب خانہ داری است و بعض معاصرین عجم بدون تحتانی ہمین مرکب را بر زبان دارند و بمعنی خانہ شماری ہم و عیبی نیست کہ این را مخفف آن دانیم و آن را غیر فصیح دانیم اگرچہ اصل است (اردو) بوتات نویسی) حساب خانہ داری (مؤنث) اور (خانہ شماری) مکانات کا شمار (مؤنث)

بوتراویدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند مرادف بو پیچیدن کہ گذشت و ہیچ صراحت معنی در اینجا ہم نکردہ (طالب آملی ؎) می تراود بوی درد از خرقۂ خونین دلان ٭ نافہ بوی خویش را امساک نتوانست کرد ٭ **مؤلف** عرض کند کہ رسیدن و ظاہر شدن بو باشد و (بوی درد تراویدن) آثار درد ظاہر شدن است و بس کہ بجایش می آید (اردو) بو آنا۔

بوتہ بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و جامع

باتای مجہول وفتح تای قرشت (۱) رستنی و درخت پرشاخ
وبرگی کہ بسیار بلند نشود و بزمین نزدیک باشد و بقول
سروری روئیندۂ بی ساق و بزمین نزدیک۔ صاحب
ناصری بذکر این گوید کہ چنانکہ خار را بوتۂ خار گویند۔
گلہا و ریاحین نزدیک بزمین را نیز۔ خان آرزو در سراج
می فرماید کہ از بعضی مردم زبان دان بدین معنی بحذف
واو و تشدید تای قرشت مسموع و در ہندی بہ تای
ہندی است صاحب رہنما بحوالۂ سفر نامۂ ناصر الدین
شاہ قاچار ذکر این کردہ بر اطلاق درخت قانع و صاحب
روزنامہ بر ترجمۂ ہندی یعنی بوٹہ بتای ہندی اکتفا
کردہ **مؤلف** عرض کند کہ اصل این بوٹا بتای ہندی
والف عوض ہا لغت ہندی است فارسیان بر سبیل تفریس
استعمال این کردہ اند و نباتی را نام است کہ برابر زمین
باشد (اردو) بوٹا بقول آصفیہ۔ ہندی چھوٹا پودہ
بوٹا بونٹوں کے ساتھ بھی مستعمل ہے۔ مذکر۔

(۲) **بوتہ**۔ بقول برہان وجہانگیری و رشیدی و سروری
و ناصری و جامع و سراج بچۂ آدمی و حیوانات عموماً و بچۂ شتر
خصوصاً **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اول است
دیگر ہیچ (اردو) بوتہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔
اسم مذکر۔ اونٹ کا بچّہ۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے
کہ عموماً آدمی اور حیوانات کے بچّہ کو بھی فارسیوں
نے بوتہ کہا ہے پس اس کا ترجمہ (بچّہ) ہے۔ مذکر۔

(۳) **بوتہ**۔ بقول برہان وجہانگیری و رشیدی
و سروری و ناصری و جامع و سراج نشانۂ تیر (سراج الدین
راجی ع) در خمار چشم مستش نیم خواب ؎ کردہ ما را
بوتۂ تیر عقاب ؎ **مؤلف** عرض کند کہ این ہم مجاز
معنی اول است کہ نشانۂ تیر ہم کہ از گل ساختہ می شود
قدری از زمین بلند می باشد مثل بوتہ نبات۔
(اردو) تیر کا نشانہ۔ مذکر۔

(۴) **بوتہ**۔ بقول برہان وجہانگیری و رشیدی
و سروری و جامع و سراج ظرفی را نیز گویند کہ از
گل حکمت ساختہ باشند و طلا و نقرہ و امثال آن
دران بگدازند و بعربی خلاص و بوتقہ معرب آن
(شاعر ع) نہ در غنچہ کامل شود دیگر گل ؎ نہ در بوتہ

ظاہر شود صفوت زر ؎ (خاقانی ؎) چو زر در بوتۂ تلقین مرا بگداخت کاندر من ؎ نہ شیطان ماند و وسواسش نہ آدم ماند و عصیانش ؎ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان دانیم دیگر ہیچ۔ **(اردو)** کہٹالی۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ بوتۂ چاندی سونا گلانے کی پیالی جو کہریا اور رو ئی کوٹ بنائی جاتی ہے۔ پنجاب مین کھٹیالی کہتے ہین۔ بوتۂ زر۔ خلاص زر۔ بوتقہ۔ بعض اہل زبان کھریا کہتے ہین اور دکن مین مُوس۔

(۵) بوتہ۔ بقول ناصری نقاشی بر صفحۂ آئینہ و مجرہ کہ قلمدان گویند و امثال آن از لباس وغیرہ و آن را رگل و بوتہ) نیز گویند بہار ذکر این کردہ از دیگر معانی ساکت (مسیح کاشی ؎) ببار زار فلک حلہ ہا فراوان است ؎ نصیب غنچۂ گل بوتۂ قبائی نیست ؎ **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اول کہ نقش و نگار آئینہ و لباس راہم فارسیان بوتہ گفتند **(اردو)** آئینہ یا لباس اور ریزدون کا منقش و نگار رگل بوٹے۔ مذکر۔

بوتۂ خاک اصطلاح۔ بقول برہان کنایہ از بدن و قالب انسان۔ صاحب جہانگیری در ملحقات و صاحب جامع بذیل بوتہ و صاحب رشیدی بذیل استعارات و صاحب بحر بذیل مرکبات ذکر این کردہ مرکب اضافی است و مراد از قالب خاکی انسان است و بس **(اردو)** قالب خاکی کہہ سکتے ہین۔ مذکر۔ جسم۔ مذکر۔

بوتیمار اصطلاح۔ بقول برہان بامیم بر وزن موسیقار نام مرغی است کہ او را غمخورک نیز گویند و پیوستہ در کنار آب نشیند و از غم آنکہ مبادا آب کم شود با وجود تشنگی آب نخورد و آن را بعربی یمام و بیونانی شقفین خوانند خوردن گوشتش بی خوابی آورد و مقوی حافظہ باشد و دہن را تند و تیز کند صاحبان جہانگیری و رشیدی و سروری و جامع و سراج ذکر این کردہ اند (حکیم سنائی ؎) در ہوای صفا چو بوتیمار ؎ دردت اہست گو صفیر مباش ؎ (استاد لامعی ؎) ماندہ بوتیمار از حسرت ابا دردو دریغ ؎ در دا و آنگہ شود روزی پی آب غدیر ؎ (سعدی ؎) از ین درخت چو بلبل بر آن درخت

نشیمن ؛ بدام دل چہ فرو ماندۂ چو بوتیمار ؛ صاحب
محیط بر بوتیمار حوالۂ شقنین و مالک الحزین کند و بر
(شقنین بری) می فرماید کہ آن طائریست شبیہ بہ فاختہ
کہ آن را بفارسی بوتیمار و بیونانی طرتقیون گویند و بترکی
(ارافاختہ) و بہندی بگلہ - بزرگ تر از فاختہ و سفید
رنگ و طوق گردن آن سیاہ و ناتمام و پای و گردنش
بلند - بہترین آن کوچک و فربہ - باید کہ بعد ذبح آن را

یک روز بگذارند تا لحم نرم گردد در وزن دیگر
پختہ بخورند الحاصل گوشت آن گرم و خشک
در دوم و نزد بعضی در سوم - مزکی ذہن و تقوی
حواس و مزید حافظہ و منافع دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ
مرکب فارسی بقاعدۂ عربی است بمعنی صاحب غم و در عربی بدین
اسم موسوم نباشد بلکہ مالک الحزین گویند **(اردو)** بگلا بقول آصفیہ
ہندی - اسم مذکر - بوتیمار - غمخوارک - ماہی خور کلنگ

بوج بقول ناصری مرادف بوش (۱) بفتح و بجیم فارسی بمعنی خودنمائی و کرّ و فر (شیخ انصاری فرمودہ)
جنید پیری متمکن بود و را بوج و بوش نبودہ یعنی خودبینی نداشتہ خان آرزو در سراج بجیم عربی آوردہ
فرماید کہ بوش مبدل این است و فرماید کہ (۲) بضم اول اندرون دہان و اینقدر صراحت مزید کند کہ ظاہرا
بہر دو معنی بہ جیم فارسی است و بمعنی دوم بہ بای فارسی نیز چرا کہ بمعنی خالی (پوچ) است ببای فارسی و می توانند
کہ بای تازی بہ پارسی بدل شدہ باشد اگر بجیم تازی باشد مبدل بوز خواہد بود و آن بمعنی گرداگرد دہان است
مؤلف عرض کند کہ بوچ بجیم فارسی بہر دو معنی بالا می آید اگر سند استعمال این پیش شود توانیم عرض کرد کہ
این مبدل آنست چنانکہ کاچ و کاج و ما آن را اسم جامد فارسی زبان دانیم و این را مبدلش و بہ بای
فارسی تسلیم نکنیم کہ محض قیاس خان آرزو است و خود او ہم این را ببای فارسی بجایش قائم نکردہ و صاحب
برہان ہم ساکت باقی حال تصفیۂ آن ہمانجا کنیم **(اردو)** (۱) خودنمائی - مؤنث - دیکھو اہنامہ (کر و فر)
مذکر - دیکھو اوش و بوش (۲) منہہ کے اندر کا حصہ - داخل دہن - مذکر -

بوچیا بقول برہان بکسر جیم و بای فارسی بالف کشیدہ بروزن بوسا بلغت زند و پاژند خیار بادرنگ را گویند صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ و صاحبان انند و ہفت نقلش برداشتہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است دیگر ہیچ و خواص و طبیعت این بر (ارزنگ) گذشت **(اردو)** دیکھو ارزنگ ـ

بوچ بفتح اوّل و سکون ثانی و جیم فارسی ـ مرادف بوج کہ بہ جیم عربی گذشت صاحبان برہان و جامع ہم ذکر این کردہ اند و صاحبان رشیدی و سروری و جہانگیری برمعنی اولش قانع **مؤلف** عرض کند کہ ما ہمانجا بیان کردہ ایم کہ این اصل است و آن مبدّل این **(اردو)** دیکھو بوج ـ

بوچکیدن مصدر اصطلاحی ـ بہار ذکر این کردہ ازمعنی ساکت و سند میر نجات پیش می کند (ف) بوی گلاب از درو دیوار می چکد ہای گل بہ آہ گرم کہ برخوردۂ دگر ہ صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی بو آمدن و منتشر شدن بو باشد و بس **(اردو)** بو آنا ـ بو پھیلنا ـ

بوچیبا صاحب جہانگیری در ملحقات می فرماید کہ خیار را نام است **مؤلف** عرض کند کہ تصحیف بوچیا می نماید بزیادت تحتانی و جز این نباشد کہ غلطی کتابت این راقم اگر دارنیکہ دیگر کسی از محقّقین فارسی زبان ذکر این نکردہ **(اردو)** دیکھو بوچیا ـ

بوحا بقول برہان با حای بی نقطہ بالف کشیدہ بلغت یونانی گیاہ ماہ پروین را نام است و بیخ آن را بعربی جدوار صاحب ناصری فرماید کہ فارسی این ژدوار است بہ زای فارسی **مؤلف** عرض کند کہ ما بر انتلۂ سودا ذکر جدوار کردہ ایم و ذکر این لغت یونانی ازین وجہ پسند خاطر برہان شد کہ اکثر بر زبان فارسیان است **(اردو)** جدوار کی گھانس ـ جدوار کا بیان (انتلۂ سودا) پر گزرا ہے ـ مذکر ـ

بوخت بقول برہان بروزن سوخت بمعنی پسر باشد کہ برادر دختر است صاحبان جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج گوید کہ بخت کہ گذشت مخفّف این است

مؤلف عرض کند کہ ما بر بخت کہ بہمین معنی گذشت حقیقت این را بیان کردہ ایم کہ این اصل نبا شد و بخت اصل است (اردو) دیکھو بخت کے پانچویں معنے۔

بوخشک بقول شمس بمعنی بوسۂ مجرد و بی جماع۔ ہمہ محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت **مؤلف** عرض کند کہ اصل این بوس خشک باشد سین مہملہ حذف شدہ (بوخشک) باقی ماند باتی حال بدون سند استعمال مجرد بیان صاحب شمس اعتبار را نشاید (اردو) صرف بوسہ۔ مذکر۔

بوخل بقول برہان بروزن نوفل خرقہ را گویند و بعربی بقلۃ الحمقا۔ صاحب سروری گوید کہ بضم باو فتح خا خرفہ باشد صاحب جامع گوید کہ بوخلہ ہم بہمین معنی می آید خان آرزو در سراج ذکر ہر دو یکجا کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ما بر بخلہ حقیقت ماخذ این عرض کردہ ایم کہ گذشت (اردو) دیکھو بخلہ۔

(الف) **بوخلاف** اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان شیطان را گویند صاحبان بحر و غیاث و انند ہم ذکر این کردہ اند و صاحب ہفت ---------

(ب) **بوخلافی** ہم بہمین معنی آوردہ و صاحب مؤید تائیدش بدین صراحت کردہ کہ این بمعنی شیطانی است **مؤلف** عرض کند کہ این مرکب فارسی است بقاعدہ عرب مثل کنیت یعنی لفظی الف (اپدرعدول و مخالفت) و کنایہ از شیطان و (ب) بزیادت یای مصدر یست نہ مرادف الف صاحب ہفت در معنی سکندری خورد و صاحب مؤید درست نوشت۔ استعمال این مرکب در زبان عرب نیامدہ (اردو) (الف) شیطان۔ مذکر۔ دیکھو باو رسیہ حشیم (ب) شیطنت۔ بقول آصفیہ اسم مؤنث۔ خباثت۔ شرارت۔ خبث۔

بوخلہ صاحب برہان بفتح و بضم ثالث ہر دو نوشت و صاحب رشیدی با بخلہ ذکر این کردہ صاحبان سروری و جامع و سراج ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت این بر بخلہ بیان کردہ ایم (اردو) دیکھو بخلہ۔

بوخوردن بقول بهار بمعنی بو بردن (سالک قزوینی ؎) سالک ارباب سخن از فکر معنی زنده اند ؎ جای آب و دانه بلبل در چمن بو می خورد ؎ (طالب آملی ؎) عشاق را مزاج قناعت بود لطیف ؎ تا غایتی که رنگ بپوشند و بو خورند ؎ (امیر خسرو ؎) زبسکه غنچه دهن بسته از صبا بو خورد ؎ درون پوست نگنجید و در زبان بشگفت ؎ صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند که بو گرفتن و حاصل کردن بو باشد (اردو) بو حاصل کرنا بو لینا۔

بُود بقول ملحقات برهان (۱) بمعنی هستی و باشد صاحب ناصری می فرماید که بضم اوّل و فتح دوم بواو زده بمعنی باشد (حافظ ؎) بود آیا که در میکدها بگشایند ؎ گره از کار فرو بسته ما بگشایند ؎ و فرماید که (۲) ماضی و (۳) بطریق سوال و استفهام (سعدی ؎) موئی چنین دریغ نباشد گره زده ؎ بگذار تا کنار و برت مشکبو بود ؎ بهار گوید که بمعنی موجود چنانچه نابود بمعنی معدوم۔ صاحب سفرنگ در سی و نهمین فقرهٔ (نامهٔ شت حی افرام) گوید که بضم با ابجد با واو و دال بمعنی هستی و وجود باشد **مؤلف** عرض کند که بمعنی اوّل اسم جامد و اسم مصدر (بودن) است که می آید و بضم اوّل و سکون واو و دال مهمله سند حافظ برای معنی چهارم است که می آید نه برای معنی اوّل و بمعنی دوم ماضی مطلق بودن و معنی سوم بیان کردهٔ ناصری تمنّی ست نه سوال و استفهام چنانکه (؎) آنانکه خاک را بنظر کیمیا کنند ؎ آیا بود که گوشهٔ چشمی بما کنند ؎ و حقیقت آنست که این معنی پیدا می شود از (۴) مضارع بودن که بضم اوّل و فتح دوم و سکون سوم باشد و از کلام سعدی که ناصری بر معنی سوم آورده سند همین معنی چهارم حاصل می شود و معنی سوم بدون ترکیب با لفظ آیا حاصل نمی شود و مجرّد بُوَد (۵) بمعنی شاید و امید هم می آید و بدین معنی بُوَ مخفف همین است (اردو) (۱) هستی۔ مؤنث۔ وجود۔ مذکر۔ (۲) تھا۔ ماضی مطلق (۳) (آیا بود) کا ترجمہ خدا کرے۔ ایسا ہو۔ (۴) ہو

ہووے۔ مضارع (۵) شاید (امید۔ مؤنث)

بودادن بقول خان آرزو در چراغ ہدایت (۱) برشتہ کردن تخم ہا و مغزہا (اثر ۵) ز آتش می گشت چشم کافرش دلخواہ تر ہا ہمچو بادامی کہ بہر تقویت بو مید ہند ہا صاحب بحر نقل نگارش و ز آنہ بر دارش بہار بذکر معنی اول گوید کہ (۲) معروف و مقصودش غیر معنی حقیقی نباشد چنانکہ بو دادن گل (میر نجات ۵) بر مزار مدعا لوحیست ہا ہر داغ دلم ہا لالہ ہای این چمن بوی مصیبت می دہد ہا صاحبان انند و آصفی نقل نگار بہار **مؤلف** عرض کند کہ معنی اول از معنی حقیقی دوم بر سبیل مجاز پیدا کردہ اند یعنی چون چیزی را بر آتش بریان کنند بو می دہد پس (بو دادن چیزی) کنایہ از بریان شدن چیزی است واز ہمین مصدر لازم بر سبیل مجاز معنی متعدی داخل محاورہ شد کہ مجاز مجاز است دیگر ہیچ معاصرین عجم بر زبان دارند و صاحب بول چال ذکر اسم مفعول این یعنی (بو دادہ) کردہ (اردو) (۱) بھوننا دیکھو برشتن (۲) بو دینا۔

بودار اصطلاح۔ بقول بحر قسمی از چرم بود۔ صاحب محیط می فرماید کہ بضم بای موحدہ و سکون واو و فتح دال مہملہ و الف و سکون رای مہملہ اسم فارسی است و بعربی بلغارہ و بہندی بودار کا چمڑا گویند و آن چرمی است سرخ و خوش رنگ ضخیم۔ دانہ دار خوشبو کہ از اشترخان می آورند و سبب بوی آن آنست کہ دباغت آن از پوست درختی می نمایند کہ آن درخت خوشبو است و در غیر آن بلد جای دیگر نمی شود۔ سرد و خشک و افعال و خواص آن مانند دیگر جلود است و گویند کہ آب نوشیدن در ظرف مصنوع ازان مقوی قلب و رافع خفقان و مضعف باہ (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و بس (اردو) بودار ایک خاص چمڑے کا نام ہے جو سرخ رنگ اور خوشبو ہوتا ہے جو (اشترخان) سے لایا جاتا ہے۔ مذکر۔ صاحب آصفیہ نے (بودار) پر لکھا ہے ادیم مین وہ خوشبودار نری جو یمن سے لاتے ہین آپ نے تذکیر و تانیث کی صراحت نہین کی لیکن (نری) کے لحاظ سے (مؤنث)

بوداشتن استعمال (۱) بمعنی بودار بودن چیزی

و (۲) مجازاً آثار و علامت چیزی داشتن (ظہوری
لہ) گذار باد بہ گلزار او مناسب نیست ؛ نگاہ رنگ
ندارد دماغ بو دارد ؛ (ولہ ص) دل ز یاد بہشت
بو دارد ؛ کہ نگار بہشت رو دارد ؛ (اردو) (۱)
بو رکھنا۔ بو دار ہونا (۲) آثار و علامت رکھنا۔

بودانہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
در فارسی زبان بالضم نام تخمی است دوائی۔ صاحب
محیط ذکر این نکرد و بر بودنہ گوید کہ ہمان پودینہ است
کہ بجایش باید کہ اسم فوذنج است و بر پودینہ ہم
حوالۂ فوذنج کردہ و بر فوذنج گوید کہ بضم فا و سکون
واو و فتح دال مہملہ و معجمہ نیز آمدہ معرب از پودنہ
یا پودنگ فارسی و بسریانی قرنیتا و بیونانی غلیجن و بروی
ادلیقانون و بعربی حبق و بہندی پودینہ۔ گرم و خشک
در اوّل سوم و دران تلطیف و تحلیل قوی است۔
بسبب حدت و مرارت خصوصاً تری آن (الخ)
مؤلف عرض کند کہ ہمین است اصل کہ بودنہ مخفف
این و پودینہ مبدّل این کہ موحدہ بدل شد بیای فارسی
چنانکہ تب و تپ و الف بدل شد بہ تحتانی چنانکہ (تازانہ)
و (تازیانہ) و (ارمغان) و (یرمغان) (اردو) پودینہ
بقول آصفیہ فارسی۔ مذکر۔ ایک قسم کی تیز خوشبو دار نبات
جسکو عربی مین نعناع کہتے ہین۔

بود باش اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بالضم محل سکونت و نیز سکونت را گویند اگرچہ دیگر کسی از
محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ ولیکن معاصرین
عجم بر زبان دارند مرکب از ہر دو اسم جامد بودن و باشیدن
است موافق قیاس از قبیل (خور و نوش) اصل این۔
(بود و باش) با واو عطف است و بدون واو ہم (اردو)
بود و باش بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ سکونت۔
قیام۔ مسکن۔ ریاست۔

بودش اصطلاح۔ بقول برہان بکسر دال ابجد بر وزن
سوزش بمعنی ہستی و بود باشد کہ بعربی گون خوانند صاحب
سروری ذکر این با (بوش) کردہ کہ بہمین معنی می آید۔
(ناصر خسرو ص) بیرونت برنداز در مرگ ؛ چون اندر
بودش اندر آئی ؛ صاحبان ناصری و جامع ہم ذکر این

کردہ اند۔ خان آرزو در سراج می فرماید کہ شین این ظاہرا
برای نسبت است و شین حاصل بالمصدر نیست چراکہ آن
بالمصدری کہ بوزن صیغہ ماضی باشد لحق نشود چنانکہ آفرینش
و بینش و خورش و خارش و برین قیاس پس می تواند کہ از
عالم بوبش بود کہ شین نیز دران برای نسبت است **مؤلف**
عرض کند کہ ماحقیقت بوبش را بجایش عرض کردہ ایم
کہ مبدل بوبو است و شین نسبت دران نیست و در بینش
لغت ہم نباشد بلکہ این حاصل بالمصدر بودن است
محققین مصادر سکندری خوردہ اند کہ بود را حاصل
بالمصدر دانستہ اند و برای بودش شین نسبت را می جویند
واصل نہ چنانست بلکہ بود اسم مصدر است کہ اشارہ اش
بجایش کردہ ایم و این حاصل بالمصدر رہیچ ضرورت
ندارد کہ با آفرینش و بینش و امثال آن مقابلہ این کنیم
ازینکہ برای حاصل بالمصدر قاعدۂ مقرر نیست و مبنی بر
سماع است و بوش کہ می آید مخفف این پس خان آرزو
قاعدۂ کہ برای حاصل بالمصدر بر قیاس خود بیان
می کند ناقابل قبول است (**اردو**) رہنا۔ جیسے کا
یہاں رہنا ہمارے لئے باعث راحت ہے۔"

بودن بقول بحر با واو معروف ہستی و ہست شدن
و باشیدن و بود مضارعش کہ کامل التصریف است و
فرماید کہ صیغہ ماضی بعید و امر و نہی نیامدہ و بقول موارد
ہستی گرفتن و ترجمہ این درعربی کون و فرماید کہ بودش
و بود و بوش حاصل بالمصدر و صراحت مزید کند کہ
بود بمعنی باشد و بوند بمعنی باشند و بوم بمعنی باشم و
بوی بمعنی باشی و بوندہ بمعنی باشندہ و بوا و بو مخفف
بود صاحب نوادر بحوالۂ خان آرزو می فرماید کہ استعمال
لفظ بود عام است و می آید در مقامی کہ عرض حدوث
آن امر باشد و سابق وجود نداشتہ باشد و ہم در
مقامی کہ موجود شود و مطلوب ثبات آن باشد اما لفظ
شود بشین معجمہ مستعمل نمی شود مگر در جائی کہ مدعا حدوث
آن بود فقط و سابق حاصل نباشد **مؤلف** عرض
کند کہ فرق در باشیدن و بودن ہمین قدر است
کہ باشیدن تعلق دارد بازمانۂ حال و استقبال و
بودن تعلق دارد بازمانۂ ماضی پس باشیدن بمعنی

الآن بودن یا بودن در زمانهٔ آینده و بودن بمعنی از
سابق الایام بودن ولیکن نزاکت این فرق در استعمال
فارسیان باقی نمانده حالا عرض می شود نسبت ماخذ این
که بمعنی این را مرکب قرار داده اند از اسم مصدر بود و نیز باید
علامت مصدر رفتن بران بحذف یک دال مهمله از
دو دال که جمع شد و بمعنی اسم مصدر این بای دانند
واصل این بعد ترکیب علامت مصدر بایدن بود که
الف بدل شد به واو چنانکه تاغ و توغ و تحتانی حذف
شده بودن باقی ماند واشارهٔ این بر بای گذشت
و بخیال ما اسم مصدر این بو باشد که بر بمعنی دوم ش
گذشت و بقول بعض محققین امر حاضر این بو آمده و
این بر خلاف قول صاحب بحر است و قواعد فارسی
هم متقاضی آنست ولیکن فارسیان امر حاضر این را
استعمال نمی کنند و از امر حاضر باشیدن یعنی باش
کار می گیرند و اشارهٔ این بر بمعنی ششم بو هم مذکور
و آنچه در ملحقات این تصرف شده است برخی از آن
بر بمعنی دوم بو گذشت و صراحت بعض آن بجایش
مذکور شد با لجمله مصدر بسیط اصلی که اسم این مصدر
مال فارسی زبان است (اردو) رہنا۔ ہونا۔

بودنگ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بالضم
و فتح دال و سکون نون و کاف فارسی (بودانه) را
گویند۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد
مؤلف عرض کند که بودنگ به بای فارسی می آید
وحقیقت آن بمصدر انجا عرض کنیم و درینجا همین قدر
کافی است که این مبدل آنست چنانکه اسپ واسب
(اردو) دیکھو۔ پودانہ۔

بودنه بقول برهان (۱) بفتح دال و نون پرنده ایست
که آنرا تیهو می گویند و بقول بعض پرندهٔ شبیه به تیهو
لیکن کوچک تر از وست که آن را بعربی سلوی خوانند
صاحب ناصری متفق با برهان و صاحب جامع بر
سلوی قانع و بقولش آن را مرغ بلدرچین هم گویند
و صاحب غیاث گوید که هندی این بٹیر است خان آرزو
در سراج بذکر قول برهان می فرماید که از بعضی مردم
توران شنیده که جانوری است شبیه به تیهو که بهندی

آں ابتر نام است با یای مجہول و ہمین اصح است و اوی
مؤلف عرض کند کہ حقیقت این بر (بلدرچین)
بیان کردہ ایم۔ اسم جامد فارسی زبان است (اردو)
بٹیر۔ بقول آصفیہ ایک پرند کا نام۔ مذکر۔

(۲) بودنہ مبدل پودنہ کہ بیای فارسی می آید چنانکہ
اسپ و اسب و تعریف این بر پودانہ گذشت و ظاہر
این را مخفف بودانہ ہم توان گرفت بحذف الف۔
(اردو) دیکھو بودانہ۔

بود و نابود اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان و
مؤید بمعنی (۱) وجود و عدم و (۲) کنایہ از فقر و غنا صاحب
بحر بمعنی اوّل قانع صاحب ہفت را با ملحقات برہان
اتفاق و صاحب انند ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ
معنی اوّل حقیقی است و معنی دوم را ازین وجہ طالب
سند می باشیم کہ محققین اہل زبان اعنی ناصری و سروری
و جامع ازین ساکت (اردو) (۱) وجود اور عدم
۔ عدم وجود۔ ہونا نہ ہونا (۲) فقیری اور تونگری۔ مؤنث

بود و نار اصطلاح۔ بقول شمس بمعنی انتظام امور
بی خلل۔ **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ محقق بی تحقیق
این را لغت فارسی گفتہ ولیکن بر زبان معاصرین
عجم نیست و محققین فارسی زبان ہم ازین ساکت۔
خلاف قیاس است و قابل اعتبار نباشد (اردو)
ناقابل ترجمہ۔

(۳۵۵۴)

بود و نبود اصطلاح۔ بمعنی عدم و وجود ہر دو کنایہ
از ہیئت کذائی و ہرچہ بود (ظہوری ؎) با وجود آنکہ
غارت تاخت بر بود و نبود ما پایہ داران راہمان
کم صبری بسیار ہست ؎ (اردو) تھا یا نہ تھا جو
کچھ تھا۔ ہیئت کذائی۔ مؤنث۔

(۳۵۵۵)

بود و نمود اصطلاح۔ کنایہ باشد از ہیئت
کذائی و رونق و نمود (صائب ؎) بود و نمود
عاشق از آب و تاب حسنت ؎ گر ذرہ را وجود نیست
از آفتاب حسنت ؎ (اردو) نمود فارسی۔ مؤنث
دکھاوا۔ دیکھو استظہار کے دوسرے معنی۔

بود و بدن مصدر اصطلاحی۔ بہار و انندش
نقل نگار ہر دو از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ

منتشر شدن و آمدن بو باشد (صائب ؎) بلبلان دیوانہ اند و بوی گل از اتحاد ؛ می دود در کوچہ و بازار چون دیوانگان ؛ موافق قیاس است (اردو) بو پھیلنا۔ بو آنا۔

بود ہم پیشہ با ہم پیشہ دشمن مقولہ۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ چون صناعی صنعت کسی را بیند سعی آن می کند کہ صناعی خود بہتر از و ثابت شود و این میلان فطرت است و عیبی ندارد مگر نتیجہ لازم این است کہ صناع اول صناع دوم را دشمن خود می شمارد و فی المعنی این عداوت نیست بلکہ ذریعۂ ترقی صنعت است فارسیان چون کسی را در پیشۂ خود بمقابلۂ دیگری کوشان ترمی بینند این مقولہ را استعمال کنند (اردو) ہمرنگ کی دوتی ہین ،، صاحب محبوب الامثال نے اسکو بلا صراحت معنے اس فارسی مثل کا مرادف قرار دیا ہے لیکن صاحب آصفیہ نے (ہمرنگ کے دونے پر اس کے معنے کچھ اور رکھے ہین دکن مین ،، کاریگر کی چوٹ ،، اُسوقت کہتے ہین جبکہ ایک کاریگر کسی چیز کے بنانے مین دوسرے سے بازی لیجاے اور جان لڑائے تاکہ اپنا کام اُس سے بہتر ہو (پیشہ ورون کی آپس کی عداوت) بھی کہتے ہین۔

بود یافتگان اصطلاح۔ بقول سفرنگ (دساتیر) یکصدی فقرۂ دساتیر آسمانی بفرزاباد وخشوران وخشور) بمعنی موجودات **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) موجودات۔ بقول آصفیہ عربی۔ مؤنث۔ موجودہ کی جمع۔ مخلوقات۔ خلق ہستی اچراچر۔ کائنات۔ دنیا۔ جگ۔ سنسار۔

بور بقول برہان و جامع بضم اول و ثانی مجہول و رای قرشت ہر دو ساکن (۱) اسپ سرخ رنگ و (۲) تذرو کہ پرندہ ایست مشہور و (۳) بمعنی بیار ہم کہ آوردن باشد صاحبان جہانگیری و رشیدی و ناصری بر معنی اول قانع و صاحب سروری ذکر معنی اول و دوم کردہ (جمال الدین عبد الرزاق ؎) خواہی کہ بر کتف فگنی اطلس و قصب ؛ خواہی کہ در طویلہ کشی سیس و خنگ و بور ؛ صاحب ناصری صراحت مزید کند کہ

اسپ سرخ رنگ را (سرخنگ) ہم نام است۔ خان آرزو در سراج بذکر ہر سہ معنی نسبت معنی سوم گوید کہ ظاہرا تحتانی را بنابر تخفیف حذف والف را بواو بدل کردہ باشند صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار می فرماید کہ (۴) بمعنی خاک مائل بہ سپیدی وسیاہی **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل مفرّس دانیم چرا کہ بقول صاحب لغات ترکی در ترکی زبان بور بمعنی اسپی باشد کہ رنگش سرخ و مائل بسیاہی بود پس فارسیان تصرّفی خفیف در معنی کردہ اند و ہمین است وجہ تفرس وجا دارد کہ در تعریف فارسیان ابہامی راہ یافتہ و مقصود شان از ہمان اسپ باشد کہ تعریفش در لغات ترکی است اندرین صورت مفرّس نباشد و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ صاحب محیط ازین ساکت و آنچہ بر تدرج نوشتہ ما نقلش بر بلدرچین کردہ ایم پس این را بمعنی دوم اسم جامد فارسی زبان دانیم و نسبت معنی سوم آنچہ خان آرزو گفتہ درست است کہ الف بہ واو بدل می شود چنانکہ تاغ و توغ و بمعنی چہارم عجبی نیست کہ معاصرین عجم از لغت بھورا کہ ہندی است بحذف ہای ہوز والف مفرّس قرار دادہ باشند کہ بھورا در ہندی شتر رنگ یا رنگ خاکی مائل بسپیدی است واللہ اعلم اگر مفرّس نباشد اسم جامد فارسی جدید دانیم دیگر ہیچ **(اردو)** (۱) سرخ رنگ کا گھوڑا۔ عجب نہیں کہ کمیت ہی کو کہا ہو۔ صاحب آصفیہ نے کمیت پر فرمایا ہے۔ لاکھی رنگ کا گھوڑا۔ سُرنگ۔ سیاہی مائل سرخ رنگ کا گھوڑا۔ مذکر۔ (۲) لوا۔ مذکر۔ دیکھو بلدرچین کے پہلے معنے (۳) لا۔ امر حاضر لانا کا (۴) بھورے رنگ کی مٹی۔ مؤنث۔

بوران بقول سروری بروزن کوران نام زنی است موجد بورانی کہ طعامی است معروف صاحب ناصری گوید کہ بضمّ اوّل بروزن توران نام دختر حسن بن سہل کہ زوجۂ مامون عباسی بودہ و بورانیہ کہ طعامی معروف است بدو منسوب **مؤلف** عرض کند کہ طعام مشہور کہ می آید بورانی است و عجبی نیست کہ فارسیان

آن را بوران یہ ہم گفتہ باشند چنانکہ صاحب ناصری ذکرش کردہ تصفیہ این بجایش کنیم خان آرزو در سراج بحوالہ فرہنگ رشیدی گوید کہ ہمین است (بوران دخت) دختر پرویز کہ پیش (آزرمی دخت) یک سال و چند ماہ پادشاہی کردہ وہمین بود موجد بورانی و بقول صاحب قاموس و ابن خلکان (بوران دخت) بنت سہل ابن حسن زوجۂ مامون و اول اصح است و گویند کہ اصل فرس بہ بای فارسی است یعنی دختری کہ بہ پسر نسبت دارد در شجاعت و ادراک و بعد از اختلاط عجم بہ عرب ببای تازی خواندہ اند خان آرزو در آخرش تحقیق خود ظاہر می نماید کہ ظاہرا بای فارسی را بعربی بدل کردہ باشند و اختلاط عرب و عجم را دخلی نیست و گوید کہ می تواند کہ نام دختر پرویز ببای فارسی باشد و نام زوجۂ مامون ببای تازی و می فرماید کہ صاحب برہان (توران دخت) بتای قرشت ہم آوردہ باعتبار آنکہ از نسل ملوک ترکستان بودہ و این تصحیف محض است چرا کہ ہیچکس از اہل تاریخ و لغت برین قائل نشد (انتہی کلامہ) ما می گوئیم کہ (پوران دخت و توران دخت) ہر دو بجای خودش می آید و تصفیۂ آن ہمہ را انجا کنیم و درینجا ہمین قدر کافی است کہ این مبدل پوران است بر سبیل تبدیل چنانکہ تپ و تب (اردو) بوران حسن بن سہل کی بیٹی اور مامون عباسی کی زوجہ کا نام ہے جو بورانی کی موجد تھی

بورانی بقول ملحقات برہان نام طعامی است کہ اکثر بادنجان را بریان کردہ در ماست داخل می کنند و می خورند صاحب رشیدی بذیل بوران اشارہ این فرمودہ و صاحب سروری از مولوی معنوی سند آوردہ (س) می جوشیدہ برین سوختگان گردان کن ٭ پیش خامان بنہ وان قلیہ و وان بورانی ٭ صاحب محیط می فرماید کہ اسم فارسی است و بعربی ر و اصیر نامند و آن عبارت از بقول کہ در آب پختہ و در روغن بریان کردہ در اشیای ترش مثل ماست یا سرکہ یا آب میوہای ترش مانند آب انار و سیب و بہ و ریباس و آب غورہ و سماق و یا رُب و یا شربت اینہا اندازند و تناول نمایند و آن منجملہ اغذیہ است مزاج آن بحسب چیزی کہ از ان

می سازند مختلف می باشد و بطفی و بہر دبرای گرم مزاجان و در فصل گرم نیکوست و مرتب از سرکہ و یا آب فواکہ کہ ترش مسکن صفرا و حدت خون و قابض شکم و مہیج ریاح و نفاخ و مضر سرد مزاجان و دیر ہضم بسبب غلظت آن و مضر صدر و ریہ و مثانہ و رحم بار داست **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیۂ این بر بوران مذکور (**اردو**) بورانی۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ ایک قسم کا کھانا ہے جو بیگنون کے قتلے تل کر دہی مین ڈالدینے سے بن جاتا ہے۔

بورانیہ بقول ناصری بذیل بوران ہمان بورانی کہ گذشت۔ یای تحتانی وہای ہوز نسبت بالفظ بوران مرکب کردہ اند دیگر ہیچ (**اردو**) دیکھو۔ بورانی۔

بورس بقول روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار تجارت خانہ صاحب رہنما ترجمۂ این صرف نمودہ گردہ و صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم می فرماید کہ از لغت انگلیسی بار او بیوس مفرس است۔ صاحب سواءالسبیل این را معرب گوید کہ از لغت فرانساوی بورس کہ بمعنی کیسہ آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان معاصر ہمین معرب را بمعنی خاص مفرس کردہ باشند صاحب روزنامہ معتبر تر از رہنما و بول چال است پس تجارت خانہ را تسلیم کنیم و این را بضم واو و فتح رای مہملہ خوانیم (**اردو**) تجارت خانہ۔ مذکر۔ تجارت کی کوٹھی۔ مؤنث۔ کہہ سکتے ہین۔

بورق بقول ملحقات برہان بالضم چیزی است مانند نمک معرب بورہ کہ بہندی آن را کھاری لون گویند و بہترین آن بورۂ ارمنی است کہ آن را نطرون خوانند۔ صاحب سواءالسبیل این را معرب گوید و فارسی این بورہ و تنگار ہ صاحب غیاث صراحت مزید کند کہ بواو مجہول در ترکی نوعی از آتش است صاحب محیط گوید کہ معرب بورۂ فارسی است و بہندی پاپڑی لون گویند و آن نمکی است کہ در زمین شورہ زار پیدا می شود از آب و نمک و گویند مثل نمک در کنار نہر ہا سکون می گردد و گاہی از نمک اشجار ہم می سازند و

دو نوع است یکی معدنی دیگری مصنوعی و معدنی بہترین آنست و معدنی ہم پنج قسم می باشد بقول شیخ گرم و خشک در آخر دوم وگاہ خشکی آن تا سوم و اقسام آن در طبائع خود بقوت و ضعف و حدت و قبض و جلا مختلف اند جالی۔ بقوت و غاسل بدن و خصوصاً افریقی و متعشر و منقی و مقطع اخلاط غلیظہ و منافع بسیار دارد (الخ)
مؤلف عرض کند کہ فارسیان ہمین معرب را بیشتر استعمال کنند تکمیل بحث این بر بورہ کنیم **(اردو)** دکن مین پاپڑ کھار کہتے ہین اور یہ ترجمہ بلحاظ بیان صاحب محیط ہے اور غالباً مصنوعی کھار سے مراد ہے جو پاپڑ مین شریک کیا جاتا ہے لیکن ہمارے خیال مین بورق کا ترجمہ سہاگا ہے۔ صاحب آصفیہ نے سہاگا پر فرمایا ہے۔ ہندی۔ مذکر۔ تنکار۔ ٹنکن۔ ایک کھار کا نام ہے جو اکثر پہاڑون سے لاکر پکاتے ہین اور وہ سونا چاندی گلانے کے کام مین آتا ہے۔

بورق بردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مسودہ را صاف کردن **مؤلف** عرض کند کہ بفتح اوّل و دوم موافق قیاس است ولیکن بسمع ما نرسید و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند مشتاق سند استعمال می باشیم **(اردو)** مسودہ کو صاف کرنا۔ مبیضہ کرنا۔

بورک بقول برہان بر وزن کوچک (۱) نوعی از طعام باشد و بعضی گویند کہ آش بغرا است و بعضی سنبوسہ و قطاب را گویند و (۲) بمعنی شتل ہم ہست و آن زری باشد کہ در قمار ببرند و بجاضران بدہند و (۳) زرنگاری را نیز گویند کہ بر روی نان نشیند و باین معنی بفتح اوّل و زای ہوّز ہم آمدہ و در عربی بمعنی مبارک باد صاحب جہانگیری بر معنی اوّل یعنی نوعی از طعام و بر معنی دوم قانع و صراحت کند کہ بہ اوّل مضموم و واو مجہول و رای مفتوح است (سحاق اطعمہ ؎) صبحگاہی کہ بود از شب مستیم خمار ٭ پیش ما جز قدح بورک پر سیر میار ٭ (اثیر الدین اخسیکتی ؎) مرا کرد ابر سخا پیشہ با تو ٭ کف دست بر زد کہ بسم اللہ اینک ٭ ندانم تو از وی

چه بردی ولیکن ٭ کنار جهان پر گهر شد ز بورک ٭ (استاد عمق بخاری ۵۲) ندانم چه بردی درین بازی نرد ٭
که برد ترا هر دو گیتی بیست بورک ٭ صاحب رشیدی همزبان جهانگیری. صاحب سروری بذکر معنی اول و دوم برای
معنی سوم از سراج الدین راجی سند آورده که بصفت بخیل گوید (۱۳۵) تا تواند گفت نان رامی خورم با نان
خورش ٭ می گذارد تا بران از کهنگی بورک فتد ٭ و فرماید که در فرهنگ بمعنی سوم بفتح با و زای معجمه آمده
و این اصحت اما در نسخه میرزا و دیگر نسخ همان که بالا مذکور شد صاحب ناصری ذکر هر سه معنی کرده و
صاحب جامع معنی سوم را ترک فرموده صاحب سواء السبیل می فرماید که (۴) مرادف بورق است
که گذشت و این هم معرب باشد. خان آرزو در سراج بذکر معنی اول و دوم نسبت معنی سوم گوید که به رای
مهمله خطاست و بدین معنی به زای هوز باشد صاحب غیاث بر معنی اول قانع و صاحب مؤید بر معنی سوم
قناعت فرموده می فرماید که بالفتح زنگار شکلی که بروی نان کنند و امثال آن و بهندش کهنا هندی خوانند مؤلف
عرض کند که ما اشاره این بمعنی اول بر (برگ بغرا) هم کرده ایم و درینجا عرض می شود که اصل این برگ باشد
که فارسیان بزیادت واو طعامی را نام کردند که بشکل برگ می سازند از قبیل آش برگ و بور بمعنی آتشی در سنسکرت
هم آمده و بمعنی دوم و سوم اسم جامد فارسی زبان دانیم و بمعنی چهارم عجبی نیست که تسامح صاحب سواء السبیل
باشد که بورک بمعنی بورق نیامده معلوم می شود که او بلحاظ تعریب بورق خیال کرد که فارسی آن بورک باشد و
عجب آنست که بورک را هم معرب قرار داد مخفی مباد که بوزک به زای هوز که بمعنی سوم می آید مبدل این باشد
چنانکه برغ و بزغ (اردو) (۱) دیکھو آش برگ (۲) وہ روپیہ جو قمار بازی مین صرف ہو مذکر (۳)
پھپوندی بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنث وہ سفید سفید تہ جو کسی چیز پر رطوبت کے باعث کائی کی طرح جم
جاتی ہے جسکو دکن مین پُورہ کہتے ہین (۴) دیکھو بورق۔

بورنگ بقول برہان و ناصری و جامع و سراج بروزن ہوشنگ نوعی از ریحان کوہی۔ صاحب محیط می فرماید کہ بادروج است و ما ذکر بادروج بر اوقیمن کردہ ایم و درینجا ہمین قدر کافی است کہ ترکیب این بالفظ بورنگ است و بس یعنی نباتی کہ بوی خوشی و رنگ خوشی ہر دو دارد۔ اسم جامد فارسی زبان است (اردو) دیکھو اوقیمن۔

بوروا بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضم اول و ثالث در فارسی زبان بمعنی قرنا و شیپور کہ ہنگام صید و شکار نوازند و (بوروزن) نفیری را گویند **مؤلف** عرض کند کہ از معاصرین عجم تحقیق پیوست کہ این قرنا مخصوص است بہ شکار بور کہ بجایش گذشت و آوازش ہجو آواز بوری بر آید و بوران برین آواز از ہر طرف جمع می شوند و شکار خوشی بدست می آید۔ واو نسبت بر لفظ بور زیادہ کردہ اند کہ بمعنی منسوب بہ بور است چنانکہ ہند و ہندو و کنایہ از نفیری خاص۔ فارسیان این را بمعنی عام یعنی مطلق نفیر شکار استعمال کنند و حق آنست کہ این نفیر برای غیر پرند نا آیند شکار می کنند برای بو بہترین ذریعۂ شکار (اردو) وہ خاص نفیری جو پرند کے شکار میں بجائی جاتی ہے خصوصاً بو کے شکار میں جسکی آواز سے [illegible] جمع ہو جاتے ہیں (مؤنث)

بوروره اصطلاح۔ بقول برہان بضم اول و ثالث بواو رسیدہ و رای قرشت مفتوح (۱) نام پادشاہی و (۲) نام جزیرۂ ایست در جانب شمالی کہ شنقار را از انجا آورند و آن پرندہ ایست سفید و شکاری از جنس سیاہ چشم و گویند مردم آن جزیرہ ہمہ ذال و سفید موی می باشند صاحبان ناصری و جامع و انند ہمزبان برہان **مؤلف** عرض کند کہ عجمی نیست (بورور) نام پادشاہ جزیرۂ (بوروره) باشد یا بالعکس آن کہ ہای ہوز برای نسبت است واللہ اعلم بالحقیقۃ الحال حیف است کہ از وجہ تسمیہ و تعریف مزید قاصریم (اردو) بوروره (۱) ایک پادشاہ اور (۲) ایک جزیرہ کا نام ہے۔ مذکر۔

بوره بقول برہان بروزن شوره (۱) چیزیست مانند نمک وآن را زرگران بکار برند و (۲) شکر سفید را نیز گویند و معرب آن بورق و بعربی نطرون خوانند و گویند اگر قدری از بوره با صدف بسایند و در بینی زن بدمند اگر آن زن عطسه کند دوشیزه بود و اگر نکند دوشیزه نباشد و بورهٔ ارمنی همان است صاحب ناصری بذکر هر دو معنی بالا گوید که درلغت دری (۳) بمعنی بیا چنانکه باباطاہر گفته (ع) بوره یکشو منور کن و ناقم، مهل در محنت روز فراقم، بجفت و طاق ابروی تو سوگند، که سوجفت غم تا از تو تا قم، صاحب جامع بر هر دو معنی اوّل قانع صاحب سواءالسبیل بر بورة گوید که معرب بورهٔ فارسی است و صاحب غیاث بذکر معنی اوّل گوید که در ہندی اینرا سہاگا نامند و صاحب مؤید گوید که در طب بورهٔ ارمنی شوره را نام است و در لسان الشعرا بوره بمعنی شکر لبته صاحب محیط ذکر این بذیل بورق کرده که گذشت **مؤلف** عرض کند که بورا در ہندی نوعی از شکر و براده و سائیده و سفوف ہر چیز (کذا فی الساطع) پس فارسیان به تبدیل الف با ہای ہوز (چنانکه یاسا و یاسه) بمعنی اوّل و دوم استعمال کردند و بمعنی سوم امر حاضر باشد از مصدر لغت دری که تحقق نشد و محققین فارسی زبان ذکرش نکرده اند **اردو** (۱) سہاگہ۔ مذکر۔ دیکھو بورق (۲) سفید شکر مؤنث (۳) آ۔ آنا کا امر حاضر۔

(۱) بورهٔ ارمنی اصطلاح۔ صاحب محیط بر (۱) گوید که ہمین است نطرون است **مؤلف** عرض کند که ہمان بوره که گذشت (**اردو**) (۱) و (۲) بوره کی اقسام سے دو قسم (۳) دیکھو بوره کے دوسرے معنے۔

(۲) بورهٔ سفید

(۳) بورهٔ سلیمانی بورة العرب و بورق الصناعت که از اقسام بورق است و بر (۲) می فرماید که اسم فارسی بورق رومی است و بر (۳) می طرازد که بفارسی

بوره کباب اصطلاح۔ بقول بحر بالضم گوشت فندی را گویند که در سیخ کشیده بمرتبه بریانش کنند که بالای او

بترگد وتار تار شود صاحب مؤید گوید کہ چون گوسپند
وحلوان وامثال آن در سیخ روغن نیک کردہ بپزند
بارہا اندک اندک بالا لطرقد کبابش نہایت لذیذ
می شود صاحب شمس گوید کہ گوسپندی یا بزی کہ
بروغن سیخ کنند **مولف** عرض کند کہ یکی از علمای
معاصر عجم برین تعریف ریشخندی کرد وبا ما گفت کہ

للہ العجب چہ خوب تعریف است کہ حقیقت جویان زبان
فرس را بترکستان می برد (بورہ کباب) کبابی را نام کہ در بریان
شدن خیلی نرم میشود کہ در چاویدن زود باریک وسفوفش مانند
می نماید وبعض حلوان راہم بدین اسم موسوم کنند یعنی حلوانی کہ
(بورہ کباب) است یعنی کباب لذیذ دارندہ (اردو) وہ کباب
جو خستہ ہو یا وہ بکرے کا بچہ جس کے کباب خستہ ہون ۔ مذکر ۔

بوریا بقول بہار ترجمۂ حصیر وبآریا معرب آن ۔ صاحب ناصری گوید کہ معروف است یعنی حصیری کہ در
خانہ اندازند ۔ صاحبان ہفت واننذ ہم ذکر این کردہ اند صاحب سوار السبیل بذیل بوریا ذکر معربش (باریا)
کردہ وخان آرزو گوید کہ حصیری کہ از نی بافند وفرماید کہ از کنز اللغۃ معلوم می شود کہ عربی است وباریا
نیز بہمین معنی لیکن در صراح بحوالۂ اصمعی نوشتہ کہ این فارسی است وعربی آن باری وبوری وباریہ **مولف**
عرض کند کہ معاصرین عجم ہم این را لغت فرس دانند وبرزبان دارند ولیکن محققین اہل زبان اعنی سروری
وجامع ازین ساکت وما باعتبار ناصری این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (صائب ؏) شکست نقش
مراد است بوریای مرا ॥ نسیم فتح قلم می کند لوای مرا ॥ (ولہ ؏) فقر را با نقشبندان تعلق کار نیست ॥
ہستی از تن بہ دران تا بوریا می بایدت ॥ (انوری ؏) بدین مایہ زریش برخیمہ منگر ॥ کہ در اندرون
بوریائی ندارد ॥ (اردو) بوریا بقول آصفیہ مذکر دیکھو بلاج ۔

(الف) **بوریا باف** اصطلاح ۔ بہار ذکر الف
(ب) **بوریافتن** کردہ از معنی ساکت و زلہ

بردارش (آصفی) ذکر (ب) بدون صراحت معنی
کردہ ۔ صاحب انند نقل نگار بہار **مولف** عرض کند

که (الف) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسیکه بوریا می بافد و (ب) مصدرش بمعنی حقیقی یعنی بافتن بوریا (سعدی ع) ندید هوشمند روشن رای ٭ بفرومایه کارهای خطیر ٭ بوریا باف گرچه بافنده است ٭ نبرندش بکارگاه حریر ٭ (اردو) (الف) بوریا باف بقاعده فارسی اُس شخص کو کهه سکتے ہیں جو بوریا بُنے۔ بوریا بنانے والا (ب) بوریا بُننا۔

(الف) **بوریاپوش** اصطلاح۔ (الف) بقول
(ب) **بوریاپوشی** بهار کنایه از غایت مفلس و نکبتی که برای پوشیدن غیر بوریا نداشته باشد۔ صاحب انند همزبانش (میرزا طاهر وحید ع) هوس آتشین رخی دارد ٭ هر کجا رند بوریاپوشی است ٭ خان آرزو در چراغ هدایت ذکر (ب) بمعنی کمال نکبت و افلاس کرده وسندش همان شعر میرزا طاهر وحید است که گذشت **مؤلف** عرض کند که تحتانی در (بوریاپوشی) در مصرع ثانی برای وحدت است نه مصدری و محقق هند نژاد سکندری خورد که یای مصدری معروف خیال کرده و بر معنی شعر غور نکرد البته از کلام طالب آملی سندش یافته ایم (ع) نیم صحن حریم دیر کاطلس پوش بنشینم ٭ زمین مسجدم جز بوریاپوشی نمیدانم ٭ حالا عرض می کنیم نسبت معنی این که در کلام طالب آملی بمعنی حاصل بالمصدر است و بس و جا دارد که بمعنی مفلسی هم گیریم پس الف اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بوریاپوشنده و کنایه از مفلس و (ب) حاصل بالمصدر (بوریاپوشیدن) بمعنی حقیقی و کنایه از مفلسی (اردو) (الف) مفلس، نادار (ب) مفلسی۔ ناداری۔ مؤنث۔

(الف) **بوریاکوبی** اصطلاح۔ (الف) بقول
(ب) **بوریاکوفتن** برهان کنایه از ضیافتی باشد که در خانۀ نو کنند صاحبان رشیدی و بحر و بهار و خان آرزو در سراج و چراغ) ذکر این کرده اند (یحیی شیرازی ع) مسجدی هر که ساخت پا کوبی ٭ کند از ذوق بوریاکوبی ٭ صاحب آصفی ذکر (ب) کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که جشن کردن وضیافت احباب کردن در خانۀ نو باشد و (الف)

حاصل بالمصدر (ب) (اردو) (الف) گھر کی ٹھنڈک (ب) گھر کی ٹھنڈک کرنا۔ یہہ دکن کا محاورہ ہے نوتیار مکان مین جبدن فروکش ہوتے ہین یہہ تقریب منائی جاتی ہے

بوریا و نفت و آتش از برای کسی بہم آوردن مصدر اصطلاحی وارستہ نفت را بطای حطی نوشتہ و کلمہ آز حذف کردہ گوید کہ در صدد سوختنش بودن چہ در ولایت عاصی واجب القتل را در بوریا می پیچند و نفط و آتش دران زنند تا زود سوختہ شود (داعی انجدانی ۵) در بیشۂ ما شیروشی می باید ٭ ما گوران را عصا کشی می باید ٭ از فقر رسید بوریائی ما را ٭ اندک نفطی و آتشی می باید ٭ صاحب بحر ہمزبان وارستہ بہار بہ تبدیل بعض چنانکہ قائم کردہ ایم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ نفط بالفتح والکسر بقول منتخب روغنی است معروف و بکسر فصیح تر است محققین عرب نفط را معرب گفتہ اند از نفت فارسی مخفی مباد کہ سند بالا رسم و آئین سوختن مجرم خونی را ظاہر می کند ولیکن لفظ برای این مصدر اصطلاحی بکار نخوردہ (اردو) کسی کو بوریا مین لپیٹ کر اور تیل چھڑک کر جلانا۔ یہہ سزا عجم کے خونی مجرمون کی ہے۔

بور ریختن مصدر اصطلاحی بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت و صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ مخلوق کردن تعصا و قدر است بور را (شیخ سعدی) بوی زلفی بگریبان و فاریختہ اند ٭ طرفہ شوری بدماغ دلہا ریختہ اند ٭ (اردو) بو پیدا کرنا۔

بورطیش بقول برہان با ثالث بہ تحتانی رسیدہ و طای حطی مکسور بشین قرشت زدہ یونانی جوہریست کہ آن را مرقشیثا گویند و آن چند قسم است و بعربی حجر النور خوانند و در دواہای چشم بکار برند و گویند اگر بر گردن کودک بہ بندند نترسد صاحب محیط ذکر این بہ سین مہملہ عوض معجمہ کردہ حوالۂ مرقشیثا کند و بر مرقشیثا ہرچہ نوشت ما آن را بر ارشد بیان کردہ ایم و از ینکہ این اسم اکثر بر زبان فارسیان است ما این را درین کتاب جا دادیم (اردو) دیکھو ارشد کے پہلے معنے۔

بوز بقول برہان بفتح اوّل وسکون ثانی وزای ہوز سبزئی کہ بوجہ رطوبت بر روی نان وجامہ وگلیم وپلاس
واشال آن بہم رسد وصاحب جہانگیری می فرماید کہ این را بوزک ہم خوانند صاحبان رشیدی وناصری و
جامع وسروری وسراج ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است عجبی نیست کہ
لفظ بور را بزیادت زای ہوز در آخرش (چنانکہ کشاورز وکشاورز) برای این معنی وضع کردہ باشند کہ بیشتر
لاحقہ از رطوبت ـ بوی ناخوشی دارد وآنچہ ہندیان دکن این را بوج گویند مبدّل این باشد یا فارسیان
بوج را مفرّس کردہ باشند بہ تبدیل جیم بازای ہوز چنانکہ چوچہ وچوزہ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (**اردو**)
پھپوندی ـ مؤنث دیکھو بورک کے تیسرے معنے ـ

(۲) **بوز** ـ بقول برہان بالفتح زنبور سیاہ را نیز گویند کہ بر روی گلہا نشیند ـ صاحب جہانگیری صراحت
مزید کند کہ این را بہ ہندی بھونرہ نام است صاحبان رشیدی وناصری وجامع وسروری وسراج ذکر این
کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ بز کہ ہمین معنی بر معنی چارمش گذشت اصل است کہ اشارۂ این ہمد رانجا
گذشت پس این را مزید علیہ آن دانیم بزیادت واو (**اردو**) دیکھو بز کے چوتھے معنے ـ

(۳) **بوز** ـ بالفتح بقول برہان وناصری تنہ درخت را گویند خان آرزو در سراج می فرماید کہ قوسی بہ بدل
معنی بہ بای فارسی آوردہ و ہردو صحیح است کہ بہم بدل شود صاحب مؤید این را بحوالۂ شرف نامہ آوردہ
مؤلف عرض کند کہ آن اصل است واسم جامد فارسی زبان واین مبدّل آن چنانکہ معاصرین عجم خیال
می کنند واین قسم تبدیل در فارسی زبان آمدہ چنانکہ اسپ واسب (**اردو**) تنہ دیکھو بز کے تیسرے معنے

(۴) **بوز** ـ بقول برہان وجہانگیری ورشیدی وناصری وجامع وسراج بضم اول وثانی مجہول اسپ نیلہ
کہ رنگش بسفیدی گراید **مؤلف** عرض کند کہ ترکیان بوز اسپ سفید را گفتہ اند (کذا فی لغات ترکی) پس چاداد

که فارسیان به تصرف خفیف در معنی این رامفرس کرده باشند مخفی مباد که چون اسب سبزه رنگ پیرشود بسپیدی گراید وهمین رانیله گویند که در سپیدی نیلگونی نمایان باشد ومحض سپید را نقره خنگ نام است پس ترکیان اسپ نقره را بوز گفتند وفارسیان اسپ نیله را دیگر هیچ (اردو) نیلا گھوڑا مذکر۔

(۵) **بوز** بضم اول بقول برہان وجہانگیری ورشیدی وناصری وجامع وسراج اسپ جلد وتند وتیز را گویند **مؤلف** عرض کند که اسپ نقره یا نیله بسیار جلد وتند وتیزمی باشد چنانکه مشهور است پس فارسیان نظر بمعنی چارم برسبیل مجاز هر اسپ جلد وتند وتیز را بوز گفتند دیگر هیچ (اردو) تیز گھوڑا۔ مذکر۔

(۶) **بوز** بضم اول بقول برہان وجہانگیری ورشیدی وناصری وجامع وسراج مردم تیز فهم وصاحب ادراک باشد برسبیل استعاره چنانکه مردم بی ادراک وکم فهم را کودن نام است (مولوی معنوی ؒ) شاگرد توسن یا شیم گرکودن وگر بوزم ٭ تا زان لب خندانت یکخنده بیاموزم ٭ **مؤلف** عرض کند که این استعاره ازمعنی پنجم قائم شد که گذشت (اردو) تیز فهم شخص۔

(۷) **بوز**۔ بالفتح بقول رشیدی وناصری بمعنی گرداب وخان آرزو در سراج بدین معنی به زای فارسی آورده **مؤلف** عرض کند که آن اصل است واین مبدلش که زای فارسی به زای هوز بدل می شود چنانکه ژند وزند (اردو) گرداب۔ مذکر۔ دیکھو برژ کے تیسرے معنے۔

(۸) **بوز**۔ بقول ناصری بضم اول وثانی گرانی وسنگینی تپ وحرارت باشد خان آرزو در سراج همین معنی را بر بوژ بواو معروف وزای فارسی آورده **مؤلف** عرض کند که آن اصل است واین مبدلش چنانکه ژند وزند ما بر اعتبار صاحب ناصری که محقق اهل زبان است این را درست دانیم (اردو) تپ اور بخار کی سخت حرارت۔ مؤنث۔

بوزا اصطلاح۔ بقول ناصری مرادف (بوفزا)
با اول مضموم و واو مجہول۔ ادویۂ حارّہ را گویند کہ در
طعام ہا بپزند مانند دارچینی و قرنفل و زیرہ و فلفل کہ
آنہا را بپارسی گرم دارو و بوفزا خوانند کہ بو و رائحہ
طعام را بیفزاید و فرماید کہ بعربی آن دارو ہا را توابل
و ابزار گویند و با آزیر جمع آن۔ صاحب انند نقل نگارش
مؤلف عرض کند کہ مخفف (بوفزا) یا بنفسہ اسم فاعل
ترکیبی (**اردو**) گرم مصالح دیکھو (ادویۂ گرم)۔

بوزار اصطلاح۔ بقول برہان بضمّ اوّل و ثانی
مجہول و زای نقطہ دار بالف کشیدہ بہ رای بی نقطہ
زدہ ادویۂ حارّ یعنی داروی گرمی کہ در طعام ہا
ریزند۔ صاحبان جہانگیری و رشیدی و جامع ذکر این
کردہ اند خان آرزو در سراج گوید کہ مرکّب از بو بمعنی
رائحہ و زار بمعنی کثرت از عالم گلزار و بازار و چون
از دواہای گرم مذکورہ بوی خوش بسیار در طعام
پیدا شود بدین نام نامیدہ اند والعلم عندہ سبحانہ
مؤلف عرض کند کہ ہمین است خیال ما ہم
(**اردو**) دیکھو (ادویۂ گرم)

بوزاغ اصطلاح۔ بقول شمس اسپ خنگ
یعنی سفید رنگ۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان
ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ بوزہ بہمین معنی
بمعنی چارمش گذشت الف و غین معجمہ را زاید دانیم
و بدون سند استعمال این لغت را معتبر ندانیم صاحب
شمس از محققین بی تحقیق است (**اردو**) دیکھو بوزہ
کے چوتھے معنے۔

بوزاک اصطلاح۔ بقول شمس بضمّ اوّل و واو
مجہول و کسر زای منقوطہ۔ عذر خواہی و بہانہ و قیل معذرت
و حجّت۔ سندی کہ از کلام سعدی پیش کرد برای پوزش
است نہ بوزاک **مؤلف** عرض کند کہ محققین برپا
کنندۂ لغات فرس و خطّاطان غلط نگار بر فارسی
زبان ستم کردہ اند معلوم می شود کہ پوزش را بوزاک
نوشتہ کہ بجایش می آید و این تصرّف از سندش ظاہر
می شود واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ بالجملہ ہمہ محققین فارسی
زبان و معاصرین عجم ازین لغت ساکت بدون سند

استعمال مجرد قول صاحب شمس اعتبار را نشاید (اردو) دیکھو بوزرش۔

بوزدان اصطلاح۔ بقول محیط ہمان بوزیدان است و بربوزیدان گویند کہ بضم بای موحدہ وسکون واو وکسر زای معجمہ و سکون یای تحتانی وفتح دال مہملہ والف وسکون نون اسم عربی است وبیونانی بولوزیون وبفارسی بوزدان و بہندی ستاوری نامند واین غیر ستاور است بہیئت سفید بحجم وطول یک انگشت نبات آن مجہول الماہیت بعضی گویند کہ از ادویہ مغثیہ در مصر وبلاد ہند یافتہ می شود وبقول صیدنہ گوید کہ بوزیدان اسم فارسی است ودر ہندی (شد دار) نامند وآن دو قسم است غلیظ ودقیق وبہترین آن سفید غلیظ کثیر الخطوط است گرم در اول وخشک در دوم ودران رطوبت فضلیہ وملطف ومنافع آن قریب بہ سورنجان یعنی ومحرک جماع ومنافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ بوز بمعنی گرانی وسنگینی تپ بر معنی ہشتمش گذشت وازینکہ گرم در اول است فارسیان این را بوزدان نام کردند از قبیل قلمدان کہ دان در فارسی زبان بقول برہان معنی ظرفیت می بخشد (اردو) ستاور بقول آصفیہ (ہندی) اسم مؤنث۔ بوزیدان۔ ایک دوا کا نام صاحب محیط نے بوزیدان پر کہا ہے کہ یہ ستاور کے سوا ہے صاحب جامع الادویہ نے بھی ستاور کا ذکر کیا ہے اور اسکی تعریف بوزدان کی تعریف مذکورہ بالا سے ملتی جلتی ہے۔ شد وار کا ذکر کسی محقق نے نہیں کیا اور خود صاحب محیط نے بھی اس کا مستقل ذکر نہیں فرمایا صاحب مخزن الادویہ اور بحر الجواہر نے بوزیدان کا ذکر کیا ہے اور دوائے ہند مانا ہے لیکن اس کے ہندی نام کا کوئی ذکر نہیں کیا۔

بوزدن از چیزی مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار بمعنی (۱) بو دادن و (۲) بو آمدن ازان۔ صاحب انند نقل نگارش (امیر خسرو ل) ای فاختہ زنالہ زن آتش بہ بوستان ہا کان گل امید نیست کہ بوی وفا زند ہا (ولہ ل) بہ بزم شاہ نرگس مست رفت وبوزندش ہا مگر کو خلق شاہ ہر دو عالم در دہان دارد ہا (ولہ ل) دل

دامنت گرفت رہا چون کند کسی ؛ پیری کہ بوی یوسفش
از پیرہن زد است ؛ **مؤلف** عرض کند کہ معنی اوّل متعلق
است بہ بوزدن چیزی و معنی دوم تعلق دارد با این ۔
(اردو) (۱) کسی چیز کا بو دینا ۔ (۲) کسی چیز سے بو آنا

(الف) **بوزدن زخم از چیزی** | مصدر اصطلاحی
(ب) **بوزدہ** | خان آرزو

در چراغ ہدایت نسبت (ب) گوید کہ بمعنی ضرر رسیدہ از
بو چنانکہ فلک زدہ و شراب زدہ (میر نشی ع) باز زخم
کہنم بوزدہ از بوی کسی است ؛ صاحب بحر نقلش
برداشتہ ۔ بہار بر

(ج) **بوزدہ شدن زخم** | گوید کہ ناسور شدن
زخم از رسیدن بوی مشک و مانند آن (ملا تشبیہی ع)
باز دارم بہ تن از تیر نگاہی زخمی ؛ باز زخم کہنم بوزدہ
از بوی کسیت ؛ **مؤلف** عرض کند کہ (بو برداشتن
زخم) ہم بہمین معنی گذشت و ما صراحت کامل ہمدرانجا
کردہ ایم ولیکن از سند پیش کردہ بہار مصدر (الف)
پیدا است نہ (ج) خان آرزو مصرعی را کہ مال (میر نشی)
گوید مصرع دوم ہمین شعر است و بخیال ما (ب) از
ہمان مصدر (الف) باشد ضرورت ندارد کہ آنرا
اصطلاحی قرار دہیم **(اردو)** (الف) دیکھو بوبردن
زخم (ب) بو سے نقصان اٹھایا ہوا (ج) دیکھو بوبردن زخم

بوزرجمہر | اصطلاح ۔ بقول صاحب ہفت بفتح
اوّل بواو رسیدہ وضمّ زای معجمہ و رای مہملہ ساکن
و جیم پارسی و کسر میم و ہای مدوّرہ و رای قرشت
زدہ نام وزیر نوشیروان ابن کیقباد ؛ **مؤلف**
عرض کند کہ این مزید علیہ بزرجمہر است کہ بجایش
گذشت بزیادت واو بعد موحدہ برای اظہار ضمّہ
صراحت ماخذ این ہمدرانجا کردہ ایم **(اردو)**
دیکھو بزرجمہر ۔

بوزک | بقول برہان بفتح اوّل بر وزن حوضک
مرادف بوز بمعنی اوّلش کہ گذشت صاحب رشیدی
ہمزبانش و از شاعر سند آوردہ (ع) تا تواند گفت
نان رامی خورم با ناخورش ؛ می گذارد تا بران از
کہنگی بوزک فتد ؛ صاحب ناصری ہم ذکر این با لغت

بوز کرده وطرز بیانش این را مرادف جمله معانی بوز
قرار می دهد وهمین جو راست طرز بیان خان آرزو
در سراج **مؤلف** عرض کند که بورک به رای مهمله
عوض زای بوز بجایش گذشت ومعنی سومش موافق
معنی اوّل بوز وما حقیقت ماخذش همه را انجا بیان
کرده ایم دریجا همین قدر کافی است که این مبدّل آن نیست
به تبدیل رای مهمله به زای بوز چنانکه برغ وبرغ مخفی
مباد که کم غوری محققین همین سند شاعر را بر بورک هم
قائم کردمیدانیم که شاعر در کلام خود استعمال بوزک
کیا بورک واللہ اعلم (اردو) دیکھو بورک اور بوز

بوزکند اصطلاح - بقول برہان بضمّ اوّل وفتح کاف
وسکون ثانی وثالث ونون ودال ابجد صفه وایوان
را گویند وفرماید که با رای قرشت هم بنظر آمده صاحبان
ناصری وجامع ورشیدی ذکر این کرده اند خان آرزو
در سراج گوید که بزای بوز صحیح است نه برای مهمله **مؤلف**
عرض کند که مرادف بجکم بمعنی سومش که اسم جامد فارسی
زبان است فارسیان از بهمان لغت این را فرید علیه
ومبدّل آن قرار داده اند یعنی واو بعد موحده زیاده کردند
چنانکه افتادن واوفتادن ومغل ومغول ودال آخر
هم زائد چنانکه شفتالو وشفتالود جیم فارسی بدل شد به
زای بوز چنانکه بجنگ وبزشک ومیم بدل شد به نون
چنانکه بجیم وبجین تصرّف در اعراب چیزی نیست که نتیجه
لب ولهجه مقامی است یعنی فتح اوّل بدل شد به ضمّه
واین قسم تصرّف ها بنا واقفیت از ماخذ بر زبان عوام
راه می یابد ورفته رفته خواص هم استعمالش کنند بای
حال این هم اسم جامد است وبس وانچه ذکر بورکند
برای مهمله عوض زای بوز بیان آمد خلاف اصل است
واگر سند استعمالش بدست آید یا اعتماد بر قول محققین
اهل زبان کنیم آن را هم مبدّل این دانیم که زای بوز
بدل می شود به رای مهمله چنانکه برغ وبرغ دیگر هیچ
صاحب سروری این را بکاف فارسی هم آورده وآن
را هم مبدّل این دانیم چنانکه کند وگند (اردو) دیکھو
بجکم کے تیسرے معنے -

بوزمند اصطلاح - بقول برہان بامیم بر وزن گوسپند

گیاہی باشد بغایت خوشبوی و فرماید کہ بارای مہملہ ہم بنظر
آمدہ صاحب سروری می فرماید کہ در مؤید بہ بای فارسی
ہم آوردہ و صاحب جامع می فرماید کہ بوزسہ ہم بہمین
معنی می آید کہ مرادف این است یکی از علمای معاصرین
عجم گوید کہ این گیاہ معروف است کہ در رشد ہم دیدہ ام
چون از زمین برکنند بوی خوش پیدا می شود و مادامیکہ
کندہ نمی شود بوی نشتر نمی گردد و زنبوران دائما برین
گیاہ سیر می کنند و خوراک ایشان است ۔ صاحب
محیط ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ از تعریف
مزید قاصریم و نسبت ماخذ توانیم قیاس کرد کہ ترکیب
لفظی این از قبیل برومند و خردمند کہ مند بہ معنی
صاحب است پس معنی لفظی این صاحب زنبور
و زنبور دارندہ کہ بوز بمعنی زنبور سیاہ بر معنی
دوش گذشت واللہ اعلم بحقیقۃ الحال و آنچہ
بہ سای مہملہ و بای فارسی می آید مبدل این چنانکہ
بزغ و برغ و تب و تپ و حقیقت بوزسہ را بجایش
عرض کنیم (اردو) ایک نہایت خوشبو گھانس ۔ مؤنث۔

بوزمہ بقول برہان بضم اول و فتح ثالث و میم مرادف بوزمند
است کہ گذشت صاحبان سروری و ناصری و جامع ہم ذکر
این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مبدل و مخفف (بوزمند) است
کہ نون بدل شدہ بہای ہوز چنانکہ گران و گراہ و دال مہملہ حذف
شد چنانکہ زودتر و زوتر (اردو) دیکھو بوزمند ۔

(الف) **بوزنہ** بقول برہان الف بضم اول و کسر ثالث و فتح نون میمون را گویند و بعربی حمدونہ خوانند و ہم او
(ب) **بوزینہ** نسبت ب گوید کہ بروزن سفینہ بوزنہ باشد صاحب جہانگیری بوزنہ و بوزینہ و بوتینہ
ہرسہ را آوردہ (حکیم خاقانی ب ع) بہ ریش تیس و بہ بینی پیل و غبغب گاو ہا بجرس رقص کن و بوزینہ لعب آر
صاحبان رشیدی و جامع ہم ذکر ہرسہ کردہ اند صاحب ناصری ہم ہرسہ را آوردہ گوید کہ جانوریست معروف کہ
بسیار زیرک و ہوشیار است خان آرزو در سراج بذکر بوزینہ ضمناً ذکر الف کردہ بحوالہ محققین می فرماید کہ از
بعضی مردم توران ہم شنیدہ شد بہار ذکر بوزنہ کردہ می گوید کہ بکسر زای تازی مخفف بوزینہ بہ تشدید نون

کہ در عربی کنیت میمون است و آن را بفارسی کپّی خوانند وگاہ تصرف کردہ بوزینہ باشباع تحتانی بعد الزا
و بوزنینہ بزیادت نون قبل تحتانی نیز استعمال کنند و می تواند کہ بوزینہ مخفف ابوزینہ باشد و تحتانی دران
عوض نون اوّل بود بر قیاس دینار کہ در اصل دنّار بہ تشدید نون بودہ و برین تقدیر یای اشباع نباشد
زیرا کہ تخفیف لفظ عربی در فارسی شائع است بخلاف زیادت در لفظ عربی و بہ نقل سند حکیم خاقانی می فرماید
کہ این لفظ بوزینہ مستعمل نہ بوزنینہ و نسبت وزن شعر کوہ کندیدہ وکاہ برآوردہ **مؤلف** عرض می کند
کہ چرا خیال نکنیم کہ دران لفظ بوزنینہ مستعمل کہ بحثی در وزن شعر باقی نمی ماند بای حال بوزنہ اصل است
و بوزنینہ و بوزینہ مزید علیہ آن مخفی مباد کہ (ابوزنہ) در عربی آمدہ کہ کنیت سمدونہ باشد تکمیل بحث
بر بوزینہ کنیم کہ می آید (**اردو**) دیکھو بہامہ۔

بوزہ بقول برہان بر وزن کوزہ (۱) شرابی باشد کہ از آرد برنج و ارزن وجو سازند و در ماوراء النہر
و ہندوستان بسیار خورند و (۲) تنہ درخت را نیز گویند صاحب جہانگیری نسبت معنی اوّل بر معروف
قانع و ذکر معنی دوم ہم کردہ صاحب سروری نسبت معنی اوّل گوید کہ شرابی باشد کہ ترکان سازند و بحوالہ
شرفنامہ ذکر معنی دوم ہم کردہ و فرماید کہ بای فارسی ہم آمدہ (ابن یمین ؔ) ز دونان چون طمع داری
کرمہای جوان مردان ٭ خرد داند کہ در عشرت شرابی ناید از بوزہ ٭ صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل
گوید کہ تنہ درخت را نیز گویند صاحب ناصری بر معنی اوّل قانع و صاحب جامع در ہر دو معنی ہمزبان
برہان۔ صاحب سراج السبیل این را معرب داند بمعنی اوّل بہار ہم بر معنی اوّل قناعت کردہ خان آرزو
در سراج بر نقل ہر دو معنی اکتفا کردہ صاحب محیط بر بوزہ می فرماید کہ اسم فارسی است و معرب آن بوزج
و بعربی فقاع و بیونانی زدفوس و برومی ابقاعین نامند و بفارسی سوراک آب و ہکل نیز خوانند و آن

شراب کوا ہیخ است متحد از آرد جو عجین مدفون در زمین تا چہل روز و گویند کہ آن فقاع است و نوعی از نبیذ و طبیعت آن بسبب چیزہای کہ ازان می سازند مختلف و آنچہ از جو سازند مدر بول و مرطب بدن و جہت سرفہ و امراض حارہ ریہ نافع و مضر گردہ و مثانہ (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ عجبی نیست کہ فارسیان بر بوزہ کہ بمعنی اسپ سنار و تیز بہ بلستان پنجبش گذشت ہای نسبت زیادہ کردہ شرابی را نام کردند کہ تندو تیز می باشد و بمعنی دوم فرہ علیہ بوزہ کہ بہ بلستان سومش بہمین معنی گذشت (**اردو**) (۱) ایک قسم کی شراب جو غلّون سے بنائی جاتی ہے۔ مؤنث (۲) دیکھو بوزہ کے تیسرے معنے۔

بوزہ چی اصطلاح۔ بقول بہار آنکہ بوزہ و شراب بفروشد (سیفی سے) شہری خراب بوزہ چی و چشم مست اوست ٭ پیر و جوان سبوی کش و می پرست اوست ٭ از دست بی شرابی و درد سرخمار ٭ بیچارہ ایم و چارہ ما ہم بدست اوست ٭ صاحب انند نقل نگارش۔ صاحب برہان بر چی گوید کہ بکسر اوّل و سکون ثانی چون در آخر کلمہ ترکی افزایند افادہ معنی فاعلی کند ہمچون تشماقچی و یالانچی کہ کفش گر و دروغ گوی را گویند (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ قاعدہ بیان کردہ برہان متقاضی آنست کہ ما بوزہ را ہم لغت ترکی خیال کنیم و چنان نیست بلکہ لغت فارسی است و فارسیان چی را با ل فارسی زبان دانند و بالغات فارسی ہم مرکب کنند و ہمین یک مثال اوست و نقارچی و امثال آن ہم بالجملہ این مرکب فارسی زبان است و تکمیل بحث چی بجایش می آید (**اردو**) شراب اور بوزہ فروخت کرنے والا۔ مذکر۔

بوزہ کباب اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان بضم اوّل آنست کہ چون برہ در سیخ کشند یا در روغن بریان کنند از تاب حرارت آتش جا بجای آن می ترکد کہ آن پارہ ہا را ازان جدا می کنند و می خورند و برہ کباب می گویند بغایت لذیذ است **مؤلف** عرض کند کہ معنی لفظی است کباب منسوب

به نبرد واو بعد موحده زائد برای اظهار ضمه و های هوز برای نسبت و این قلب اضافت باشد (اردو) خسته کباب - مذکر -

بوزیدان اصطلاح - بقول برهان باد الجند بن خورنجان دارو ئیست که از مصر آرند و بعربی متعجل خوانند و بجهة فربهی استعمال کنند - صاحب جامع همزبانش **مؤلف** عرض کند که ماحقیقت این را بر بوزدان بیان کرده ایم که گذشت (اردو) دیکهو بوزدان -

بوزینه بقول صاحبان برهان و سروری و رشیدی و جامع و جهانگیری و ناصری و سراج مرادف همان بوزنه که گذشت و ماحقیقت این را همانجا بیان کرده ایم صاحب محیط گوید که اسم فارسی است و بفارسی میمون هم گویند و کپی هم خوانند و بعربی قرد و بترکی پیچی و بهندی سرخ روی را بندر و سیاه روی خاکستری بدن را لنگور و هنومان نامند و بعضی نسناس را نیز از قسم میمون شمرده اند و در ممالک فرنگ و چین و غیره اقسام دیگر نیز می شود بعضی بصورت بسیار شبیهه به انسان و بعضی بی دم و بعضی با دم کوتاه با لجمله حیوانیست مشهور و اشبه بانسان و بمناسبت مزاج انسان مزاج آن گرم و خشک است و طلای خون آن جهت منع روئیدن موی مجرب و خوردن آن گرما گرم باعث گنگی زبان در ساعت و از خواص آنست که چون پوست بوزینه بر درخت ثمردار که آنرا خوف سرمازدگی باشد به بندند مانع از ان آید و چون از پوست آن غربال سازند و هر غله را که دران به بیزند و زراعت آن کنند از آفات ملخ محفوظ می ماند و گفته اند که میمون چون طعام مسموم را به بیند فریاد می نماید و می ترسد (الخ) (اردو) دیکهو بوزنه -

بوزینه به نقل آدم انسان نشود مقوله صاحبان خزینة الامثال و امثال فارسی ذکر این کرده اند و از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مقصود ازین مقوله آنست که آدمیت مخصوص بانسان است اگر

بوزینہ کہ شبیہہ بہ انسان است در بعض کارہا نقل انسان کند انسان نمی شود فارسیان این مقولہ را بحق کسی استعمال کنند کہ در کارہای او آورد و ساختگی نمایان باشد روزی ما مشاہدہ کردیم کہ در محفلی یکی از ہندیان بلباس انگلیسی آمد و در گفتگوی ہندی ہم لب و لہجہ انگلیسیان استعمال می کرد یکی از عجم کہ موجود بود ہمین مقولہ را خواند مقصود آنست کہ نقل نقل است و اصل اصل باشد و نقل اصل نمی شود (اردو) دکن مین کہتے ہین ”بندر انسان نہین ہو سکتا“

بوزینہ را با درودگری چہ کار مقولہ۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ این مرادف (کار بوزینہ نیست نجاری) کہ بجایش می آید فارسیان چون کسی را بکاری مشغول بینند کہ حوصلۂ آن ندارد گویند و گویند کہ یکی از عجمیان نجاری می کرد و بوزینہ از دور تماشای آن می ساخت چون نجار چوبی سطبر را با ارہ برید و بقاعدہ نجاران چوبکی در شگاف کرد تا شگاف باقی ماند و سہولت در راندن ارہ کشی شود و دقیقہ چند بکار دیگر رفت بوزینہ بجای آن نشستہ ارہ کشی می کرد و غافل ازین بود کہ خصیہ ہای او داخل شگاف فرو رفتہ ہمدرین حالت چوبکی کہ در شگاف بود بنا واقفیت نتیجہ از شگاف بیرون کرد تا شگاف بہم پیوست و فوطہ ہا را نتوانست بیرون و شور برپا کرد و نوبت بامدادش نرسید و بمرد از ہمین حکایت این مقولہ قائم شد (اردو) صاحب محبوب الامثال نے اس فارسی مثل کے مقابل لکھا ہے ”جس کا کام اُسی کو سہاجے تیلی کا کام تنبولی کرے“ دکن مین کہتے ہین ”بڑہائی کا کام باندر کرے“ اور دکن مین (کار بوزینہ نیست نجاری) بھی مستعمل ہے۔ ہر کاری و مردی) و نیز (کاری کہ نہ کار تست زنہار مکن)

بوز بقول برہان بضم اول و سکون ثانی و زای فارسی (۱) گرانی و سنگینی و تپ و حرارت باشد و (۲) بفتح اول گرداب را گویند۔ صاحب سروری بحوالہ ادات بمعنی دوم قانع صاحب مؤید ہمز بانش

مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است بہر دو معنی بالا و بوز بہ زای ہوز کہ بہمین معانی گذشت مبدل این چنانکہ ژند و زند و فرده و فرزده مخفی مباد کہ در معنی اوّل واو عطف میان سنگینی و تب غلط می نماید وغیر از تصحیف کتابت نباشد کہ سنگینی و گرانی مضاف است بسوی تپ و مقصود ازان تپی کہ سنگین و گران باشد یعنی تیز و تند و ہمین معنی بر معنی ہشتم بوز مذکور (اردو) (۱) دیکھو بوز کے آٹھویں معنے (۲) دیکھو برژ کے تیسرے معنے ۔

بوژنہ بقول برہان بضم اوّل و زای فارسی و فتح نون غنچہ و شگوفہ و بہار درخت را گویند کہ ہنوز شگفتہ باشد و بعربی کم خوانند صاحبان سروری و جامع ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) دیکھو اشکفہ اور رنغل غنچہ ۔

بوس بقول برہان با ثانی مجہول (۱) مخفف بوسہ است و بعربی قبلہ گویند و (۲) امر بہ بوسیدن و (۳) بوسہ کنندہ ہم و (۴) با ثانی معروف سختی و فروتنی ۔ صاحب سروری ذکر معنی اوّل و دوم کردہ ۔ (شمس فخری ۔) شہنشہی کہ فلک از برای حشمت خویش ؎ دہد ز راہ ادب خاک درگہش را بوس ؎ صاحب ناصری گوید کہ اصل این بوسیدن است بضم اوّل و اعراب ضم را فتح کردہ بوس گویند (فردوسی ۔) بسائید مشکین کمندش ببوس ؎ کہ بشنید آواز بوسش عروس ؎ صاحب جامع ہمزبان برہان ۔ بہار گوید کہ (۵) بوسیدن و بوسندہ و امر بدین معنی (میرخسرو ۔) پادشاہا ہمہ شاہان کہ بخواب ابدانند ؎ آستان بوس تو در خواب تمنا کردہ ؎ **مؤلف** عرض کند کہ این اسم مصدر بوسیدن است بمعنی بوسہ و جا دارد کہ بوسہ را اسم مصدر دانیم و این را مخففش و حاشا کہ اصل این بوسیدن باشد چنانکہ ناصری گفتہ بلکہ بوس یا بوسہ اصل و بوسیدن مرکب ازان و بمعنی دوم امر حاضر مصدر بوسیدن و بمعنی سوم غلط است کہ بوس بمعنی بوسندہ

نیامدہ محققین بالاسم فاعل ترکیبی رانفہمیدہ اند ومعنی فاعلی بدون ترکیب بوس باسمی حاصل نمی شود چنانکہ (آستان بوس) ومعنی چہارم رابا عتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبان است تسلیم کنیم کہ اسم جامد فارسی زبان باشد ومعنی پنجم حاصل بالمصدر بوسیدن (اردو) (۱) بوسہ۔ دیکھو بس کے چوتھے معنے۔ (۲) بوسہ دے (۳) بوسہ دینے والا (۴) سختی اور مجاجت۔ مؤنث۔ (۵) بوسہ دہی۔ بوسہ دینا کا حاصل بالمصدر۔

بوسا بقول شمس در فارسی زبان بالضم زن سخت راگویند **مؤلف** عرض کند کہ دیگرکسی از محققین فارسی زبان ذکراین نکردو بدون سند استعمال اعتبار رانشاید معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) سخت مزاج عورت۔ مؤنث۔

بوس افگندن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی از معنی ساکت و براستعارہ قانع **مؤلف** عرض کند کہ (بوس افگندن در دہان) بمعنی بوسہ دادن است (اوحدی کرمانی ع) دہانم تلخ ولب خشک از فراق تست یکباری ؛ لب خشک تراترسازو بوسی در دہان افگن ؛ مجرد (بوس افگندن) بمعنی بوسہ دادن اصلا نباشد ونہ استعارہ بلکہ معنی حقیقی است ومن وجہ کنایہ باشد (اردو) بوسہ دینا۔

بوستان بقول فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود جائی کہ آراستہ باشد بدرختان دلجو وگلہای خوشبو بہار گوید کہ معنی ترکیبی این جائی کہ بوی بسیار ازان خیزد وفرماید کہ بالفظ خوردن کنایہ از رستنی ہا خوردن۔ خان آرزو در سراج گوید کہ تحقیق این در بستان گذشت **مؤلف** عرض کند کہ ماحقیقت این را بذیل بست عرض کردہ ایم وصراحت ملحقات بجایش کنیم (اردو) دیکھو بست کے پہلے معنے۔

(الف) **بوستان افروختن** مصدر اصطلاحی۔
(ب) **بوستان افروز** صاحب آصفی

بر (بستان افروختن) اشارہ (ب) کردہ از معنی ساکت وصاحب برہان بر (ب) گوید کہ گلی است کہ آن را تاج خروس گویند بسبب شباہتی کہ بدان دارد۔ صاحب جہانگیری گوید کہ این را (بستان افروز) ہم گویند (حکیم خاقانی ؎) مے چون بوستان افروز دہ زانکہ ⁂ سفال دل چو ریحان تازہ گردان ⁂ صاحبان رشیدی وناصری وجامع وبحر وسراج وانند ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ اصل (بستان افروز) کہ بجایش گذشت وآن مخفف این است بحذف واو وصراحت کافی ہمدرانجا کردہ ایم۔ (اردو) دیکھو بستان افروختن اور بستان افروز۔

بوستان بان اصطلاح۔ بقول بہار مرادف بوستان پیرا کہ می آید بمعنی باغبان (سعدی ؎) برو بوستان بان بہ ایوان شاہ ⁂ تراہی ولی ہم زبستان شاہ ⁂ **مؤلف** عرض کند کہ مخفف این (بستان بان) بجایش گذشت بحذف واو واین مرکب است بالفظ بوستان وبان حقیقت بان بجایش مذکور۔ از قبیل نگہبان و بادبان (اردو) دیکھو بستان بان اور باغبان۔

(الف) **بوستان پیرا** اصطلاح۔ بقول بہار (الف)
(ب) **بوستان پیراستن** مرادف بوستان بان کہ گذشت وصاحب آصفی ذکر (ب) کردہ از معنی ساکت (میرزا صائب ؎) اگر از دور باش بوستان پیرا نہ اندیشد ⁂ سر از یک طوق با قمری کند سرو روان بیرون ⁂ **مؤلف** عرض کند کہ صراحت کافی بر (بستان پیرا) و (بستان پیراستن) مذکور کہ آن مخفف این است (اردو) دیکھو بستان پیرا و بستان پیراستن۔

بوستان خوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب آصفی کنایہ از رستنی ہا ونباتات باغ خوردن (سعدی ؎) نہ در کوہ سبزہ نہ در باغ شخ ⁂ ملخ بوستان خوردہ ومردم ملخ ⁂ **مؤلف** عرض کند کہ حاشا کہ کنایہ باشد بلکہ بمعنی حقیقی است یعنی خوردن اوراق درختہای بوستان وشاخہایش چنانکہ ملخ ودیگر جانوران می خورند حیف است کہ محقق ہندنژاد غور نکرد کہ کنایہ نیست (اردو) دیکھو بستان خوردن

بوستاندن استعمال۔ بقول آصفی (۱) بمعنی کسب کردن بوی (مجد شیرازی ے) خار پہلو کند زصحبت گل ٭ اگر زخلق تو بوستاند گل ٭ **مؤلف** عرض کند کہ (۲) مجازاً بمعنی حاصل کردن رتقی از چیزی و آن کنایہ باشد و از سند معنی اوّل کہ بہار پیش کردیم معنی حاصل می شود (**اردو**) (۱) بو حاصل کرنا (۲) کسی چیز سے کچھ یعنے رتی بھر حاصل کرنا۔ بہت تھوڑا سا حصّہ حاصل کرنا۔

بوستان سندس اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان کنایہ از سبزہ و گلہای گوناگون صاحب بحر ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ سندس لغت عرب است بالضم نوعی از دیبای تنک و نازک کذا فی المنتخب پس معنی لفظی این دیبای بوستان قلب اضافت سندس بوستان و کنایہ از معنی مذکور الصدر موافق قیاس است (**اردو**) سبزہ۔ مذکر۔ رنگ برنگ پھول۔ مذکر۔

بوستان کردن مصدر اصطلاحی۔ ہمان (بستان کردن) کہ بجایش گذشت (**اردو**) (دیکھو بستان کردن)

(الف) **بوستان گرد** اصطلاح۔ بہار (ب) **بوستان گردیدن** ذکر الف کردہ و ما صراحت ہر دو با سند (الف) بر بستان گرد و بستان گردیدن کردہ ایم کہ بجایش گذشت و آن مخفف این است بحذف واو و این اصل آن (**اردو**) الف دیکھو بستان گرد (ب) دیکھو بستان گردیدن

بوستانِ گل نمای اصطلاح۔ بقول برہان کنایہ از آسمان صاحب جہانگیری در ملحقات و صاحبان رشیدی و بحر و جامع و سراج و مؤید و ہفت و انند ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ باشد کہ فارسیان گل را استعارہ کردہ اند از مہر و ماہ و ستارگان پس بوستانی کہ گل ہا را می نماید و نمید بہ آسمان است (گل نما)۔ اسم فاعل ترکیبی باشد و مجموعۂ این مرکب توصیفی (**اردو**) دیکھو آسمان۔

بوستان مازاغ اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان اشارہ بمقام وحدت۔ صاحبان بحر و مؤید و ہفت ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ ما بر (بلبل بوستان مازاغ) کہ بمعنی پیغمبر آخر الزمان علیہ السلام گذشت حقیقت بوستان مازاغ بیان کردہ ایم (اردو) مقام وحدت۔ ذات باری تعالیٰ شانہٗ کی جانب اشارہ۔ مذکر۔

بوستاندن استعمال۔ بقول بہار کنایہ از کسب کردن **مؤلف** عرض کند کہ مرادف ہمان بوستاندن است کہ گذشت مخفی مباد کہ ستاندن وستدن مرادف یکدیگر است و حقیقت آن بجایش مذکور شود (اردو) دیکھو بوستاندن۔

بوستہ خانہ اصطلاح۔ بقول صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم بمعنی جای خطوط و مقامی کہ برای انتظام خطہا قائم کنند **مؤلف** عرض کند کہ این مرکب است از بوستہ مبدل پوست و پوسٹ لغت انگلیسی است بہ بای فارسی و تای ہندی فارسیان بہ تبدیل بای فارسی بہ عربی (چنانکہ اسپ و اسب) و تبدیل تای ہندی بہ فوقانی و زیادت ہای ہوز مفرس کردہ اند و خانہ بمعنیش کہ جای و مقام باشد (اردو) ڈاک خانہ بقول آصفیہ۔ اردو۔ مذکر۔ ڈاک گھر۔ پوسٹ اوفس۔ خطوط اور پارسل وغیرہ کا دفتر

بوستین اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم و کسر تای فوقانی بمعنی بدی و شرارت **مؤلف** عرض کند کہ پوستین بہ بای فارسی می آید بمعنی مذمت و عیب اگر سند استعمال این بدست آید توانیم گفت کہ این مبدل آنست چنانکہ اسپ و اسب حیف است کہ ہمہ محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت (اردو) بدی۔ شرارت۔ مؤنث۔

بوسحاق اصطلاح۔ ہمان بو اسحق کہ بجایش گذشت بحذف الف صاحبان برہان و بحر و سروری ذکر این کردہ اند (اردو) دیکھو بو اسحق۔

بوس خشک اصطلاح۔ بقول بحر بوسۂ مجرد **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است و موافق

قیاس (اردو) صرف بوسہ۔ مذکر۔

بوس خوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی بوسہ حاصل کردن است (طغرای مشہدی ؎) دائم غم نخوردنِ یک بوس می خورم ٭ بوسی نخوردہ ام ز تو افسوس می خورم ٭ (اردو) بوسہ لینا حاصل کرنا

بوس ریختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مضمون خیال است بمعنی خود بخود پیدا شدن بوسہ و حاصل شدنش بدون طلب (صائب ؎) بستی بی طلب بوس از دہان یار می ریزد ٭ ثمر چون پختہ گردد خود بخود از دار می ریزد ٭ (اردو) بوسہ جھڑنا۔

بوسک بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم و فتح سین مہملہ و سکون کاف تازی مصغر بوسہ **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ موافق قیاس است ولیکن طالب سند استعمال می باشیم کہ استعمال این از نظر ما نگذشت و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) چھوٹا بوسہ۔ مذکر۔

بوس کردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی بوسہ دادن است موافق قیاس (سفید بلخی ؎) ز گستاخی لبش را کردہ ام بوس ٭ سفید از روی ساقی شرمسارم ٭ (اردو) بوسہ دینا۔ بوسہ لینا۔

بوس کندن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بر مصدر بوسہ کندن حقیقت این می آید (کمال خجندی ؎) پیرہا بوسی از ان لب بر کند ٭ چون کند بیچارہ دندانش نیست ٭ (اردو) دیکھو بوسہ کندن۔

(الف) بوسلی
(ب) بوسلیک
(الف) بقول سروری بوزن بوعلی مرخم بوسلیک کہ نام یکی از دوازدہ مقام موسیقی است (شاعر ؎) عشاق مر اقد حسینی است چو راست ٭ در پردۂ بوسلی رہاوی و نواست ٭ چون گشت بزرگ در صفاہان و عراق ٭ زنگولہ حجاز و کوچک اندر برماست ٭

صاحب برہان نسبت (ب) می فرماید کہ بضم اوّل وفتح ثالث ولام بہ تحتانی رسیدہ وبکاف زدہ نام مقامی است از دوازدہ مقامات موسیقی صاحبان ناصری وجامع وسروری ذکر این کردہ اند (مولوی معنوی ۵) در پردۂ حسینی عشاق را درآورد ٭ وز بوسلیک واو ماہنای دلکشائی ٭ خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید کہ گمان دارم کہ لفظ عربی است وفارسیان تصرف کردہ اند مانند بوجہل وبولہب **مؤلف** عرض کند کہ صاحب سوار السبیل کہ محقق معربات است تصفیۂ این کردہ کہ بوسلیک فارسی است ومعرب ہم ہمین لغت باشد وکاف تصغیر ہم تائید آن می کند وآنچہ صاحب سروری (الف) را مرخم (ب) گفتہ برعکس حقیقت می نماید زیراکہ الف یکی از دوازدہ مقام موسیقی است و (ب) مصغر ومرخم آن محققین اہل زبان برین فرق نازک غور نفرمودہ معلوم می شود کہ باعتبار لفظ (الف) را مرخم (ب) گفتہ **اردو** (الف) بوسلی۔ موسیقی کی بارہ راگنیون سے ایک راگنی کا نام ہے جسکی آواز بلند ہوتی ہے اور (ب) بوسلیک اُسی راگنی کی پستی آواز کا نام ہے (مؤنث) افسوس ہے کہ اس کا اردو نام معلوم نہو سکا

بوسلیمان اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم مرغ سلیمان را گویند کہ ہدہد باشد دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ ومعاصرین عجم ہم بر زبان ندارند ودر عربی زبان این کنیت را نیافتیم اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد کہ فارسیان بقاعدۂ عربی بر سبیل کنیت این را برای مرغ سلیمان استعمال کردہ باشند (**اردو**) ہدہد مذکر۔ دیکھو ہدہد ک۔

بوسنج اصطلاح۔ بروزن قولنج بقول شمس شہریست در ہرات ودہیست در ترمذ۔ صاحب انند گوید کہ معرب بوشنگ است وآن شہریست کہ محمد ابن ابراہیم واسفندیار بن موفق وابوالحسن داؤدی ازان شہراند وہم دہی است بہ ترمذ وازان است ابوحامد احمد بن محمد بن حسین صاحب جامع کہ محقق اہل زبانست

بر (نام قصبۂ از خراسان) اکتفا کردہ **مؤلف** عرض
کند کہ وجہ تسمیۂ این بہ تحقیق نہ پیوست (اردو)
بوسنج ایک شہر کا نام ہے جو ہرات مین ہے اور نیز ایک
دیہہ کا نام جو ترندا و رخراسان مین ہے۔ (مذکر)

بوسوختن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار یعنی بخور
کردن خوشبوئیہا (خواجہ نظامی ؎) بفرمود شاہ آتش
افروختن ٭ برسم مغان بوی خوش سوختن ٭ وز آنہ بر دار آتش
آصفی ہم ذکر این کردہ از طغرای مشہدی سند دہد (؎)
تو پری من بوی سوزم گر بود صد بوی خوش ٭ بوی سوزی
می کنم تا بشنوم بوی ترا ٭ **مؤلف** عرض کند کہ مطلق
بمعنی بخور کردن است یعنی سوختن چیزی بر آتش برای
بوی و ہیچ خصوصیت با بوی خوش ندارد و از کلام طغرا
اسم فاعل ترکیبی (بوی سوز) پیداست یعنی کسی کہ چیزی را بر آتش
می سوزد تا بوی آن گیرد (اردو) کسی چیز کو جلانا
تاکہ اسکی بو سے فائدہ حاصل ہو۔ بخور لینا بھی کہہ سکتے
ہین صاحب آصفیہ نے بخور پر جو کچھ لکھا ہے ہم نے
اس کا ذکر بخور پر کیا ہے (بوی سوز) وہ شخص جو
بخور لیتا ہی یا کسی چیز کو بغرض بخور جلاتا ہے۔

بوس وکنار اصطلاح۔ بمعنی بوسہ بازی است
(ظہوری ؎) نہادہ است ظہوری ہوای بوس و
کنار ٭ بیک کنار ببوس وکنار سوگند است ٭ (ولہ
؎) نسخہ جامع ندیدہ کس نزبانم ٭ آنچہ در زبان نسبت
حرف بوس وکنار است ٭ (ولہ ؎) کم بے
نصیبان بہرہ دارند از بی بہرگی ٭ آرزو در حسرت
بوس وکناری می رسد ٭ (اردو) بوس وکنار
بقول آصفیہ چوما چاٹی۔ بوسہ بازی لپٹانا چپٹانا۔

بوسہ بقول بہار لغت فارسی و بوس معرب آن
و بیجا[1]۔ بکر[2]۔ تر[3]۔ تشنہ لب[4]۔ جان پرور[5]۔ سرجوش[6]۔
سیراب[7]۔ شکرآمیز[8]۔ گلوسوز[9] از صفات اوست و ثمر[10]
۔حلوا[11]۔ خراج[12]۔ خیر[13]۔ دزد[14]۔ روزی[15]۔ سیلی[16]۔ شراب[17]
۔شربت[18]۔ شکر[19]۔ قند مکرر[20]۔ گل[21]۔ گوہر[22]۔ متاع[23]۔ مرکز[24]
۔مہر[25]۔ می[26]۔ نقل[27]۔ نم[28]۔ نیشکر[29] از تشبیہات آن (نظیر
نیشاپوری ؎) ہنوز دعوت حلوای بوسہ در راہ
است ٭ زخط ولب نمک وترہ ما حضر داری ٭

(۳۵۸۴)

(میر محمد افضل ثابت) ای که در فکر علاج ضعف دل
درمانده ٭ بوسهٔ لب های نوخط شربت ابریشم است
٭ (مولانا ذهنی) زان لب شکر بوسه نصیب دگران
شد ٭ در طالع ما تلخی دشنام نوشتند ٭ (ابوطالب کلیم
) زچاک پیرهنش سیر بوستان کردم ٭ هزار رنگ
گل بوسه در گریبان بود ٭ (صائب) مگر ز درگه
عشرت جاوید شود ٭ بوسهٔ که قند راه بکنج دهنش
(وله) از می و نقل بیک بوسه قناعت کردیم که
رحم کن بر جگر تشنهٔ ما ای ساقی ٭ می فرماید که با مصادر
فارسی مستعمل (که در ملحقات می آید) صاحب ناصری
بر معروف قانع و بوسیدن را اصل این قرار می دهد
صاحب سوار السبیل بوسه را فارسی قرار می دهد
و بوس را گذشت معرّبش **مؤلف** عرض کند که
اسم مصدر بوسیدن است بحذف های هوز آخر و
یا بوسه را فرید علیه بوس دانیم بزیادت های هوز
بامّی حال همین اصل است و مصدر بوسیدن
مرکب ازین نه بالعکس این چنانکه صاحب ناصری
گفته و بوسه حرکتی است که انسان از دو لب خود بر لب
یا رخسار یا جبین یا دست مخاطب یا بر چیزی بر سبیل
محبت و ادب می زند (**اردو**) بوسه بقول آصفیه
فارسی ـ اسم مذکر ـ دیکھو بوس کے پہلے معنے ـ

بوسه آوردن مصدر اصطلاحی ـ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که
کنایه از بوسه دادن است و طلب آن (عماد غزنوی
) گفتم که بیار بوسه گفتا که بگیر ٭ گفتم که بگیر باده
گفتا که بیاره ٭ (**اردو**) بوسه دینا ـ

بوسه افگندن مصدر اصطلاحی ـ بقول بحر بمعنی
بوسه گرفتن مرادف بوسه برافشاندن که می آید **مؤلف**
گوید که موافق قیاس است معاصرین عجم بر زبان ندارند
(**اردو**) بوسه لینا ـ

بوسه بازی اصطلاح ـ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ
فرنگ معروف **مؤلف** عرض کند که مرادف بوس
و کنار که گذشت معاصرین عجم بر زبان دارند و موافق
قیاس و حاصل بالمصدر (بوسه بازیدن) (**اردو**)

بوسہ بازی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث چوما چاٹی۔

(الف) **بوسہ بہ پیغام** اصطلاح۔ بقول بحر (۱) حصول مقصود بوساطت غیر و (۲) امر محال۔ بہار و انند ہم ذکر این کردہ (استاد ؒ) باز مشتاق ترا بوسہ بہ پیغام افتاد ؛ گفتگوہای زبانی بلب بام افتاد ؛ **مؤلف** عرض کند کہ از سند استاد مصدر ----

(ب) **بوسہ بہ پیغام افتادن** بمعنی مقصد برآمدن بوساطت غیر پیدا است پس (بوسہ بہ پیغام) حاصل ہمین مصدر است بمعنی اول و فرقی است بین در معنی مصدری و حاصل بالمصدر یعنی دوم ہم درست کہ کنایہ باشد یعنی حصول بوسہ ذریعۂ قاصد و پیامبر محال است صراحت کافی بر مقولۂ کہ می آید می شود۔

(اردو) (الف) (۱) کسی کے ذریعہ سے حصول مقصد اور مقصد براری (۲) امر محال۔ مذکر (ب) کسیکے ذریعے مقصد حاصل ہونا۔

بوسہ بہ پیغام راست نیاید مقولہ۔ [illegible] **مؤلف** امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ساکت عرض کند کہ فارسیان چون می بینند کہ کسی کاری را کہ شایستہ لائق تصفیہ باشد حوالۂ دیگری می کنند این مقولہ را استعمال می کنند مقصود آنست کہ این چنین معاملہ را توسط کسی طی نہ باید کرد بلکہ تصفیہ آن بالمشافہ اولی است چنانکہ طلب بوسہ بواسطۂ قاصدی فضول است (اردو) دکن میں کہتے ہیں ''ایلچی کے ذریعہ چوما نگے تو وہ خود لیکر بھاگے''۔

بوسہ بہ پیغام گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر حاصل کردن مقصد بوسیلۂ غیر (وحید ؒ) در جام زعکس لب او کام گرفتیم ؛ آخر زلبش بوسہ بہ پیغام گرفتیم ؛ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ابوطالب کلیم ؒ) معشوق در آغوش بود طالع مارا ؛ اما زلبش بوسہ بہ پیغام گرفتہ ؛ (اردو) کسی کے ذریعہ سے مقصد حاصل کرنا۔

بوسۂ بجا اصطلاح۔ بقول انند بمعنی برابر بوسہ (صائب ؒ) دیوان ما و خود را مفکن بہ روز حشر ؛ در عذر خشم بیجا یک بوسۂ بجا دہ ؛ و فرماید کہ تحقیق آنست

که بجای ترجمۂ بموقع پس حقیقۃً باشد وغیر این همه مجاز
مؤلف عرض کند که (بجای بوسه) بمعنی (برابر بوسه)
درست باشد و (بوسه بجا) را قلب اضافت می توان
شمرد ولیکن استعمال این از نظر ما نگذشت وسند استعمال
هم پیش نکند پس این را بسند صائب بمعنی بوسۂ بر موقع
تسلیم کنیم که مرکب توصیفی باشد (اردو) وہ بوسہ
جو موقع پر ہو اور بجا ہو بیجا نہو۔

(۱) بوسه بخشی اصطلاح۔ (۱) حاصل بالمصدر
(۲) بوسه بخشیدن (۲) باشد (ظهوری ع)
به بوسه بخشی لعل تو شهرتی کردست ٭ زمنعمان ورع
شهر به گدای که چه ٭ صاحب آصفی ذکر (۲) کرده
از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که عطا کردن
و دادن بوسه (حافظ شیراز ع) چو لعل شکرینت
بوسه بخشد ٭ مذاق جان من زو پر شکر باد ٭ (انوری ع)
بوسۂ خواستم نه بخشیدی ٭ ناله ها کردم و نه بخشودی ٭
(اردو) (۱) بوسہ بخشی کہہ سکتے ہیں یعنے بوسہ کی عطا
۔ مؤنث (۲) بوسہ بخشنا۔ بوسہ دینا۔

بوسه برافشاندن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف
بوسه افگندن که گرفتن بوسه باشد صاحب آصفی بر استعارہ
قانع **مؤلف** عرض کند که اصلا استعاره نیست بلکه
کنایه باشد از بوسه گرفتن مخفی مباد که بوسه دادن و گرفتن
هر دو یکی است (ظهوری ع) بسنبل زما بوسۂ برفشان
٭ که آورده از زلف ساقی نشان ٭ واضح باد که ازین سند
(بوسه برفشاندن) پیداست۔ عیبی ندارد که فشاندن مخفف
افشاندن است و برفشاندن مزید علیه آن بزیادت کلمه
بر (اردو) بوسہ لینا۔ بوسہ دینا۔

بوسه بردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که
گرفتن بوسه باشد (صائب ع) دزدان خال بوسه
ز رخسار می برند ٭ غافل مشو ز لعل لب آبدار خویش ٭
(اردو) بوسہ لینا۔ بوسہ دینا۔

بوسه برلب خویش زدن مصدر اصطلاحی
۔ بقول بحر حالتی است که گشتی گیر در اول گشتی گرفتن
دستی به بازوی خود می زند و آوازی که آن را مچ مچه

گویند برکشد وبعدازان دست حریف گرفته زور زند۔
مؤلف عرض کند که خلاف قیاس است که این معنی
ازین مصدر اصطلاحی چه طور پیدا شود محققین اہل زبان
ازین ساکت و معاصرین عجم بدین معنی برزبان ندارند
یکی از معاصرین عجم گوید که البتّه این را (لب خود مکیدن)
توان گفت که کشتی گیران لب خود را البته می مکند و بوسه
غیر از مکیدن است فتامّل (اردو) اپنے لب پر آپ
بوسہ دینا۔ لب چاٹنا۔ صاحب آصفیہ نے (مونٹھہ چاٹنا)
پر فرمایا ہے۔ مزے کا مشتاق ہونا۔ محو لذّت و لطف ہونا
(مومن ؎) کیا لطف ہے ہونٹھہ چاٹنے کا ٭ کچھہ اور مزہ
چکھائینگے ہم ٭ دکن مین کشتی گیر کشتی سے پہلے اپنے ہونٹھہ
چاٹتے ہین اس حرکت سے یہہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ کشتی کا
خیال کر کے مزے لے رہے ہین اور یہہ فارسی کے (لب
خود مکیدن) کا خاصا ترجمہ ہے ۔

بوسه بعد انزال نمی باشد مثل۔ صاحب
خزینة الامثال ذکر این کرده از معنی و محلّ استعمال ساکت
مؤلف گوید که چون جوش کسی در کاری باقی نماند فارسیان
این مثل را بحق او زنند مقصود آنست که چنانکه طبیعت
انسان بعد انزال مائل به بوسه بازی نمی ماند همچنین
چون جوش طبیعت کسی در کاری کم شود تکمیل کار
نمی شود (اردو) دکن مین کہتے ہین ٭ ندی اتر جاے
تو کالوے مین کیونکر جاے ٭ یہہ کہاوت بعینہ
اسی فارسی مثل کا مصداق ہے یعنے نالے اور
نہر مین پانی اسی وقت چلتا ہے جب کہ ندی مین
پانی زیادہ ہو جب ندی پایاب ہو جاتی ہے تو پھوٹی کٹ
کے بغیر نالہ یا نہر جاری نہین ہو سکتی ۔

بوسه بلب خویش زدن مصدر اصطلاحی
این همانست که بر (بوسه برلب خویش زدن) مذکور
شد بہار ذکر این کرده از میر نجات سند دہد (؎)
بوسه زد بلب خویش دگر مستانه ٭ رفتم از کار از ین
کش زدن مردانه ٭ **مؤلف** عرض کند که کنایه
باشد از همان مکیدن لب خود که بر مصدر گذشته
ذکرش کرده ایم۔ معاصرین عجم برزبان ندارند
(اردو) دیکھو (بوسه برلب خویش زدن)

بوسہ پیچیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بمعنی بوسہ گرفتن صاحب آصفی ذکر این کردہ بر استنادہ قانع نمی دانیم کہ این چہ قسم تعریف است (صائب ے) شکر لعل لبش در تلخی دشنامہا می پیچد ٭ ز شیرینی زبانش بوسہ در پیغام می پیچد ٭ **مؤلف** عرض کند کہ ازین سند (بوسہ در پیغام پیچیدن) پیداست مقصود ہمین قدر است کہ شیرین کلامیش در پیام بوسہ راہم باخود دارد (**اردو**) بوسہ لینا۔ اور ہمارے بیان کے لحاظ سے بوسہ پیام مین لپٹنا یعنی پیام کی شیرینی سے بوسہ کا مزہ آنا۔

بوسہ جای استعمال۔ بقول بہار جائیکہ بران بوسہ دہند **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت جای بوسہ باشد مرادف بوسہ گاہ کہ می آید (میر خسرو ے) زغیرت دو لب من دو دیدہ خون گرید ٭ چو آستانۂ تو بوسہ جای خویش کنم ٭ صاحب انند نقل نگار بہار (**اردو**) بوسہ کی جگہہ۔ مؤنث۔ بوسے کا مقام۔ مذکر۔

بوسہ جستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ خواہش بوسہ کردن است (میرزا بساطی سمرقندی ے) از دہانش بوسہ جستہ زکات حسن را ٭ گفت خامش ای گدا بر ہیچ می خواہی زکات ٭ (**اردو**) بوسہ کی خواہش کرنا۔ بوسہ چاہنا۔

بوسہ چشیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مراد از بوسہ گرفتن و ذوق بوسہ حاصل کردن است (ابوالقاسم قندر بیگی ے) یک بوسہ از رخت دہ ویک بوسہ از لبت ٭ تاہر دو را چشیدہ بگویم کدام بہ ٭ (**اردو**) بوسہ لینا اور بوسہ دینا۔ بوسہ کا ذوق حاصل کرنا۔

(۱) **بوسہ چیدن** مصدر اصطلاحی۔ (۱) بقول (۲) **بوسہ چین** وارستہ و بحر بمعنی بوسہ گرفتن (عرفی ے) لب مصیبت اگر امر رحمت خواند ٭ ہزار بوسۂ شادی ز روی غم چیند ٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است بمعنی حاصل کردن بوسہ و بہا

ذکر (۲) کرده که اسم فاعل ترکیبی است (صائب ؎) از هیمه نانیش نفس برق سوختنست ٭ یا ای که بوسه چین زرکابش شوم کجاست ٭ (اردو) (۱) بوسه لینا بوسه دینا۔ (۲) بوسه چین بقاعدهٔ فارسی اردو مین بوسه لینے والے کو کهه سکتے ہین۔

بوسه خریدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی بوسه بمعاوضهٔ چیزی (معزی نیشاپوری ؎) بوسی نه تا از کسی جان نستاند ٭ یک بوسه هم آخر بخرم گرچه گران است ٭ (اردو) بوسه خرید کرنا یعنی کسی معاوضه مین بوسه کا حاصل کرنا۔

بوسه خوار اصطلاح۔ بقول بهار مرادف بوسه چین (ملا طغرا ؎) کند ترک می نرگس پرخمار ٭ که از روی این گل شود بوسه خوار ٭ صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس و اسم فاعل ترکیبی است و مصدر این (بوسه خوردن) بمعنی بوسه گرفتن که ذکرش صاحب آصفی کرده (اردو) دیکهو بوسه چین۔

بوسه خواستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس و بمعنی خواهش بوسه و طلب بوسه کردن است (وحید قزوینی ؎) هزار بوسه از و تازه سبکم می خواهم ٭ چها که نیست بخاطر گدای خط ترا ٭ (اردو) بوسه چاهنا۔ بوسه مانگنا۔

بوسه خوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارسته بمعنی بوسه گرفتن (طالب آملی ؎) زبانم سیر بود از گفتگو لیک ٭ بهم در بوسه خوردن اشتها داشت ٭ خان آرزو در چراغ هدایت و صاحب بحر هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که مرادف همان بوس خوردن که بجایش گذشت (صائب ؎) بوسه از کنج لب یار نخورد است کسی ٭ ره بگنجینهٔ اسرار نبرد است کسی ٭ (اردو) دیکهو بوس خوردن۔

بوسه دادن استعمال۔ بقول بحر مرادف بوس خوردن که گذشت۔ صاحب آصفی هم ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس

و بمعنی حقیقی است و مرادف بوسه گرفتن گه گرفتن و
دادن هر دو برای بوسه یکی است (دانش مشهدی
ع) نشد که بوسه بپای هدف چو تیر دهم ؛ گذشت عمر
بخمیازه چون کمان ما را ؛ (انوری ع) تا دامن
بساط ترا بوسه داده ام ؛ بر جیب چرخ می پرد پای
دامنم ؛ (ظهوری ع) خورشید و ماه شاه سواران
نمی شوند ؛ تا بوسه بر عنان و رکابش نمی دهند ؛ -
(اردو) بوسه دینا -

بوسه دان اصطلاح - بقول بحر بمعنی دهان و
بقول بهار کنایه از دهان **مؤلف** عرض کند که بهار
درست گوید که دان در آخر کلمه افادهٔ ظرفیت کند چنانکه
خاکدان و آئینه دان (صائب ع) مگر در خلوت
آئینه تنها یافتی خود را ؛ که از نقش حیا ساده است
مهر بوسه دان تو ؛ (اردو) دهان - مذکر -

بوسه در گرفتن استعمال - بمعنی بوسه گرفتن
است (انوری ع) دل همی گوئیم که باقی عمر ؛ بوسه
نخواهی بود که در گیرد ؛ (اردو) بوسه لینا - دیکھو بوسه گرفتن

(الف) **بوسه دزد** اصطلاح - بهار بنسبت
(ب) **بوسه دزدیدن** (الف) گوید که قریب بمعنی
بوسه چین **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است
بمعنی کسی که به قابو بوسه گیرد که بوسه دهنده خبر ندارد
چنانکه بوسه گرفتن در عالم خواب یا مدهوشی (ظهوری
ع) بوسه دزدی زده در خواب برو ؛ مهر تنگ
شکرش بر جا نیست ؛ صاحب بحر ذکر (ب) کرده گوید
که مرادف بوسه چیدن است **مؤلف** عرض کند که گرفتن
بوسه در عالم بیخبری صاحب آصفی هم ذکر این کرده
اگر سندش برای دزدی بوسه باشد عیبی نیست که
معاصرین عجم بر زبان دارند (صائب ع) دزدی
بوسه عجب دزدی خوش عاقبت است ؛ که اگر باز
ستانند دو چندان گردد ؛ (اردو) (الف)
بوسه دزد کهه سکتے هین اس شخص کو جو بیخبری مین
بوسه لے (ب) بوسه چرانا یعنی بیخبری مین بوسه لینا -

(الف) **بوسه ربا** اصطلاح - بهار بنسبت
(ب) **بوسه ربودن** الف گوید که اکثر در صفات

دہان و لب محبوب مستعمل می شود (شیخ العارفین ؎) از زہر عتاب تو دلم چشمۂ نوش است ؛ دادی بشکر غوطہ لب بوسہ ربارا ؛ (صائب ؎) دل بی جرأت ما گوشہ نشین ادب است ؛ ورنہ لعل لب او بوسہ ربا افتادہ است ؛ صاحب بحر نسبت (ب) گوید کہ بمعنی بوسہ گرفتن است (شفائی اصفہانی ؎) عاشق کہ بخواب از لب او بوسہ رباید ؛ تا صبح قیامت زشکر خواب نخیزد ؛ **مؤلف** عرض کند کہ الف اسم فاعل ترکیبی است و (ب) مصدر شاں صراحت کامل (الف) بر بوسہ ریختن می آید (**اردو**) (الف) بوسہ لینے والا (ب) بوسہ لینا۔

(۳۵۸۲) **بوسہ رستن و روئیدن** مصدر اصطلاحی ادعای شاعری است بمعنی حاصل شدن بوسہ و این کنایہ باشد و بس (انوری ؎) زمستی جرعہ می کام بخزمن بوسہ می روید ؛ بلی ہرگز نگردد لب چشتی کام جام کس ؛ (**اردو**) بوسہ حاصل ہونا۔

(۳۵۸۹) **بوسہ رسیدن** استعمال بمعنی حاصل شدن بوسہ (صائب ؎) تا بوسۂ بمن زلب دلستان رسید ؛ جانم بلب رسید و لب من بجان رسید ؛ (**اردو**) بوسہ حاصل ہونا۔ بوسہ ملنا۔

(۱) **بوسہ ریختن** مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بمعنی بوسہ گرفتن۔ صاحب آصفی ہم ذکر این کردہ از معنی ساکت سند صائب بر (بوس ریختن) گذشت بوسہ و بوس ہر دو یکی است و ۔۔۔

(۲) **بوسہ ریز** اسم فاعل ترکیبی است بہار این را مرادف بوسہ ربا گفتہ و بصفات لب معشوق مخصوص فرمودہ **مؤلف** عرض می کند کہ الف بمعنی بوسہ دادن است و (ب) بمعنی بوسہ دہندہ اگرچہ گرفتن و دادن ہر دو برای بوسہ یکی است ولیکن فرق نازکی دارد یعنی ہرکہ بوسہ خود می دہد بوسہ ریز است و ہرکہ بوسۂ کسی می گیرد بوسہ ربا است (**اردو**) (۱) بوسہ دینا (۲) بوسہ دینے والا اور لب معشوق سے کنایہ ہے۔

بوسہ زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر بمعنی بوسہ گرفتن است (صائب ؎) مارا

گزیدہ است زبس تلخی خمار ٭ از ترس بوسہ بر لب
میگون نمی زنم ٭ (ولہ ؎) بخشیم بوسہ زدن
چون فراق می آرد ٭ چگونہ بوسہ بران حلقۂ رکاب
زنم ٭ **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ برای بوسہ
دادن و گرفتن ہر دو یکی است ولیکن نزاکت معنی
تقاضای آن می کند کہ در تعریف این بوسہ دادن
را بہتر از بوسہ گرفتن دانیم (اردو) بوسہ دینا۔

بوسہ زدن بر دست خویش مصدر
اصطلاحی۔ بقول بحر ناز کردن بر کردہ خویش و
ثنای خود گفتن (صائب ؎) رنگین تر از حنا ست
بہار و خزان ما ٭ بر دست خویش بوسہ زند باغبان
ما ٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است
(اردو) اپنے ہاتھہ پر بوسہ دینا۔ یعنی ناز
کرنا اور اپنی تعریف آپ کرنا کہہ سکتے ہین اسلئے
کہ ہند مین اکثر کاریگران ولایت کو یہ حرکت کرتے
ہوے ہم نے دیکھا ہے کہ جب وہ اپنی کسی صنعت پر
ناز کرتے ہین تو بطریق اظہار ناز اپنے ہاتھہ پر خود بوسہ
دیتے ہین اور صناعان ہند (واہ رے ہین) کہتے ہین صاحب
آصفیہ نے (واہ رے مین) پر فرمایا ہے (کلمۂ فخر)
میرا کیا کہنا۔ میری کیا بات ہے۔ مجھے اپنی پیٹہ آپ
ٹھوکنی چاہیے۔ ہم بھی کچھ ہین (واہ رے مین) کہنا

بوسہ زیب اصطلاح۔ بقول بہار اکثر در صفات
دہان و لب محبوب مستعمل می شود (صائب ؎) چون
کنج لب کجاست کز و بوسہ زیب نیست ٭ صائب من
از کجا کنم آغاز بوسہ را ٭ صاحب انند نقل نگارش
مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است و اسم
فاعل ترکیبی بمعنی زیبای بوسہ (اردو) بوسہ کے
لائق۔ زیبائے بوسہ۔ لب معشوق کو کہہ سکتے ہین نیز

بوسۂ ساغر اصطلاح۔ بقول خان آرزو در
چراغ ہدایت نام جای معلوم می شود و فرماید کہ تنہا
ساغر نام شہری از ہند در کتب قدیمہ دیدہ شد
(اشرف ؎) لبش گلناری از لعل بتان بوسۂ ساغر
٭ جمالش چہرۂ از آل شیرازی کہ می دانی ٭ صاحب
بحر نقل نگارش۔ بہار گوید کہ باضافت ظاہرا نام جائیست

در ایران مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم ازین مقام ناواقف و محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند و ظاہر از کلام اشرف تصدیق تعریف بالا می شود ولیکن بخیال ما (بتانِ بوسۂ ساغر) را جا دارد کہ اسم فاعل ترکیبی گیریم بمعنی بتانی کہ در حالت بوسۂ ساغر باشند یعنی بحالت شراب نوشی و ازین تاویل معنی شعر درست می شود و با مصرع ثانی ہم مطابق و مقابل و از نیکہ (بوسۂ ساغر) نام مقامی متحقق نشد ما این را بہتر از نام مقام دانیم یعنی شاعر گوید لب یارم گلناری است و این سرخیش از بتانی است کہ ساغر بلب باشند کہ در ین حالت سرخی لب زیادہ می باشد و ہمچنین جمال یارم از چہرۂ آل شیرازی است فتامل (اردو) بوسۂ ساغر ایک جگہہ کا نام جو عجم مین واقع ہے جسکی تعریف مزید معلوم نہ ہو سکی۔ مؤنث۔

بوسہ ستاندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی بوسہ گرفتن است (حافظ شیراز ع) باصنمی چو لعبتی خوش بنشین بخلوتی ؎ بوسہ ستان بکام دل تازہ بتازہ نو بنو ؎ (اردو) بوسہ لینا۔

بوسہ شکار اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ مظہر العجائب از اسمای معشوق است کہ از یک بوسہ شکار کنندۂ عاشق است مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس نیست و اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بوسہ شکار بقاعدۂ فارسی معشوق کو کہہ سکتے ہین۔ مذکر۔

بوسہ شکستن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان کنایہ از بوسیدن و بوسہ کردن پر صدا باشد صاحب جہانگیری در ملحقات از نظامی سند دہد (ع) ملک بر تنگ شکر بوسہ شکست ؎ کہ شکر در دہان باہم نہ در دست ؎ صاحبان رشیدی و بحر و جامع و سراج ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ چون چیزی را بشکنند آواز می برآید ازین وجہ (بوسہ شکستن) بوسہ را گفتند کہ باآواز گرفتہ شود (اردو) بوسہ دینا۔ مُنہہ چومنا۔ آواز کے ساتھہ۔

بوسہ شمردن استعمال۔ بہار ذکر این کردہ

از معنی ساکت و صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ (۱) شمار بوسہ کردن باشد بمعنی حقیقیش و (۲) کنایہ از بوسہ دادن پیاپی و بکثرت کہ واقعہ قبل از شمار است و نوبت شمار ہمانوقت رسد کہ نوبت بہ تعدد رسد (طالب آملی ع) صد بوسہ تر شمردہ ہر دم ؛ یہ دست تو ابر نوبہاری ؛ **اردو** (۱) بوسے گننا۔ (۲) پے در پے اور بہت سے بوسہ لینا

(۱) **بوسہ طلب ساختن** مصادر اصطلاحی۔

(۲) **بوسہ طلبیدن** ہر دو بمعنی حقیقیش یعنی طلب بوسہ کردن (ظہوری ع) سازدم چون بعشوہ بوسہ طلب ؛ مایہ صد گذاشت ابرامم ؛ صاحب آصفی ذکر نمبر (۲) کردہ از معنی ساکت۔ آرزوی اکبر آبادی ع) کسان کہ بوسہ از ان بد مزاج می طلبند ؛ ندادنی زرہ احتیاج می طلبند ؛ **اردو** بوسہ مانگنا۔ بوسہ چاہنا۔ بوسہ طلب کرنا اور بوسہ طلب بقاعدہ فارسی اس شخص کو لکھ سکتے ہین جو بوسہ چاہے۔ اسم فاعل ترکیبی۔

بوسہ فروختن مصدر اصطلاحی۔ دادن بوسہ عوض چیزی (صائب ع) نقد جان نسبت بہ آن لبہا ست صائب سیم قلب ؛ گر فروشد بوسہ جانان بصد جان مفت ماست ؛ **اردو** بوسہ کسی چیز کے معاوضہ مین دینا۔ بوسہ فروخت کرنا۔ بوسہ بیچنا۔

بوسہ فریب اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی بوسہ زن (صائب ع) من بستہ ام لب طمع اما نگار من ؛ دارد دہان بوسہ فریبی کہ آہ از و ؛ صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است موافق قیاس **اردو** بوسہ فریب فارسی ترکیب سے لب اور دہان یار کو لکھ سکتے ہین۔

بوسہ کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ بمعنی بوسہ گرفتن صاحب بحر نقل نگارش (صائب ع) می چکد خون از گل رخسارش از تاب نگاہ ؛ بوسہ بر رخسارہ چون ارغوانش چون کنم ؛ **مؤلف** عرض کند کہ ترجمہ حقیقی این بوسہ دادن است۔ فتامل **اردو** بوسہ دینا۔ بوسہ لینا دونون ایک ہین

بوسہ کندن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ بمعنی بوسہ گرفتن صاحب بحر ہمزبانش (صائب ؎) بیر ما بوسی ازان لب برنکند ۞ چون کند بیچارہ دندانش نیست ۞ **مؤلف** عرض کند کہ محققین بالا بر نزاکت معنی غور نفرمودہ اند آنچہ بضمن بوسہ لب مقابل را بدندان گزند آن را فارسیان بوسہ کندن گفتہ اند۔ (**اردو**) بوسہ لینا اور بضمن بوسہ ہونٹون کو دانتون مین دبانا۔

بوسہ گاہ اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی بوسہ جای صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ (۱) کنایہ باشد از لب و دہان و عارض و جبین و دست (صائب ؎) جدائی شود از پیش لعل می گونش ۞ چہ بوسہ گاہ شناس است خال موزونش ۞ (ولہ ؎) بر صفحۂ عذار تو از نقطہ ہای خال ۞ کردست کلک صنع نشان بوسہ گاہ را ۞ و (۲) مجازاً ہر جای کہ لب کسی بدانجا رسد اعم ازینکہ برای بوسہ باشد یا نباشد (شاعر ؎) رگ دست ترا کز رشتۂ جان است نازکتر ۞ طبیب بیمروت بوسہ گاہ نیشتر کردہ ۞ (**اردو**) (۱) لب یا دہان یا عارض یا ہاتھ جس پر بوسہ دیا جاتا ہے (بوسہ کا مقام) مذکر (۲) ہر وہ مقام جہان کسی کے لب پہنچین۔ اعم ازینکہ بوسہ کے لئے ہون یا اور کسی غرض سے۔ مذکر۔

بوسہ گاہ شناس اصطلاح۔ بہار و انندش نقل نگار ہر دو ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی کہ مقام بوسہ را بشناسد۔ سند این بر اصطلاح گذشتہ گذشت (**اردو**) وہ شخص جو مقام بوسہ سے واقف ہو۔

بوسہ گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی بوسہ ستاندن و بوسیدن است (خسرو ع) بوسہ گرفتم از لبش یک دو سہ و چہار و پنج ۞ (صائب ؎) زسایہ کہ بروئیش فگند حلقۂ زلف ۞ برای بوسہ گرفتن دہان دیگر شد ۞ (**اردو**) بوسہ لینا۔

بوسہ گستاخ اصطلاح - بقول بہار قریب بہ معنی
بوسہ چین صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند
کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ در بوسہ گرفتن گستاخ
است و کنایہ از عاشق (صائب ؒ) بوسہ گستاخی گر
امشب دو چارت گشتہ است ٭ من بجان غافلم ایدر برگ
گلت نیلوفر است ٭ (اردو) عاشق - مذکر -

بوسہ گنجیدن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ
گنجایش بوسہ داشتن (جلال اصفہانی ؒ) ازان
کوچک دہانت در گمانم ٭ کہ در وی بوسہ گنجد یا نگنجد ٭
مخفی مباد کہ درین شعر مبالغہ شاعرانہ است در اظہار کوچکی
دہن معشوق کہ داخل حسن است برای زنان خصوصاً
(اردو) بوسہ سمانا -

بوسہ لب خویش زدن مصدر اصطلاحی
وارستہ این را مرادف (بوسہ بلب خویش زدن)
نوشتہ و ہمان سند میر نجات را ذیل این نقل کردہ کہ ہمانجا
مذکور شد **مؤلف** عرض کند کہ سندش برای مصدر
مذکور است وجا دارد کہ ہمان مصدر را بدون موحدۂ
اول لب ہم استعمال کنیم ولیکن مدعی را لازم بود
کہ شہادت باطل پیش نکند (اردو) دیکھو بوسہ
بلب خویش زدن -

بوسہ مردن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
کہ مردن بوسہ کنایہ باشد از ناممکن بودن آن دیگر
ہیچ (عرفی ؒ) از بیم دورباش ادب ہر صباح و
شام ٭ صد بوسہ مردہ برلب روحانیان علم ٭
(اردو) بوسہ ناممکن ہونا -

بوسہ فریدن مصدر اصطلاحی - صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی ذوق بوسہ برداشتن است (سوزنی
سمرقندی ؒ) در رخ چون ختنش کردم نگاہی در
زمان ٭ از لب چون کوثرش بوسہ فریدم چون شکر ٭
(اردو) بوسہ کا ذوق حاصل کرنا -

بوسہ ناک اصطلاح - از قبیل ہوس ناک مراد

(۳۵۹۱)

ازکسی کہ خواہش بسیار بوسہ دارد (ظہوری ؎) از
انبعش فعل بوسہ تاکے چینہ ؛ قرعہ غلطی بخورد در بر
نامم ؛ (اردو) بوسہ کی بہت خواہش رکھنے والا

بوسہ نہادن مصدر اصطلاحی ۔ بقول صاحب
بحر بمعنی بوسہ گرفتن و بقول ما بوسہ دادن اگرچہ
ہر دو در استعمال یکیاست ولیکن فرق نازک دارد
صاحب آصفی ہم ذکر این کردہ از معنی ساکت (حافظ
؎) انصاف مظلومان بدہ خودگو کہ این نیکو بود ؛ من
بوسہ بر پایت نہم تو پا نہی بر روی من ؛ (اردو)
بوسہ دینا ۔

(الف) **بوسیدگی** اصطلاح ۔ بقول ملحقات برہان
بمعنی فروتنی و سختی باشد **مؤلف** عرض کند کہ
حاصل بالمصدر ۔

(ب) **بوسیدن** ر بقول بحر (۱) بمعنی بوسہ دادن
و بوسہ گرفتن بواو مجہول و بہ واو معروف (۲) سختی
کردن و (۳) فروتنی کردن و (۴) از ہم ریختن و ریختہ
شدن و (۵) گداختن و پژمردہ شدن و فرماید کہ
کامل التصریف است و مضارع این بوسد صاحب
موارد بمعنی اول قانع و بوس را حاصل بالمصدر
گوید و فرماید کہ بوسیدن بمعنی بوسیدہ شدن و کہنہ
شدن در لغات موجودہ یافتہ نشد ۔ صاحب نوادر
بر معروف قانع ۔ **مؤلف** عرض کند کہ این مصدریست
مرکب از اسم مصدر بوس (کہ بجایش گذشت)
و یای معروف و علامت مصدر دن و حاصل بالمصدر
این بمعنی اول بوس و بوسہ گیری و بمعنی دوم و سوم
و چہارم و پنجم بوسیدگی باشد ۔ مصدر اصلی است
کہ مرکب است از اسم مصدر فارسی زبان (نظامی
؎) بوسید بر حلقۂ نوش او ؛ سخن گفت چون حلقہ
در گوش او ؛ (ظہوری ؎) گذاری بر گلستان
تا کف پایت چمن بوسد ؛ بتحریک صبا پشت زمین
شاخ سمن بوسد ؛ (اردو) (الف) عاجزی سختی ۔
اور بقول آصفیہ بوسیدگی (فارسی) کہنگی ۔ گلاپن اور
ہماری تحقیق کے لحاظ سے بوسیدن کا حاصل بالمصدر
بمعنی دوم و سوم و چہارم و پنجم (ب) (۱) بوسہ دینا

بوسہ لینا (۲) سختی کرنا (۳) عاجزی کرنا (۴) جھڑجانا
بوسیدہ ہونا (۵) کملانا ۔

(الف) **بوسیدہ** | استعمال۔ الف بقول
(ب) **بوسیدہ چوب** | انند بمعنی کہنہ و فرسودہ
و مندرس و فرماید کہ در اصل بپای فارسی است
ولیکن بیای عربی شہرت گرفتہ۔ صاحب غیاث ہم باتش
صاحب شمس بذکر این گوید کہ بپای فارسی ہم آمدہ
و صاحب بحر نسبت (ب) فرماید کہ چوبی است کہ در شب
مانند انگشت سوزان نماید صاحب شمس ہم این را
آوردہ (نظامی ۵) چو بوسیدہ چوبی کہ در جنگ
باغ ہا نماید بشب آتش چون چراغ ہا **مؤلف** عرض
کند کہ الف ماضی مطلق بوسیدن است بزیادت
ہای ہوز در آخر کہ افادۂ معنی مفعولی کند و بر ہمہ معانی
مفعولی بوسیدن شامل آنانکہ اصل این را بپای
فارسی دانند غلط کردہ اند و (ب) بمعنی حقیقیش
چوبی کہ ناقص و کہنہ و فرسودہ شدہ باشد و بمعنی
بیان کردۂ بحر کنایہ باشد و وجہ کنایہ بوضوح نہ پیوست
و نظر بر سند نظامی این معنی را معتبر دانیم و خیال
می کنیم کہ چون چوب بوسیدہ شود و بعمری خاص رسد
فاسفورس کہ داخل آن می باشد بیرون می آید و
بواسطہ آن در شب روشن می نماید فارسیان
ازین حقیقت خبر نداشتند و نظر بر بوسیدگیش آن
را چوب بوسیدہ نام نہادند دیگر ہیچ (اردو)
(الف) بوسیدہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ گلا۔ سڑا
کہنہ۔ پرانا (ب) ایک لکڑی جو رات مین مثل
آگ کے چمکتی ہے۔ مؤنث ۔

بوسیر بقول ملحقات برہان ترجمۂ امکان است دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد معاصرین
عجم بر زبان ندارند یکی از پارسیان معاصر کہ دستور شان است می گوید کہ لغت زند و پازند است
بضم با و واو معروف و کسر سین و یای مجہول (اردو) دیکھو امکان۔ مذکر ۔

بوسین بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم و کسر سین مہملہ در فارسی زبان بمعنی ملامت و تہمت

دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که قدمای معاصر عجم این را لغت زند و پازند گویند (**اردو**) تہمت۔ بقول آصفیہ۔ مؤنث۔ گمان بد۔ الزام۔ بہتان جھوٹا عیب۔ افترا۔ کلنگ۔ طوفان۔ بطلان۔

بوش بقول برہان بفتح اوّل و کسر ثانی و سکون شین قرشت (۱) بمعنی تقدیر و قدرت داشتن صاحب جہانگیری ہمزبانش (فردوسی ے) نوشتہ چنین بود مان در بوش ٭ برسم بوش اندر آمد روش ٭ صاحبان رشیدی و ناصری و جامع و ہفت واند ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج گوید کہ شین این برای نسبت است و بمجاز برای تقدیر استعمال یافتہ مقصودش ہمین قدر معلوم می شود کہ معنی سوم را اصل دانیم و این را مجاز آن۔ **مؤلف** عرض کند کہ ما بحدّی اتفاق داریم با خان آرزو و صراحت اتّفاق ہمانجا کنیم (**اردو**) تقدیر۔ مؤنث۔ دیکھو اتفاق آسمانی۔

(۲) **بوش**۔ بقول برہان بفتح اوّل و سکون ثانی بمعنی کر و فر صاحب جہانگیری فرماید کہ خودنمائی و کر و فر بودہ (مولوی معنوی ے) چہ جای مال و چہ نام و چہ حرمت و بوش ٭ چہ خان و مان سلامت چہ اہل و چہ فرزند ٭ (ولہ ے) خطبۂ شاہان بگردد وان کیا ٭ جز کیا و خطبہ ہای انبیا ٭ زانکہ بوش پادشاہان از ہواست ٭ بارنامۂ انبیا از کبریاست ٭ صاحب سروری از میر خسرو سند دہد (ے) خسروا معذور شان می دار کز بوش دروغ ٭ جاہہا شان بسکہ برشد مردمی را جا نماند ٭ صاحبان ناصری و جامع و ہفت واند ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ لفظش کہ بہمین معنی گذشت مبدّل این است و اشارۂ این ہم ہمانجا کردہ ایم و این اسم جامد فارسی زبان است ہوش و بوش) کہ بجایش گذشت در انجا ہم اشارۂ این است و جا دارد کہ این را مبدل ہوش دانیم

کہ بمعنی کرو فرمی آید بای ہوز بدل شدہ بہ موحدہ چنانکہ کوہہ و کوبہ و بوبچ کہ بہمین معنی گذشت مبدّل پوچ بہ جیم فارسی و آن مبدّل این چنانکہ کاشی و کاچی (اردو) دیکھو (اوش و بوش)

(۳) **بوش** - بقول برہان بضم اوّل و کسر ثانی بمعنی ہستی و بودن کہ بعربی کون خوانند - صاحب سروری از فردوسی سند دہد (ع) ہر آنچیز کو ساخت اندر بوش ٭ برانست چرخ روان را روش ٭ صاحب جہانگیری ہمین سند را بمعنی اوّل نوشتہ صاحبان جامع و ہفت و انند ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ خان آرزو آنچہ در سراج گوید مقصودش ہمین قدر فہمیدہ ایم کہ این اصل است و آنچہ بمعنی اوّل گذشت مبدّل این مخفی مباد کہ اصل این (بودش) کہ حاصل بالمصدر بودن است و این مخفف آن بحذف دال و آنچہ خان آرزو اشارۂ شاین نسبت کردہ بالتصفیۂ آن بر بودش کردہ ایم (اردو) دیکھو بودش جس پر اس کا ترجمہ ہے -

(۴) **بوش** - بقول برہان بسکون ثانی شیافی کہ از دربندی آورند و آن را بوش دربندی ہم خوانند و گویند کہ آن رستنی باشد کہ در ملک ارمن بہم می رسد صاحب ناصری گوید کہ بیای فارسی نیز صحیح است صاحبان جامع و انند و ہفت ذکر این کردہ اند صاحب محیط گوید (بوش دربندی) گوید کہ قرصی است از برگ و گیاہ نباتی بقدر درخت کوچک و برگ آن شبیہ بہ برگ حنا نبت آن جبال بلاد عجم خصوصاً نواح شہرزور و اربینہ و اہل آن بلد - برگ و گیاہ تازۂ آن را کوبیدہ باعصارۂ آن قرص ہا ساختہ خشک نمودہ باطراف می برند و گویند کہ آن شیافی است کہ از دربندی آورند - سرد و خشک در آخر اوّل - در اورام حارّہ و بثور حارّہ استعمال می کنند و آن را تحلیل و منع از تزیدی نماید و آن قوی ترین رادع با تلیین و تبرید است و منافع دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است (اردو) بوش

ایک دوائی درخت کے پتون کے قرص کو کہتے ہین جس کا نام دوسری زبانون مین معلوم نہ ہوسکا۔ صاحب محیط اعظم نے بھی کافی صراحت نہین کی۔ اور نہ کسی اور کتاب نے۔

بوشا بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی فکر و اندیشہ۔ دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ اگر سند استعمال این پیش شود اسم جامد فارسی قدیم دانیم وحالا بر زبان معاصرین عجم نیست بلکہ فکر و اندیشہ را بر زبان دارند (اردو) فکر۔ دیکھو اسکال۔

بوشاب اصطلاح۔ بقول شمس خواب دیدن کہ بتازی رویا خوانند (بہرام ص) نہ در بیدار گفتم من نہ بوشاب بانگویم خبر بہ پیش تخت کتاب ہ دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و معاصرین عجم بر زبان ندارند **مؤلف** عرض کند کہ بوشاسپ بہ ہمین معنی می آید عجبی نیست کہ این مخفف آن باشد بدون سند استعمال مجرد قول صاحب شمس را تسلیم نکنیم (اردو) دیکھو بوشاسپ۔

بوشاد بقول برہان بالف کشیدہ بہ وزن فولاد بلغت یونانی شلغم خام را گویند صاحبان جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع ذکر این کردہ اند صاحب محیط ذکر این نکرد و بر شلجم می فرماید کہ معرب شلغم فارسی است و بفارسی بر شاد و شلغم و بعربی لفت و بیونانی غنقلی و بورشاد و بفرنگی نیم نامند و آن بستانی و بری می باشد پوست آن سرخ و بعضی سپید و تخم آن سرخ و تیرہ و از بری بزرگ تر دو قسم می باشد بہترین و مستعمل آن بستانی نازک بی ریشہ و طبیعت بستانی آن گرم در اول دوم و تر در آخر اول و بری آن گرم در وسط دوم و تر در اول۔ بستانی در حرارت کمتر و در رطوبت زیادہ تر۔ خوردن مطبوخ آن کثیر الغذا۔ نافع سرفہ و ملین سینہ و خشکی و مشتہی طعام و مقوی باہ و مولد منی و مدر بول و مفتت حصاۃ و منافع بی شمار دارد **مؤلف** عرض کند کہ بخیال ما این مفرس

از لغت یونانی بورشاداست بحذف رای مہملہ۔ محققین فارسی زبان برشاد را ترک کردہ اند ولیکن قیاس می خواہد کہ آنہم مخفف ومفرس بورشاد یونانی باشد بحذف واو (اردو) شلجم۔ بقول آصفیہ معرب شلغم فارسی۔ مذکر۔ ایک ترکاری کا نام جو مولی کی قسم سے ہے۔

بوشاسپ اصطلاح۔ بقول جہانگیری بمعنی خواب دیدن وصاحب برہان باثانی مجہول بوزن لہراسپ ہمزبانش کہ بعربی رویا خوانند صاحب جہانگیری سندی کہ از بہرام پیش کردہ ہمانست کہ بر بوشاب گذشت۔ صاحب شمس ہمین بوشاسب را بحذف شین معجمہ قائم کردہ و در سند بہرام ہم تصرف کردہ شین معجمہ را حذف فرمود صاحبان سروری و رشیدی و ناصری وسراج وجامع وہفت ہم ذکر این کردہ اند بعضی این را بباہای فارسی آخرہ آوردہ اند وبعضی بباہای عربی مؤلف عرض کند کہ بشاسب بحذف واو بہمین معنی گذشت وآن مخفف این وما صراحت ماخذ این ہمدرانجا کردہ ایم کہ مرکب لغات فارسی زبان است و اصطلاح (اردو) دیکھو بشاسب۔

بوشائع شدن استعمال۔ بقول آنند مرادف بلند شدن بو (بوعلی خراسانی ے) چو راز عشقبازان بود پنہان نالۂ بلبل ٭ نسیم گل زبستان رخش امروز شائع شد ٭ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بو پھیلنا۔

(۱) بوشباس اصطلاح۔ صاحب ناصری

(۲) بوشپاس ذکر (۱) کردہ گوید کہ بمعنی بوشاسب است وصاحبان رشیدی وانند ہمزبانش از زرتشت بہرام ے) بشد در زمان در بر خواب کوی ٭ خردمند ہمسایۂ نیک خوی ٭ جہاندیدۂ پیر اختر شناس ٭ بدو بازگفتم من این بوشباس ٭ صاحبان برہان وسروری وجامع وجہانگیری وسراج ذکر (۲) کردہ اند خان آرزو در سراج گوید کہ (۲) قلب بوشاسپ است کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ

درست می فرماید و (۱) مبدل (۲) باشد بہ تبدیل بای فارسی بعربی چنانکہ اسپ واسب عجب آنست کہ محققین بالا ہمان یک سند بہرام را برای ہر دو گرفتہ اند و ہر یکی بحسب مراد خود (۱ و ۲) را در کلام بہرام نقل کردہ (اردو) دیکھو بوشاسب۔

بوشقاب اصطلاح۔ بقول بہار و انند بواو معروف و شین معجمہ و قاف و بای تازی رکابی و صحن خرد نسبت بقاب و فرمایند کہ ظاہر الفظ ترکی است (ملا فوقی یزدی س) کوزہ دار دار بزرگی جای بر بالای خم ٭ میزند برلنگری صد تکیہ ہر دم بوشقاب ٭ **مؤلف** عرض کند کہ محققین لغات ترکی ازین ساکت و استعمال فارسیان کہ پیش ماست تقاضا می کند کہ این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و شک نیست کہ قاب بمعنی خوان لغت ترک است و بوش در ترکی بمعنی زن بیوہ عجمی نیست کہ فارسیان ہر دو لغت ترکی را مرکب کردہ باشند کہ معنی لفظی این زن قاب است و کنایۃً رکابی را نام کردہ باشند کہ کوچکتر از قاب می باشد اندرین صورت این را مفرس گفتن بہتر است ازان کہ فارسی یا ترکی خوانیم (اردو) رکابی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ صحنک۔ تھالی۔ چھوٹا طباق۔

بوشناس اصطلاح۔ بقول بہار آنکہ شامہ صحیح داشتہ باشد۔ صاحب انند نقل نگارش (صائب س) بالحسن صورت از معنی قناعت کردہ ایم ٭ بوشناسان را قماش پیرہن منظور نیست ٭ (ظہوری س) ہیچگہ بر چین زلف و کاکلش نگذشت باد ٭ کز برای بوشناسان نافہ زاری برنداشت ٭ **مؤلف** عرض کند کہ این صفت جانورانیست کہ مقام غذای خود را بہ شامہ خود می شناسند و بعض مردم را ہم گویند کہ قوت خاص در شامۂ خود داشتہ باشند (اردو) بوشناس اس شخص یا جانور کو کہہ سکتے ہیں جس کی قوت شامہ تیز ہو۔

بوشنج اصطلاح۔ بقول برہان بروزن ہوشنگ نام قصبہ ایست در خراسان و معرب آن فوشنج است

صاحب ناصری گوید که قول برهان خالی از تحقیق است و بحوالهٔ مؤلف تاریخ هرات گوید که نخستین شهری که دران اراضی بنیاد یافت شهر پوشنگ است و آن در چهار فرسنگی هرات بوده و پشنگ را معرب کرده فوشنج خوانند وجمعی را اعتقاد آنکه آن شهر را هوشنگ بن سیامک ساخته و هرات بعد از ان آباد شد و بانی آن زنی شمیره نام از نژاد کیومرث بود و آن شهر را چنان ساخته که شهر کهن دژ. در میان آن واقع شد تا آنکه بارها خراب شده بار دیگر آباد شد والله اعلم. خان آرزو در سراج متفق با برهان. صاحب هفت و صاحب انند نقل نگار ناصری **مؤلف** عرض کند که اگر پوشنگ را اصل دانیم عیبی ندارد که بوشنج را معرب آن دانیم و فوشنج هم معرب باشد و جا دارد که همین شهر که صاحب ناصری تعریفش بیان کرده در آغازش قصبه بدین اسم باشد و از بوشنگ که بعد این می آید همین وجه تسمیه ثابت می شود **(اردو)** بوشنج ایک قصبه کا نام ہے جو خراسان میں واقع ہے۔ مذکر۔

بوشنگ بقول ملحقات برهان قصبه ایست نزدیک هرات (اردو) بوشنگ ایک قصبه کا نام ہے جو ہرات کے متصل واقع ہے مذکر دیکھو بوشنج جو اس کا معرب معلوم ہوتا ہے۔

(۱) **بوشنودن** استعمال (۱) کسب بوی کردن

(۲) **بوشنیدن** (ظهوری ؎) نافه از چین طره گشت دلم ٭ بوی دولت ز خود شنود امشب ٭ صاحب بحر نسبت (۲) گوید که رایحه خوب یا بد بدماغ رسیدن و دریافتن شامه. بهار عجم ذکر این کرده (حافظ ؎) بوی خوش تو هر که ز باد صبا شنید ٭ از یار آشنا خبر آشنا شنید ٭ **مؤلف** عرض کند که شنیدن بمعنی شمیدن مبدل آن نیست که نون به میم بدل شود چنانکه بام و بان و جیم و جین (اردو) بو سونگهنا۔

بوشی بقول شمس بالفتح مرد فقیر پر عیال صراحت می کند که لغت فارسی است صاحب انند بحوالهٔ

منتہی الارب این را لغت عرب گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ تصحیف صاحب شمس اظہر من الشمس (**اردو**) غریب اور عیال دار فقیر۔ مذکر۔

(الف) **بوشیدن** صاحب انند (الف) را بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ بالضم بمعنی (۱) آغاز کاری کردن و (۲) اندیشیدن است و نسبت (ب) بحوالۂ غیاث می فرماید کہ بمعنی کر و فر یافتہ شدہ و

(ب) **بوشیدہ** صاحب غیاث این معنی را بحوالۂ لطائف آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ بوش بمعنی تقدیر و قدرت داشتن آمدہ عجبی نیست کہ فارسیان الف را ازہمین اسم جامد وضع کردہ باشند تصرف در اعراب چیزی نیست کہ تعجب اب ولہجۂ مقامی است طالب سند استعمال می باشیم و حالا بر زبان معاصرین عجم متروک و محققین مصادر ہم ترک کردہ اند ولیکن خلاف قیاس نیست و اگر وجود این مصدر در زمانۂ سلف باور کنیم معنی حقیقی آن کر و فر داشتن ہم گیریم کہ بوش بمعنی کر و فر و خودنمائی بجایش گذشت و (ب) اشتق ازہمان کہ ہای ہوز بر ماضی مطلق آن زیادہ کردند کہ افادۂ معنی مفعولی کند بامعنی حال و وجود (ب) اشارۂ وجود (الف) می کند ولیکن (ب) ہم حالا بر زبان معاصرین عجم نیست و محققین فارسی زبان آن را ہم ترک کردہ اند (**اردو**) (الف) (۱) کسی کام کا آغاز کرنا (۲) اندیشہ کرنا۔ سوچنا (ب) صاحب کر و فر یعنی وہ شخص جس کو کر و فر حاصل ہو۔ وہ جو کر و فر اور شان و تزک رکھتا ہو۔

بوصی بقول ملحقات برہان نوعی از کشتی است و معرب آن بوزی بازای نقطہ دار۔ صاحب سراج از ابیل این را معرب بوزی فارسی گوید بر عکس صاحب ملحقات برہان صاحب انند بحوالۂ منتہی الارب تصدیق قول سواء السبیل می کند و گوید کہ بوصی معرب بوزی فارسی در عربی زبان نوعی از زورق باشد **مؤلف** عرض کند کہ حیف است کہ ما بوزی را در لغات فرس نیافتیم و بدون سند استعمال این را تسلیم نکنیم کہ

معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محقّقین فارسی ازین لغت ساکت (اردو) ایک قسم ہے کشتی اور
زورق کی۔ مؤنث۔

بوصیہ بقول برہان بضمّ اوّل و سکون ثانی و صاد بی نقطہ بہ تحتانی رسیدہ و بہ رای قرشت زدہ لغتی
است غیر معلوم و آن گیاہی باشد دوائی کہ بعربی آن را آذان الدب خوانند یعنی گوشت خرس بسبب شباہتی
کہ بدان دارد و بقول بعض نوعی از ماہی زہرہ و آن پوست درختی باشد بغایت سیاہ کہ آن را بعربی سیکران الحوت
گویند و بعضی دیگر گفتہ اند باقلای شامی است صاحب ہفت ہمزبانش صاحب محیط ہم این را دوای غیر
معروف گفتہ می فرماید کہ چون از برگ آن براورام و شدخ عضل لطوخ سازند نفع کند و مضمضۂ طبیخ آن
نافع درد دندان و شرب و ضماد آن مفید سرفۂ کہنہ و اسہال است و بقول صاحب جامع خوبران است و آن ایضاً
سیکران الحوت و کارزونی گوید و ہمچنین آذربیجان کہ آن را شاخہای دراز لاحق بشاخہای شجر است و آن
را شتورذہبی بربری نامند و در آذربیجان کوکبین نام است۔ خیال صاحب محیط آنست کہ بوصیر و بوصیہ ہر دو
قلومس باشد کہ پنج قسم دارد و اقسام آن گرم و خشک در سوم مجفّف و محلّل و جالی باعتدال (الخ) **مؤلف**
عرض کند کہ ہیچ تحقیق نشد کہ این لغت کدام زبان است ما این را باعتبار صاحب برہان فارسی دانیم **(اردو)**
ایک غیر معلوم دوا ہے جس کا نام دوسری زبانون مین معلوم نہ ہوسکا۔ صاحب محیط نے اپنی تحقیق مین
قلومس کہا ہے۔ مؤنث۔

بوطانیہ بقول برہان بالمای حطّی بروزن سلطانیہ پوست درختی است کہ آن را بعربی کرمۃ السودا و بفارسی
سیاہ دارو خوانند و آن مانند عشقہ بر درخت بپیچد صاحب محیط ذکر این کردہ می فرماید کہ کرمہ سوداست و فاشرستین
ہم گویند و بر فاشرستین گوید کہ بعربی کرمۃ السودا و بسریانی کتبا و بفارسی ششش بندان سیاہ و بشیرازی ششش بندان

و بیونانی ابناتس مالیا و برومی انار و ترطلیس و بہ بربری ہیمون و باندلسی معروف بہ بوطانیہ۔ گرم و خشک باعتدال
نافع فالج و صرع و منقی سینہ و مدر بول و منافع بسیار دارد۔ **مؤلف** عرض کند کہ باوجود آنکہ این را در
فارسی زبان اسم خاص است و لیکن شہرت دارد بہ بوطانیہ و معاصرین عجم ہم ہمین اسم را بر زبان دارند ازین جاست
کہ ما این را درین کتاب جا دادیم صاحب برہان بر شش بندان گوید کہ ہمین است سیاہ دار و پس صاحب
برہان غلط کرد کہ بوطانیہ را پوست درخت نوشت (**اردو**) بوطانیہ ایک دوائی پودے کا نام ہے مذکر

بوغ بقول رشیدی بالضم (۱) دہی است بہ ترمذ و از انجاست ترمذی محدث (کذافی القاموس)
و بحوالۂ نسخہ سروری گوید کہ نوغ کہ بضم نون است دہی از ترکستان و ظاہرا بوغ را بہ تصحیف نوغ خواندہ
خان آرزو در سراج می فرماید کہ بہ نون خطاست۔ صاحب انند بوغ را بمعنی بالا لغت عرب گفتہ بہ تکرار
این گوید کہ (۲) در فارسی بالاپوشی است از جامہ و از چرم خصوصاً (کذافی فرہنگ فرنگ) **مؤلف**
عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین اہل زبان ازین ساکت و (بوغ بند) کہ می آید
ازان تصدیق معنی دوم می شود و نسبت آن ہم قول مجرد صاحب انند است بہ حوالۂ فرہنگ فرنگ
و لیکن معاصرین عجم بوغبند را بر زبان دارند و آنچہ بنون می آید آن را تصحیف نگوئیم جا دارد کہ نام موضعی
دیگر باشد اگر فارسیان ہمین بوغ را بمعنی اول نوغ گفتہ باشند مبدل بوغ دانیم کہ موقدہ بہ نون بدل
می شود چنانکہ بر سک و نر سک و اگر بوغ را بمعنی اول عربی خیال کنیم چنانکہ بعض محققین خیال می کنند
اندرین صورت نوغ بہ نون بمعنی اول مفرس باشد (**اردو**) (۱) بوغ ایک موضع ہے ترمذ میں
مذکر۔ (۲) بالاپوش بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مذکر۔ لحاف۔ سوڑ۔ غلاف۔ پلنگ پوش۔

بوغ آسیا اصطلاح۔ بقول بہار مرادف (بوقِ آسیا) نوعی از نای کہ آسیابانان نوازند برای آگاہیدن

مردم تا از اطراف فراہم آیند (سیفی در تعریف آسیابان
۵) نبودم پار شب در آسیا تا روز نالیدم کو
کہ بوغ آسیا فریادہا کرد از فغان من ﴿ خان آرزو
در سراج بذکر ہر دو گوید کہ معلوم نیست کہ در اصل
غین است یا قاف چہ ہر دو باہم بدل می شوند و صاحب
بحر نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ بوغ در ترکی
زبان بقول صاحب لغات ترکی صور است و بوق بقول
انند لغت عرب بمعنی نای بزرگ کہ نوازند و ابواق
جمع آن پس فارسیان استعمال بوغ کردہ اند بترکیب
خود این است حقیقت این کہ خان آرزو و صاحب
بحر پی بدان نبردہ اند و جا دارد کہ بوغ ترکی را
مبدل بوق عربی دانیم ولیکن مجرد بوغ و بوق بمعنی
صور و نای بزرگ اصلا فارسی نیست **(اردو)**
وہ خاص قرنا جو چکیوں پر بجایا جاتا ہے تاکہ لوگ اس
آواز سے معلوم کریں کہ اس مقام پر چکی چلتی ہے ۔ مذکر

بوغار اصطلاح ۔ بہ رای مہملہ آخر بقول بحر
بحوالہ معاصرین عجم نہری را گویند کہ از آبنای باسفورس
ز قسطنطنیہ جاریست صاحب سواد السبیل می فرماید
کہ بوغاز بہ زای ہوز آخر معرب و در ترکی ہم ہمین
اسم است قطعۂ آب را نامند کہ در میان دو قطعۂ
عظمی آب واقع شود و ہر دو حصہ را باہم متصل کند
چنانچہ بوغاز جبل طارق و ہم او گوید کہ مجرای دریا را
در ترکی زبان بوغاز گفتہ اند و عربان ہم تعریبًا استعمال
کردہ **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان تفریسًا زای
ہوز آخرہ را بہ رای مہملہ بدل کردند چنانکہ برغ
و برغ و این خیال بادی النظر است ولیکن صحیحی
کہ برلغار بہ غین معجمہ و رای مہملہ آخر کردہ ایم بلحاظ
آن این را مزید علیہ آن دانیم بزیادت واو کہ اکثر
ترکیان برای اظہار ضمہ این قسم عمل در کتابت
کنند و در بعضی لغات فارسیان ہم نتیجہ تحقیق آنست کہ
این بمعنی عام است یعنی مطلق آبنای و آنانکہ آبنای
خاص را بدین اسم موسوم کردہ اند بر سبیل مجاز باشد
(اردو) آبنائے دیکھو بلغار اور مجازًا آبنائے باسفورس ۔ مذکر

بوغ بند اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ

بالضم در فارسی زبان جامہ را گویند کہ دران چیزی
بہ بندند **مؤلف** عرض کند کہ این مرکب است از
لفظ بوغ بمعنی دوش کہ گذشت و بند کہ بمعنی اوست
اسم فاعل ترکیبی بمعنی بالا پوشی کہ چیزہا را بہ بندد مرادف
بغچہ کہ بجایش مذکور شد و موافق قیاس (اردو)
بوغبند دیکھو بغچہ کے دوسرے معنے۔

بوغدان اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ غیاث چیزی
است کہ قلندران دران اسباب گدائی نگاہدارند
دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ
و معاصرین عجم بر زبان ندارند **مؤلف** عرض
کند کہ بوغ بمعنی دوم اوست و دان چون
در آخر کلمہ آید معنی ظرفیت بخشد چنانکہ قلمدان و قہوہ دان
(کذا فی البرہان) پس معنی لفظی این بوغ دارندہ اسم فاعل
ترکیبی است و کنایہ از معنی بالا اگرچہ موافق قیاس است ولیکن بدون سند
استعمال این را تسلیم نکنیم (اردو) وہ بوغبند یا بغچہ
جس مین قلندر اپنا سامان باندھتے ہین۔ مذکر۔

بوغلصن اصطلاح۔ بقول برہان بضم اول و سکون ثانی و غین نقطہ دار مضموم بنون زدہ
لغتی است یونانی و بعربی لسان الثور کہ گاوزبان باشد و آن دوائیست معروف و بقول بعض لغت
رومی است صاحب محیط بر گاوزبان گوید کہ اسم فارسی است و بعربی لسان الثور و بیونانی فوقلص و
بوغلیص و برومی بوقلیس و بہ لاطینی بکلوریم و بہ ہندی کاٹہ ماٹہ گویند بقول شیخ قریب از معتدل در
حرارت و مائل بحرارت اندک و در رطوبت آن در آخر اول و خشک آن در رطوبت کمتر مقوی قلب
و مفرح است خصوصا گل آن نافع توحش و امراض سودا است و منافع بسیار دارد **مؤلف** عرض کند کہ
فارسیان فوغلص یونانی را بہ تبدیل فا بموحدہ مفرس کردہ اند چنانکہ فرزندیدن و برزیدن و نون آخر
تصحیف کتابت معلوم می شود دیگر ہیچ (اردو) گاؤزبان بقول آصفیہ۔ فارسی ایک قسم کی بوٹی
جس کا پتا زبان گاؤ سے مشابہ ہوتا ہے (مؤنث) دیکھو النویا۔

بوغما بقول اننذ بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم و سکون غین معجمہ لغت فارسی است (۱) بمعنی ہرزہ وگزاف وبیہودہ وناچیز ولاشی و (۲) بمعنی ذرّہ و ریزہ ریزۂ نان و (۳) زن فربہ و بدشکل۔ دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ و معاصرین عجم ہم برزبان ندارند **مؤلف** عرض کند کہ ظاہر الغت ترکی زبان می نماید ولیکن محققین ترکی زبان ازین ساکت و بدون سند استعمال این را لغت فارسی زبان نخوانیم واگر سند بدست آید فارسی قدیم دانیم کہ مراد از ژند و پاژند حیف است کہ دستوران معاصر ہم ازین انکار کنند و گویند کہ لغت ژند و پاژند نیست **(اردو)** (۱) بیہودہ۔ ناچیز۔ لاشی (۲) روٹی کا ٹکڑا۔ مذکر (۳) موٹی اور بدشکل عورت۔ مؤنث۔

بوغنج بقول برہان بضم اوّل وسکون ثانی وفتح غین نقطہ دار ونون وجیم ساکن (۱) شونیز را گویند وآن تخمی است ریزہ وسیاہ رنگ وبعربی حبّۃ الخضرا و (۲) فوشنج را نیز گفتہ اند وآن قصبہ ایست در خراسان نزدیک قندہار صاحب سروری بر معنی اوّل قانع وبذکر فوشنج باین گوید کہ دو قصبہ اند نزدیک ہرات صاحب رشیدی بر سیاہ دانہ قانع کہ معنی اوّل است صاحب جامع ذکر ہر دو معنی کردہ نسبت معنی دوم این را مرادف بوشنج گوید کہ گذشت خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل متعجب است از معنی دوم و فرماید کہ غالباً از بوشنج اشتباہ نمودہ صاحب محیط بر بوغنج حوالۂ شونیز می کند و بر شونیز می فرماید کہ اسم فارسی است و فرماید کہ شونوز وشمیز وشنیز نیز گویند و بیونانی شنو وشینون وشوشا وبترکی قراچورک اودی ونزدیک اہل مغرب سویدا وحبّۃ السودا وایضاً بفارسی سیاہ دانہ وغرمج وبعربی کبودان وکمونی ہندی وبہندی کلونجی نامند وآن تخم نباتی است شبیہہ بہ بادیان وشاخہای آن باریکتر گرم وخشک در دوم ودران حدّت وحراقت وجلا وتقطیع بلغم وتحلیل

ریاح و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ نظر بر اعتبار محققین اہل زبان این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و نسبت معنی دوم صاحب جامع تعجب خان آرزو را دور کرد کہ این ور ای قصبہ بوشنج است کہ ہر دو نزدیک ہرات واقع (**اردو**) (۱) کلونجی بقول آصفیہ (ہندی) مؤنث۔ بگریلا۔ ایک قسم کے سیاہ بیج جو اکثر اچار اور دوا کے کام آتے ہیں فارسی میں سیاہ دانہ۔ (۲) بوغنج ایک قصبہ ہے ہرات کے قریب جیسا کہ بوشنج۔ مذکر۔

بوغند بالضم و فتح غین و سکون نون و دال مہملہ بقول انندبحوالۂ فرہنگ فرنگ عشق پیچہ را نام است **مؤلف** عرض کند کہ ما بر ارغنچ صراحت عشق پیچہ کردہ ایم و جزین نیست کہ این را اسم جامد فارسی زبان دانیم صاحب محیط ذکر این نکردہ و از ینکہ محققین صاحب زبان ہم ساکت اند مشتاق سند استعمال می باشیم (**اردو**) دیکھو ارغنچ۔

بوف بر وزن صوف پرندہ ایست کہ بہ نحوست اشتہار دارد و آن را بوم نیز خوانند صاحب جہانگیری می فرماید کہ ہمین را کوف ہم نام است (ابن یمین ع) تو باز سدرہ نشینی فلک نشیمن تست چرا چو بوف کنی آشیان بویرانہ۔ صاحبان سروری و ناصری و جامع ذکر این کردہ اند صاحب رشیدی گوید کہ ظاہرا تصحیف و صحیح کوف است خان آرزو در سراج گوید کہ اغلب کہ بوف و کوف ہر دو صحیح باشد چہ کوف بکاف تازی بمعنی بوم است چنانکہ در رسالۂ قوسی است و ببای تازی قسمی از جغد کہ بترکی سار و قوس گویند کافی تحفۃ المومنین صاحب محیط ذکر این نکرد و بر بوم می فرماید کہ اسم عربی است و بومہ نیز گویند و ایضاً بعربی غراب اللیل و کنیت آن ام الصبیان و بفارسی کوف و آن طائریست معروف کہ در شب دیدہ می شود و بروز مخفی می گردد و مسکن آن خرابہ۔ یکی بزرگ جثہ کہ بفارسی

بوق و شاه بوم و بترکی سار و قوس و به انگریزی آؤل و بهندی اُلّو نامند و قسم اوسط سیاه رنگ و آن را بفارسی چغد و بهندی چپلیه و گھگو و قسم صغیر را بترکی بیلاق و کوچک تر را مرغ حق و بهندی پیچه نام است ۔ خوردن گوشت آن مورث جنون و ذهاب عقل بالکل و دل آن چون بر دست چپ زن خوابیده نهند افعال حسنه یا قبیحه را آنچه کرده باشد بیان کند و چکانیدن مغزآن با روغن بنفشه در سوراخ بینی طرف موافق درد شقیقه از مجربات و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند که ما اشارهٔ اُلّو بر اُوکو کرده ایم بخیال ما توم اصل است و اسم جامد فارسی زبان برای قسم بزرگ و قسم اوسط را بوف نام است و کوف مبدلش چنانکه فلاده و کلاده (**اردو**) دیکھو اوکو جس پر اُلّو کا بیان ہے ۔

بوفا بقول صاحب شمس بفارسی زبان کاویز است **مؤلف** عرض کند که دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده و در زبان عربی و ترکی هم این لغت را نیافتیم و بر قول مجرد صاحب شمس که محقق بی تحقیق است بدون سند استعمال این لغت را تسلیم نمی کنیم و کاویز را هم ندانیم که چه چیز است (**اردو**) ناقابل ترجمه ۔

بوفان بقول شمس در فارسی زبان کرمهای سرخ که در هوای برشکال برآیند و بهندی آن را بیربهوٹی گویند دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده معاصرین عجم این را بر زبان ندارند و کرم مخملی گویند و صاحب دلیل ساطع هم بر (بیربهتی) این را در فارسی زبان کرم مخملی گوید صاحب محیط بر (بیربهوٹی) فرماید که کرمی سرخ را نام است در هندی و فارسیان این را عروسک گویند گرم و تر در دوم ۔ شرب و طلای آن جوش خون آرد و اکثر بظاهر بدن می آورد و زنان دکن بعد ولادت یک عدد آن را با برگ

تنبول وجوتری وغیرہ می خورند رنگ بدن را می کشاید و بروغن گاو حل کردہ بہ قضیب مالیدن باعث لذت کثیر است و ہم او بر (کرم مخمل) گوید کہ بفارسی کاغنہ و بہندی (بیربہوٹی) نامند و باخراطین و عسل جہت تقویت قضیب منفعت عجیب دارد و گاہ در روغن کہ موضوع برای امرباہ و نعوظ بکار می برند و فعل آنہا بالکل قوی می گرداند (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ مشتاق سند استعمال می باشیم (**اردو**) بیربہوٹی (ہندی) اسم مؤنث۔ عروسک۔ عروس زمین۔ اندر بدہو۔ وہ لال لال مکڑی سے مشابہ کیڑے جو برسات میں زمین سے پیدا ہوتے ہیں انکا جسم مخمل کے مانند نہایت ملائم ہوتا ہے۔

(الف) **بوفروختن** مصدر اصطلاحی۔ صاحب

(ب) **بوفروش** انند ذکر (الف) کردہ گوید کہ مصدر (ب) باشد و نسبت (ب) فرماید کہ آنکہ عطریات فروشد (وحید در تعریف عطرفروش ۵) دلم از شمیم بتی شد فگار ٭ کہ بوی فروشد بباغ و بہار ٭ صاحبان بہ ہان و جہانگیری و سروری و رشیدی و سراج و ناصری و جامع و بہار ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی فروشندۂ بو و بو بمعنی عطریات مخفی مبادکہ فارسیان عطریات فروختن را (بوفروشی کردن) گویند و استعمال (بوفروختن) بر زبان معاصرین عجم نیست ولیکن شک نیست کہ (بوفروش) از مصدر (الف) است و امر حاضر (الف) ہم (ابن یمین ۵) در چین سر زلف تو در بوی فروشی ٭ دم جز بخطا می نزند نافۂ آہو ٭ (اثیر ادمانی ۵) خلوق خلق تو عطار حلقہ کہ در ان ٭ یکی ز بوی فروشان نسیم باد صبا ست ٭ (**اردو**) (الف) عطاری کرنا۔ عطریات کا بیوپار کرنا (ب) عطار (بقول آصفیہ) (عربی) اسم مذکر۔ عطرفروش۔

بوفزا اصطلاح۔ بقول ناصری و انند ہمان بوزا است کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ مخفف (بوافزا) بمعنی فاعلی یعنی افزایندہ بوی

اسم فاعل ترکیبی وکنایه باشد از همان ادویهٔ حارّه که ذکرش بر بوزا آمد کو رحاصل این است که آن اصل است و بوزا مخفف این (اردو) دیکھو بوزا

بوفرا اصطلاح - بقول رشیدی همان بوزا است که بجایش گذشت - دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند **مؤلف** عرض کند که جز این نیست که بر اصطلاح (بوفزا) که گذشت رای مهمله زیاده کرده اند چنانکه شنا و شنار (اردو) دیکھو بوزا -

بوفه بقول رہنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار حجرهٔ که مخصوص باشد برای طعام خوردن صاحب روزنامه گوید که بمعنی چینی خانه باشد **مؤلف** عرض کند که همهٔ محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت معاصرین عجم بر زبان دارند - شک نیست که مفرّس است و از السنهٔ غیر گرفته اند ولیکن متحقق نشد که مال کدام زبانست (اردو) کھانے کا کمره - ڈیننگ روم - مذکر -

بوق بقول برہان بضمّ اوّل و سکون ثانی و قاف (۱) سفید مهرهٔ که آن را در حمام ها و آسیا ها و بنگاه ها نوازند و (۲) با ثانی مجهول چادر بزرگی که رخت خواب در ان بندند - صاحب جامع بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم گوید که چادر شب خواب باشد که مفرّش نیز گویند صاحبان انند و هفت هم ذکر این کرده اند صاحب سواء السّبیل این را معرّب گوید بمعنی اوّل از بوکنه که لغت لاطینی است و صاحب رہنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدّین شاه قاچار بر معنی اوّل قانع و صاحب بول چال بحوالهٔ معاصرین عجم هم زبانش **مؤلف** عرض کند که بمعنی اوّل مفرّس پوغ است که به بای فارسی و غین معجمه لغت ترکی است بمعنی صور - بای فارسی بدل شد بموحّده و غین معجمه بدل شد بقاف چنانکه تپ و تب و آروغ و آروق حالا عرض می شود نسبت معنی دوم که منزاحت صاحب جامع موافق قیاس می نماید که مجرد

چادر خواب است و چادری که دران رخت خواب بندند بوغچه باشد که لغت ترکی زبان است و ما ذکر این بر بُغچه کرده ایم و بوقچه بقاف عوض غین معجمه معرّب آن چنانکه سواء السّبیل ذکرش کرده و مخففش بقچه هم بجایش گذشت پس بوق و مزید علیه آن بوق هر دو مبدّل بوغ ترکی است بمعنی چادر و اگر سند استعمال بتائید قول برہان پیش شود این را بمعنی دوم مخفف بوقچه دانیم (اردو) (۱) بگل۔ بقول آصفیه (انگلش) ترئی۔ نفیری۔ ترم۔ مذکر۔ (۲) چادر۔ مؤنث اور بقول برہان دیکھو بغچه۔

بوق آسیا اصطلاح۔ بقول بحر مرادف ہمان بوغ آسیا که بجایش گذشت۔ بہار و آنند ہمزبانش **مؤلف** عرض کند که این مبدل آنست نگک امنا افت بوقِ آسیا (اردو) دیکھو بوغ آسیا۔

بوقت تنگدستی آشنا بیگانه می گردد مقوله صاحب محبوب الامثال ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند که فارسیان این مقوله را بحق دوست ناصادق استعمال می کنند (اردو) دکن مین کہتے ہین "دوست وہی ہے جو وقت پر کام آئے" نفیری کا آشنا آشنا ہو" وقت آن پڑے تو کون کس کا دوست" امیری کے آشنا فقیری کے ناآشنا" یہه سب کہاوتین اسی فارسی مقوله کا ترجمہ ہین

بوق زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (۱) از عالم صرنا زدن و نای زدن و (۲) کنایه از گوز زدن (ملا فوقی یزدی **ص**) آسیای دہر خالی دیدم از جنس وفا ٭ در جہان بوقی به طرز آسیابان می زنم ٭ صاحب آنند نقل نگارش صاحب بحر ہم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) (۱) بگل بجانا (۲) پادنا۔

بوقلمون اصطلاح۔ بقول برہان (۱) دیبای رومی و آن جامه ایست که ہر لحظه برنگی نماید صاحبان سروری و جامع ذکر این کرده اند (منوچہری **ص**) فروزان تیغ وی ہنگام ہیجا ٭ چنان دیبای بوقلمون قلمون

ملوّن ؎ (سعدی رہ) باد در سایۂ درختانش ؎ گسترانید فرش بوقلمون ؎ خان آرزو در سراج گوید
که لفظ عربی است لیکن به الف و فارسیان الف را حذف کردند چنانکه بوالهوس و بوجهل و بولهب
و بحوالۂ سراج گوید که دیبای زنگارنگ را نام است زلہ بردارش بهار ذکر این کرده از معنی
ساکت۔ صاحب مؤیّد صراحت مزید کند که این پارچه هفت رنگ دارد و منقّش می باشد **مؤلف**
عرض کند که صاحب مؤیّد بذیل لغات عرب ذکر (ابوقلمون) کرده پس عجیب نیست که این لغت را
معرّس خوانیم بوجه حذف الف اوّل (اردو) دیبای رومی۔ مذکر جس کا رنگ بدل بدل کر
دکہتا ہے۔ بات اسی قدر ہے که وہ رنگ برنگ ریشمی بوٹون سے بنا جاتا ہے جس کا رنگ
دہوپ اور چہاؤن روشنی اور تاریکی مین بدل بدل کر نظر آتا ہے۔

(۲) **بوقلمون**۔ بقول برہان کنایه از کسی که هر ساعت خود را برنگی وانماید صاحبان سروری
و سراج و جامع هم ذکر این کرده اند (مسیح کاشی رہ) در بخت ندیدیم بجز رنگ سیاهی ؎ هرچند که
خود بوقلمون همه رنگم ؎ **مؤلف** عرض کند که این متعلق بمعنی هشتم است یعنی فارسیان هرچیز را
که رنگ برنگ باشد بوقلمون گویند و هر کسی را که مستقل مزاج نباشد بوقلمون نامند یا هر کسی که بعیّاری
خود هر وقت برنگی دیگر ظاهر کند آن را هم بدین لقب خوانند مجاز معنی اوّل باشد و بس (اردو)
وہ شخص جو ہر ساعت نئے رنگ مین ظاہر ہو یا جس کی طبیعت مستقل نہو یا عیّار ہو۔ مذکر۔

(۳) **بوقلمون**۔ بقول برہان و سراج و جامع جانوریست در آب۔ گویند که چون خواهد که جانوری
را بگیرد خود را بشکل آن جانور کند صاحب محیط ذکر این کرده مگر صراحت این قسم جانور نکرده و هرچه
گفته بر معانی دیگر می آید و این معنی در لغت عرب هم یافته نمی شود **مؤلف** عرض کند که باعتبار

صاحب جامع این معنی را تسلیم کنیم و تحقیق این قسم جانور آبی از نظر ما نگذشت (اردو) بوقلمون (مذکر)
ایک جانور آبی کا نام ہے جو پانی میں رہتا ہے اور جس جانور کا شکار کرنا چاہتا ہے اُسی کی شکل بنا لیتا ہے۔

(۴) **بوقلمون** بقول برہان و سراج و جامع حربا را گویند و آن نوعی از چلپاسہ باشد کہ ہر نفس برنگی نماید۔ صاحب مؤید بحوالۂ قنیہ گوید کہ در ہندش گرگٹ خوانند و آفتاب پرست نام آنست۔ صاحب محیط بر بوقلمون ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این بر (آفتاب پرست) عرض کردہ ایم صاحب مؤید در لغات عربی بذیل (ابوقلمون) بحوالۂ شرفنامہ ذکر این معنی ہم کردہ گوید کہ کنیت حرباست (اردو) دیکھو آفتاب پرست۔

(۵) **بوقلمون**۔ بقول برہان و جامع کنایہ از دنیا و عالم است بسبب حوادث۔ **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل باشد کہ دنیا ہم در ہر لحظہ تبدیل رنگ میکند و ازینجاست کہ عالم متغیر خوانندش (اردو) دنیا۔ مؤنث۔

(۶) **بوقلمون**۔ بقول برہان و جامع سنگ پشت را گویند و فرماید کہ این زبان اہل مغرب است صاحب محیط بر بوقلمون ذکر این نکرده بر کچھوا گوید کہ اسم ہندی سنگ پشت است و بر سنگ پشت می فرماید کہ اسم فارسی است و نیز بفارسی کشف و باخہ **مؤلف** عرض کند کہ ما ذکرِ این بر باخہ کردہ ایم و ازینکہ این تبدیل حالت کند یعنی بی حس و حرکت مثل سنگی و گاہی برنگی۔ فارسیان این را بر سبیل مجاز از معنی ہشتم بوقلمون گفتند (اردو) دیکھو باخہ۔

(۷) **بوقلمون**۔ بقول سروری ماکیان فرنگی را نام است چہ خروس آن را خرطومیست کہ ہر ساعت برنگی بر آید و تاج و گردن و زیر گلوی او نیز با لوان مختلف نماید و صاحب برہان بر مرغی قاتغ

خان آرزو در سراج ذکر این کرده (ع) ز بال بوقلمون است پر۔ خدنگ ترا۔ (ملا قاسم مشہدی

ے) مصوران ز کجا و خیال تصویرم۔ بہ بال بوقلمون گر کنند تصویرم۔ صاحب جامع ہم ذکر این کردہ

صاحب سخندان فارس گوید کہ فیل مرغ را گویند صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار

می فرماید کہ مرغی را گویند کہ قوت پرواز ندارد صاحب روزنامہ متفق است با صاحب سخندان

و ماخذش ہم ہمان سفرنامۂ شاہ قاچار است و صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم متفق با او **مؤلف**

عرض کند کہ مجاز معنی ہشتم است و از ینکہ فیل مرغ یا (ماکیان فرنگی کہ مرغ چینی نام دارند) با پرہای

مختلف می باشند فارسیان آن را بوقلمون گفتند صاحب محیط بر فیل مرغ گوید کہ اسم پیرو است و بہ

پیرو فرماید کہ اسم فیل مرغ است حیف است کہ صراحت طبیعت و خواصش درینجا ست و نہ در انجا

(اردو) چینی مرغی (مؤنث) فیل مرغ۔ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر۔ پیرو۔ ایک پرندے

کا نام جو مور کے مانند اکثر دم پھیلائے رہتا ہے اور اُس سے بہت مشابہ ہوتا ہے انگریزی مین اسکو

ٹرکی کہتے ہین۔

(۸) **بوقلمون**۔ بقول غیاث در استعمال فارسیان بمعنی رنگا رنگ۔ صاحب مؤید صراحت مزید

کند کہ در استعمال فرس ہر کہ و ہر چیز کہ بیک حال نماند آن را بوقلمون گویند **مؤلف** عرض کند کہ

این مجاز معنی اول است یا معنی اول مجاز این۔ فارسیان از لغت عربی (ابوقلمون) این را

مفرس کردہ اند و (ابوقلمون) در عربی بمعنی اول اصل است و تخصیص ہر یک معنی بر سبیل

مجاز۔ (اردو) وہ جو رنگ برنگ ہو خواہ چیز ہو یا انسان یا جانور۔

(۹) **بوقلمون**۔ بقول مؤید پرندہ ایست کہ در کوہہا می باشد چند رنگ نماید۔ صاحب محیط

بذیل بوقلمون ذکر این کرده گوید که اخیل باشد و براخیل گوید که طائری است که بوقلمون نام دارد که بلاد عرب می باشد و آن را شقراق نامند و اهل جبلیان داده خوانند و بشقراق گوید که طائریست سبز رنگ و در پر آن آثار سرخ با سبزی و سپیدی و بقدر کنجشک صحرائی و نوعی از آن سبز ملیح که این را بفارسی کاسکینه و کلاغ سبزه و بشیرازی کاسه شکنک و باصفهانی سبز قبا و بمازندرانی کرا کره و عرب آن را اخیل و طیرو روبهندی لٹوره نامند مزاج آن گرم و خشک در دوم و گویند در سوم و از خواص آنست که چون بزہرۂ آن طلای ناقص العیار را طلا کنند او را سرخ کرداند و عیار آن زیاده گردد و چون زہرۂ آن با زہرۂ روباہ مخلوط کرده بر زر طلا نہند عیار او ناقص کرداند و سرخی او ببرد و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند که نظر بر رنگارنگیش فارسیان این را بوقلمون نام کرده باشند مجاز معنی ہشتم است مخفی مباد که اشارۂ این بر (بو براقش) ہم مذکور گذشت (**اردو**) لٹورا بقول آصفیہ (ہندی) اسم مذکر۔ ایک ابلق رنگ کے شکاری پرند کا نام جو فاختہ سے چھوٹا ہوتا ہے اور چڑیا کا شکار کرتا ہے۔ (دیکھو بو براقش)

بوقلمون شد بہار استعمال۔ بقول مؤید یعنی بہار بر یاجین گوناگون متلون شد **مؤلف** عرض کند که بامعنی ہشتم بوقلمون متعلق و در خور بیان نبود (**اردو**) بہار رنگارنگ ہوی۔

بوقلمون نگاه اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ مظہر العجائب از اسمای معشوق **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی نگاه رنگارنگ دارنده متعلق بمعنی ہشتم بوقلمون۔ اگرچہ موافق قیاس است ولیکن طالب سند استعمال می باشیم که محققین اہل زبان و معاصرین عجم ازین ساکت (**اردو**) معشوق مذکر

بوقلمونی استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ نیرنگی و رنگارنگی **مؤلف** عرض کند که

یای مصدری در آخر بوقلمون که بمعنی ہشتمش گذشت زیادہ کردہ اند۔ دیگر ہیچ (اردو) رنگ برنگی رنگارنگی۔ مؤنث۔ صاحب آصفیہ نے رنگارنگ کا ذکر فرمایا ہے۔

بوقیصا اصطلاح۔ بقول برہان و انند باقاف بہ تحتانی رسیدہ و صاد بی نقطہ بالف کشیدہ بلغت یونانی درخت سفیدار باشد و آن نوعی از بید است و فرمایند کہ بمعنی درخت بیدہ و پشہ غال رانیز گفتہ اند کہ بعربی شجرۃ البق خوانند صاحب محیط برا (بوقیصا) فرماید کہ شجرۃ البق باشد و بر شجرۃ البق گوید کہ اسم دردار و بر سفیدار ہم اشارۂ دردار کردہ و لیکن حیف است کہ ذکر مستقل دردار نفرمودہ صاحب برہان ذکر سپیدار کردہ کہ ذکرش بر اسپیدار گذشت **مؤلف** عرض کند کہ بر اسپیدار حوالۂ ارطی کردہ ایم و بر ارطی بحوالۂ محیط اسفیدار را لغت عربی نوشتہ ایم حیف است کہ صاحب مخزن ذکر شجرۃ البق نکرد و صاحب بحرالجواہر بوقیصا را لغت عربی گفتہ حوالۂ شجرۃ البق کند و بذکر شجرۃ البق صراحت کافی نکرد بالجملہ دریخجا چارۂ نیست بجز این کہ بر اسپیدار و ارطی قناعت کنیم کہ گذشت (اردو) دیکھو ارطی۔

بوک بقول برہان بضم اوّل و سکون ثانی و کاف (۱) مخفف بود و باشد کہ کلمۂ تمنی است کہ بعربی لعلّ و عسی گویند (ابن یمین ؎) تو ہم ابن یمین بدین می باش ۂ گذران عمر خود بوک و مگاش ۂ صاحب رشیدی ذکر این بذیل بو کردہ صاحبان جامع و ناصری و ہفت و انند و سروری و جہانگیری ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مرادف (بوکہ) باشد با کاف بیانیہ بحذف ہای ہوز آخر کہ۔ دیگر ہیچ و کاف آخر داخل لفظ نباشد (اردو) دیکھو بو کے آٹھویں معنے۔

(۲) **بوک** بقول برہان و جامع بمعنی مگر کہ کلمۂ استثنا باشد۔ **مؤلف** عرض کند کہ بر اعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبان است این معنی را تسلیم کنیم و اسم جامد باشد معاصرین عجم حالا بہ

زبان ندارند (اردو) مگر۔ بقول آصفیہ حرف استثنا۔ ماسوا بجز۔ ما در ا۔ الّا۔ پر لیکن ۔

(۳) بوک ۔ بقول برہان وجامع ترجمۂ فرض ۔ مؤلّف عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبان است تسلیم کنیم ولیکن حالا بر زبان معاصرین عجم بدین معنی نیست (اردو) فرض بقول آصفیہ عربی اسم مذکر۔ تشخیص ۔ تعیّن ۔ اندازہ ۔ فرمودہ و واجب کردۂ خدای تعالی ۔

(۴) بوک ۔ بقول برہان وجامع نوعی از آتش گیرہ مؤلّف عرض کند کہ معاصرین عجم حالا بر زبان ندارند ۔ فارسی قدیم باشد بر اعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبان است این را تسلیم کنیم (اردو) دیکھو آتش گیرہ ۔ یہہ اُسکی ایک قسم ہے ۔ مذکّر ۔

(۵) بوک ۔ بقول برہان وجامع جائی یا چاہی کہ غلّہ دران پنہان کنند (مرادف تبوراک) مؤلّف عرض کند کہ بر اعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبانست این را تسلیم کنیم و عجبی نیست کہ مخفف تبوراک باشد بمعنی اوّلش کہ گذشت یکی از معاصرین عجم گوید کہ فارسیان پوک بیای فارسی جای میانہ تہی را گویند واین مبدّل آنست واستعمال این برای ہر مقامی کہ دران ذخیرہ باشد واللہ اعلم بالصواب (اردو) دیکھو تبوراک کے پہلے معنے ۔

بوکان بقول سروری بر وزن خوکان (۱) زہدان یعنی رحم (شمس فخری ؎) زنان حاملہ را بیم بُد کہ پیش از وقت ؏ ز بیم او بدر آیند اجنّہ از بوکان ؏ صاحبان رشیدی وسراج ومؤیّد وہفت واانند ذکر این کردہ اند صاحب جامع ذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) بمعنی گلزار ہم مؤلّف عرض کند کہ بخیال ما الف ونون زائد ومزید علیہ بوک باشد وبوک مقام ذخیرہ را گویند ومعنی پنجم بوک کہ گذشت از ہمین معنی عام ومعنی بوکان ہم ازان قبیل باتی حالِ فارسی قدیم است

وحالا بزبان معاصرین عجم زبدان مستعمل (اردو) (۱) دیکھو بارگاہ کے دوسرے معنے (۲) باغ بہ تیغ

بوکردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر (۱) سراغ یافتن و (۲) بوسہ زدن ۔ بہار گوید کہ (۳) کنایہ از کسب کردن بو (طاہر غنی ؎) ساغر بکف گرفتہ چو نرگس میا برون ٭ ترسم باین بہانہ دہان تو بوکند ٭ (صائب ؎) باغبان در نکشود است گلستان ترا ٭ بوئکرد است صبا سیب زنخدان ترا ٭ (ظہوری ؎) اجل گر بوکند پرکالہ ہای دل بیداز دہ ٭ بہ ہجرانش گل داغی کہ از باغ جگر روید ٭ (ولہٗ ؎) تر دماغ روزگارم بر دماغم می خورد ٭ سنبل و نسرین بشام و صبح چون بومی کنم ٭ **مؤلف** عرض کند کہ معنی سوم بیان کردہٗ بہار حقیقی است نہ کنایہ یعنی شمیدن مرادف بوکردن است پس وجہ کنایہ چہ باشد وحق آنست کہ ہمین معنی سوم حقیقی است و اصل معانی اوّل و دوم مجاز آن مخفی مباد کہ از ہر چہار اسناد بالا معنی حقیقی پیدا است و از کلام طاہر غنی و صائب من وجہٍ معنی دوم توان گرفت و بتحقیق ما (۴) یعنی سر را خم دادن بشکرانہ کہ آئین ولایت است بعضی برانند کہ این محاورہٗ معاصرین عجم است از لغت انگلیسی (بو) بر سبیل تفریس ولیکن از کلام قدسی مشہدی پیدا ست کہ متقدمین ہم استعمال این بدین معنی کردہ اند (؎) انصاف بین کہ ساقی مجلس بکام ما ٭ می آنقدر بجام نریزد کہ بو کنند ٭ خیال ما این است کہ این معنی ہم پیدا می شود از معنی دوم یعنی اہل عرب و عجم با متثال حکم کسی یا بشکرانہ کسی بوسہ بر دست خود دادہ دست بر سینہٗ خود نہند و سر خود را میل دہند (اردو) (۱) پتا پانا کھوج پانا ۔ (۲) بوسہ دینا (۳) سونگنا ۔ بو لینا (۴) بوکرنا یعنی مخاطب کی تعظیم یا شکرانہ میں سر جھکانا

بوکس بقول صاحب رہنما بحوالہٗ سفرنامہٗ ناصر الدین شاہ قاچار باہم مشت زنی کہ اکثر کشتی گیران ولایت این قسم بازی کنند و این لغت انگلیسی است کہ معاصرین عجم تفرسیاً در فارسی استعمالش

کردہ اند دیگر ہیچ (اردو) گھونسم گھانسا۔ بقول آصفیہ ڈکا ڈکی۔ مکا مکی۔ مشت زنی۔ ڈک بازی۔ ہکر

بوکشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول خان آرزو در چراغ ہدایت (۱) کسب بو کردن (تاثیر ؎) نازک اندام تھی سرزدہ در گلشن حسن ٭ کہ ز شوخی نشود رام کشیدن بویش ٭ صاحب بحر ہم زبانش و فرماید کہ (۲) سراغ گرفتن و دریافتن ہم۔ بہار این را مرادف بو کردن گوید بمعنی اوّل (باقر کاشی ؎) تا چو یعقوب کند دیدہ بیویش روشن ٭ یوسفی کو کہ کشد بوی خود از پیرہنش ٭ (ظہوری ؎) پیرہن برگ سمن گشتہ ز لطف بدنش ٭ ای خوش آن مغز کہ بوئی کشد از پیرہنش ٭ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) دیکھو بو کردن۔

بوکلک بقول برہان بفتح کاف و لام بر وزن کوچلک میوہ ایست مغزدار کہ آن را ون گویند و ترکان چتلا قوج و عربان حبۃ الخضر اخوانند صاحبان جہانگیری و ناصری و جامع و انند و ہفت و سراج ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این بر (بنگلک) عرض کردہ ایم و تعریف کامل آن برمعنی دوم بن گذشت مخفی مباد کہ ہمین لغت بکاف فارسی سوم ہم می آید و این مبدّل آن می نماید (اسحاق اطعمہ ؎) نخوری بوکلک و انگلک بی حاصل ٭ تا بریش خود و یاران نکنی تف بسیار ٭ (اردو) دیکھو بن کے دوسرے معنے۔

بوک و مگر اصطلاح۔ بقول برہان باہیم و کاف فارسی بر وزن کوہ و کمر بمعنی بوک است و مرادف مگر بمعنی بود کہ و باشد کہ و بعربی عسی و لعل گویند۔ صاحب جہانگیری از حکیم انوری سند آوردہ (؎) بر بوک و مگر عمر گرامی مگذارید ٭ خود محنت ما جملہ ز بوک و مگر آمد ٭ صاحب جامع ہم ذکر این مرکب بہ ہمین معنی کردہ (انوری ؎) روزگارم زباغ بوک و مگر ٭ گل نگویم کہ خار می نگذ **مؤلف** عرض کند کہ مگر بقول برہان گاہی در مقام یقین و تمنّی می آید پس بجز این نیست کہ ما این را یک لغت مرکب نہ دانیم بلکہ بوک را با واو عطف

بالفظ نگر آوردہ اند بمعنی لفظی این امید و تمنا باشد
ضرورت نداشت کہ این را بطریق اصطلاح
مرکب قائم کنند تسامح محققین بالابیش نباشد
(اردو) دیکھو بو کے آٹھوین معنے ۔

بوگان بقول برہان با کاف فارسی بروزن
خوبان (۱) بچہ دان و زہ دان و (۲) بمعنی گلزار
صاحبان ناصری و انند ہم ذکر این کردہ اند
و بقول صاحب ناصری (۳) نام قصبۂ ہم کہ در
ولایت ساوج بولاق کمری واقع کہ خوش آب و
ہوائی دارد **مؤلف** عرض کند کہ ذکر این بمعنی
اول و دوم بہ کاف عربی گذشت و جز این نیست
کہ این را مبدل آن دانیم یا آن را مبدل این
چنانکہ گنبذ و گنبد و جادارد کہ بمعنی دوم این را
اصل دانیم کہ گان بکاف فارسی بقول برہان
بمعنی لائق و سزاوار است پس آنکہ لائق و سزاوار
بو باشد کنایہ از گلزار بود و ہمچنین بمعنی اول ہم
بترکیب بالا این را بمعنی لائق و سزاوار امید گوئیم
و کنایہ از بچہ دان دانیم واللہ اعلم بتحقیقہ الحال ۔
(اردو) (۱) و (۲) دیکھو بوکان (۳) ایک
قصبہ کا نام ہے جو ولایت ساوج بولاق کمری
مین واقع ہے ۔ مذکر ۔

بوگرفتن استعمال ۔ بقول بہار و انند مرادف
بوکردن و بوئیدن کہ گذشت **مؤلف** عرض کند
کہ بمعنی اول و دوم مخصوص (ملا طغرای مشہدی
ف) خارم ولی گلاب زمن می توان گرفت ؛ از بسکہ
بوی ہمدمی گل گرفتہ ام ؛ (ظہیرالدین فاریابی ف)
نہ یکشب از لب لعلش چشیدہ طعم شکر ؛ نہ یکدم از
سر زلفش گرفتہ بوی بخور ؛ (علی خراسانی ف)
ننگ آیدش کہ دست در آرد بجعد حور ؛ آن شانہ کہ
از سر زلف تو بو گرفت ؛ (اردو) دیکھو بوکردن
کے پہلے اور دوسرے معنے ۔

بوگلک صاحب رشیدی ذکر این کردہ **مؤلف**
عرض کند کہ ہمانست کہ ذکرش با کاف عربی گذشت
آن مبدل این باشد چنانکہ گند و گند و صحیح بہ کاف

فارسی سوم می نماید وصراحت کامل این بر بگنگ کردہ ایم کہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو بگنگ اور بن کے دوسرے معنے۔

بوگنجیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند مرادف بلند شدن وشائع شدن بو (علی خراسانی ؎) از عطر تو چون بہرہ برم ای گل سوری ٭ گر بوی تو در پیرہن یار نگنجد ٭ **موٗلف** عرض کند کہ وافق قیاس است (اردو) بو آنا۔ بو پھیلنا۔

بول بقول بہار بالفتح بمعنی شاش است و فرماید کہ فارسیان با لفظ شاشیدن وکردن استعمال نمایند صاحب منتخب این را لغت عربی گوید بالفتح بمعنی شاش کردن وشاش **موٗلف** عرض کند کہ این قدر تحقیق شد کہ لغت فارسی زبان نیست۔ فارسیان این را با مصادر خود استعمال کردہ اند (اردو) بول بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ پیشاب۔ موت۔

بولبان وقت اصطلاح۔ بقول ہفت بمعنی (۱) مخالفان و (۲) منکر و لاطائل و باطل و نامعقول و دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد **موٗلف** عرض کند کہ (بولہبان وقت) بہمین معنی می آید عجبی نیست کہ این تہذف ہای ہوز شدہ است باشد (اردو) دیکھو بولہبان وقت۔

بولٹن بقول رہنما بحوالہ سفر نامہ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی خبر وکوائف **موٗلف** عرض کند کہ در انگلیسی زبان بلٹن بہ تای ہندی۔ خبر۔ را گویند پس خبرین نیست کہ معاصرین عجم بہ تبدیل تای ہندی بہ عربی و زیادت واو بعد موحدہ این را مفرس کردہ باشند (اردو) خبر۔ موٗنث۔ کوائف۔ موٗنث۔ کیفیت کی جمع لکھنو مین مذکر بر خلاف دہلی۔

بولجار بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است (۱) بمعنی جای پناہ و امن و (۲) میدان جنگ **موٗلف** عرض کند کہ محققین فارسی زبان ازین ساکت البتہ بعضی از معاصرین عجم تصدیق

معنی دوم می کنند و متحقق نشد که از کدام زبان این لغت را مفرس کرده اند غیر ازین چاره نیست که اسم جامد فارسی جدید دانیم (اردو) (۱) جای امن ۔ امن کی جگھہ ۔ مؤنث (۲) میدان جنگ ۔ لڑائی کا میدان ۔ (مذکر)

بولیچ بقول اند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است بالضم و فتح لام و سکون جیم فارسی بمعنی زمین ہائی کہ پیوستہ مزروع باشند **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان دانیم معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ہم ازین ساکت یکی از دستوران معاصرین این را لغت ژند و پاژند گوید بہمین معنی واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) وہ زمینین جو ہمیشہ مزروع رہین مزروعہ زمینین ۔ مؤنث ۔

بولحار بقول اند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم و حای مہملہ بالف کشیدہ و رای مہملہ زدہ لغت فارسی زبان است (۱) بمعنی جائی کہ سفیران ممالک جہت مصالحت امری و معاہدہ باہم مجتمع و فراہم آیند و (۲) میدان کارزار **مؤلف** عرض کند کہ یکی از معاصرین ترک این را لغت ترکی گوید و شان لغت ہم تقاضای آن می کند ولیکن ما این را در لغات ترکی نیافتیم و صاحبان کنز (لغت ترکی) ازین ساکت و محققین فارسی زبان ہم ذکر این نکردہ اند و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) (۱) وہ مقام جہان سفرای دولت جمع ہو کر کسی معاملہ مین مشورہ کرین مذکر (۲) میدان جنگ ۔ مذکر ۔

بولنجدر اصطلاح ۔ بقول برہان و ہفت بالام و خای نقطہ دار و جیم و دال بی نقطہ بروزن دگل بر سر ملحد و بیدین و بیدیانت **مؤلف** عرض کند کہ ہیچ ماخذ این متحقق نشد ولیکن بلقدر

بہ ہمین معنی گذشت و بلغندر ہم و ما بر ہر دو لغات گذشتہ خیال خود را ظاہر کردہ ایم اگر این را مبدل بلغندر خیال کنیم واو دوم زائد باشد برای اظہار ضمہ و غین معجمہ بدل شد بہ خای معجمہ چنانکہ چرغ و چرخ و تبدیل نون بجیم البتہ خلاف قیاس می نماید از ینکہ سند این از نظر ما گذشت و جا دارد کہ ہمین سندش باشد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال این مرکب را اسم جامد گفتن آسان است و شان لغت تقاضای آن میکند کہ لغت ترکی دانیم ولیکن محققین ترکی زبان و معاصرین ترک ازین ساکت مخفی مباد کہ (بوالجدر) بزیادت الف بعد واو بہ ہمین معنی گذشت پس این را بحذف الف مخفف آن ہم توان گفت (اردو) دیکھو بلغندر کا نمبر (۱) اور بلقدر اور بوالجدر۔

بولدان اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم در فارسی زبان ظرفی را نام است کہ دران بول کنند **مؤلف** عرض کند کہ از قبیل قلمدان و عطردان است بترکیب کلمۂ دان کہ افادۂ معنی ظرفیت کند با لفظ بول۔ موافق قیاس (اردو) پیشاب کرنے کا ظرف جس کو انگریزی مین پسپاٹ کہتے ہین۔ مذکر۔

بولکف اصطلاح۔ بقول ہفت بضم اول و فتح کاف بمعنی رشوت پارہ **مؤلف** عرض کند کہ بلکفت و بلکفد و بلکفل ہر سہ بالضم بہ ہمین معنی گذشت و ما خیال خود را ہمدرانجا ظاہر کردہ ایم و این را مخفف بلکفد خوانیم بحذف دال مہملہ چنانکہ بدتر و بتر (اردو) دیکھو بولکفد۔

بولکفد بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم و فتح کاف و فا و سکون نون و دال فارسی بمعنی رشوت کہ بحاکم می دہند **مؤلف** عرض کند کہ بلکفد بہ ہمین معنی بجایش گذشت جز این نیست کہ این مزید علیہ آن باشد بزیادت واو دوم برای اظہار ضمہ و نون زائد چنانکہ گذارش و گذارشن دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت شناق سند استعمال می باشیم کہ معاصرین

عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو بلگفد۔

بولگنجک بقول ہفت ہر چیزی عجیب و غریب و طرفہ کہ از دیدن او آدمی در خندہ شود **مؤلف** عرض کند کہ اصل این ہمان بلگنجک است کہ گذشت و صراحت ماخذش و اشارۂ این ہم در آنجا کردہ ایم اصل این با الف و لام بقاعدۂ عرب بوالگنجک بود الف را حذف کردند و جا دارد کہ در بلگنجک واو برای اظہار ضمہ زیادہ کردہ باشند دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و مشتاق سند استعمال می باشیم۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو بلگنجک۔

بولنجک بقول برہان و انند و ہفت بفتح لام و سکون نون و جیم مفتوح بہ کاف زدہ ہر چیز عجیب و غریب و طرفہ کہ دیدن آن خندہ آرد **مؤلف** عرض کند کہ ما این را مخفف بولگنجک دانیم کہ گذشت بحذف کاف فارسی دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بولگنجک اور بلگنجک۔

بولو بقول برہان بضم اول و لام و سکون ہر دو واو بلغت یونانی بمعنی بسیار باشد کہ ترجمۂ آن کثیر است در عربی صاحبان ہفت و انند ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان قدیم استعمال این می کردند ولیکن متاخرین استعمال (بسیاری) می کنند و معاصرین عجم (بسیاری) و (خیلی) ہم (اردو) بہت بقول آصفیہ زیادہ۔ نہایت۔ فراوان دیکھو بلند کے ساتوین معنے۔

بولوارہ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار (۱) احاطہ (۲) محلہ (۳) عمارت۔ صاحب بول چال ہم ذکر این کردہ گوید کہ در انگلیسی زبان این را (بولورک) گویند **مؤلف** عرض کند کہ جز این نیست کہ معاصرین عجم این را از لغت انگلیسی مفرس کردہ اند بحذف و تبدیل و زیادت (اردو) (۱) احاطہ۔ مذکر (۲) محلہ۔ مذکر (۳) عمارت۔ مؤنث۔ دیکھو اساس۔

بولو بودبون اصطلاح۔ بقول برہان با اول و ثالث و بای ابجد بہر سہ بواو رسیدہ و فتح دال

بی نقطه و بای دیگر با واو کشیده و بنون زده لغتی است یونانی معنی آن بعربی کثیر الارجل باشد یعنی بسیار پا و آن را بفارسی بسپایک نام است و معرب آن بسفایج و آن دوائی است مشهور صاحب انند همین لغت را بزیادت دال مهمله قبل نون آخره آورده تسامح اوست یا غلطی کتابت و این همان است که ما بر بسپایج ذکر این کرده ایم (اردو) دیکھو بسپایج ۔

بولوطرخون بقول برہان بفتح طای حطی و رای بی نقطه به تحتانی رسیده و خای نقطه دار بواو کشیده و بنون زده لغتی است یونانی و بعربی کثیر الشعر و بفارسی پرسیاوشان خوانند صاحب محیط ذکر این کرده حوالهٔ پرسیاوشان کند و بر پرسیاوشان می فرماید که فارسی است و بقول بعض یونانی بمعنی دوای سینه و بعربی شعر الجبال و شعر الارض و فرماید که بولوطرخون در یونانی بمعنی بسیار موی باشد و بفارسی عوام سنبل فارسی و بقول صاحب صیدنه کرفس ویو و کوهی آن را شعر الجبال و بهندی هنسراج و راج هنس و کرجا و کالی جهانپ و زنگوت و آن نباتی است که در کنارهٔ حوضها و چاه ها و نهرها روید و بقول جالینوس در حرارت و برودت معتدل و بقول صاحب حاوی گرم و خشک در اول ۔ قوی الحراره با یبوست اندک و آن محلل ۔ ملطف ۔ مفتح ۔ مجفف و اندک قابض و منضج و موی دار الثعلب برویاند و ذات الصدر و ریه را نفع دهد و منافع بسیار دارد (اردو) هنسراج بقول آصفیه ایک قسم کی گھانس ہے جو دواؤن مین استعمال کی جاتی ہے ۔ مؤنث ۔

بولهبانِ وقت اصطلاح ۔ بقول بحر مخالفان و منکران دلائل معقول و منقول و محسوس ۔ صاحبان ملحقات برہان و مؤید ہم این را آورده اند مولف عرض کند که ابولهب که منکر رسالت بوده معروف است و از ان این اصطلاح بر سبیل کنایه قائم شد (اردو) وه لوگ جو مخالف اور منکر دلائل

معقول و منقول ہون۔ مذکر۔ جیسے ابو لہب	منکر نبوت تہا۔

بولی دادن اصطلاح۔ بقول خان آرزو در چراغ بفتح اوّل و سکون واو و لام بیای رسیدہ سر کردن جانور شکاری بر جانور دیگر و فرماید کہ جانور مذکور را بولی گویند و در ہندوستان باولی شہرت دارد (طغراؔ) باز دار فلک از بہر تدرو افگنیم ؎ خواست بولی بدہد برمگس انداخت مرا ؎ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ و وارستہ ہم این را آوردہ بہار گوید کہ ظاہرا این مخفف باولی است **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این بر (باولی دادن) و باٰبلی بیان کردہ ایم و باوٰلی لغت ترکی است و باٰبلی مبدّل آن و مفرس چنانکہ آد و آب و بولی مخفف باوٰلی پس باٰبلی و بولی ہر دو مفرس است از باولی ترکی و باوٰلی ہیچ تخصیص ہندی ندارد چنانکہ خیال خان آرزوست (**اردو**) دیکھو باولی دادن اور بابلی۔

بوم بقول برہان بضمّ اوّل و سکون ثانی بر وزن شوم (۱) چغد را گویند و بقول بعض گوید کہ از جنس چغد است لیکن بسیار بزرگ۔ سر و گوش و چشم ہای او بگربہ می ماند و شبہا شکار کند و روزہا پرواز نتواند کرد دیگر چغد قدمی و بقول بعض می فرماید کہ باین معنی لغت عرب است صاحب جہانگیری ہم ذکر این کردہ (امیر خسروؔ) زان شب فرخندہ کہ میمون شدہ ؎ بوم چو طاؤس ہمایون شدہ ؎ صاحب سروری بحوالۂ تحفہ مرغ شکاری موسوم بدین اسم را و رای چغد می داند و گوید کہ بدین معنی لغت عرب و فارسیان استعمالش کردہ اند صاحب رشیدی بر طائر شوم قانع صاحبان ناصری و جامع و ہفت ذکر این کردہ اند بمعنی چغد خان آرزو در سراج گوید کہ چغد بمقدار فاختہ و بوم کلان تر از و برابر شاہین آنانکہ ہر دو را یکی دانستہ اند یا از یک جنس شمردہ اند خطا نمودہ اند صاحب منتخب بر بوم می فرماید کہ چغد باشد صاحب برہان بر چغد حوالۂ چغد بجیم عربی کند و بر جغد گوید کہ مرغی است منحوس و دشمن زاغ **مؤلف**

عرض کند کہ ہرگاہ تحقیق شد کہ این لغت عرب است پس چرا قول صاحب منتخب را صحیح ندانیم و چرا چغد را بوم
نخوانیم حاصل اینست کہ چغد بزرگ قد و جثہ را در عربی بوم نام است و ہمین چغد خرد را فارسیان
بوف گفتہ اند کہ بجایش گذشت و ما ہمدرانجا اشارۂ بوم ہم کردہ ایم ولیکن اختلاف بیان محققین
تصفیہ این نمی کند۔ چارۂ نیست جز این کہ نظر باعتبار صاحبان سروری و ناصری و جامع این را ز جنس چغد
دانیم و صراحت طبی بقول صاحب محیط بر بوف کردہ ایم (**اردو**) بوم بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر
الّو۔ چغد۔ گھگو۔ یہہ منحوس اور ویرانہ پسند جانور کا نام جو رات کو شکار کیا کرتا ہے۔

(۲) **بوم**۔ بقول برہان و جامع زمین شیار نکردہ صاحب جہانگیری بر مطلق زمین قانع (امیر خسرو
ع) بوم شد آباد عرب تا عجم ٭ خاصیت بوم بدل گشت ہم ٭ صاحب سروری گوید کہ ضد مرز است
صاحب رشیدی می فرماید کہ زمین غیر آباد ضد مرز است و تحقیق آنست کہ بوم میان زمین کاشتہ
و مرز کنارہای آن و (پاکیزہ بوم) بمعنی از جای پاک و از خاک پاکیزہ صاحب ناصری می نویسد
کہ مرز زمین کاشتۂ زراعت کردہ و بوم ضد آن (حکیم سنائی ع) کشوری را کہ عدل عام ندید ٭ بوم
و بر بومش ایچ بام ندید ٭ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ صاحب سخندان می فرماید کہ در سنسکرت
زمین را بھوم گویند **مؤلف** عرض کند کہ عجبی نیست کہ فارسیان از لغت سنسکرت بحذف ہای ہوز این
را مفرس و بمعنی خاص با زمین ناشیار مخصوص کردہ باشند (**اردو**) بوم بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مذکر۔ زمین دیہی

(۳) **بوم**۔ بقول برہان و جامع جا و مقام و منزل و ماوا۔ خان آرزو ذکر این کردہ گوید کہ چنانکہ
(زاد بوم) بمعنی مسقط الراس و مقام تولد **مؤلف** عرض کند کہ مفرس بھوم سنسکرت بحذف ہای ہوز بمعنی خاص
کہ بھوم در سنسکرت مطلق زمین را گفتہ اند و ظاہرا معنی دوم مجاز این باشد (**اردو**) مقام۔ مذکر۔

(۴) **بوم** - بقول برہان سرشت وطبیعت - صاحب جہانگیری ہم ذکر این کردہ (سعدی ۵) شنیدم کہ مردیست پاکیزہ بوم ؛ شناسا و رہ رو باقصای روم ؛ صاحب سروری بذکر این معنی گوید کہ غیر از فرہنگ جای دیگر دیدہ نشد و بخاطر می رسد کہ بوم درین بیت بمعنی مولد و وطن باشد صاحب رشیدی گوید کہ در معنی سرشت تأمل است صاحبان ناصری وجامع وہفت ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج بذکر این و بہ نقل سند سعدی گوید کہ دریجا بمعنی مقام وجای بی تکلف راست می آید یعنی از جای پاک ومحل پاک۔ **مؤلف** عرض کند کہ (پاکیزہ بوم) اسم فاعل ترکیبی است و ذوق زبان متقاضی آنست کہ معنی سرشت وطبیعت را دریجا بہتر از معنی سوم دانیم تصدیق صاحبان ناصری وجامع برای این معنی اجازت آن نمی دہد کہ ما درین معنی تأملی کنیم کہ ہر دو از محققین اہل زبانند اسم جامد فارسی است (اردو) سرشت دیکھو اغار کا نمبر (۴)

(۵) **بوم** - بقول برہان وناصری وجامع بضم اول وفتح ثانی بمعنی باشم کہ از بودن است **مؤلف** عرض کند کہ واحد متکلم مضارع بودن (شیخ ابو سعید ابو الخیر ۵) گر مردہ بوم زعشق تو سالی نیست ؛ تا ظن نبری کہ خاکم از مہر تہی است ؛ (اردو) مین رہون۔ جیسے "دہان مین رہون یا نہ رہون تم تو صرور رہو"

بومادران | بقول برہان نام گیاہیست مائل بکبودت وتیزی وگل کبودی دارد وبعربی قیصوم۔ صاحبان سروری وجہانگیری ورشیدی وناصری وجامع وسراج ذکر این کردہ اند و ما حقیقت این بر ارطیسیا وبرنجاسب بیان کردہ ایم کہ بجایش گذشت ومخففش این (بومادان) کہ می آید (اردو) دیکھو ارطیسیا

بومار بقول شمس لغت فارسی است نام گلی که رنگش مائل به کبودی است و تیز بوی **مؤلف** عرض کند که محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت صاحب محیط هم این را ترک کرده بدون سند استعمال مجرّد قول صاحب شمس را که محقق بی تحقیق است تسلیم نکنیم **(اردو)** ایک پھول کا نام جس کا رنگ کبودی اور تیز بو ہوتا ہے ـ مذکر ـ

بومارا بقول جهانگیری با اول مضموم و واو معروف نام جانوریست پرنده و بر حاشیه بطریق نسخه گوید که به های هوز آخر عوض الف هم آمده **مؤلف** عرض کند که ما صراحت کامل همه را انجا کنیم و درینجا همین قدر کافی است که این مبدّل آن باشد چنانکه پایه و پایان و خاره و خارا **(اردو)** دیکھو بوماره ـ

بوماران بقول برهان و جهانگیری و رشیدی و سراج همان بوادران گذشت **مؤلف** عرض کند که مخفف آن بحذف دال مهمله **(اردو)** دیکھو اطیبا اور برنجاسب ـ

بوماره بقول برهان بر وزن جوباره نام پرنده ایست غیر معلوم صاحبان جهانگیری و هفت و انند و رشیدی و جامع و سراج ذکر این بتعریف نامعلوم کرده اند صاحب محیط هم این را ترک کرده **مؤلف** عرض کند که ترک این برای چنین بیان تفوّق دارد **(اردو)** ایک پرندے کا نام جس کی حقیقت معلوم نہ ہو سکی ـ مذکر ـ

بومالیدن مصدر اصطلاحی ـ بقول انند ـ معروف ـ سندی پیش نکند و حوالهٔ قول بهار می دهد ولیکن در بهار ذکری ازین نیست **مؤلف** عرض کند که بعضی از معاصرین عجم این را بمعنی عطر مالیدن بر دست یا لباس استعمال می کنند که بو را بمعنی عطر گرفته اند **(اردو)** عطر ملنا ـ

بوم یارو اصطلاح ـ بقول بول چال بحوالهٔ معاصرین عجم بمعنی ضرب گلوله های توپ است **مؤلف**

عرض کند که مفرس (بمبرڈ) انگلیسی است به تبدیل و زیادت۔ دگیر ہیچ و این فارسی جدید است (اردو) توپ کے گولون کی مار۔ دہون فیر۔ مؤنث۔

بوم طلا اصطلاح۔ بقول بحر و انند و غیاث زمین زر و در قماشهای زربفت و غیره چیزهای نقاشی کرده دکوفت و تہہ نشان نموده که زمین آن طلائی باشد **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بدون اضافت بمعنی زمین طلا دارنده و کنایه از کار طلائی اعم ازینکه بر پارچه باشد یا در چیزهای دیگر (اردو) طلائی زمین جس سے وہ چیز مراد ہے جس پر طلائی کام ہوا ہو یعنی زمین طلائی ہو جس پر زرین گل بوٹے ہون۔ مؤنث۔

بوم کند اصطلاح۔ بقول برہان باکاف بروزن سود مند خانه را گویند که در زیر زمین کنند بجهته مسافران و گوسپندان صاحبان بحر و جامع و ناصری و انند هم ذکر این کرده اند۔ خان آرزو در سراج هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که بوم بمعنی جای و زمین گذشت و این مرکب است با بوم و کند که بمعنی کنده شده در زمین کنایه از مکان تابستانی که برای مسافران و گوسپندان در زمین تیار کنند (اردو) وہ تابستانی مکان جو مسافرون اور بکریون کے لئے زمین مین بطور تہہ خانہ بنایا جاے۔ عجم مین ایسے مکانات بنائے جاتے ہین۔ مذکر۔

بوم و بر اصطلاح۔ بقول بحر و انند بمعنی سرزمین **مؤلف** عرض کند که تکرار است با عطف که بوم بمعنی جای و زمین گذشت (اردو) سرزمین بقول آصفیه۔ فارسی۔ زمین کا مزید علیه۔ زمین دیس ملک۔ خطه۔ کشور۔ ولایت۔ دیس۔ اقلیم۔ مؤنث۔

(الف) **بوهن** الف۔ بقول برہان بفتح ثالث
(ب) **بوهین** و ہا و سکون نون (۱) زمین لرزه باشد که بعربی زلزله خوانند و (۲) روده گوسفندی را نیز گویند که از سرگین پاک نکرده باشند و فرماید که بمعنی اوّل بسکون ثالث هم آمده و این اصح است

ونسبت (ب) گوید که بر وزن خوشه چین بمعنی اوّل
الف است صاحبان جهانگیری و رشیدی بر معنی اوّل
الف قانع (حکیم اسدی ؒ) برآمد یکی بوهمن نیم شب
تو گفتی زمین داردی لرزه تب ؁ صاحب سروری
بذکر هر دو بر معنی اوّل اکتفا کرده (استاد بهرامی ؒ)
زمین از بوهمن از پای تا سر ؁ چنان ترسان که
عاصی روز محشر ؁ صاحب جامع نسبت الف با
هر دو معنی بیان کرده برهان متفق باو صاحب ناصری
بذکر الف گوید که بوم بمعنی زمین گذشت و هن بمعنی
لرزه و فرماید که بزیادت تحتانی بعد های هوّز هم
آمده و ذکر معنی دوم الف هم کرده خان آرزو در سراج
بر (ب) ضمناً ذکر الف هم کرده (ب) را مزید علیه
الف داند چنانکه نشتر و نیشتر و می فرماید که الف را
هم بکسر میم باید خواند که مخفف (ب) باشد که (ب)
بر وزن خوشه چین آمده **مؤلف** عرض کند که لفظی
می کند و از حقیقت خبر ندارد شک نیست که بوم در
هر دو لغت بمعنی زمین است و هن بالفتح و تشدید
نون بقول منتخب بمعنی گریستن و نالیدن - فارسیان آنرا
به تخفیف مرکّب کرده اند با بوم و معنی لفظی این گریستن
و نالیدن زمین و کنایه باشد از زلزله که آوازی
هم از و پیدا می شود و (ب) مزید علیه آن بزیادت
تحتانی چنانکه خان آرزو گفته ولیکن الف مخفف (ب)
نیست چنانکه هم او نوشته حالا عرض می شود نسبت
معنی دوم الف که آن مجاز معنی اوّل است یعنی
تا آنکه سرگین در امعای می باشد تشنج در وی باشد
برای دفع آن و آن مشابه زلزلهٔ زمین است اگرچه
این عادت امعا عام است برای حیوانات ولیکن
تخصیص این برای رودهٔ گوسپند تصرّف محاوره
باشد و بس (**اردو**) الف (۱) بھونچال بقول
آصفیه اسم مذکر - زمین لرزه - زلزله (۲) بکری کی
انتڑیاں جس میں فضلہ بھرا ہوا ہو - مؤنث (ب) دیکھو
الف کے پہلے معنے -

بومی بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه
قاچار بمعنی اهل وطن و بقول بول چال بحوالۂ المعاصرین

عجم یعنی اہل ملک صاحب فرہنگ فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود می نویسد کہ مردم ہر خاک را بومی گویند **مؤلف** عرض کند کہ فدائی تعریف خوشی نکرد یای مصدری بر لفظ بوم زیادہ کردہ کہ بمعنی زمین گذشت و معنی لفظی این منسوب بہ زمین و کنایہ از اہل وطن ۔
(اردو) دیسی بقول آصفیہ (ہندی) وطنی ۔ وطن کا ۔ ملک کا ۔ شہر کا ۔

بومیمون اصطلاح ۔ بقول انند و مؤید بحوالۂ قنیہ لغت فارسی است بمعنی کنیت شہد ۔ صاحب شمس ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ در عربی زبان (ابو میمون) کنیت شہد نیست فارسیان بقاعدۂ عربی گفتہ اند محققین زبان دان و معاصرین عجم ازین ساکت ۔ میمون بقول برہان در عربی بمعنی خجستہ و مبارک آمدہ صاحب محیط گوید کہ بفتح اول اسم فارسی است و کذا انگبین و ما صراحت این بر انگبین کردہ ایم ۔
(اردو) شہد بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ مذکر ۔ انگبین ۔ مدہ ماچھک ۔ عسل معہ موم ۔ وہ میٹھا شیرہ جو جہال کی مکھیاں جمع کرتی ہیں ۔ دیکھو انگبین ۔

بون بقول برہان و جہانگیری و سروری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج و انند بفتح اول و سکون ثانی و نون (۱) بمعنی حصہ و بہرہ **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار صاحبان ناصری و جامع کہ محققین اہل زبانند این را اسم جامد فارسی زبان دانیم **(اردو)** حصہ دیکھو بخش کے پہلے معنے ۔

(۲) **بون** ۔ بقول برہان و جامع بضم اول بمعنی بچہ دان و زہدان کہ بعربی رحم گویند خان آرزو نیز این گوید کہ بدین معنی بوہن نیز آمدہ کہ گذشت غالباً کہ تصحیف است **مؤلف** عرض کند کہ تسامح خان آرزو است کہ بوہن بمعنی بچہ دان نیامدہ جا دارد کہ فارسیان از لغت بن کہ بمعنی بیخ درخت و بنیاد گذشت این را بزیادت واو بعد موحدہ بدین معنی اسم جامد قرار دادہ باشند ۔ قول صاحب جامع کہ محقق اہل زبانست معتبر تر از خان آرزو است **(اردو)** دیکھو بارگاہ ۔

(۳) **بون** ۔ بقول برہان و جہانگیری بضم اوّل بمعنی آسمان (مولوی معنوی ؎) چہ خواہی ذوق این آب سیہ را ٭ چہ جوئی سبزۂ این بام بون را ٭ صاحب رشیدی گوید کہ درین تامّل است چہ تون بہ تای قرشت می توان خواند و صاحب ناصری نقل رشیدی کردہ تصفیہ آخر نکرد خان آرزو در سراج بذکر این گوید کہ اغلب کہ بدین معنی نیامدہ (کذا فی الرشیدی) و فرماید کہ تحقیق این در تون بہ فوقانی می آید **مؤلف** عرض کند کہ در اخاذ کرش از این معنی نکرد و نہ از تحقیق مزید کار گرفت توجیہ رشیدی معنی ندارد اگر بون را در کلام مولوی معنوی بہ فوقانی تون خوانیم بمعنی آسمان بحجت صحیح دانیم صاحب ناصری کہ محقق اہل زبانست از تصفیہ این کنارہ کشید و خان آرزو عیر از فضولی کار دیگر نکرد قول جامع معتبر تر از وست کہ محقق اہل زبانست ما این را اسم جامد فارسی زبان دانیم مخفی مباد کہ بُن بدون واو بمعنی انتہای ہر چیز گذشت فارسیان بزیادت واو برای اظہار ضمہ این را خاص کردہ باشند بدین معنی کہ موافق قیاس است (اردو) دیکھو آسمان ۔

(۴) **بن** ۔ بقول برہان و جہانگیری و سروری و جامع و سراج بمعنی رودۂ گوسپند و گاو و امثال آن کہ آن را پاک نکردہ باشند **مؤلف** عرض کند کہ بوہن بدین معنی گذشت جا دارد کہ این را مخفف آن گیریم یا باعتبار سروری و جامع کہ محققین اہل زبانند اسم جامد فارسی زبان خوانیم (اردو) دیکھو بوہن کے دوسرے معنے ۔

(۵) **بون** ۔ بقول برہان و جہانگیری و سروری و رشیدی و ناصری و جامع بالضم بمعنی بُن و پایان و انتہای ہر چیز (دقیقی ؎) موج کریی بر آمد از لب دریا ٭ ریگ ہمہ لالہ گشت از سر تا بون ٭ خان آرزو در سراج بذکر این گوید کہ تحقیق آنست کہ قدما در کلمۂ بُن واو بمناسبت ضم زیادہ کنند و بون گویند چنانکہ سخن

کہ ہم بضم آمدہ و سخن آن نیز گویند **مؤلف** عرض کند کہ بن بمعنی چہارمش بہ ہمین معنی گذشت واین مزید علیہ آن باشد بزیادت واو بعد موحدہ برای اظہار ضمہ (**اردو**) دیکھو بن کے چوتھے معنے۔

بوناز اصطلاح۔ بقول اند بحوالۂ غیاث بواو معروف ونون وزای معجمہ لغت فارسی است بمعنی گیاہی کہ ہر جا بیخ خشک آن را نہان کنند زود سبز شود صاحب محیط ذکر این نکرد و صاحب غیاث حوالۂ ماخذ خود ندا د **مؤلف** عرض کند کہ نازبو در فارسی زبان ریحان را گویند صاحب محیط ذکر این کرد و حوالۂ ریحان داد و بر ریحان ہم اشارۂ نازبو کردہ کہ بوی ناز دارد یعنی بوی خوشی وتا عرض الف این برآیا ر بیان کردہ ایم پس خبرین نیست کہ صاحب غیاث بقلب ترکیب بوناز نوشت وتعریفی کرد کہ از حقیقت دوری کند وقسمی از ریحان است کہ شاخ بریدۂ آن را چون بزمین بنشانند وآب دہند در روزی چند بیخ برارد وسبز می شود۔ پس بخیال ما بوناز ہمان نازبو ست کہ بجایش می آید وچیزی دیگر نیست (**اردو**) دیکھو ایار۔

بونافع اصطلاح۔ بقول بحر (۱) کنایہ از شراب صاحب ملحقات برہان ہم این را آوردہ تخصیص شراب انگوری کند صاحبان ہفت واند ہم ذکر این کردہ اند صاحب مؤید این قدر صراحت مزید کند کہ شراب نوع حیوانی وکانی ونباتی باشد **مؤلف** عرض کند کہ ما شراب کانی را ندانیم کہ چہ چیز است باقی حال ظاہر مفرس می نماید ولیکن در عربی (ابونافع) کنیت شراب نیامدہ بلکہ سرکہ را گویند (کذا فی فرہنگ اند راج) حق آنست کہ این بدرسوختہ را (بومضارہ) گفتن بہتر ازین بود طبع آزمائی میخواران بیش نیست صاحب غیاث گوید کہ (۲) نوعی از معجون دوائی را نام است وتعریف مزیدش معلوم نشد (**اردو**) (۱) شراب مؤنث (۲) ایک دوائی معجون کا نام۔ مؤنث جس کی صراحت مزید معلوم نہو سکی۔

بونجار اصطلاح۔ بقول اند بحوالۂ فرہنگ فرنگ

بالضم وسکون واو و نون وجیم بالف کشیدہ لغت فارسی است بمعنی (۱) میدان کارزار و (۲) جای ملاقات **مؤلف** عرض کند کہ بونجار بہ لام بعض نون بمعنی اول گذشت معاصرین عجم و دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت سند استعمال پیش نشد و ترکیب این موافق فارسی ہم نیست و در عربی زبان ہم (ابونجار) کنیت چیزی نیست گمان داریم کہ تصحیف لفظی این را غلط کرد باقی حال طالب سند استعمال می باشیم **(اردو)** (۱) دیکھو بونجار (۲) ملاقات کی جگہ۔ مؤنث۔

بوند بقول برہان بضم اول وثانی وسکون ثالث ودال ابجد (۱) بمعنی آہستگی صاحب جہانگیری بذکر معنی بالا گوید کہ بوند بمعنی مرد آہستہ آمدہ صاحبان رشیدی وجامع وسراج ہم ذکر این کردہ اند صاحب ناصری ذکر این بحوالہ جہانگیری کردہ می فرماید کہ شاہدی ندارد۔ **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبانست این را اسم جامد فارسی زبان دانیم **(اردو)** آہستگی بقول آصفیہ (فارسی) اسم مؤنث۔ ہولے۔ دھیمے۔ سستی۔ مدہم۔ بطی۔ دھیماپن دھیرے۔ ناہیچ۔

(۲) **بوند**۔ بقول برہان وجامع وسراج ونوادر بفتح وکسر ثانی بمعنی باشند **مؤلف** عرض کند کہ جمع مضارع از مصدر بودن از قبیل بوم کہ بضم اول وفتح دوم گذشت کہ متکلم مضارع است بمعنی باشم واصل این بُوَند بضم اول وفتح دوم ودال مہملہ بود دال حذف شدہ بوَند باقی ماند وصحیح بفتح واو است **(اردو)** رہیں۔ رہنا کے مضارع کی جمع

(۳) **بوند**۔ بقول برہان وسروری وجامع مرد صاحب نخوت خان آرزو در سراج گوید کہ بصورت صحت لفظ مجاز بود **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل لسانست این را اسم جامد فارسی زبان دانیم ومخفف بوندہ بمعنی دوم کہ می آید **(اردو)** مغرور۔ متکبر۔

(۴) **بوند**۔ بقول برہان وجامع بمعنی ہستی۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بصورت صحت لفظ

مجاز بود **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبانست این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (**اردو**) ہستی۔ مؤنث۔

بونده بقول برہان بضم اول و ثانی و سکون ثالث و فتح دال ابجد (۱) بمعنی مرد آہستہ و باتمکین و (۲) بفتح ثانی و کسر ثالث مرد باہستی و ہیبت و صاحب نخوت۔ صاحب رشیدی بر معنی اول قانع۔ صاحب سروری بحوالۂ نسخۂ میرزا ذکر معنی دوم کردہ و صاحب ناصری با بوند این را ہم آوردہ صاحب جامع بذیل بوند ذکر ہر دو معنی این کردہ صاحبان انند و سراج ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ (۳) بضم اول و کسر ثانی بمعنی باشندہ ہم اسم فاعل مصدر بودن چنانکہ باشندہ اسم فاعل مصدر باشیدن است صاحب نوادر ہم اشارۂ این کردہ نسبت معنی اول عرض می شود کہ بر بوند بمعنی اولش ہای ہوز زیادہ کردہ اند کہ افادۂ معنی نسبت کند و بمعنی دوم مجاز آن (**اردو**) (۱) دہیمی طبیعت والا۔ صاحب تمکین (۲) مغرور (۳) رہنے والا۔ رہنا کا اسم فاعل۔

بونه بقول شمس بضم ہمان بوتہ کہ گذشت و صراحت کند کہ لغت فارسی است **مؤلف** عرض کند کہ دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند قول شمس پایۂ اعتبار ندارد (**اردو**) دیکھو بوتہ۔

بونیز بقول ملحقات برہان ژوپین را گویند کہ نیزۂ کوتاہ است۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرہنگ گوید کہ بضم اول و سکون واو و کسر نون بمثناۃ تحتانی مجہول رسیدہ و زای ہوز لغت فارسی است بمعنی نیزۂ کوچکی کہ تیز آن دو شاخ دارد صاحب ہفت ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین صاحب زبان اعنی سروری و جامع و ناصری ازین ساکت و ظاہر امر کب می نماید از بو و نیز کہ مخفف نیزہ است و موافق قیاس نیست مشتاق سند استعمال می باشیم صاحب برہان ذکر ژوپین بہ زای ہوز بہ ہمین معنی کردہ و لیکن در انجا اشارۂ بونیز نکرد (**اردو**) ایک چھوٹا دوشاخہ نیزہ۔ مذکر۔

بونیک بقول اننذ بحوالهٔ غیاث بضم اوّل و تحتانی و سکون نون و کاف فارسی در فارسی زبان نام تره ایست مثل سپرغم و آن را بادرویه نیز گویند **مؤلّف** عرض کند که ماذکر این بر از رنگ کرده‌ایم ولیکن اشارهٔ این در آنجا نشد و صاحب محیط هم ذکر این نکرد چارهٔ نیست که این را اسم جامد فارسی زبان دانیم از اینکه بعضی از معاصرین عجم این را فارسی قدیم دانند بهای خیار (اردو) دیکھو ازرنگ۔

بوزیدن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بو رسیدن بر (از پرده بیرون شدن) گذشت (اردو) وشائع شدن بو باشد و سند این از کلام ثانی تکلو بو پھیلنا۔

بوده بقول برہان بضم اوّل و فتح ثانی (۱) درختی را گویند که هرگز بار و ثمر نیاورده و (۲) مردم آهسته را هم صاحبان جامع و هفت و انند هم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج بذکر قول برہان می فرماید که اغلب که تصحیف پده بدال است و ثانی در هیچ فرہنگ معتبره بنظر نیامده **مؤلّف** عرض کند که نظر بر اعتماد صاحب جامع که محقق اہل زبانست ما این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و گمان به تصحیف نکنیم البته این لغت فارسی قدیم است و حالا بر زبان معاصرین عجم متروک (اردو) (۱) وه درخت جو بے بار ہو۔ مذکر (۲) جلد باز کی ضد۔ سلیم الطبع شخص۔

بوہمان اصطلاح۔ بقول برہان بسکون ثالث بر وزن دودمان (۱) بمعنی رحم است که زه دان و بچه دان باشد و (۲) از اسمهای بهمن فارسی هم همچون فلان و بهمان صاحبان جامع و هفت و انند ذکر این کرده اند۔ خان آرزو در سراج می فرماید که بمعنی اوّل بوگان گذشت و نسبت بمعنی دوم گوید که درین صورت باید که بهمان که به همین معنی می آید بضم اوّل باشد که واو زیاده کرده اند یا بهمان مخفف این لیکن مشهور در السنه بهمان بالکسر است **مؤلّف** عرض کند که اگر بوگان بمعنی اوّ

گذشت لازم نمی آید کہ بوہمان بدین معنی نباشد و تصفیۂ اعراب بوہمان ہم در اینجا کنیم نظر بر اعتماد جامع
جامع کہ از اہل زبان است این را بہر دو معنی بالا اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) (۱) دیکھو
بوگان (۲) فلان و فلان اسم مبہم ۔

بوی بقول برہان و جامع و رشیدی و ناصری
و بہار و سراج بروزن موی (۱) رائحہ صاحب بحر
بذیل بوئیدن ذکر این کردہ (خواجۂ شیراز ؎)
با صبا ہمراہ بفرست از رخت گلدستۂ ٭ بو کہ بوئی
بشنوم از خاک بستان شما ٭ (سید حسن غزنوی ؎)
اگرچہ مشک شوم بوی من ہمی نکشد ٭ بوی آنکہ
زمن بہتری ہمین یابد ٭ **مؤلف** عرض کند کہ تو
کہ بہمین معنی گذشت اصل است و این مزید علیہ
آن بزیادت تحتانی زائد در آخرش (اردو)
دیکھو تو کے پہلے معنے ۔

(۲) **بوی** ۔ بقول برہان و ناصری و جامع
بمعنی عطریات صاحب بحر بذیل بوئیدن ذکر این
کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اول است
کہ عطریات را ہم بو گفتند سند این در ملحقات بو گذشت
و در ملحقات این ہم می آید و بدین معنی ہم مزید علیہ بو
است بزیادت تحتانی در آخرش مخفی مباد کہ ترجمۂ
بو ہمی عطر است نہ عطریات ۔ (اردو) عطر بقول
آصفیہ (عربی) اسم مذکر ۔ خوشبو ۔ بوی خوش ۔

(۳) **بوی** ۔ بقول برہان و جامع و ناصری بمعنی
نصیب صاحب بحر بذیل بوئیدن ذکر این کردہ ۔
مؤلف عرض کند کہ باعتبار جامع و ناصری کہ
محققین اہل زبانند این را اسم جامد فارسی زبان
دانیم (اردو) بہرہ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم
مذکر ۔ نصیب ۔ حصہ ۔ بھاگ ۔ قسمت ۔

(۴) **بوی** ۔ بقول برہان و جامع و ناصری بمعنی
خوی و طبیعت ۔ صاحب بحر بذیل بوئیدن ذکر این
کردہ **مؤلف** عرض کند کہ چارۂ نیست جزین کہ
این را بدین معنی اسم جامد فارسی زبان دانیم باعتبار

صاحبان جامع و ناصری کہ ہر دو محقق اہل زبانند۔
(اردو) طبیعت بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مونث
مزاج۔ خاصیت۔ سرشت۔ فطرت۔ خمیر۔

(۵) **بوی**۔ بقول برہان و جامع بمعنی محبت۔ صاحب بحر بذیل بوئیدن ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بو بدون تحتانی بہمین معنی بر معنی دہم گذشت و درینجا باعتماد صاحب جامع کہ محقق اہل زبانست این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و بو مخفف این باشد
(اردو) محبت بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مونث
پریت۔ پریم۔ الفت۔ چاہ۔

(۶) **بوی**۔ بقول برہان و جامع و رشیدی و ناصری و بہار و سراج بمعنی امید و آرزو و خواہش۔ صاحب بحر بذیل بوئیدن ذکر این کردہ (ظہوری ؎)
نفس ہر زمانیکہ امروز دارم ٭ نہ از ضعف ہجران ببوی وصال است ٭ و سند دیگر از سید حسن غزنوی
بر معنی اوّل مذکور **مؤلف** عرض کند کہ ہمین معنی بر معنی پنجم بو گذشت پس این مزید علیہ آن باشد
بزیادت تحتانی در آخرش (اردو) دیکھو بو کے پانچوین معنے۔

(۷) **بوی**۔ بقول برہان و جامع بمعنی طمع۔ صاحب بحر بذیل بوئیدن ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی ششم باشد و باعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبانست این را تسلیم کنیم (اردو) طمع بقول آصفیہ عربی۔ اسم مونث۔ حرص۔ لالچ
لوبہ۔ خواہش۔

(۸) **بُوِی**۔ بقول برہان و سروری و ناصری بضمّ اوّل و کسر ثانی بمعنی باشی و بمانی (حکیم سنائی ؎) ور تو حیوانی و شیطانی و روحانی درست ٭ از شمار ہر کہ خواہی آن بُوِی روز شمار ٭ **مؤلف** عرض کند کہ اصل این بُوَدِی بضمّ اوّل و فتح دوم و کسر سوم مضارع مخاطب مصدر بودن دال مہملہ در محاورہ حذف شد دیگر ہیچ (اردو) تو رہے
۔ رہنا کا مضارع مخاطب۔

(۹) **بوی**۔ بہ تحقیق ما بالضمّ اوّل امر حاضر بوئیدن

کہ موافق قیاس است (اردو) بولے ۔ سونگھ
(بوئیدن کا امر حاضر)

(۱۰) **بوی** ۔ بقول بہار بالضم بمعنی سراغ (صائب
ھ) بوی دل از نفس باد صبا می آید ٭ می توان
یافت کزان زلف دوتا می آید ٭ (فطرت ھ)
بود ہر صید را از شیوۂ صیاد خود بوئی ٭ شکار آہوی
مشکین است زلف عنبرینش را ٭ **مؤلف** عرض
کند کہ ہمین معنی بر معنی ہفتم بو گذشت و تحتانی آخرہ
زائد است و این مزید علیہ آن (اردو) دیکھو بو
کے ساتوین معنے ۔

(۱۱) **بوی** ۔ بقول بہار بالضم مخفف بود کہ بمجاز
بمعنی لعل و عسی مستعمل می شود **مؤلف** عرض کند
کہ تو بہ ہمین معنی بر معنی ہشتمش گذشت و آن مخفف بود
است چنانکہ ذکرش ہمانجا مذکور و این مزید علیہ آن
بزیادت تحتانی آخرہ (اردو) دیکھو بو کے آٹھوین معنے

بوی آمدن از چیزی استعمال ۔ بہار
بذکر این بر معروف قانع صاحب انند نقل نگارش
صاحب آصفی ذکر مجرد (بوی آمدن) کردہ از معنی ساکت
مؤلف عرض کند کہ (۱) بمعنی حقیقی رسیدن رایحۂ
چیزی چنانکہ (صائب ھ) بوی مشک از نفس
سوختہ اش می آید ٭ در دل ہر کہ کند ریشہ خط شگفتنش
٭ (ولہ ھ) مگر از ہمت مردانہ سازد کوہکن کاری
وگرنہ از دہان تیشہ بوی شیر می آید ٭ (کلیم ہمدانی
ھ) سرنوشتم گر شہادت نیست در کوییت چرا ٭
بوی خون می آید از خاکی کہ بر سر می کنم ٭ و این متعلق
بمعنی اوّل بوی باشد و (۲) بمعنی سراغ بدست آمدن
متعلق بہ معنی دہم بوی (نظامی ھ) کہ با آنکہ پہلو
در سیدی چو میغ ٭ ہمی آید از پہلویم بوی تیغ ٭ (طغرای
مشہدی ھ) زرین پشم قلی کہ بولچی آقا شد ٭ گریز
کہ بوی ریسمان می آید ٭ (سعید قمی ھ) بفکر دوست
چنان غنچہ کردہ ام خود را ٭ کہ از شگفتگیم بوی یار
می آید ٭ (اردو) (۱) کسی چیز کی بو آنا ۔ کسی
چیز کا پتا معلوم ہونا ۔ ملنا ۔

بوی آمیختن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر

این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی
حقیقی است۔ لازم (کمال اصفہانی ؎) بوی از تکفتنش
آمیختہ شد بادم باد٭ بر ہران خار کہ زد لالہ و گل
بارآوردہ (اردو) بو آمیختہ ہونا۔ بولنا جیسے
"پھول کی بو عطر کی بو سے ملگئی ہے"

بوی آنکہ اصطلاح۔ بقول بحر بمعنی (امید آنکہ)
مؤلف عرض کند کہ بوی آنکہ بمعنی امید گذشت و آنکہ
متعلق بہ بیان است (اردو) اس امید پر۔

بوی آوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی
است (شفای اصفہانی ؎) بنگر صفای طینت پاک نہاد
کہ جذب عشق ہم می آرد از کجا بہ کجا بوی پیرہن
(اردو) بولانا۔

بویا بقول برہان با ثانی مجہول بروزن گویا چیزہائی
را گویند کہ بوی خوش و بوی بد دہد۔ صاحب جہانگیری بہ
بوی خوش قانع۔ صاحب سروری می فرماید کہ مشیب
و خوشبو و بوی دار (سعدی ؎) ہران نان کہ بویا
از مشک بود٭ نمک یافتہ ماہی خشک بود٭ صاحب
رشیدی گوید کہ بویا و بویان بمعنی بوی خوش دہندہ
صاحب ناصری می طرازد کہ فارسیان چیزہائی را
گویند کہ بوہای خوش دہد (ابو منصور قطران ؎)
می بویا فراز آور کہ مرغ گنگ شد گویا٭ بہ بانگ
مرغ گویا خور بباغ اندر می بویا٭ و فرماید کہ آنرا
بویان ہم گویند صاحب جامع ہمزبان برہان خان
آرزو در سراج بذکر این و بویان ہر دو گوید کہ
بمعنی صاحب بو مطلقاً و بحوالۂ جہانگیری بہ تخصیص
معنی بوی خوش دہندہ گوید کہ اول حقیقت و ثانی
مجاز۔ صاحب فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود بر چیز
بو دار قانع **مؤلف** عرض کند کہ طرز بیان ہمہ
محققین بالا این را اسم جامد ظاہر می کند ہیچ
یکی از ایشان صراحت نکرد کہ ہر امر حاضر زیادت
الف در آخرش بمعنی فاعلی پیدا می کند چنانکہ گویا
جویا و امثال آن و بویان کہ می آید اسم حال است
و این خصوصیت با خوشبو ندارد بلکہ عام است

بر ہر قسم بو۔ (اردو) بو دینے والا۔ بو رکھنے والا۔

بو یافتن استعمال۔ بقول بہار بمعنی سراغ یافتن صاحب آنند نقل نگارش (صائب ؎) منت ایزد را کہ رنجم چون صبا ضائع نہ شد ٭ عاقبت بوئی از ان سیب زنخدان یافتم ٭ **مؤلف** عرض کند کہ این سند بوی یافتن است کہ مزید علیہ بو یافتن باشد و خصوصیت با معنی سراغ نباشد بلکہ بر دیگر معانی بوی ہم شامل می توان شد بحسب موقع (اردو) بو پانا۔ سراغ پانا۔

بوی افزا اصطلاح۔ صاحبان بحر و ہفت ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ ہمان (بوفزا) است کہ گذشت جزین نیست کہ درین تحتانی زائد بر تو ست و فزا مخفف افزا (اردو) دیکھو (بوفزا)

بوی افزار اصطلاح۔ صاحبان برہان و بحر و سروری و جامع و جہانگیری ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مزید علیہ ہمان (بو فزار) است کہ بجایش گذشت تحتانی بر تو و الف بر فزار زیادہ شد ذکر ماخذ این ہمہ را انجا کردہ ایم (نظامی ؎) کباب تر و بوی افزار خشک ٭ ابا ہای پروردہ با بوی مشک ٭ (اردو) دیکھو بافزار۔

بوی افگندن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند مرادف (بوی زدن بر چیزی) و بذیل آن گوید کہ (بوی افگندن در چیزی) شلہ و صراحت کند کہ بمعنی بوی رسیدن و بہ دماغ زدن و رسانیدن بوی باشد یعنی لازم و متعدی ہر دو (ظہیر فاریابی ؎) بہار خوی شاہ است یا نسیم بہشت ٭ کہ بوی امن و امان در مشام جان افگند ٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است تسامح بہار است کہ بذیل تعریف (بوی زدن بر چیزی) لازم و متعدی ہر دو را بیان کردہ (بوی افگندن در چیزی) را مرادفش قرار می دہد و صحیح آنست کہ این متعدی است نہ لازم (اردو) کسی چیز مین بو پیدا کرنا۔

بویان بقول برہان (۱) بوی کنندہ و (۲) بوی کنندگان را گویند۔ صاحب سروری بمعنی

اقوال قانع (انوری ؎) نور ظلمت بہ بوئیہ قدیست
ہ خاک کوبیت چو عاشقان بویان ہ (شیخ آذری ؎)
عنبر اشہب ار چہ بویانست ہ بوی مردان طلب کہ
بوآنست ہ صاحب رشیدی بر بوی خوش قن
قانع۔ خان آرزو در سراج ہر چہ نسبت این گفتہ
ماذکرش بر بویا کردہ ایم **مؤلف** عرض کند کہ محققین
فارسی زبان این را اسم جامد دانستہ اند و نمی دانند
کہ (اسم حال) است کہ تعریفش بجایش گذشت و
صاحب برہان سکندری خورد کہ معنی دوم را
بدون سند خلاف قیاس قائم کرد۔ می داند کہ الف
و نون جمع است و نمی داند کہ مجرد بوی بمعنی بویا نیست
پس چگونہ معنی دوم پیدا شود معنی اول ہم مخصوص
است بزمانہ حال (اردو) (۱) بو دینے والا زمانہ
حال سے مخصوص) (۲) بو دینے والے۔

بویانک اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بالضم و فتح نون و سکون کاف عربی در فارسی زبان
کرفس بستانی را گویند دیگری از محققین ذکر این نکرد

صاحب محیط ہم ذکر این نفرمود آنچہ بر کرفس نوشتہ
ماتقش بر اودا سالیون کردہ ایم **مؤلف** عرض
کند کہ بر اسم حال بوئیدن کاف تصغیر زیادہ کردہ
نام نہادند برای این نبات دیگر ہیچ (اردو)
دیکھو اودا سالیون۔

بویانیدن بقول بحر با واو مجہول متعدی بوئیدن
کامل التصریف و مضارع این بویاند۔ صاحب
موارد ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت
ماصدر این بر بوئیدن بیان کنیم (اردو) سنگھانا
(دیکھو بوئیدن یہہ اس کا متعدی ہے)

بوی بر آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ
بد ماغ آمدن بو و بد ماغ رسیدن شمیم باشد (کمال
اصفہانی ؎) ہر جا کہ بر گذشتی تا سالہا بر آید ہ
بوی سعادت تو از خاک رہگذارت ہ (اردو) بو آنا

بوی خاستن از چیزی استعمال۔ بقول
بہار و انند بمعنی بوی آمدن از ان **مؤلف**

عرض کند که بلند شدن بو از چیزی (میرزا طاہر وحید ؎) ز آتشین رخ او گر نقاب برخیزد ٭ ز رنگ بادیه بوی کباب برخیزد ٭ (علی خراسانی ؎) بیا که نکہت نوروز از چمن برخاست ٭ ز باغ بوی گل و عطر یاسمن برخاست ٭ مزید علیه بو برخاستن که گذشت (اردو) بو آنا۔ بو بلند ہونا۔ بو پھیلنا بھی کہہ سکتے ہیں۔ دیکھو بو برخاستن۔

بوی برداشتن استعمال۔ صاحب آنند ذکر این کرده گوید که کنایه از کسب کردن بو ۔ **مؤلف** عرض کند که مزید علیه بو برداشتن است که بجایش گذشت بزیادت تحتانی بر لفظ بو (اردو) دیکھو بو برداشتن۔

بوی بردن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان (۱) بمعنی از اندک اطلاعی بر چیزہای مخفی بردن و چیزی را شنیدن و (۲) گمان بردن صاحب ناصری گوید که بمعنی با خبر و آگاه شدن و دیدن و فهمیدن چیزی (مولوی معنوی ؎) تا کند بهرش سطرلابی نکوی ٭ تا برد از حالت خورشید بوی ٭ صاحب جامع هم زبان برہان (انوری ؎) بوئی نبرم همی بشادی ٭ باز این چه گلیم و این چه رنگست ٭ **مؤلف** عرض کند که تعریف بیان کرده برہان و جامع بهتر از ناصری است و بو بمعنی سراغ بجایش گذشت (اردو) (۱) کسی بات کی بو پانا دکن میں مستعمل ہے یعنی کچھہ اطلاع پانا خفیف سی اطلاع پانا۔ کچھہ سننا۔ (۲) گمان کرنا۔

بوی بردن زخم مصدر اصطلاحی۔ مزید علیه همان (بو بردن زخم) است که بجایش گذشت بزیادت تحتانی بر بو (اردو) دیکھو بو بردن زخم

بوی پرست اصطلاح۔ بقول برہان و بحر بفتح بای فارسی و رای قرشت و سکون سین بی نقطه و فوقانی (۱) سگ شکاری را گویند که جانوران را بو پیدا می کند و (۲) کنایه از جن و ملک هم **مؤلف** عرض کند که مزید علیه همان بو پرست که بجایش گذشت بزیادت تحتانی بر لفظ بو صاحبان جهانگیری و ناصری و رشیدی هم ذکر معنی اوّل کرده اند

(اردو) دیکھو بو پیوست ۔

بوی پریدن مصدر اصطلاحی ۔ مزید علیہ ہمان بو پریدن کہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو بو پریدن ۔

بوی پیچیدن مصدر اصطلاحی ۔ مزید علیہ ہمان بو پیچیدن کہ بجایش گذشت و سند این ہم در انجا مذکور (اردو) دیکھو بو پیچیدن ۔

بوی پیراہن اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ غیاث (۱) بوی قمیص یوسف علیہ السلام کہ قبل از ملاقات یعقوب علیہ السلام رسیدہ بود و (۲) گاہی ازین مراد باشد اندکی از آثار و مقدمات حصول وصل ۔ **مؤلف** عرض کند کہ ورای معنی حقیقی ہر دو معنی بالا را مشتاق سند استعمال می باشیم کہ استعمالش بہر دو معنی بالا از نظر ما نگذشت (اردو) (۱) یوسفؑ کے پیراہن کی بو ۔ مؤنث (۲) حصول وصل کے آثار ۔ مذکر ۔

بوی پیوستن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی رسیدن بو باشد و قائم شدن بو در چیزی (ابو الفضل گیجوی ؒ) اگر ز لطف تو بوئی بہ نخل پیوستی ٭ ابوقت برہمہ بی خار آمدی خرما ٭ (اردو) بو پہنچنا ۔ بو کسی چیز میں قائم ہونا ۔

بوی تراویدن مصدر اصطلاحی ۔ مزید علیہ ہمان بو تراویدن کہ بجایش گذشت و سند این ہم در انجا مذکور (اردو) دیکھو بو تراویدن ۔

بوی تیغ آمدن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی گوید کہ کنایہ از کمال خوف و خطر **مؤلف** عرض کند کہ آثار زخم بنظر آمدن باشد بہا ہم ذکر این کردہ و مصدر (بوی تیغ آمدن از چیزی) قائم کردہ عیبی ندارد کہ ہر دو یکی است (نظامی ؒ) کہ با آنکہ پہلو دریدی چو میغ ٭ ہمین آید از پہلویم بوی تیغ ٭ (اردو) آثار زخم ظاہر ہونا ۔ کمال خوف ہونا ۔

بوی جستن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند (۱) بفتح جیم بلند شدن بو باشد از چیزی و (۲) بضم جیم

تلاش بو کردن (آرزوی اکبرآبادی ے) در زہد
خشک خلق نمودن طمع خطا است ؛ چون غنچہ فسردہ کہ
جوید بو درو ؛ (اردو) (۱) بو آنا۔ بو پہچاننا۔
بو بلند ہونا بھی کہہ سکتے ہیں۔ (۲) بو تلاش کرنا۔

بوی جہودان اصطلاح۔ این ہمان است
کہ ذکرش بر بار ریون و آلہ گذشت (اردو) دیکھو آلہ

بوی چکیدن مصدر اصطلاحی۔ مزید علیہ
ہمان بو چکیدن کہ بجایش گذشت (اردو)
دیکھو بو چکیدن۔

بوی چہ اصطلاح۔ بقول برہان بروزن بو قچہ گیاہی
باشد کہ مانند ریسمان بر درخت پیچد و بعربی عشقہ
گویند صاحبان ناصری و ہفت و جامع ہم بانتش۔ مؤلف
عرض کند کہ ما حقیقت این بر ارغچ بیان کردہ ایم
و نسبت وجہ تسمیہ این عرض می شود کہ چون نباشد کہ
فارسیان این را مرکب کردہ اند از بوی و چہ و مراد
ازین درخت نازکی کہ محبت دارد کنایہ از عشقہ
کہ بوی بمعنی محبت بجایش گذشت و چہ برای تصغیر
در فارسی زبان مستعمل (اردو) دیکھو ارغچ۔

بوی چیزی داشتن استعمال۔ بقول صاحب
آصفی معروف و اثر آن داشتن است مؤلف عرض
کند کہ (۱) معنی حقیقی است یعنی بو دار بودن و (۲) اثر
چیزی داشتن کہ مجاز آن است (شاہی سبزواری ے)
صبا تا ز زلف تو بوئی نداشت ؛ دلم در جہان آرزوئی
نداشت ؛ مخفی مباد کہ (بو داشتن) بہمین دو معنی بجایش
گذشت (اردو) (۱) بو رکھنا (۲) اثر رکھنا۔

بوی خوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ مزید علیہ
ہمان بو خوردن است کہ بجایش گذشت (اردو)
دیکھو بو خوردن۔

(الف) **بوی خون آمدن** مصادر
(ب) **بوی خون آمدن از جائی** اصطلاحی۔
(ج) **بوی خون آمدن از چیزی** (الف) بقول
صاحب آصفی کنایہ از کمال خوف و خطر۔ وارستہ بذکر
(ب) گوید کہ کنایہ از کمال خوف و خطر بودن ظہوری

ے) آید از راز نهفته ری بوی خون ؛ مهر دهشت برلب محرم زده است ؛ بهار ذکر (ج) کرده همزبان وارسته (سالک یزدی ے) کی صبا را باشمیمش جرأت آمیزش است ؛ یوسف من بوی خون می آید از پیراهنش ؛ (محسن تاثیر ے) بوی خون از لبت ای غنچه دهان می آید ؛ چه سخن هرچه بگوئی تو ازان می آید ؛ (صائب ے) بوی خون می آید از تیغ زبان اعتراض ؛ خرده گیری عاقبت تخم عداوت می شود ؛ (ابوطالب کلیم ے) سرنوشتم گر شهادت نیست در کوبت چرا ؛ بوی خون می آید از خاکی که برسر می کنم ؛ **مؤلف** عرض کند که هرسه مصدر یکی است واین کنایه باشد وبس (**اردو**) (۱) و (۲) و (۳) بهت خوف هونا۔ بهت ڈر هونا۔

بوی دادن استعمال۔ مرید علیه همان بو دادن است که بجایش گذشت صاحب آصفی ذکر این کرده (نظامی ے) بوی گران عنبر لرزان دهی ؛ گر بدو عالم دهی ارزان دهی ؛ (نجات اصفهانی ے) بر مزار تو دعا لوحی است هر داغ دلم ؛ لاله های این چمن بوی مصیبت می دهد ؛ (وحید قزوینی ے) نباشد در زخم دل بی سرشک ؛ که سودای نقدش دهد بوی شک ؛ (**اردو**) دیکهو بو دادن۔

بوی دار اصطلاح۔ بقول اننداجوائه فرهنگ فرنگ بدال مهمله والف کشیده وبه رای مهمله زده (۱) بوی دار نده و (۲) سگ شکاری را گویند که بوی جانوران را پیدا کند **مؤلف** عرض کند که بهردو معنی اسم فاعل ترکیبی است موافق قیاس (**اردو**) (۱) بو رکهنے والی چیز (۲) شکاری کتا جو بو پر شکار کرتا ہے۔ مذکر۔

بوی داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی است یعنی بو دار بودن چیزی (شاهی سبزواری ے) صبا تا از زلف تو بوئی نداشت دلم در جهان آرزوئی نداشت ؛ (حافظ ے) صبا تو نکهت ازان زلف مشک بو داری ؛ بیادگار

بیانی کہ بوی او داری ؎ (اردو) بو رکھنا۔ بو دار ہونا۔

بوی داشتن زخم مصدر اصطلاحی۔ بقول آنند مرادف بوی بردن زخم۔ صاحب آصفی هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که ما این معنی را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم البته (بوی برداشتن زخم) موافق قیاس است (اردو) دیکھو بو بردن زخم۔

بوی دان اصطلاح۔ بقول برہان بادال ابجد بروزن دودمان ظرفی را گویند که دران چیزی از عطریات کرده باشند صاحبان سروری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است موافق قیاس از قبیل عطردان که بر زبان ہندیان است (اردو) عطر دان۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مذکر۔ عطر رکھنے کا ظرف۔

بوی درد تراویدن مصدر اصطلاحی بمعنی آثار درد ظاهر شدن است و سند این بر بو تراویدن گذشت (اردو) درد کے آثار ظاہر ہونا۔

بوی دمیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت۔ بہار این را (بوی دمیدن از چیزی) قائم کرده گوید که بمعنی بوی آمدن از چیزی است (کمال خجند رہ) می دمد از دم مشکین صبا بوی بهشت ؎ بوی بردیم ازان زان سر کو آمده بود ؎ (علی خراسانی رہ) از جذب زلف دوست غبار رم ہوا گرفت ؎ بوی خوشم ز طرهٔ سنبل دمیده ام ؎ (اوحدی همدانی رہ) از سبزهٔ خط تو دمد بوی جان هنوز ؎ بلبل برون نرفته ازین گلستان هنوز ؎ (اردو) بو آنا۔ بو پھیلنا۔

بوی دویدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مزید علیه و مرادف (بو دویدن) که بجایش گذشت بدون تحتانی بعد لفظ بو (صائب رہ) بلبلان دیوانه اند و بوی گل از اتحاد ؎ می دود در کوچه و بازار

چون دیوانگان ٭ (اردو) دیکھو بو دویدن ۔

بوی رسانیدن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که آوردن بو چنانکه باد بوی رای رساند (خسرو ۵) باد آمد و بوئی ز بهارم نرسانید ٭ پیغام نهانی ز لب یارم نرسانید ٭ (اردو) بو پہنچانا ۔ بو لانا ۔

بوی رسیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که آمدن بو باشد (عماد کرمانی ۵) گر بوی یوسف مصری نرسد باز بکنعان ٭ از پیرهنش بوی بکنعان رسد آخر ٭ (اردو) بو آنا ۔ بو پہنچنا ۔

بوی رنگ اصطلاح ۔ بقول برهان بفتح رای قرشت وسکون نون وکاف فارسی بمعنی گل است که بعربی ورد خوانند صاحبان بحر وانند وهفت وناصری هم ذکر این کرده اند ۔ صاحب ناصری اندکی (این بحواله برهان) گوید که صاحب بو و رنگ نیکوست **مؤلف** عرض کند که اگر از وجه تسمیه بحث کنیم می توان قیاس کرد که هرگاه گل بو و رنگ هر دو دارد فارسیان آن را (بو رنگ) نام کردند بر اعتبار صاحب جامع این را تسلیم کنیم (اردو) گل بقول آصفیه فارسی ۔ مذکر ۔ گلاب کا پھول ۔ گل ورد ۔ گلاب ۔

بوی ریختن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت واز حضرین اصفهانی سندی دهد (۵) بوی زلفی بگریبان وفا ریخته اند ٭ طرفه شوری بدماغ دل ما ریخته اند ٭ **مؤلف** عرض کند که پیدا و مخلوق کردن بو باشد وبس ۔ واضح باد که همین سند را بهار بر (بو ریختن) از سعدی گوید ۔ (اردو) بو پیدا کرنا ۔

بوی ریسمان آمدن مصدر اصطلاحی وارسته ذکر این کرده از ظغرا سندی دهد (۵) زرین ابریشم قلی که بولچی آقا شده است ٭ بگریز که بوی ریسمان می آید ٭ می فرماید که مراد (بوی فتیله آمدن) است که می آید کنایه از بوی نطفه و واهمه شنودن صاحب بحر گوید که این ماخوذ از انکه آهو هرگاه بوی

فتیله می شنود می گریزد و رم می خورد و در محاوره گویند'' از انجا بوی فتیله می آید زود بدر روید'' بهار و نقل نگارش اننداہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است ولیکن فارسیان مقولهٔ (بوی ریسمان می آید) بمعنی (محل خطر است) بر زبان دارند و بخیال ما ازین مقوله این مصدر را قائم کردن درست نباشد ازین که استعمال دیگر مشتقات این مصدر اصطلاحی بنظر نیامده اگرچه خلاف قیاس نیست (اردو) اندیشه کا مقام ہونا۔ اندیشه کا مقام ہے۔ محل خطر ہے۔

بوی زار اصطلاح۔ بقول سروری (۱) مرادف ہمان (بوی افزار) که گذشت و فرماید که (۲) مجمر را نیز گویند یعنی عود سوز (کذا فی تحفة السعادت) مؤلف عرض کند که از قبیل کشت زار موافق قیاس است (اردو) (۱) دیکھو بوے افزار (۲) انگیٹھی۔ بقول آصفیه۔ ہندی۔ مؤنث۔ وہ برتن جس مین جاڑون کے دنون مین آگ رکھه کر تاپتے ہین۔ آتشدان۔ مجمر۔

(الف) **بوی زدن** مصدر
(ب) **بوی زدن از چیزی** اصطلاحی
(ج) **بوی زدن بر چیزی** صاحب

آصفی ذکر الف کردہ بہ ذکر (ب) گوید که مراد فہ بو آمدن از چیزی (خسرو الف ؎) ای فاختهٔ زنالہ زن آتش ببوستان ؛ کان گل امید نیست که بوی وفا زند ؛ (خسرو ب ؎) دل داشت گرفته ـ ہا چون کند کسی ؛ پیری که بوی یوسفش از پیرہن زد است ؛ بہار بہ (ج) می فرماید که بمعنی بوی رسیدن (میر یحیی شیرازی ؎) ہر صبح ز آستین چو دہم جلوه داغ خویش ؛ بوی گل مراد زنم بر دماغ خویش ؛ (ظهوری ؎) خواہد درود رضوان ریحان و سنبلش را ؛ بوئی که کاکل او زد بر دماغ مردم ؛ (سلمان ؎) غنچهٔ دل تنگ را دل بوا شدست از خرمی ؛ بوی فتحی زد مگر باد بہاری

برمشام ﴿ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است یعنی الف بمعنی بو دادن و (ب) بو حاصل شدن و (ج) لازم و متعدی ہر دو یعنی بو رساندن ہم **(اردو)** (الف) بو دینا (ب) بو آنا (ج) بولانا۔ بو آنا۔ بو پہنچانا۔

بوئیزہ بقول صاحب سفرنگ بفتح بای ابجد و کسرہ واو و تحتانی معروف و زای معجمہ و ہای ہوز بمعنی علی الخصوص و خصوصاً ﴿ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است **(اردو)** خصوصاً بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ خاص۔ خاص کر۔

بوی سا اصطلاح۔ بقول برہان با سین بی نقطہ بالف کشیدہ سنگی باشد کہ عطریات بران سایند صاحبان بحر و سروری و ناصری ہم ذکر این کردہ اند صاحب شمس این را بوی سائی نوشتہ ﴿ **مؤلف** عرض کند کہ سکندری خوردہ معلوم می شود کہ (بوی سای) را کہ اصل (بوی سا) است بدین صورت نوشتہ و بہ معنی غور نکردہ یا متصرف مطبع۔ این اسم فاعل ترکیبی است مرکب از لفظ بوی کہ بمعنی عطریات گذشت و سای امر حاضر سائیدن صاحبان ہفت و مؤید (بوی سای) را ذکر کردہ اند **(اردو)** وہ پتھر۔ مذکر۔ یا ہاون مؤنث جس سے عطریات پیسے یا حل کئے جائین۔

بوی ستاندن مصدر اصطلاحی۔ این ہمان است کہ بر (بو ستاندن) گذشت **(اردو)** دیکھو بو ستاندن

(الف) **بوی سوختن** مصدر اصطلاحی صاحب

(ب) **بوی سوز** آصفی ذکر (الف) کردہ

ما بحث این بہ (بو سوختن) کردہ ایم و (ب) اسم فاعل ترکیبی (۱) بمعنی حقیقی یعنی کسی کہ عطریات را می سوزد و (۲) کنایہ از پری خوان صاحبان بحر و بہار و خان آرزو و چراغ ہدایت ذکر این کردہ اند (ملا طغرا ﴿)

ز پری من بوی سوزم گر بود صد بوی خوش ﴿ بوی سوزی می کنم تا بشنوم بوی ترا ﴿ **مؤلف** عرض کند کہ بوی بمعنی عام و عطریات گذشت و الف موافق قیاس است و (ب) اسم فاعل ترکیبی فارسیان

(ج) **بوی سوزی کردن** ہم بمعنی الف

استعمال کرده اند چنانکه از سند بالا ظاهر است مخفی مباد
که معروف است که عاملان سلف چون می خواستند که
پری را طلب کنند چیزهای خوشبو وغیره بر آتش می سوختند
تا پری حاضر می شد وبعضی گویند که موهای همان پری
می سوختند که بهمین ضرورت ودیعت می کرد (اردو)
(الف وج) بودار چیزین جلانا۔ (ب) (۱) بوسوز
وه شخص جو بودار چیزین جلاے (۲) وه شخص جو پریون کو بلاے

بویش بقول ناصری وانند بمعنی ہدہد مرادف بویه
که می آید صاحب انند هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض
کند که این مبدل آنست که های هوز به شین معجمه بدل
می شود چنانکه گذاره وگذارش و یازه و یازش و
حقیقت بویه بجایش عرض کنیم (اردو) دیکھو بویه۔

بوی شنیدن بقول مؤلفات برهان رائحه بدماغ
رسیدن وبو۔ یافتن شاید صاحب آصفی گوید که بمعنی
(۱) کسب کردن بو و (۲) سراغ یافتن صاحبان شمس
وبت ذکر امر حاضر ومضارع متکلم این کرده اند (خاقانی
ے) بوی خوش تو هر که ز باد صبا شنید ٭ از یار آشنا
سخن آشنا شنید ٭ (حزین اصفهانی ے) نهفته ام گهر شوقی
خیال روی ترا ٭ مباد کز نفسم بشنوند بوی ترا ٭ **مؤلف**
عرض کند که موافق قیاس است (اردو) (۱) بوسونگھنا
(۲) پتا پانا۔

بوی شیر آمدن از دهان یا از لب کسی مصدر
اصطلاحی۔ بهار ذکر این کرده گوید که کنایه از زمان
شیرخوارگی۔ صاحب بحر هم ذکر (بوی شیر از دهان
آمدن) بهمین معنی کرده **مؤلف** گوید که موافق قیاس
است (صائب ے) گر از همت مردانه سازد
کوهکن کاری ٭ وگرنه از دهان تیشه بوی شیر می آید ٭
(وله ے) هنوزم از دهان چون صبح بوی شیر می آید ٭
که چون خورشید مطلع های عالمگیر می گفتم ٭ (محسن تاثیر
ے) از لب افلاک بوی شیر می آید هنوز ٭ کاختلاط
ما وجانان ربط چندین ساله بود ٭ **مؤلف** عرض
کند که موافق قیاس است (اردو) منہ سے دودھ
کی بو آنا۔ بقول آصفیه چھوکرا اور ریلا ہونا۔ نادان اور
بچه ہونا جیسے ٭ ابھی تو تمہارے منہ سے دودھ کی بو آتی ہے

(منہ سے دودھ کی بو نہ جانا) یہ بھی بقول اسی کا مرادف ہے

بوی فتیلہ آمدن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ ہدایت و وارستہ و صاحبان بحر و بہار و انند ذکر این کردہ اند و مرادف (بوی ریسمان آمدن) است کہ بجایش گذشت وارستہ گوید کہ در محاورہ گویند کہ "از اینجا بوی فتیلہ می آید زود بدر رویم" **مؤلف** عرض کند کہ ما صراحت کامل ہمدر انجا کردہ ایم (**اردو**) دیکھو بوی ریسمان آمدن۔

بوی فرستادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی فرستادن نکہت یا عطریات (فغانی شیرازی س) من بوی دل فرستم و تو نکہت عبیر؛ باری درین میانہ صبا کم نمی شود (**اردو**) بو پہنچانا۔ عطر بھیجنا۔

بوی فروختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فروختن عطریات است و مزید علیہ ہمان (بو فروختن) کہ گذشت و سند این ہمدر انجا گذشت (**اردو**) دیکھو بو فروختن۔

بوی فزا اصطلاح۔ بقول بحر مرادف (بوی افزا) **مؤلف** عرض کند کہ مخفف آن بحذف الف و حقیقت این بر (بو فزا) گذشت (**اردو**) بو فزا

بوی کردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ صراحت کامل این بر (بو کردن) گذشت و این مزید علیہ آنست بزیادت تحتانی زائدہ و معنی چہارم (بو کردن) متعلق بہ این نباشد (**اردو**) دیکھو بو کردن کے پہلے۔ دوسرے اور تیسرے معنے۔

بوی کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مزید علیہ ہمان (بو کشیدن) کہ گذشت (خسرو س) دست بگل نمی زنم زانکہ نگار من توئی؛ بوی سمن نمی کشم زانکہ بہار من توئی؛ (**اردو**) دیکھو بو کشیدن۔

بوی کلک اصطلاح۔ بقول برہان با کاف

ولام مفتوح بروزن شورنگ میوہ ایست معروف
کہ آن را بترکی چتلاقوج گویند صاحبان بحر و سروری
و جہانگیری و ہفت و مؤید ہم ذکر این کردہ اند۔
صاحب سروری صراحت فرماید کہ بکلک ہم
بہمین معنی می آید (بسحق اطعمہ ص) مخور این بکنگ
و بوی کلک بجا اصل ٭ کہ بریش خود دیاران نکنی
تف بسیار ٭ **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت
این بر بوکلک و بکنگ و معنی دوم تن بیان
کردہ ایم (اردو) دیکھو بوکلک۔ بکلک اور
بن کے دوسرے معنے۔

بوگان بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم
و کاف فارسی بمعنی زہدان و رحم **مؤلف** عرض
کند کہ مزید علیہ ہمان (بوگان) کہ بجایش گذشت
و صراحت ماخذش ہمدرانجا کردہ ایم (اردو)
دیکھو بوگان۔

بوی گذاشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ
ترک کردن بوی (شفائی اصفہانی ص) جاودان
گرددلم خانہ انسازی یاری ٭ باش چندانکہ دلت بوی
وفا بگذارد ٭ (اردو) بو چھوڑ دینا۔ ترک کرنا۔

بوی گذشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ و از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ سیر
کردن بوی باشد (نظیری نیشاپوری ص) بوئی ازان
دو سلسلۂ خم بخم گذشت ٭ شیخ از حرم برآمد و گبر از
صنم گذشت ٭ (اردو) بوگذرنا یعنی بو آنا اور چلی جانا۔

بوی گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ۔ این ہمان (بوگرفتن) است کہ بجایش
گذشت و سند این ہم ہمدرانجا مذکور (اردو)
دیکھو بوگرفتن۔

بوی کلک اصطلاح۔ بقول صاحبان رشیدی
و جامع و ناصری و سراج ہمان بوکلک کہ بجایش گذشت
و اشارۂ صراحت ماخذ ہمدرانجا کردہ ایم (اردو)
دیکھو بوکلک۔ بکلک۔

بوی گنجیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول آصفی

مرادف بوی برخاستن (علی خراسانی ؎) از عطر تو جوان
بوی برهم ای گل سوری ٭ گر بوی تو در پیرهن یار نگنجد
٭ **مؤلف** عرض کند که گنجیدن درینجا بمعنی قابلیت
داشتن است نه برخاستن مناسب تر آنست که این را
مرکب کنیم با (در چیزی) (اردو) بو کسی چیز کے لائق ہونا

بوی مادران صاحب برهان بذیل برنجاسب
ذکر این کرده و صاحب انند هم این را آورده **مؤلف**
عرض کند که مزید علیه همان (بو مادران) است که بجای
خودش گذشت و بحث آن برارطبیسا مذکور (اردو)
دیکھو بومادران اور ارطبیسا ۔

بوی مالیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مزید علیه
همان بومالیدن است که گذشت و بوی بمعنی عطر بجایش
مذکور شد (اردو) دیکھو بومالیدن ۔

بوی ماندن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده
از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که قائم بودن محبت
باشد که بوی بمعنی محبت بجایش مذکور شد (صفای اصفهانی
؎) گلزار این جهان که نماند است بو درو ٭ شگفته
ریخته است گل آرزو درو ٭ مخفی مباد که ازین سند
(بو ماندن) پیداست عیبی ندارد که بو اصل است
و بوی مزید علیه آن (اردو) محبت رہنا ۔

بوی مشک آمدن مصدر اصطلاحی
خان آرزو در چراغ هدایت می فرماید که کنایه از
نهایت خوبی و فرماید که استعمال این تنها در سودا و
معامله دیده شد (سلیم ؎) بوصل نسیه جان دادن
صلاح سینه ریشان است ٭ که از سودای نقد الفت
بوی مشک می آید ٭ صاحبان بحر و بهار (بوی مشک
آمدن از چیزی) را بهمین معنی آورده اند و (بوی مشک
دادن) را مرادف این گفته که می آید (صائب ؎)
بوی مشک از نفس سوخته اش می آید ٭ در دل هر که
کند ریشه خط شکنش ٭ **مؤلف** عرض کند که
خان آرزو در تعریف این از صراحت کار نگرفت
که کمال خوبی چیزی ظاهر شدن است (اردو) کسی
چیز کی نہایت خوبی ظاہر ہونا ۔

بوی مشک پنہان نمی ماند مثل - صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان چون چیزی را در کمال خوبی یا کسی را در کمال نیکنامی بینند این مثل را بحق او زنند (اردو) دکن مین کہتے ہین ”بوچھپتی نہیں“ یعنی اچھی بو یا بُری ظاہر ہو جاتی ہے نیز ”مشک کی بوچھپتی نہیں“ بھی بطور کہاوت اُس چیز یا اُس شخص کے لئے کہتے ہین جسکی خوبی یا نیکنامی کا شہرہ ہو -

(الف) **بوی مشک دادن** مصدر -

(ب) **بوی مشک دادن چیزیرا** اصطلاحی - بہار ذکر الف کردہ گوید کہ مرادف بوی مشک آمدن از چیزی است و صاحب بحر (ب) را مرادف (الف) گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ صاحب بحر غور نکرد کہ رای مفعولی در آخرش زیادہ کرد (بوی مشک دادن چیزی) البتہ مرادف (بوی مشک آمدن از چیزی) است (میر طاہر وحید ؏) بیین شوخ تبرار راچون نگار ہا بہ بیعانہ از کف مدہ اختیار را ؎ نباشد در و رحم دل بی سرشک ہا کہ سودای نقدش دہد بوی مشک ؎ (اردو) دیکھو بوی مشک آمدن -

بوی مصیبت دادن مصدر اصطلاحی - بمعنی آثار مصیبت ظاہر کردن است سند این از کلام میر نجات ہم (بوی دادن) گذشت (اردو) آثار مصیبت ظاہر ہونا -

بوی ناکان اصطلاح - بقول ملحقات برہان (۱) آنکہ بوی کند و نشناسد یعنی قوت شامہ ندارد - صاحب بحر نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ خلاف قیاس محققین اہل زبان ازین ساکت و معاصرین عجم ہم زبان ندارند - سند استعمال پیش نشد بدون سند استعمال تسلیم نکنیم (۲) معنی لفظی این صاحبان بوکہ ناک بقول برہان لفظی است کہ بجہتہ اتصاف موصوف بصفتی در آخر کلمات می آورند و دلالت می کند بر داشتن چیزی ہمچون خطرناک و غمناک و مانند آن - پس معنی لفظی این بودارندگان و الف و نون برا

اگر زائد گیریم فرہنگ علیہ (بوناک) بمعنی بو دارنده آئین
است حقیقت این و معنی اوّل اصلاً درست نباشد
(اردو) (۱) وہ شخص جو قوت شامہ نہ رکھے۔
(۲) بو رکھنے والے اشیا یا بو رکھنے والی چیزیں۔

بونگ بقول برہان بر وزن ہوشنگ ترہ ایست
شبیہ بہ ریحان کہ بعربی بادروج خوانند صاحبان
ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند و صاحبان سروری
و غیاث این را بہ کاف فارسی آوردہ و این ہمان
بادرنگ بویہ باشد کہ بحث آن بجایش گذشت
و وجہ تسمیہ آن چنین باشد کہ لفظ بو را مرکب کردہ اند
با نیگ کہ در فارسی زبان بمعنی نیکی [illegible] ہم آمدہ
و ازینکہ این گیاہ بخصوصیت بوی خود [illegible] دارد
موسوم شد بدین اسم و بکاف فارسی صحیح است۔
(اردو) دیکھو بادرنگبویہ۔

بوی ورزیدن مصدر اصطلاحی بقول انند
بحوالہ [illegible] بمعنی بو دمیدن [illegible] (ص ۵۵)
اگر ورزد بوی خیالات در دماغ [illegible] نشین
از پردہ بیرون می شود ؛ **مؤلف** عرض کند کہ
بمعنی آمدن بو باشد و بیرون کردن بو **(اردو)**
بو آنا۔ بو پھیلنا۔

بویہ بقول برہان و ناصری و جامع بر وزن موی
(۱) بمعنی آرزومندی (انوری ص ۵) ای در
حرم جاہ تو آنکہ نیاید ؛ از بویۂ آن خواب خوش
آہوی حرم را ؛ صاحب سروری بذکر این فرماید
کہ شمس فخری این را بہ موحدہ عوض تحتانی آوردہ
خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی خواہش و آرزو
و فرماید کہ آنچہ در بعضی نسخ بتقدیم یای حطّی فہمیدہ
یای ابجد نوشتہ اند غالباً تصحیف است چہ من
حیث الاشتقاق بمعنی بایستن و بایستگی نسبت
دارد و در تقدیم یای حطّی این مناسبت معلوم
و بہ تحقیق یکی ازین دو لفظ تصحیف پس اختیار
نسبت این مناسبت [illegible] واجب خواہد بود
و اینکہ در حرف یای تحتانی نیز مذکور شود جہت
موافقت قدماست و فرماید کہ صحیح آنست کہ

ماخوذ بود از تو بمعنی خواہش (الخ) **مؤلف** عرض
کند کہ بنخیرہ۔ این مرکب است با توی و ہای نسبت پس
معنی لفظی این منسوب بہ آرزو و مراد از آرزومندی
(اردو) آرزومندی یعنی آرزو کرنا کہہ سکتے
ہین جیسے انکی آرزومندی بے محل نہین ہے ؞
(۲) **بویہ**۔ بقول برہان و جامع جمعی از پادشاہان
کہ بہ آل بویہ مشہور اند۔ صاحب ناصری گوید کہ نام
مردی است پارسی الاصل کہ در دیلمان گیلان بسر
می برد و در نہایت عسرت و فقر زندگانی میکرد و الام
اولاد او بپادشاہی رسید و بآل بویہ مشہور شدہ و
نسب ایشان بہ یزدگرد شہریار آخر پادشاہ
عجم می رسید و از انجا پشت بہ پشت بہ بہرام گور
پیوستہ (الخ) (عثمان بخاری ے) آن دولت
مو بخت و سلب و منجق بویہ ؛ یک رویہ شدہ
حالتش از تیغ دو رویہ ؛ خان آرزو در سراج
گوید کہ قول برہان خطا است چراکہ مشہور بہ آل
بویہ است نہ بویہ تنہا و لفظ آل بویہ دلالت
صریح دارد کہ از نسل بویہ نامی باشند (الخ) **مؤلف**
عرض کند کہ مجرد بویہ بدین معنی اشارہ بہ آل بویہ
باشد چنانکہ در کلام عثمان بخاری مستعمل **(اردو)**
بویہ اشارہ ہے آل بویہ کی طرف جو بویہ نامی ایک
شخص کی اولاد مین پادشاہ ہوے ہین۔ مؤنث۔
(۳) **بویہ**۔ بقول برہان و جامع رستنی ہم کہ
آن را شاہ ترہ می گویند صاحب ناصری گوید کہ سبزہ
ایست کہ شاہترہ نیز گویندش۔ خان آرزو در سراج
ہم ذکر این بحوالہ برہان کردہ صاحب محیط ذکر این
نکردہ و بر شاہترج گوید معرب شاہترہ و ذکر شاہترہ
نکرد بقول مخزن الادویہ مرکب القوی و در حرارت
معتدل و در دوم خشک مفتح سدہ کبد و تحلیل و
مقوی کبد و معدہ و مدبغ آن و منافع بسیار دارد
(الخ) **مؤلف** عرض کند کہ عجبی نیست کہ فارسیان
نظر بہ رنگ و بویش این را بمعنی بویہ موسوم کردہ باشند
(اردو) شاہ ترہ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔
ایک نہایت سبز اور تلخ ساگ کا نام جو دوا مین کام

آتا ہے اور مصنّف خون خیال کیا جاتا ہے۔

بوئیدن بقول بحر باواو مجہول بمعنی (۱) بوی کردن و (۲) بوی بردن و شمیدن بوی اعم ازینکہ بوی خوش باشد یا بد (کامل التصریف) ومضارع این بوید صاحب موارد بذکر معنی اوّل گوید کہ بمعنی بوداد ن (فرّخی ؎) بخند دہمی باغ چون روی دلبر ٭ ببوید ہمی خاک چون مشک اذفر ٭ (صائب ؎) شبی فتاد بکف زلف او وعمری رفت ٭ ہمہ زہوش روم دست خود چومی بویم ٭ صاحب ناصری ہم ذکر ہر دو معنی کردہ گوید کہ معنی دوم معروف است ومعنی اوّل غیر معروف (انوری ؎) چون نسیم زلف تو بوید گویند از فرح ٭ مژدہ ای گیہان کہ مارا مُردۂ جان آمدہ است ٭ **(اردو)** (۱) بودینا (۲) سونگھنا۔

بوی یکرنگی بقول بحر۔ طبع اخلاص ومحبّت بی ریا واثر اخلاص۔ صاحب ملحقات برہان ہم ذکر این کردہ وصاحبان ہفت وانند ہم این را آوردہ **مؤلّف** عرض کند کہ اثر اخلاص ومحبّت معنی اصل است وبس **(اردو)** اخلاص اور محبّت کا اثر۔ ندکّر۔

موحّدہ باہای ہوّز

بہ بقول برہان وناصری وجامع وسراج بکسر اوّل وسکون ثانی (۱) بمعنی خوب ونیک (حکیم کسائی مروزی ؎) گوئی بہی چو من زغم ہجر زرد گشت ٭ وزشاخ ہیچو چوک بیاویخت خویشتن ٭ صاحب فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود گوید کہ کم از بہتر مقصودش ہمین کہ بہتر ز اندازۂ بہ است **مؤلّف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است۔ معاصرین عجم ہم بر زبان دارند **(اردو)** اچھا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ صفت۔ بُرے کے خلاف۔ بھلا۔ نیک۔ عمدہ۔ خوب۔

(۲) بہ بقول برہان وناصری نام میوہ ایست مشہور (حکیم سنائی ؎) در بہ باغ خلافت نبی

چار بہ است ؛ آن چار بہ لطیف بر بار بہ است ؛ آن بہ کہ در اول است زان چار بہ است ؛ و آن بہ کہ در آخر است زان چار بہ است ؛ صاحب جامع این را سفرجل گفتہ ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ مخفف بہی است کہ بزیادت تحتانی می آید ۔ صاحب محیط گوید کہ بدین معنی لغت فارسی است و بفارسی آبی نیز گویند و بعربی سفرجل و بہ ترکی خیوا و بیونانی قودیا و بہندی بہی نامند و آن ثمر درختی است بستانی و شیرین آن را بہ آزاد نامند و ترش محض و ترش و شیرین را بفارسی میخوش و بہترین آن اصفہانی بزرگ مالیدہ و مستدیر بسیار آب ۔ نازک شاداب و بقول شیخ سرد در اول آخر و خشک در اول دوم و گویند سرد در آخر دوم و خشک در اوائل اول ۔ در ان قبض شدید و شیرین را قبض و امساک کمتر از ترش آنست و آب آن در تقویت شدید تر و جرم آن در قبض زیادہ تر و منافع بی شمار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ صاحب محیط سکندری خوردہ کہ بہی را لغت ہندی خیال کردہ اصل ہمانست و این مخفف آن (**اردو**) بہی بقول آصفیہ ۔ ہندی ۔ اسم مؤنث ۔ ایک میوہ کا نام جو امرود سے مشابہ ہے ۔ سفرجل ۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ بہی بھی فارسی ہے ۔ صاحب ساطع کو بھی اس کا اعتراف ہے ۔

(الف) **بہ آفرید** اصطلاح ۔ (الف) بقول ہفت (۱) نام دختر گشتاسب
(ب) **بہ آفرین**

شاہ کذا فی شاہنامہ و فرماید کہ معنی ترکیبی است (۲) نیکو آفرید ۔ صاحب مؤید ہم ذکر این کردہ و صاحب برہان مذکر (ب) گوید کہ نام خواہر اسفندیار بن گشتاسب کہ او را ارجاسب اسیر کردہ بود و در رویئنہ دژ محبوس داشت و بعد از ان اسفندیار آنجا رفت و ارجاسپ را کشت و بہ آفرین را نجات داد و فرماید کہ این را بہ آفرید ہم گویند ۔ صاحبان سروری و ناصری و جامع ہمزبان برہان در تعریف ۔ خان آرزو بذکر (ب) نسبت (الف) گوید کہ تصحیف است **مؤلف** عرض کند کہ (الف) و (ب) ہر دو بقاعدۂ فارسی

اسم مفعول ترکیبی است ومحققین اہل زبان ہردو را مرادف یکدیگر گفتہ اند۔ خان آرزو کہ نسبت (الف) حکم تصحیف می دہد کم غوری اوست وجا دارد کہ الف را بمعنی حقیقی مخفف (بہ آفریدہ) گیریم۔ باقی حال بہر نوع ہردو صحیح است یکی از معاصرین عجم گوید کہ الف اصل است ودر استعمال (ب) ہم بر زبان آمدہ (اردو) الف وب (۱) گشتاسب شاہ کی بیٹی کا نام ہے یہ تو نثر (۲) بہتر پیدا کی ہوئی چیز۔ بہتر مخلوق۔

(الف) بہ آمد مصدر اصطلاحی۔ (ب) بقول

(ب) بہ آمدن بحر بمعنی (۱) بہ افتادن باشد کہ بہبود وخیریت است صاحبان ملحقات برہان و انندہم ذکر این کردہ وصاحب ہفت ومؤید (الف) ماضی مطلق این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است ومعنی این در محاورہ حال (۲) پسند آمدن (اردو) (الف) خیریت ہوئی (ب) (۱) خیریت ہونا (۲) پسند آنا۔

بہا بقول برہان بکسر اوّل وثانی بالف کشیدہ (۱) خوبی وزیبائی را گویند و (۲) بفتح اوّل قیمت ہر چیز صاحبان ناصری وجامع وہفت وانندہم ذکر این کردہ اند۔ بہار بذکر معنی دوم گوید کہ (۳) بمعنی خون بہا مجاز است وفرماید کہ بمعنی دوم با لفظ کردن ونہادن بمعنی تشخیص قیمت وبالفظ آوردن ودویدن وگرفتن بمعنی ارزش پیدا کردن وبالفظ شکستن بمعنی کم کردن قیمت صاحب فدائی بر معنی دوم قانع (شمس الدین شیرازی ؎) اگر در بہا زہد خواہی ندارم ؛ وگر بی بہا میدہی بخش ما کو ؛ (میر خسرو ؎) حکم قضا را برضا در پذیر ؛ جرم من بخش وبہا در پذیر ؛ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل مبدل بہی باشد کہ می آید کہ تحتانی بدل شد بہ الف چنانکہ بر دیمینی وبر دیمان واین معنی را با اعتبار صاحبان ناصری وجامع تسلیم کنیم ومعنی دوم جا دارد کہ مجاز معنی اوّل دانیم یا اسم جامد فارسی زبان و معنی سوم مجاز معنی دوم است وبس (اردو)

(۱) خوبی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ عمدگی۔ بھلائی۔ خوبصورتی (۲) بہا بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مذکر۔ مول۔ قیمت آپ فرماتے ہین کہ اردو مین ہمیشہ یہہ لفظ (بے) کے ساتھہ آتا ہے) قیمت مؤنث (۳) خون بہا۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ دیت۔ وہ نقدی جو مقتول کے وارث بعوض خون لین۔

بہا آوردن استعمال۔ بقول صاحب آصفی بمعنی ارزش پیدا کردن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہیر فاریابی ؎) لفظ بایہ من دانش است و میدانی ؛ کہ این متاع نیارد بہا درین بازار ؛ (**اردو**) قیمت پانا۔ جیسے ؛؛ یہہ چیز اتنی قیمت نہین پا سکتی۔ لیکن محاورہ مین دام اُٹھنا کا استعمال ہے جیسے ؛؛ اس چیز کے دام آج کے بازار مین تو اُٹھہ نہ سکے

بہا بلند شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند گران شدن **مؤلف** عرض کند کہ مقصودش از گران شدن قیمت است و موافق قیاس (میرزا رضی دانش ؎) دامن دریا کف مگذار تا گوہر شوی ؛ قطرہ را از گوہر ذاتی بہا گردد بلند ؛ مخفی مباد کہ سند دانش برای ---------

بہا بلند گردیدن است بہار موضوع خود رانگاہ نداشت (**اردو**) قیمت گران ہونا۔

بہا پذیرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قبول کردن خون بہا است متعلق بمعنی سوم بہا کہ بجایش گذشت و سند این از میر خسرو ہمدرانجا مذکور۔ مخفی مباد کہ از سند بالا مصدر (بہا در پذیرفتن) پیدا است عیبی ندارد کہ پذیرفتن و در پذیرفتن ہر دو یکی است (**اردو**) خون بہا قبول کرنا۔ خون بہا منظور کرنا۔ دیت قبول کرنا۔

بہا پرسیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ دریافت قیمت کردن است (نادم گیلانی ؎)

دماغ عشق نداری بہای زلف مپرس ٭ کہ این معاملہ باخاطر پریشان است ٭ (اردو) قیمت پوچھنا۔ دام دریافت کرنا۔

بہادادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ ادا کردن قیمت است (عرفی شیرازی ؎) متاع دل کہ نباید کشود در بر دوست ٭ اگر بہاش سلیمان دہد نگین نکشای ٭ (اردو) دام دینا قیمت ادا کرنا۔

بہاداشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی قیمت داشتن است (حافظ ؎) متاع دل پاک عشاق مسکین ٭ ببازار حسنش بہائی ندارد ٭ (اردو) قیمت رکھنا۔ یہہ لفظی ترجمہ ہے لیکن استعمال اردو مین دام اُٹھنا ہے جیسے "اس کے دام بازار مین نہین اُٹھے"

بہادانستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی واقف و آگاہ بودن و شدن از قیمت۔ (اوحدی مراغی ؎) گر دل بمذہب تو ہمین گوشت پارہ ایست ٭ قصاب شہر بہ ز تو داند بہای دل ٭ (اردو) قیمت سے واقف اور آگاہ ہونا

بہادر اصطلاح۔ بقول برہان و جامع بضم اوّل و دال ابجد بروزن تیاسر بمعنی شجاع و دلیر بکمال باشد صاحب غیاث این را لغت ترکی گوید و فرماید کہ بفتح دال گفتن خطاست **مؤلف** عرض کند کہ صاحب لغات ترکی این را نوشتہ فارسیان استعمال لغت ترکی کردہ اند دیگر ہیچ یکی از معاصرین عجم گوید کہ ما این را لغت زبان خود دانیم کہ مرکب است از بہا بمعنی قیمت و دُر بمعنی گوہر یعنی قیمت گوہر دارندہ و کنایہ از مرد شجاع و سلاطین سلف شجیعان لشکر را بصلہ کارہای نمایان در صف کارزار در ترازو می نشاندند و با زر و جواہر وزنش کردہ آن را بصلہ شجاعتش عطامی کردند چنانکہ اکثر شعرا را

بصلۂ قصائد دہان از جواہرات مملومی ساختند و این رسم وآئین قدیم بود پس بہادر اسم جامد قرار یافت برای شجاع و دلیر از ہمین آئین در دربار سلاطین (اردو) بہادر بقول آصفیہ بفارسی موتی کی قیمت رکھنے والا۔ سور بیر۔ سورما جری۔ جوان مرد جنگی۔

بہادویدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی گوید کہ مرادف بہاآوردن است بمعنی ارزش پیدا کردن **مؤلف** عرض کند کہ روز افزون شدن قیمت است محقق ہند نژاد در تعریف این از غور کار نگرفت (شانی مشہدی ؎) زمان زمان بہ قلم شرح غم فزون گردد چنانکہ جنس گران مایہ را بہا بدود (اردو) روز بروز قیمت بڑہنا گران ہونا۔

بہار بقول برہان وجہانگیری وسروری ورشیدی وناصری وجامع وسراج وبہار وہفت بروزن چہار دا معروفست کہ فصل ربیع وبودن آفتاب در برج حمل وثور وجوزا باشد (مختاری ؎) تا گوہر از فروغ شرف گیرد وخطر تا عالم از بہار شود چون بت بہار رای تو باد گوہر انصاف را فروغ روی تو باد عالم اسلام را بہار صاحب فدائی گوید کہ یکی از نوعہای چار گانۂ سال۔ صاحب بہار عجم می فرماید کہ خندہ رو وگل اندام۔ گل انگیز از صفات اوست وبالفظ آمدن۔ جوشیدن چکیدن چیدن۔ درودن۔ دمیدن۔ رسیدن۔ روئیدن وشگفتن مستعمل وبالفظ کردن شگفتن گل وریاحین وافشاندن وریختن بہار کنایہ از آخر شدن ہم **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی مطلق میوہ وخوبی آرندہ اسم جامد فارسی زبان برای فصل ربیع وہمین است اصل ودیگر ہمہ معانی کہ می آید بر سبیل مجاز است واستعمال این با مصادر در ملحقات می آید وتبدیل اعراب چیزی نیست کہ نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی است (اردو) بہار۔ مؤنث دیکھو شگفتہ۔

(۲) بہار۔ بقول برہان وجہانگیری وسروری ورشیدی وناصری وجامع وہفت بت خانہ چین (شمس فخری ے) رسید موسم نوروز کز نسیم بہار ٭ شود بساتین آراستہ بسان بہار ٭ خان آرزو در سراج این را مجاز معنی سوم خیال می کند مؤلف عرض کند کہ نہ چنان باشد بلکہ مجاز معنی اوّل است کہ بتخانہ را ہم فارسیان بہار گفتند ازینکہ بتخانۂ فارسیان آراستہ می باشد بہ چمن وسامان رنگارنگ (اردو) چین کے ایک بتخانہ کو فارسیون نے بر سبیل مجاز بہار کہا ہے۔ مذکر۔

(۳) بہار۔ بقول برہان وجہانگیری ورشیدی وناصری وجامع وہفت وسراج آتشکدۂ ترکستان صاحب سروری بحوالۂ ادات الفضلا گوید کہ نام خانہ ایست در ترکستان وبحوالۂ تحفہ گوید کہ بمعنی آتشکدہ۔ (نظامی ے) بہار دل افروز در بلخ بود ٭ کزو سرخ گل را دہان تلخ بود ٭ زدہ موبدش لعل زرّین برآب ٭ شدہ نام آن آذر آذرگشسب ٭ (حکیم عنصری ے) بہار زینت باغی نہ باغ بلکہ بہار ٭ بہار خانۂ مشکوی ومشکبوی بہار ٭ خان آرزو در سراج بذکر این گوید کہ اغلب کہ در آتشکدہ حقیقت است وبعد ازان بمجانہ ہر معبد باطل را می گفتہ اند مؤلف عرض کند کہ قولش برعکس حقیقت است بمعنی اوّل اصل است واین مجاز آن نظر بر تشبیہ آتش خانہ یا گل ہای سرخ بہار دیگر ہیچ وبعضی از معاصرین عجم گویند کہ آتشکدہ ہای پارسیان ہم در باغ وبہار وچمن قائم کردہ می شود (اردو) ترکستان کے ایک آتشکدہ کو فارسیون نے بہار نام رکھا ہے۔ مذکر۔

(۴) بہار۔ بقول برہان وجامع خانۂ طلاکار ومنقش۔ وبقول سروری بحوالۂ ادات الفضلا نام خانۂ گل زدہ وبحوالۂ تحفہ گوید کہ خانہ منقش بہ نگارہ خان آرزو این را مجاز معنی سوم خیال می کند مؤلف عرض می کند کہ تسامح اوست کہ معنی اوّل اصل است وازینکہ خانۂ طلاکار ومنقش با گلہای رنگارنگ

نگار بستہ می شود فارسیان آن را بر سبیل مجاز بہار گفتند (اردو) وہ عمارت جو نقش و نگار اور طلائی گل بوٹون سے آراستہ ہو۔ مؤنث۔

(۵) بہار۔ بقول برہان و سروری و جامع و ہفت بمعنی بت کہ بعربی صنم باشد۔ سند این بر معنی اوّل گذشت۔ خان آرزو در سراج این را مجاز خیال می کند **مؤلف** عرض کند کہ مجاز مجاز باشد از ینکہ معنی دوم مجاز معنی اوّل است کہ بت خانہ باشد و بت را ہم بر سبیل مجاز مجاز بہار گفتند دیگر ہیچ۔ خان آرزو بر نزاکت معنی غور نکرد و بخیال سطحی کار گرفت (اردو) بت۔ مذکر۔

(۶) بہار۔ بقول برہان و رشیدی و ناصری و ہفت بمعنی شگوفہ گل ہر درخت را گویند عموماً و گل درخت نارنج را خصوصاً صاحب جہانگیری گوید کہ ہر گل را عموماً و گل نارنج را خصوصاً (نظامی ۵) رسم ترنجبت کہ در روزگار * پیش دہد میوہ پس آرد بہار * صاحب سروری بذکر این از خواجو سند دہد (۵) بہار تازہ از خاری بر آرد * بت آتش رخ از ناری بر آرد * صاحب جامع می فرماید کہ ہر گل و شگوفہ خصوصاً گل گاوچشم بہار گوید کہ از ینجاست کہ عرق گل نارنج را عرق بہار گویند **مؤلف** عرض کند کہ در گل و شگوفہ گل کہ اختلاف است ہیچ و ہر دو را فارسیان بہار گویند و این مجاز معنی اوّل است و تخصیص گل نارنج مجاز مجاز معنی ہا باد کہ این ہم مجاز معنی اوّل است (اردو) شگوفہ۔ مذکر۔ دیکھو شگفتہ کے دوسرے معنے اور گل۔ مذکر۔ دیکھو بوی رنگ اور بہار بقول آصفیہ فارسی۔ مذکر۔ اردو مین بھی بمعنی گل نارنج گھٹنے کا پھول جیسے روغن بہار۔

(۷) بہار۔ بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری و ہفت نام گلی است زرد کہ آن را گل گاوچشم ہم خوانند و بعضی گویند کہ باین معنی عربی است صاحب سروری بحوالۂ زفانگویا ذکر این کردہ

خان آرزو در سراج گوید کہ این را خیری نیز گویند صاحب فدائی بر نام گلی قانع **مؤلف** عرض
کند کہ این ہمانست کہ با صراحت این بر اقحوان و اساتیس کردہ ایم و اشارۂ این ہم بران است مجاز
معنی اوّل باشد **(اردو)** دیکھو اقحوان اور اساتیس ۔

(۸) بہار ۔ بقول برہان و جامع نام جزیرہ ایست خوش آب و ہوا و بقول سروری بحوالہ شرفنامہ
نام جزیرۂ **مؤلف** عرض کند کہ حیف است کہ از تعریف مزید این جزیرہ معذوریم کہ **محققین** ایلزبان
ہم صراحت کافی نکردہ اند و ظاہر است کہ بخوش آب و ہوائی بدین اسم موسوم شدہ باشد مجاز
معنی اوّل **(اردو)** بہار ایک جزیرہ کا نام جو فارس مین واقع ہے اور خوش آب و ہوا ہے
افسوس ہے کہ اس سے زیادہ اسکی تعریف معلوم نہو سکی ۔ مذکر ۔

(۹) بہار ۔ بقول برہان و جامع حرم پادشاہان و سلاطین ۔ خان آرزو در سراج این را مجاز
معنی سوم خیال می کند **مؤلف** عرض کند کہ خیال سطحی اوست ظاہر امجاز معنی اوّل است ازینکہ
در حرم سرای سلاطین ہم باغ و بہار می باشد **(اردو)** شاہی حرم سرا ۔ مؤنث ۔

(۱۰) بہار ۔ بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و ہفت بکسر اوّل نام ولایتی در
ہندوستان کہ جانب شرقی دہلی واقع است و دار الملکت آن را ہم بہار گویند و چون از ان ولایت
بگذرند بہ بنگالہ برسند (امیر خسرو) گرانی پہ ہش بس کہ سوی شرق افتاد ؎ فرو دگشت بہار و
بلند شد غزنین ؎ صاحب سروری بحوالہ لسان الشعرا ذکر این کردہ خان آرزو در سراج گوید کہ تحقیق
آنست کہ نام شہریست کہ مزار فائض الانوار شیخ شرف الدین یحیٰی منیری در انجاست و ملکی کہ مضافات
دران است و آن را صوبۂ بہار گویند مثل صوبۂ اودہ و صوبۂ اکبر آباد و الہ آباد **مؤلف** عرض کند کہ

وجہ تسمیہ این معلوم نشد جز این کہ بقول صاحب ساطع لغت سنسکرت است بہ ہمین معنی (اردو) بہار ایک شہر اور صوبہ کا نام ہے جو کلکتہ سے قریب ہے۔ مذکر۔

(۱۱) بہار۔ بقول برہان وجہانگیری وناصری وجامع بکسر اوّل بمعنی تنگ بار کہ عبارت از یکتای بار است (استاد فرخی ؎) بہر مادحی ماہ بخشد جہانی ٭ بہر زائری زر ببخشد بہاری ٭ **مؤلف** عرض کند کہ بقول ساطع بہار بر وزن عیار بمعنی بار وگرانی چیزی است فارسیان بہ تصرف در اعراب مفرس کردہ اند وبرای مقداری خاص بار اسم جامد قرار دادہ باشند (اردو) بہار۔ فارسی مین ایک خاص وزن کا نام ہے جس کی تفصیل معلوم نہو سکی۔ مذکر۔

(۱۲) بہار۔ بقول جامع نام قریہ ایست در ہمدان۔ **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیہ این خوش آب وہوائی آن مقام باشد (اردو) ہمدان مین ایک خوش آب وہوا موضع کا نام بہار تھا

(الف) **بہار آرا** مصدر اصطلاحی۔
(ب) **بہار آراستن** صاحب آصفی ذکر (ب) کردہ از معنی ساکت وہم او ذکر (الف) گوید کہ (۱) کنایہ از باران بہاری و (۲) گل وشگوفہ وامثال آن است صاحبان بحر وبہار وملحقات برہان وہفت ہم ذکر (الف) کردہ اند واین اسم فاعل ترکیبی است و (ب) بمعنی حقیقیش (اردو) (الف) (۱) دیکھو ابر بہار (۲) پھول اور شگوفے وغیرہ جو آراستگی چمن کا ذریعہ ہوں۔ مذکر (ب) بہار آراستہ کرنا

(الف) **بہار آلود** اصطلاح۔ بہار مذکر (الف)
(ب) **بہار آلودن** گوید کہ مرادف بہار افشان وفرماید کہ ہرکدام معروف وصاحب آصفی ذکر (ب) از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ (الف) معنی پر بہار است و (ب) مصدر آن یعنی پر از بہار شدن (صائب ؎) می بجا محو می کند چشم خمار آلود تو ٭ گل بفرقم می زند روی بہار آلود تو ٭ (اردو) (الف)

سراپا بہار۔ پر از بہار (ب) پر از بہار ہونا۔ سراپا بہار ہونا۔

بہار آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ رسیدن فصل بہار است و بس (حافظ ؎) رسید مژدہ کہ آمد بہار و سبزہ دمید ٭ وظیفہ گر برسد مصرفش گل است و نبید ٭ (ظہوری ؎) حُسن و خاری نمی یابیم خزان رفت ٭ بہار آمد گل و ریحان خویشیم ٭ (اردو) بہار آنا۔ موسم بہار آنا۔ فصل بہار آنا۔

بہار آوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ متعدی بہار آمدن است (اسدی طوسی ؎) من ایدون ز طبعم بہار آورم ٭ مر این شاخ را نو بہار آورم ٭ (اردو) بہار لانا۔

(الف) **بہار افشان** اصطلاح۔ بہار بذکر (ب) **بہار افشاندن** (الف) گوید کہ مرادف بہار آلود و صاحب آصفی بذکر (ب) از معنی ساکت۔ **مؤلف** عرض کند کہ الف بمعنی پر از بہار است و (ب) بمعنی پر از بہار بودن و بہار آوردن (طالب آملی ؎) با گریبان بہار افشان چو پیدا شد ز دور ٭ بر تن مجلس نشینان جامہ بوی گل گرفت ٭ (اردو) (الف) پر از بہار (ب) پر از بہار ہونا۔ بہار لانا۔

بہاران اصطلاح۔ بقول صاحب لطائف بہاران بمعنی وقت و فصل و موسم بہار۔ صاحبان بہار و مؤید و اند ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مزید علیہ بہار است و دیگر ہیچ (اردو) موسم بہار۔ فصل بہار۔

بہار اندام اصطلاح۔ بقول بہار مرادف بہار افشان **مؤلف** عرض کند کہ سکندری خوردہ و این از اسمای محبوب است نہ مرادفش (شوکت بخاری ؎) بہار اندام سروی پیرہن چاکم چو گل دارد ٭ کہ رنگ ساعد او آستین را گل بدامان کردہ ٭ مخفی مباد کہ این اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بہار دارندہ در اندام و کنایہ از یار (اردو) معشوق۔ محبوب۔ یار۔ مذکر۔

بہار باغ دل آسودہ را بکار آید مثل۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این مثل را برای آسودہ دلی استعمال می کنند یعنی چون دل آسودہ نباشد بہار باغ ہم بکار نمی خورد (اردو) دکن مین کہتے ہین ”بے فکری مین سیر و شکار“ جب بے فکری نہین تو سیر بے لطف ہے ”بے فکری مین سیر کا مزہ“۔

بہار برآوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ ظاہرا (۱) دور کردن بہار است (آرزوی اکبرآبادی ع) ام غم عشق تو عجب رنگ برآورد ؛ چون غنچہ بہارم ز دل تنگ برآورد ؛ و (۲) بمعنی ظاہر کردن بہار ہم (ظہوری ع) چون سر کنم حدیث تو در باغ و بوستان ؛ از ہر نہال تازہ بہاری برآورم ؛ (اردو) (۱) بہار دور کرنا (۲) بہار ظاہر کرنا۔

(۳۵۹۲)

بہار برداشتن مصدر اصطلاحی۔ حاصل کردن بہار است (ظہوری ع) از نگاہش نبیند آسیب خزان گلزار خلد ؛ دیدۂ کز باغ رخسارش بہاری برنداشت ؛ (اردو) بہار حاصل کرنا۔

(۳۵۹۳)

بہار بر سر زدن مصدر اصطلاحی۔ حاصل کردن بہار است (ظہوری ع) گل خارت بہار بر سر زدہ ؛ خرمی در چمن نمی گنجد ؛ (اردو) بہار حاصل کرنا۔

بہار برگشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ واپس آمدن بہار رفتہ باشد (وجدان سرہندی ع) نو بہار دیگران آمد بہارم برنگشت ؛ آب برگشت و ہوا برگشت یارم برنگشت ؛ (اردو) گئی ہوئی بہار واپس آنا۔

بہار بستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بوثیقۂ سند اشرف مازندرانی کہ بہ بہار بندہای آیند این مصدر را قائم کردہ است واعد (بہار بند) ہا

بمعنی خاص استعمال کردہ کہ بجایش می آید و (بہار بستن)
بہ معنی بہار آوردن استعمال توان کرد چنانکہ ؏ صبا در
چمن بہار بست و شگوفہ ہا رگل کرد ؎ (اردو) بہار
لانا۔ دیکھو بہار آوردن۔

بہار شکنہ اصطلاح۔ بقول برہان و سروری
و بحر و جہانگیری و رشیدی و جامع و ناصری و سراج
بابای ابجد و شین قرشت و کاف و نون و ہای ہوز
نام نوائیست از موسیقی (منوچہری ؎) مطربان
ساعت بساعت بر نوای زیر و بم ؏ گاہ سرو ستان
زنند امروز گاہی اشکنہ ؏ گاہ زیر خسروان و گاہ
تخت اردشیر ؏ گاہ نوروز بزرگ و گہ بہار شکنہ
؎ **مؤلف** عرض کند کہ خان آرزو در سراج
گوید کہ از وجہ تسمیہ خبرش نیست خیال ما اینست
کہ (بہار شکن) اسم فاعل ترکیبی بمعنی شکنندہ و دفع
کنندہ و دور کنندہ و برباد کنندۂ بہار و ہای ہوز
آخر برای نسبت است و معنی لفظی این منسوب بہ چیزی
کہ شکنندۂ بہار است و کنایہ از نوائی کہ آتش افروز
و ترجمۂ آن در ہندی دیپک باشد این مجرد قیاس
ما بود دیگری از معاصرین عجم گوید کہ ہمین است حقیقت
این کہ بخیال فارسیان این نوائی است کہ اثر آن
محفل را برہم و بی خود کند و آتش بدل افروزد و اللہ
اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) موسیقی کی ایک راگنی
مؤنث۔ صاحب آصفیہ نے دیپک پر فرمایا ہے۔
سنسکرت۔ اسم مذکر۔ ایک راگ کا نام جس کی تاثیر
سے کہتے ہین آگ لگجاتی ہے۔ **مؤلف** حقیر عرض
کرتا ہے کہ اس سے مقصد یہہ ہے کہ سوز عشق
اس راگنی سے بھڑک اٹھتا ہے اور سامع پریشان
ہونے لگتا ہے فارسیون نے اسکو بہار شکنہ کہا ہے

بہار بند اصطلاح۔ خان آرزو در چراغ ہدایت
گوید کہ بفتح بای موحدہ و سکون نون و دال مہملہ
(۱) جائی کہ در موسم بہار آنجا باشند و آن نسبت
بخانۂ زمستانی طرف بیرون باشد کہ دواب در ان
بندند (اشرف ؎) نشینی این ہمہ زاہد بخانہ چند
برآ ؏ بیا بسیر بہار از بہار بند برآ ؎ وارستہ گوید کہ

خانه هوادار را نام است که فصل بهار در انجا نشینند و بمجاز (۲) جای اسپان که در موسم بهار در اینجا بندند (اشرف ؎) هرچند به باغ دلپسند است ؛؛ کاخر جل بهار بند است ؛؛ صاحب بحر هم ذکر هر دو معنی کرده و بهار هم هر دو معنی آورده صاحب فدائی که از علمای معاصر عجم بود به معنی دوم قانع **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است و به ترکیب این معلوم میشود که اصل معنی دوم است و معنی اول بمجاز خان آرزو به معنی حقیقی غور نکرده و آن را بگذاشت (**اردو**) (۱) وه هوادار مقام جس مین موسم بهار مین بیٹھتے هین۔ مذکر۔ (۲) وه طویله جس مین موسم بهار مین گھوڑے باندھتے هین۔ مذکر۔

(الف) بهار پذیرا
(ب) بهار پیرا
(ج) بهار پیراستن

اصطلاح (الف) بقول شمس بمعنی شاذه سخن و فرمان بردار و هم او بر (ب) گوید که بفتح بای پنجم فارسی آراینده صاحب بحر نسبت (ب) فرماید که مرادف بهار آرا باشد و صاحب ملحقات برهان هم ذکر این کرده و صاحبان هفت و مؤید هم این را آورده و صاحب آصفی بذکر (ج) از معنی ساکت و سند نثر ظهوری آورده ؛؛ خرّمی چمن سخن بطراوت حمد بهار پیرائی است ؛؛ **مؤلف** عرض کند که (ب) مصدریست بمعنی حقیقی خودش بمعنی آراستن باغ بتقطیع شاخهای بیکار و زائد و (ب) اسم فاعل ترکیبی وجا دارد که باغبان را بدین اسم موسوم کنیم ولیکن محققین بالا این مرادف بهار آرا گفته اند که بجایش گذشت و ذکر (الف) غیر از شمس دیگر کسی از محققین فارسی زبان نکرده و موافق قیاس هم نیست بدون سند استعمال این را تسلیم کنیم (**اردو**) (الف) فرمان بردار (ب) دیکھو بهار آرا (ج) باغ کو قطع و برید سے آراسته کرنا۔

بهار جوشیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی بحوالهٔ بهار ذکر این کرده از معنی ساکت

مؤلّف عرض کند کہ بمعنی حقیقی جوش زدن بہار
است یعنی افزونی بہار و لیکن بدون سند استعمال عبارت
را نشاید اگرچہ خلاف قیاس نیست (اردو) بہار
جوش مارنا۔ زیادتی بہار۔ جوش بہار۔ کثرت بہار۔

بہار چکیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ
ظاہر شدن بہار است (صائب ؎) چہ عارض
است کہ در آفتاب زرد خزان ٭ بہار می چکد از
خط ہمچو ریحانش ٭ (اردو) بہار ٹپکنا کہہ سکتے
ہین یعنی بہار ظاہر ہونا۔

بہار چیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ سندی دہد از شعر نظامی (؎ گل سرخ
چیند بہار سفید ٭ گہی لعل چیند گہی مشک بید ٭) و فرماید
کہ مفعول فعل چیند بحذف عاطفہ است یعنی گل سرخ
و بہار سپید و بعضی از اہل تحقیق برآنند کہ بہار چیدن
محاورہ نیست و درین تامل چرا کہ ہرگاہ بہار بمعنی گل
آمدہ باشد چنانچہ گل چیدن متعارف است بہار
چیدن ہم صحیح باشد **مؤلّف** عرض کند کہ اتفاق
داریم با او (اردو) پھول توڑنا۔

بہار خواستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف**
عرض کند کہ آمدن بہار باشد و بس (حسن غزنوی
؎) ای نو بہار خاستہ پا از چمن بکش ٭ ای زلف یار
تافتہ دست از قدح مدار ٭ (اردو) بہار آنا
۔ فصل بہار آنا۔

بہار خانہ اصطلاح۔ بقول برہان (۱) بتخانہ
را گویند چہ بہار بمعنی بت ہم آمدہ و (۲) بنای
رفیع را ہم۔ صاحبان جامع و مؤید و ہفت و
انند ذکر این کردہ اند و صاحب ناصری بر معنی اول
قانع (عنصری ؎) بہار زینت باغی نہ باغ بلکہ
بہار ٭ بہار خانہ مشکوی مشکبوی بہار ٭ صاحب
بحر بذکر ہر دو معنی بالا گوید کہ (۳) خانہ منقش و
(۴) برج حمل را گویند۔ بہار ذکر معنی اول کردہ
مؤلّف عرض کند کہ ہمہ موافق قیاس است کہ

در بت خانه و بنای رفیع و خانهٔ منقش بهار نقش و نگار گلهای باشد و در موسم بهار آفتاب در برج حمل۔ پس همهٔ معانی بر سبیل مجاز و قیاس می خواهد که بمعنی حقیقی این کنایه از باغ باشد که خانهٔ بهار است پس برای معنی سوم و چهارم شاق سند استعمال میخواهیم که محققین اہل زبان ازان ساکت (اردو) (۱) بتخانه۔ مذکر (۲) بلند عمارت۔ مؤنث۔ (۳) وہ عمارت جس میں نقش و نگار گل بوٹون کا ہو۔ مؤنث (۴) برج حمل۔ مذکر۔

بہار خرما اصطلاح۔ تعریف این بر بہار درخت خرما می آید که طلع باشد (اردو) دیکھو بہار درخت خرما۔ مذکر۔

(الف) بہار خندانیدن مصدر اصطلاحی **(ب) بہار خندیدن** صاحب آصفی ذکر این کرده و از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که (الف) آوردن بہار و (ب) لازم آن بمعنی آمدن بہار باشد (عرفی الف ؎) ہمان که گریۂ تلخ کلکلت ازان رواداری که نوبہار طبیعت برو بخندانی (حسن غزنوی ؎) اکنون که تر و تازه بخندید نوبہار وقت سماع و بادهٔ رنگین و زلف یار (اردو) (الف) بہار لانا (ب) بہار آنا۔

بہار خوش اصطلاح۔ بقول برہان بفتح خای نقطه دار و سکون واو معدوله و شین قرشت گوشتی باشد که آن را نمک سود نموده خشک سازند و بتاری قدید گویندش صاحبان جہانگیری و بحر و بہار و ہفت ذکر این کرده اند صاحب رشیدی گوید که ازین که در بہار خشک کنند بدین اسم موسوم کردند صاحب ناصری می فرماید که بفتح خا غلط است و (بہار خوش) بمعنی بہار خشک باشد یعنی در بہار خشک کرده شده و نمک سوده برای زمستان نگاه دارند و در سراج می فرماید که مشتق است از خوشیدن که بمعنی خشک شدن است **مؤلف** عرض کند که خوش بالضم بمعنی خشک و خشکیده می آید پس مشتق از خوشیدن نباشد بلکه خوشیدن مرکب از خوش است

کہ صراحت کاملش بجا آرم کنیم و این بدون اضافت اسم مفعول ترکیبی است بمعنی خشک کردہ شدہ و بہار و کنایہ از معنی بالا (اردو) سوکھا کباب ۔ مذکر ۔ جسکو نمک لگا کر سکھاتے ہین اور بوقت ضرورت پر بھونکر یا تل کر کھاتے ہین ۔

بہار دادن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ ظاہر کردن بہار است (فقیر دہلوی ؎) جلوہ حسن گل اگر داد بہار رنگ و بو ؏ عشق یکی ہزار کرد نالہ عندلیب را ؏ (اردو) بہار دینا جیسے اب چمن خوب بہار دیرہا ہے ۔

بہار داشتن استعمال ۔ بمعنی پر بہار بودن است (ظہوری ؎) خار و خس سنبل و ریحان کسی ؏ کز رخش دیدہ بہاری دارد ؏ (اردو) پر بہار ہونا ۔ بہار دار ہونا ۔

بہار دانستن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ امتیاز بہار کردن (فغانی شیرازی ؎) مجنون تو ہم بر سر خاکستر گلخن ؏ جان داد و بہار چمن افروز ندانست ؏ (اردو) بہار سے واقف ہونا ۔

بہار درخت خرما اصطلاح ۔ بقول صاحب محیط اسم فارسی طلع است و بر طلع می فرماید کہ بعربی منب النخل و بیونانی خلیان و بفارسی (بہار خرما) نامند و آن شگوفۂ درخت خرما ست در ابتدای ظہور و چون بمقدار یک شبر و یا کم و زیادہ برسد شبیہ بماہی بی سر و دم عریض الوسط و سرو تہ آن باریک می باشد و آن زمان غلاف آن منشق گردد و از جوف آن خوشۂ خرما سفید رنگ کہ دانہ ہای آن از جو خرد تر و بران گرد مانند آرد باشد ظاہر گردد و برآید و بفارسی دانہ ہای خرما را غورۂ خرما نامند و بہترین طلع از برای خوردن و در مداوی از نخل نر است کہ در زمین آب ہای شیرین روید سرد در اول و خشک در دوم ۔ مقوی معدہ و قابض طبع و مسکن حرارت

وحدت خون وخوردن خشک آن بقدر نیم اوقیه
جهته رفع تشنگی واسهال وتپهای گرم ونفث الدم
ونزف الدم نافع ودیر هضم واکثار آن مولد
قولنج وعسر البول ودرد سینه ومصلح آن چربیها
وگوشت ها وشیرینی ها (الخ) (اردو) طلع
بهار درخت خرما۔ شگوفۂ خرما (ابتدائے ظہور مین) تمر

بهار در قدم دارد مقوله۔ بقول صاحب
بحر ای بهار همراه دارد **مؤلف** عرض کند که
محققین اهل زبان ازین ساکت اگرچه موافق
قیاس است ولیکن مشتاق سند استعمال می باشیم
(اردو) بہار اپنے ساتھ رکھنا ہے۔ بہار
اس کے قدموں مین ہے۔

بهار درودن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده ازمعنی ساکت وحواله بهار
دهد **مؤلف** عرض کند که اگر سند استعمال این پیش
شود بمعنی دور کردن بهار توان گرفت ولیکن
بدون سند استعمال بمجرد قولش اعتماد نکنیم که
معاصرین عجم بر زبان ندارند ومحققین فارسی زبان
ساکت (اردو) بہار دور کرنا۔ بہار مٹانا۔

بهار دریافتن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند
که حاصل کردن بهار ودانستن بهار باشد (شاهی
سبزواری ٥) کجائی ای زرویت لاله راتاب
٭ بهار خرمی بگذشت دریاب ٭ (اردو) بہار
حاصل کرنا۔ بہار سے آگاہ ہونا۔

بهار دمیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض
کند که آمدن بهار باشد وپیدا شدنش (صائب
٥) بهر گل زمین که زرویت عرق چکید ٭ آنجا
بهار گل دمد ویاسمین دمد ٭ (اردو) بہار آنا۔
فصل بہار آنا۔

بهار دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند که
تجربۂ بهار داشتن ومشاهدۂ بهار کردن (صائب

۵) جواب آن غزل حاذق است این صائب ؎ بہار دیدم وگل دیدم وخزان دیدم ؎ (اردو) بہار دیکھنا چاہیے ؛؛ ہم اس کی بہار دیکھ چکے ہیں ۔

بہار رستن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ پیدا شدن وآمدن فصل بہار است (ابوالفرج رونی ۵) رست است بہار از بہار عدلت ؎ چون شاخ زد آن زشاخ جوجم ؎ (اردو) بہار پیدا ہونا ۔ فصل بہار آنا ۔

بہار رفتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ ختم شدن فصل بہار باشد (فغانی شیرازی ۵) ہوا در گردش است ومرغ در پرواز می آید ؎ بہار رفتہ از گلشن بگلشن باز می آید ؎ (اردو) موسم بہار ۔ فصل بہار گزر جانا ۔

بہار روئیدن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی بحوالۂ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ اگر سند استعمال بدست آید بمعنی آمدن موسم بہار باشد وازینکہ ہمہ محققین اہل زبان این را ترک کردہ اند بدون سند استعمال تسلیم نکنیم (اردو) فصل بہار آنا ۔

بہار ریختن مصدر اصطلاحی ۔ بقول صاحب آصفی (۱) پیدا کردن بہار و (۲) کنایہ از آخر شدن بہار (طالب آملی ۵) چو بہار جلوہ ریزی بچمن زپای رنگین ؎ زسرآ گلستان بدمد حنای رنگین ؎ (شفای اصفہانی ۵) خوش است گلشن وصل وشگوفہ ہای امید ؎ ولی چہ سود کہ زود این بہار می ریزد ؎ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) (۱) بہار پیدا کرنا ۔ بہار لانا ۔ (۲) بہار آخر ہونا ۔ بہار جانا ۔

بہار ساختن مصدر اصطلاحی قرار دادن بہار است (ظہوری ۵) خود را بہار ساختہ بیرون نہد قدم ؎ افتد اگر گذار خزان

را بباغ ما ؎ (اردو) بہار قرار دینا۔ بہار بنا لینا۔ بہار بنجانا۔

بہارستان اصطلاح۔ بقول بہار (۱) از عالم گلستان و بوستان و (۲) نام کتابی از تصنیف مولانا عبدالرحمن جامی در جواب گلستان سعدی (ظہوری ؎ عارضش از ماہ و خور رخشان تراست ؎ روز بہارستان بہارستان تراست ؎ (ولہ ؎ گر نکردی خونفشان گلگشت باغ ؎ این طراوت در بہارستان چراست ؎ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول جائی کہ دران بہار بسیار است کہ ستان در فارسی زبان در ہمین مواقع بالفظی ترکیب می یابد (اردو) (۱) بہارستان۔ باغ کو کہہ سکتے ہیں مؤنث (۲) بہارستان ایک کتاب کا نام ہے جو جامی کی تصنیفات سے ہے۔ مؤنث۔

بہارشدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی رفتن بہار است (سلیم طہرانی ؎) شد بہار و رفت ہر کس بر سر کاری سلیم ؎ محتسب ہم در پی کاری کہ بیدانی نشست ؎ (اردو) فصل بہار جانا۔ بہار کا موسم گزر جانا۔

بہار شگفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی شگفتگی بہار بمعنی مصدری است (طالب آملی ؎) تا سنبلت بحاشیۂ لالہ شگفد ؎ مہ را بہار از چمن ہالہ بشگفد ؎ (اردو) بہار شگفتہ ہونا۔ بہار آنا۔

بہار عنبر اصطلاح بقول خان آرزو در چراغ ہدایت (۱) گداختن عنبر و انتشار بوی آن و بقول بعض گوید کہ (۲) عبارت است از نقوشی کہ در جوہر عنبر باشد و فرماید کہ از صاحب زبان مسموع است کہ (۳) بمعنی وقت فروختن عنبر باشد لیکن درین بیت سلیم راست نمی آید (؎) فراخی گلشن ہندوستان گلستانیست ؎ کہ نخل موم چو عنبر دران بہار کند ؎ وارستہ گوید کہ (۴) سفیدی زردی آمیز کہ از شکستن عنبر اشہب پدید آید (صائب ؎) بہار عنبر اشہب سفیدہ سحر است ؎ خوشا کسی کہ ازین نوبہار بہرہ ور است ؎ صاحب بحر بحوالۂ محققین

بالا ذکر هر چهار معنی کرده صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید
که (۵) رنگ عنبر که به سبزی می زند (صائب ؎) تلاش
یکرنگی کردم زخامی ها ندانستم ؛ که در خامی بهار بیخزانی
هست عنبر را ؛ (وله ؎) عنبر برخ فگنده نقاب
از بهار خویش ؛ تا دیده است آن خط چون شکناب
را ؛ صاحب غیاث بر معنی اول و چهارم قانع ۔ صاحب
انند هم با نش مؤلف عرض کند که همه محققین الزبان
یعنی سروری و ناصری و جامع ازین ساکت و محققین
بالا طبع آزمائی کرده اند نه کلام استادان حق
آنست که این که مرکب اضافی است و کنایه از
رنگ و بوی عنبر که همین است بهارش از قبیل
بهار گل و در کلام سلیم (بهار کردن عنبر) بمعنی
بو دادنش و از همه اسناد متذکرهٔ صدر همین
یک معنی پیدا می شود و از همه محققین بالا صاحب
تحقیق قریب به این معنی رسیده دیگران در غلط
افتاده اند فتامل (اردو) عنبر کا رنگ ۔ مذکر
اور اسکی بو ۔ مؤنث

بهار فشاندن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب
آصفی گوید که آخر شدن بهار است (صائب
؎) پیش از خزان بخاک فشاندم بهار خویش ؛
مردان بدیگری نگذارند کار خویش ؛ مؤلف
عرض کند که از کلام صائب (بهار فشاندن بخاک)
پیداست که بمعنی کالعدم و رخصت کردن بهار
و دور کردن بهار و اگر بدون لفظ خاک هم گیریم
معنی متعدی پیدا می شود نه لازم چنانکه صاحب
آصفی باستناد همین بیت صائب گفته ۔ سخن فهمی
عالم بالا خوب معلوم شد (اردو) بهار کو دفنا دینا

بهار کردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول وارسته
(۱) شگفتن گل و ریاحین (طالب کلیم ؎)
درین بهار ز تشریف عام نوروزی ؛ نهال
قامت هر شخص کرده است بهار ؛ و (۲) قی
کردن نیز از عالم شگوفه کردن (رفیع ؎) مستند
هیچو لاله جمعی سیاه کاسه ؛ که تحمل می نخورند اما
بهار کردند ؛ صاحب بحر هم ذکر این کرده مؤلف

عرض کند کہ (۳) متعدی معنی اوّل ہم (صائب
ﮦ) رنگ شکستہ می شکنند شیشہ در جگرہا از می
خزان چہرۂ ما را بہار کن ٭ مخفی مباد کہ معنی سوم
در کلام رفیع ہم درست می شود و موافق
قیاس ہم پس معنی دوم را طالب سند دیگر بیاید ہم
کہ خلاف قیاس است و معاصرین عجم ہم بر زبان
ندارند و محققین اہل زبان ہم ازین ساکت ۔
(اردو) (۱) بہار آنا (۲) فے کرنا (۳) بہار لانا

بہارکی اصطلاح ۔ بقول شمس در فارسی رنگ
نام داروئی است کہ آن را (سودہ گوہر) گویند
صاحب محیط ذکر بہارنگی کردہ گوید کہ در شکست
گفت بہارنگی و بقول بعض اسم ہندی پوست
درخت کہ مہیت تلخ و تیز و گرم و خشک و محلّل و
مشہی طعام و دافع مادّۂ خام و آماس اعضا الخ
مؤلف عرض کند کہ جا دارد کہ در کتابت صاحب
شمس تصحیفی راہ یافتہ و می توان فارسیان این
را بحذف نون و تبدیل کاف فارسی بعربی استعمال
کردہ باشند معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین
فارسی زبان ہم ازین ساکت الّا صاحب مؤید ذکر
این کردہ و ما صر اقتش بر بہارنگی کنیم و صاحب محیط
ذکر (سودہ گوہر) ہم نکرد (اردو) ایک دوا کا
نام جسکی حقیقت معلوم نہو سکی ۔ مؤنث

بہار گذشتن استعمال ۔ بقول آصفی بمعنی منقضی
شدن بہار یعنی گذشتن فصل بہار و موسم گل باشد
(فغانی شیرازی ﮦ) وقت گلم تمام بہ آہ و فغان
گذشت ٭ چون بگذرد خزان کہ بہارم چنان گذشت
٭ (اردو) فصل بہار گزر جانا ۔ موسم گل گزر جانا

بہارلو اصطلاح ۔ بقول بہار بضم لام قومیست
از ایران مثل شاملو و نواب آصف الدولہ بہادر
شاہی ۔ بہارلو بودہ صاحب انند نقل نگارش
صاحب لغات ترکی این را لغت ترکی نوشتہ پس
معلوم می شود کہ نام قوم ترک است نہ ایران
(اردو) بہارلو ۔ ترکی مین ایک قوم کا نام
ہے ۔ مؤنث ۔

بہار نارنج اصطلاح ۔ بقول بہار گل نارنج
از ینجاست کہ عرقش را عرق بہار خوانند و فرماید
کہ شیخ ابو الفضل در اکبر نامہ در آئین خوشبوی این
لفظ را استعمال کردہ صاحب انند نقل نگارش **مؤلف**
عرض کند کہ موافق قیاس است و بمعنی ششم بہار
ہم ہمین معنی گذشت **(اردو)** بہار ۔ بقول آصفیہ
فارسی ۔ گل نارنج ۔ گھٹّے کا پھول چنانچہ روغن بہار
اسی وجہ سے نام رکھا گیا ۔ مؤنث ۔

بہارنگی اصطلاح ۔ بقول مؤید مطبوعہ نولکشور
دارو ئیست کہ آن را سوندا کہر و گندہین گویند و در
نسخہ قلمی این را بہارکی نوشتہ کہ نامش سوندا کہیر
و گندہین و او گل ہم باشد و در نسخہ دیگر قلمی نام
بہارکی (سوندا لہیر) و (لندہین) و گل نوشتہ ۔
مؤلف عرض کند کہ صاحب محیط از (سوندا کہر)
و (سوندا کہیر) و (سوندا لہیر) ہر سہ ساکت و ذکر
گندہین و لندہین ہم نکردہ و او گل و گل ہم نہ نوشت
از بیان شمس و مؤید وجود بہارکی ثابت است کہ
ذکرش گذشت و بہارنگی تصرف مطبع نولکشور پریس
ہمان بہارکی باشد کہ حقیقت کاملش بوضوح
نہ پیوست **(اردو)** دیکھو بہارکی ۔

بہاری بقول بہار منسوب بہ بہار کہ (۱)
عبارت از موسم گل باشد چنانکہ ابر بہاری
و (۲) از اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ کہ رنگیست سفید
چرکین مانا بہ بہار نارنج ۔ خان آرزو در چراغ
ہدایت ذکر منسوب بہ بہار کردہ **مؤلف** عرض
کند کہ معنی اول موافق قیاس است و معنی دوم
را بدون سند استعمال بر مجرد قول بہار تسلیم نکنیم
کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند **(اردو)** (۱)
فصل گل ۔ مؤنث (۲) ایک میلا اور سفید رنگ
مثل بہار نارنج ۔ مذکر ۔

بہاز بقول برہان بکسر اول و ثانی بالف کشیدہ
و بہ زای نقطہ دار زدہ اسپ اصیلی را گویند
کہ در ایلقی بجہت تاج گرفتن سر دہند صاحب
جامع بر اسپ تخمی قانع خان آرزو در سراج گوید

که اصیلی که برای نتاج گرفتن در گله سر دہند **مؤلف** عرض کند که ما این را باعتبار صاحب جامع اسم جامد فارسی زبان گوئیم (اردو) تخمی گھوڑا جو بچہ کشی کے لئے رکھیں۔ مذکر۔

بہاشتن بقول ملحقات برہان با اوّل مفتوح بروزن نداشتن بمعنی گریہ کردن صاحب مؤلف بذیل بہانستن ذکر این بحوالۂ ملحقات کرده و بر حاشیه اشاره کند که بہانتن به ہمین معنی مصدر زند و پازند است که می آید **مؤلف** عرض کند که در لغت زند و پازند بہانس بمعنی گریہ آمده و دستوران زردشت معاصر تصدیق این می کنند و ہمین است اسم مصدر بہانتن بحذف سین مہملہ و ہمین است اسم مصدر بہانستن که می آید و ہمین است اسم مصدر بہاشتن بحذف نون و تبدیل سین مہملہ به شین معجمه چنانکه کستی و کشتی و این مصدر متروک است که بر زبان معاصرین مستعمل نیست (اردو) دیکھو بہانستن۔

بہاشکستن مصدر اصطلاحی۔ بقول آصفی کم کردن قیمت باشد (صائب ے) خط دل سنگین بہای لعل جانان راشکست ؎ دیده از حق نمک بست و نمکدان راشکست ؎ (انوری ے) زلف تو مصاف عنبر تر شکند ؎ لعل تو بہای تنگ شکر شکند ؎ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) قیمت گھٹانا قیمت کم کرنا۔

(الف) به افتاد اصطلاح۔ صاحب بحر ذکر

(ب) به افتاده (الف و ب) بمعنی بہبود و رفاه حال که صاحبان (جہانگیری در ملحقات و رشیدی و جامع و بہار ذکر الف کرده اند و صاحب برہان بر (ب) قانع و خان آرزو در سراج ہم ذکر (الف) کرده **مؤلف** عرض کند که الف مخفف (ب) باشد (سعدی ے) بحکم نظر در به افتاد خویش ؎ گرفتند ہر یک یکی راه پیش ؎ (میر حسن دہلوی ے) ملامتی که کنندم ازان چه خیز دہیچ ؎ اگر بپای تو افتم

بہ نوشتادنست ؂ (اردو) الف اور ب تہوڑی
بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ بہتری۔ بھلائی
فائدہ۔ رفاہ۔ خیریت۔ عافیت۔

بہا کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ تشخیص
قیمت کردن و قیمت قرار دادن و تصفیۂ قیمت
نمودن است (عرفی شیرازی ؎) در مصر حسن
تو نستانند رائگان ؂ کنعان صدف دریکہ بہا کرد
روزگار ؂ (اوحدی ع) اگر بہر دو جہانش بہا
کنم یک مو ؂ (اسیر آخسیکتی ع) بہا کرد دست یکدست
تہی را ؂ (ظہوری ؎) ہرگز کسی ہزار دل و دین
نداشت است ؂ بیرحم من نگاہ ترا این بہا کرد ؂
(اردو) قیمت ٹہیرانا۔ بقول آصفیہ۔ مول مقرر
کرنا۔ بھاؤ ٹہیرانا۔ قیمت مقرر کرنا۔ بقولہ۔ دام لگانا
قیمت لگانا۔ بقولہ مول قرار دینا۔

بہا گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ
ارزش پیدا کردن (مخلص کاشی ؎) ہر ان
متاع کہ افزود کاست قیمت آن ؂ بحر حیا
کہ چو افزون شود بہا گیرد ؂ (ولہ ؎) ہمیشہ
جنس ہنر رونق از غنا گیرد ؂ گہر ز دست
صدف چون رود بہا گیرد ؂ صاحب بحر ہم ذکر
این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس
است (اردو) قیمت پانا۔

بہاگیر بقول برہان با کاف فارسی بروزن
تباشیر ہر چیزی را گویند کہ قیمت و بہای بسیار
داشتہ باشد بہا رگویند کہ متاع قیمتی کہ گرانمایہ
باشد صاحب سروری این را مرادف بہاور
گفتہ بہمین معنی نوشتہ صاحبان ناصری و جامع
و بحر ہم ذکر این کردہ اند۔ **مؤلف** عرض کند
کہ ازہمان مصدر (بہا گرفتن) است کہ گذشت
(اسم فاعل ترکیبی) و معنی حقیقی این ارزش پیدا
کنندہ۔ تصرف فارسیان و نتیجۂ محاورہ باشد
کہ بمعنی مقدم الذکر مستعمل است (حکیم فردوسی ؎)
دو پارہ بہاگیر و دو گوشوار ؂ یکی طوق پرگوہر شاہوار

(اردو) اچھی قیمت پانے والی چیز۔ بیش بہا چیز۔ قیمتی چیز۔ مؤنث۔

بہامین اصطلاح۔ بقول برہان و جامع بر وزن معاجین فصل بہار را گویند صاحب جہانگیری ہم در ملحقات ذکر این کردہ و صاحبان ہفت و انند ہم مؤلف عرض کند کہ اصل این بہاریان بود بمعنی منسوب بہ بہار و کنایہ از فصل بہار فارسیان رای مہملہ را بدل کردند بہ میم و ہمین است مثال اوّل این تبدیل (اردو) فصل بہار۔ بہار کی فصل۔ بہار۔ مؤنث۔

(الف) **بہانتن** صاحب موارد بذیل بہاشتن

(ب) **بہانستن** ذکر (الف) کردہ می فرماید کہ مصدر رزند و پازند است مرادف (ب) و صاحب برہان نسبت (ب) گوید کہ بفتح اوّل بر وزن نذانستن بمعنی گریہ کردن صاحب بحر نیز تائید کہ سالم التصریف است کہ غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید صاحبان سراج و جامع و جہانگیری در ملحقات و انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ ما حقیقت این بر (بہاشتن) نوشتہ ایم کہ گذشت (اردو) دیکھو بہاشتن۔ رونا۔

بہانہ بقول سروری یعنی دفع کردن بحیلہ (خواجہ حافظ ؎) نصیحتی کنمت بشنو و بہانہ مگیر ۔ ہر آنچہ ناصح مشفق بگویدت بپذیر ۔ صاحب رشیدی ہم ذکر این کردہ۔ صاحب ملحقات برہان گوید کہ (۱) عذر بیجا و (۲) بمعنی واسطہ ہم صاحب فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود می فرماید کہ دستاویز بی فروغ برای ستیز با دشمن یا گریز ازو و مانند اینہا۔ بہار گوید کہ معروف و دنبالہ دار از صفات اوست و با لفظ افتادن و افگندن و انگیختن و دادن و داشتن و شکستن و ماندن و نہادن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است صاحبان مؤید و انند و آصفی و ہفت ہم این را فارسی دانستہ اند صاحب مؤید بحوالہ قنیہ ذکر معنی دوم ہم کردہ استعمال مرکب این در ملحقات می آید بخیال ما ماخذ این

جز این نباشد که نفی است از بہا یعنی قیمت این ہیچ است وکنایه از ناپسندیده و مراد از حیله که فعل ناپسندیده نیست معاصرین عجم این تعریف ماخذ را پسند کنند و عجب است از ناصری وجامع و سراج که این را ترک کرده اند و ما باعتبار صاحب سروری و فدائی که محققین اہل زبانند این را فارسی تسلیم کنیم۔

(اردو) (۱) بہانہ بقول آصفیہ حیلہ۔ عذر۔ مس۔ بناوٹ۔ ظاہر داری۔ دہوکا (۲) سبب۔ وسیلہ

بہانہ آوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که پیش کردن حیله باشد (ملا جامی ؎) دلم شد تیر محنت را نشانه ٭ ز بس کاری بہانه بر بہانه ٭۔ (انوری ؎) ہمه عذر لنگ است کز تو شنیدم ٭ سرماندری بہانه چه آری ٭ (اردو) بہانہ کرنا بقول آصفیہ۔ حیلہ کرنا۔ عذر بیجا کرنا۔

بہا نہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول آصفی تشخیص قیمت کردن **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (نسبتی تھانیسری ؎) دل را بہای سہل نہادی و نرخ کم ٭ معلوم می شود که خریدار نیستی ٭ (اردو) قیمت مشخص کرنا۔ تشخیص قیمت کرنا۔ قیمت قرار دینا۔ دام لگانا۔

بہانہ افتادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که واقع شدن حیله (حسن دہلوی ؎) یار آوارگی ہمی خواہد ٭ رفتن حج بہانه افتاده است ٭ (اردو) بہانہ واقع ہونا۔

(الف) **بہانہ افگندن** استعمال۔ صاحب
(ب) **بہانہ انگیختن** آصفی ذکر ہر دو کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی بہانه کردن باشد (خسرو ؎) دل از سودای شیرین در غم افگند ٭ بہانه بر فراق مریم افگند ٭ (کمال خجندی ؎) گر کسی را بہانه نتوان گشت ٭ صد بہانه بعشوه انگیزد ٭ (اردو) بہانہ کرنا۔

بہانہ برخاستن استعمال۔ صاحب

آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ باقی نماندن و دفع شدن بہانہ (اہلی شیرازی ؎) خوش آنکہ مست شوی تا بہانہ برخیزد ٭ تو باکمال و من و شرم از میانہ برخیزد ٭ (ظہوری ؎) کردیم چہ عجز ہا کہ آمد ٭ بنشستہ زپا بہانہ برخاست ٭ (اردو) بہانہ باقی نہ رہنا۔ بہانہ دفع ہو جانا۔

بہانہ بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت و سندی کہ پیش کرد برای بہانہ باشیدن است (ملا جامی ؎) مرا بگوی تو خواہم کہ خانۂ باشد ٭ ز بہر آمدن آنجا بہانہ باشد ٭ **مؤلف** عرض کند کہ ہردو بمعنی وجود بہانہ دیگر ہیچ (اردو) بہانہ ہونا۔

(۱) **بہانہ جستن** استعمال۔ صاحب آصفی
(۲) **بہانہ جو** ذکر این کردہ ازمعنی ساکت

مؤلف عرض کند کہ (۱) بہانہ کردن است و (۲) بہانہ جو) اسم فاعل ترکیبی ازہمین (صائب ؎) مانو بہانہ جو را بر یکطرف نہادہ ٭ شرم ستیزہ خو را در خاک و خون کشیدہ ٭ (انوری ؎) بس بوالعجب بہانہ جوئی است ٭ بس کینہ کش وستیزہ کار است ٭ (ولہ ؎) بہانہ چہ جوئی گرانہ چہ گیری ٭ بیاد رمیان نہ بحق ہرچہ داری ٭ (اردو) (۱) بہانہ کرنا۔ بہانہ جو ہونا۔ (۲) بہانہ جو۔ بہانہ کرنے والا۔

بہانہ خواستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ خواہش بہانہ کردن و بہانہ جستن و در فکر بہانہ بودن (سلیم طہرانی ؎) خواہد بہانہ از پی خون ریختن نگہ ٭ تیغ ترا ز دیدۂ من آب دادہ اند ٭ (اردو) بہانہ کی فکر میں ہونا۔ بہانہ چاہنا۔ بہانہ ڈہونڈنا۔ بقول آصفیہ۔ موقع تاکنا موقع کا منتظر رہنا۔

بہانہ دادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ موقع بہانہ دادن و تعلیم بہانہ کردن (خسرو ؎) بر سر پای بود جان ناز و کرشمہ ہای تو ٭ داد بہانہ ہا بسی جان بہانہ جوی را ٭ (اردو) موقع

دینا۔ بہانہ کا موقع دینا۔ بہانہ سکہانا۔ بہانے کی تعلیم دینا

بہانہ داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکرِ این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بہانہ پیدا کردن و بہانہ جو بودن و بہانہ کردن (جعفر قزوینی ع) شوری ز تو غنا بہانہ دارد ؛ بلبل گل را بہانہ دارد ؛ (**اردو**) بہانہ کرنا۔

بہانہ ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بہانہ کردن است (میلی ہروی ع) غافل بمن رسید و وفا را بہانہ ساخت ؛ افگند سر بپیش و حیا را بہانہ ساخت ؛ (**اردو**) بہانہ کرنا۔

بہانہ ساز اصطلاح۔ بقول بہار مرادف بہانہ جوی **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است از مصدر گذشتہ (کلیم ع) خوش آن زمان کہ عنایت بہانہ ساز نبود ؛ زبان تیغ جفا اینقدر دراز نبود ؛ (**اردو**) دیکھو بہانہ جو۔

(الف) **بہانۂ شاخدار** اصطلاح۔ وارستہ گوید کہ چون کسی گوید کہ من بہانہ نمی کنم از راہ تعریض گویند (بہانہ شاخ دارد) ولیکن مخصوص بہانہ نیست در چنین مواقع ہمہ جا گویند و فرماید کہ بزعم بعضی شاخ بہانہ شقوق بہانہ است (سعید اشرف ع) تا بخود جنبیدہ از کیدگر پاشیدہ است ؛ بر سر شاخ بہانہ است آشیان زندگی ؛ بہار صاحب بحر گوید کہ چون کسی گوید کہ من بہانہ نمی کنم از راہ تعرّض گویند کہ (بہانۂ شاخدار) بہار (بہانہ شاخ دارد) را نوشتہ نقل ہمان تعریف می کند کہ وارستہ کرد **مؤلف** عرض می کند کہ سند سعید ہیچ تعلق ازین ندارد حق آنست کہ مقولہ فارسیان است

(ب) **بہانہ شاخ دارد** یعنی چون کسی گوید کہ آغا من بہانہ نمی کنم در جوابش استعمال شد می کنند بطریق تعریض استفہامی مقصود آنست کہ بہانہ تو ظاہر است باز می گوئی بہانہ نمی کنم بہانہ را شاخی نیست کہ بتو نشانش دہیم و اضح باد کہ

وارستہ درست گوید کہ استعمال (شاخ دارد) درہیچ محفل مخصوص بہانہ نیست بلکہ برای چیز دیگر ہم مثلاً برای عداوت یا انکار وامثال آن چیزی کہ در حس ظاہری نباشد (اردو) دکن مین (بہانہ یا انکار یا عداوت وغیرہ کے محل پر) کہتے ہین (یہہ بہانہ نہین تو پھر کیا ہے کیا بہانہ کو سینگ پھوٹین) یعنے تم خواہ نخواہ انکار کرتے ہو اگر بہانے کو سینگ ہوتے تو ہم آنکو پکڑ کر دکھلا دیتے۔

بہانہ شکستن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ ہدایت می فرماید کہ رفع بہانہ و علاج آن (وحید ؎) سر زلفش داشتم بہ نیاز آن یگانہ را ٭ تیغش بدست داد شکستم بہانہ را ٭ صاحب بحر ہم زبانش۔ بہار گوید کہ رفع بہانہ دنبال آن کردن صاحب آصفی نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ مرادف قطع حجت کردن است۔ (اردو) بہانہ مٹانا۔ دکن مین کہتے ہین ”جھوٹے کو گھر تک پہنچانا“ قطع حجت کرنا۔

بہانہ طلب استعمال۔ بہار ذکر این کردہ بر معروف قانع و نقل نگارش اند ہم۔ **مؤلف** عرض کند کہ ظاہراً اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بہانہ جو ولیکن بر زبان معاصرین عجم نیست و محققین فارسی زبان ہم ازین ساکت بدون سند استعمال این را تسلیم نکنیم اگرچہ موافق قیاس باشد (اردو) بہانہ جو۔ بہانہ کرنے والا۔

بہانہ کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف بہانہ ساختن است و بہانہ پیش آوردن (فغانی شیرازی ؎) بہ بستر افتم و مردن کنم بہانۂ خویش ٭ بدین بہانہ مگر آرمش بخانۂ خویش ٭ (اردو) بہانہ کرنا۔

بہانہ گذاشتن استعمال۔ ترک بہانہ کردن است (ظہوری ؎) بس است خواب زافسون فسانہ بگذارم ٭ بکار و بار درآیم بہانہ بگذارم ٭ (اردو) بہانہ ترک کرنا چھوڑ دینا۔ بہانہ جوئی سے باز آنا۔

بہانہ گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف بہانہ کردن است (حافظ ؎) نصیحتی کنمت بشنو و بہانہ مگیر ٭ کہ آنچہ ناصح مشفق بگویدت بپذیر ٭۔ **(اردو)** بہانہ کرنا۔

بہانہ ماندن استعمال۔ مراد از وجود بہانہ بمعنی بہانہ بودن (ظہوری ؎) رفتیم از میان کہ نباشیم در کنار ٭ دیگر نماند بہر جدائی بہانہ ٭۔ **(اردو)** بہانہ ہونا۔

بہاور اصطلاح۔ بقول برہان بفتح اوّل بروزن تناگر بمعنی بہاگیر است کہ چیزی بسیار قیمتی و پر بہا باشد صاحبان بحر و بہار و سروری و ناصری و ہفت و انند ہم ذکر این کردہ اند (ابو المخطیر ؎) بہاور دری از دستم برون کرد ٭ بہ نیرنگ و فسون این دہر غدار ٭ **مؤلف** عرض کند کہ کلمۂ ور افادۂ معنی خداوند و صاحب کند و قیمتی کہ با کلمۂ ترکیب شود ہمچو دانشور و تاجور و بار ور ولیکن معاصرین عجم بر زبان ندارند **(اردو)** دیکھو بہاگیر۔

(الف) **بہ او فتاد** اصطلاح۔ بہار ذکر (ب) **بہ او فتادہ** الف کردہ و صاحب انند ذکر ہر دو **مؤلف** عرض کند کہ مزید علیہ ہمان (بہ افتاد و بہ افتادہ) باشد کہ گذشت بزیادت واو بعد الف (میر حسن ؎) ملاقی کم کنندم از ان چہ خیزد ہیچ ٭ اگر بپای تو افتم بہ او فتاد نشست ٭ **(اردو)** دیکھو بہ افتاد اور بہ افتادہ۔

بہای بقول انند مرادف بہاور **مؤلف** عرض کند کہ سکندری خورد۔ این مزید علیہ بہاست بزیادت تحتانی چنانکہ قبا و قبای و آنچہ مرادف بہاور است بہائی باشد بدو تحتانی کہ می آید **(اردو)** دیکھو بہائی۔

بہائم بقول رہنما جانور۔ صاحب انند می فرماید کہ لغت عرب است بمعنی چارپایان مثل اسپ و شتر و گاو و غیرہ کہ جمع بہیمہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ درست می فرماید۔ فارسیان استعمال لغت

(۵۹۷)

عرب کردہ اند و فارسی نیست (سعدی ه) یا سخن آرای چو مردم بہوش ٭ یا تو بمان ہمچو بہائم خموش ٭۔
(اردو) بہائم۔ چارپائے۔ مذکر۔

(الف) بہبود (ب) بہبودی الف بقول لطائف و برہان و بہر بمعنی خیریت ۔ صاحبان انند و ہفت ہم ذکر این کردہ (انوری ه) خونی آتش سودای تو بہبود و نداشت ٭ مسکین دل من امید بہبود نداشت ٭ صاحب فدائی ذکر (ب) کردہ گوید کہ خوب شدن از بیماری و ناسازی و رہیدن از بد آئینی باشد مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی الف خوب است و درست۔ فارسیان مجازاً آن را بمعنی خوبی و خیریت استعمال کردہ اند و این معنی حقیقی ب باشد و یای مصدری در آخر الف زیادہ کردہ دیگر ہیچ (اردو) الف بہبود کہہ سکتے ہیں بمعنی خیریت (مؤنث) (ب) بہبودی۔ دیکھو بہ افتاد۔

بہبہان بقول وارستہ شہریست پای تخت کوہ گیلویہ کہ ساکنان آنجا ہمہ ناتقید و ارذل اند و سیم آنجا ہم کم عیار مؤلف عرض کند کہ خصوصیت سیم درست نیست بلکہ سیم و طلا ہر دو۔ (والہ ہروی ه) اثر ہای نیکو ز نام نکو بہ ٭ کہ گواہم عیار زر بہبہانی ٭ بہار گوید کہ بہر دو بای تازیست و ہا بر وزن کہکشان (ملا فوقی یزدی ه) در چشم جماعتی کہ قلب اند ٭ بیقدر چو سیم بہبہانم کرد (ولہ ه) الا ای شیخ بر صیصای ثانی ٭ کہ باشد سیم زہدت بہبہانی ٭ (اردو) بہبہان۔ کوہ گیلویہ کے پای تخت کا نام ہے جہان کے لوگ ارذل اور زر و طلا بھی کم عیار ہوتا ہے۔ مذکر۔

بہ پشمینہ پوش اصطلاح۔ بقول بحر (پشمینہ پوش) صفت بہ است باعتبار ہوئی کہ برپوست آن می باشد۔ مؤلف عرض کند کہ غیر از بحر دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ و دستاق سند استعمال می باشیم کہ از نظر ما نگذشت (اردو) دیکھو بہ۔

بہت بقول برہان بفتح اوّل وسکون ثانی وسکون فوقانی نوعی از طعام و بعضی گویند شیر برنج است وبعضی فرنی نامندکہ برادر زادۂ فالودہ باشد وبقول معنی حلوای برنج ومعرب آن بہط با تشدید یای حطی۔ صاحبان جامع وہفت وانند ہم ذکر این کردہ اند صاحب ناصری بذکر این گوید کہ در فرہنگہا ندیدہ ام۔ خان آرزو در سراج بنقل قول برہان می فرماید کہ تحقیق بہطہ در بہتہ گذشت وظاہرا ہمانست کہ در ہندی بہت نیز گویند۔ غایتش در ہندی با وہای مشترک التلفظ اند و بر غیر ہندی متقیّد آن دشوار وبکسر اوّل وفتح دوم نام رودخانہ ایست در کشمیر ونیز نام دریائی از پنجاب وظاہرا ہر دو یکی است **مؤلف** عرض کندکہ ما حقیقت این را بمعنی دوم بتا عرض کردہ ایم کہ بجایش گذشت **(اردو)** دیکھو بتا کے دوسرے معنے۔

بہتان بقول بہار بالضّم[1] بمعنی دروغ و (۲) افترا و فرماید کہ بالفظ بستن وکردن ونہادن بصلۂ بر مستعمل۔ صاحبان غیاث وآصفی ہم ذکر این کردہ اند صاحب انند این را لغت عرب گوید **مؤلف** عرض کندکہ صاحب منتخب کہ محقق لغات عرب است این را آوردہ فارسیان استعمال این با مصادر فرس کردہ اند کہ در ملحقات می آید **(اردو)** (۱) جھوٹ۔ مذکر۔ (۲) بہتان۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکّر۔ دوش۔ تہمت۔ افترا۔ جھوٹا الزام۔

بہتان بستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کندکہ بمعنی تہمت کردن است متعلق بمعنی دوم بہتان (والہ ہروی ۵) گذشت آنکہ بقانون سنّت شعرا ہ تو ان بخاطر ممدوح بست بہتان را ہ **(اردو)** بہتان جوڑنا۔ بہتان دہرنا۔ بہتان رکھنا۔ بہتان لگانا۔ بہتان لینا۔ بقول آصفیہ طوفان اٹھانا۔ اسی طرح تہمت جوڑنا۔ دہرنا۔ دینا۔ لگانا۔ لینا۔

(دیکھو انداختن تہمت) اور (بستن تہمت)

بہتان کردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف بہتان بستن است کہ گذشت متعلق بمعنی دوم بہتان (والۂ ہروی ے) گریبان را بدست چاک دہ طور مجانین را ؛ دگر بیگانہ ہم زین نسبتی بر خویش بہتان کن ؛ (اردو) دیکھو بہتان بستن۔

بہتان گفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی غلط گفتن است متعلق بمعنی اول بہتان (حافظ ے) کہ گفت حافظ از اندیشۂ تو باز آمد ؛ من این نگفتہ ام آن کس کہ گفت بہتان گفت ؛ مخفی مباد کہ صاحب انند کہ (بہتان گوی) را بمعنی دروغ گوی و مفتری آوردہ اسم فاعل ترکیبی است ازہمین (اردو) جھوٹ کہنا۔ غلط کہنا۔

بہتان نہادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف بہتان بستن است و متعلق بمعنی دوم بہتان (نظیری نیشاپوری ے) بہتان گنج بر دل ویران نہادہ ؛ ورنہ خراج بردہ ویران نبودہ است ؛ (انوری ے) گرش بہتان نہد خصم بد اندیش ؛ ورش عصیان کند چرخ ستمگر ؛ (اردو) دیکھو بہتان بستن۔

بہتانہ بقول شمس لغت فارسی است (۱) بالفتح جانوری را نام است کہ آن را بوزنہ نیز گویند وقیل بابای فارسی و بالکسر (۲) کلیچہ و قرص **مؤلف** عرض کند کہ ہمہ محققین ازین لغت غیر معروف ساکت و مجرد قول صاحب شمس کہ بی تحقیقش اظہر من الشمس است بدون سند استعمال اعتبار را نشاید و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند معنی لفظی این منسوب بہ بہتان است و ہیچ تعلق با معنی اول و دوم ندارد و بابای فارسی ہم نیامدہ۔ صاحب مؤید (پہنانہ) را بہ بای فارسی و نون سوم عوض فوقانی

آوردہ گوید کہ جانور معروف وقیل بابای تازی ہم وآن را کپتی ہم گویند ونیز کلیچۂ روغنی (انتہی)
شک نیست کہ صاحب شمس بہ تصحیف آن بہتانہ بہ فوقانی سوم دریخجا قائم کرد (اردو) دیکھو بہتانہ

بہتر بقول بہار (۱) معروف صاحب انند
نقل نگارش صاحب شمس گوید کہ (۲) بضم کم وسوم
در فارسی زبان بمعنی کوتہ بالا وہم رستہ **مؤلف**
عرض کند کہ بہ معنی خودش وبہتر زائد ازان در
خوبی وبہترین زائد از بہتر است کہ می آید۔ بانجاب
این مرکب است با بہ وتر یعنی بسیار خوب آنچہ صاحب
شمس ذکر معنی دوم کردہ لغواست وبس صاحبان
عجم ہر زبان ندارند ومحققین فارسی زبان ازان
ساکت (**اردو**) (۱) بہتر۔ بقول آصفیہ۔ فارسی
بہت اچھا۔ بہت خوب۔ افضل اول درجہ کا (۲) ناقابل ترجمہ

بہتر از اعتدال دوائی نتوان یافت بقول صاحب محبوب الامثال
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ
فارسیان بصفت اعتدال استعمال این کنند وترجمۂ
(خیر الامور اوسطہا) باشد مقصود آنست کہ اگر اعتدال
نگاہدارند بیماری عارض نگردد وضرورت دوا
نیفتد مرادف (اندازہ نگہدار) کہ فارسیان بر
زبان دارند (**اردو**) دکن مین کہتے ہین۔
ہر کام مین اعتدال نعمت ہے

بہترک بقول برہان با تای قرشت بروزن
اسپرک (۱) نام سالی است سیزدہ ماہہ کہ پارسیان
پیش از ظہور اسلام از کبیسہ یکصد وبست سال اعتبار
می کردہ اند یعنی بعد از ہر صد وبیست سال یک سال
را سیزدہ ماہہ می شمردہ اند وآن را بہترک می نامیدہ اند
واین در زمان ہر پادشاہی کہ واقع می شد دلیل
بر شوکت وعظمت آن پادشاہ می دانستہ اند واو
را اعظم سلاطین می دانستہ اند بلکہ عقیدۂ آنہا
این بودہ کہ سال بہترک جز در زمان پادشاہ
ذو شوکت واقع نمی شود چنانکہ در زمان نوشیروان
واقع شد ودران سال دوازدہ بہشت وقوع

یافت صاحبان جہانگیری و رشیدی و ہفت و انند و سراج ہم ذکر این کردہ اند (شہریاری ؎) زدور چرخ تراعمر آنقدر بادا ؏ کہ بہترک سزدش عمر نوح و صد چون آن ؏ صاحب ناصری گوید کہ (۲) بر حسب ترکیب بمعنی بہتر کوچک ہم مستعمل (شیخ سعدی ؎) زخم فرہاد بہترک می بود ؏ گر نہ شیرین نمک پراگندی ؏ **مؤلف** عرض کند کہ کاف در آخر این ہر دو معنی برای تعظیم است چنانکہ بابک و مامک یا کاف نسبت چنانکہ نان سنگک (اردو) (۱) بہترک فارسیون نے تیرہ مہینہ کے سال کو کہا ہے جو ایک سو بیس سال کے بعد آتا ہے اور یہ فرق کبیسہ کی وجہ سے ہوتا ہے (۲) کسی قدر بہتر۔

بہترین بقول ملحقات برہان و بحر (۱) اشارہ بحضرت رسول اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ و آلہ۔ بہار گوید کہ (۲) از عالم نوآئین و ترین چہ یا و نون برائے نسبت است کہ گاہی بمعنی مذکور آید چنانکہ کہین و مہین یعنی شخص منسوب بماہیتی کہ آن را کہ دمہ توان گفت و گاہی زائدہ باشد چنانکہ در مشائین و اولین۔ (نظامی ؎) بدو گفت کای بہترین بخت من ؏ کہ سزاوار پیرایۂ تخت من ؏ **مؤلف** عرض کند کہ (۳) بمعنی بہترتر۔ چنانکہ ذکرش بہ بہتر گذشت و بمعنی اوّل کنایہ باشد (اردو) (۱) سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم (۲) منسوب بہ بہتر (۳) بہت بہتر۔ بہت زیادہ اچھا۔

بہترین بخت استعمال۔ بقول انند بمعنی نیک یعنی بخت او بہتر باشد از بخت دیگران سند این بہ بہترین گذشت **مؤلف** عرض کند کہ بہار بذیل بہترین ہم ہمین معنی بیان کردہ است و ہر دو سکندری خوردہ اند در تعریف معنی این کسی کہ بخت او بہتر باشد از دیگران محققین بالا در بہتر و بہترین فرق نکردہ اند (اردو) وہ شخص جس کی قسمت اوروں سے بہت بہتر ہے۔

بہترین خلف اصطلاح۔ بقول بحر و مؤید و ہفت اشارہ بسوی سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

مؤلف عرض کند کہ مرادف معنی اوّل بہترین کہ گذشت وکنایہ باشد (**اردو**) دیکھو بہترین کے پہلے معنے

بہترین خلق اصطلاح ۔ بقول آنند بحوالۂ مظہر العجائب بہ فتح خای معجمہ مرادف بہترین خلف

مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس ومرکب اضافی است وکنایہ باشد (**اردو**) دیکھو بہترین خلف ۔

بہت گنگ اصطلاح ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بہر دو کاف فارسی ونون نام شہری ساختۂ افراسیاب کہ نشیمن او بود وآن را گنگ دژ نیز گویند ونیز جزیرۂ در ترکستان ہست کہ آن را جزیرۂ گنگ گویند وحقیقت این است کہ در ترکستان شہری گنگ نام ساختۂ افراسیاب ہست کہ دار الملک او بود ودر واقعۂ خون سیاوش ورفتن رستم بہ ترکستان وگریختن افراسیاب خراب شد وبار وقت مراجعت افراسیاب آن را معمور ساخت وگنگ دژ اسم قلعۂ آن شہر است وغالباً مراد ازین جزیرۂ ہمان خواہد بود انیست تحقیق توسی وصاحب جہانگیری گوید کہ آن نام قلعہ ایست کہ ضحاک در شہر بابل بنا کردہ ودر انجا جادوان بسیار بودند واکنون خراب است وبجز تلی ازان نماندہ واز توابع حلہ است وبر سر آن تل چاہی است بس عمیق کہ ہاروت وماروت دران محبوس اند چنانکہ در عجائب المخلوقات است ودر نزہت القلوب است کہ نام موضعی است در حدود مشرق کہ بتازی قبۃ الارض خوانند وآن آرامگاہ پریان است روز وشب در انجا یکسان واز سکندر نامۂ بحری شیخ نظامی نیز ہمین معلوم میشود خان آرزو خیال خود ظاہر می کند کہ از کسب علم ہئیت نیز ہمین معلوم میشود کہ (بہت گنگ) ودر تسوخت گنگ جائی است کہ شب وروز در انجا برابر است وبعربی قبۃ الارض خوانند **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیہ این بہ تحقیق نہ پیوست (**اردو**) بہت گنگ ایک شہر کا نام ہے جو افراسیاب کا پای تخت تھا اور نیز ترکستان کے ایک جزیرہ کا نام (مذکر)

بہتہ بقول مؤید (در نسخۂ مطبوعۂ نولکشور) بذیل لغات فارسی بالضم نام قبیلہ وزنیت وبالفتح جوانی

وشادمانی ودر دو نسخ قلمی این لغت یافتہ می شود صاحب شمس این را لغت عرب گوید **مؤلف** عرض کند کہ در لغات عرب این را نیافتیم حزین نباشد کہ تصحیف مطبع بالا این را لغت فارسی قائم کردہ و تصحیف صاحب شمس لغت عرب قرار دادہ و در اصل وجود لغت نیست (اردو) ناقابل ترجمہ

بہتینہ بقول شمس در فارسی زبان بالفتح بہتان و دروغ گفتن را گویند **مؤلف** عرض کند کہ ما این لغت را در کتب لغات فرس نیافتیم و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند بدون سند استعمال مجرد قول صاحب شمس را معتبر ندانیم کہ محقق بی تحقیق است (اردو) دیکھو بہتان۔

بہج بقول برہان وجامع بفتح اوّل وثانی وسکون جیم نام دارو ئیست کہ از مصر آورند وبفارسی بوزیدان وبعربی ستعجل خوانند **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این را بر بوزیدان بیان کردہ ایم صاحب محیط ذکر این نکرد و متحقق نشد کہ لغت کدام زبان است بر اعتبار برہان وجامع کہ محقق اہل زبانند این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) دیکھو بوزیدان۔

بہجہ بقول شمس بفتح کیم بسکون دوم بفارسی زبان بمعنی تازگی وشادمانی باشد **مؤلف** عرض کند کہ بہجہ لغت عرب است بمعنی بالا محقق بی تحقیق فارسی نام نہاد۔ فارسیان ہمین لغت عرب را بہ تای دراز می نویسند وبترکیب خود استعمال می نمایند (اردو) بہجت بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث خوشی۔ شادمانی۔ تازگی۔

بہ خور اصطلاح۔ بقول سفرنگ در شرح چہل و چار می فقرۂ (نامۂ شت جی افرام) بکسر اوّل و خای معجمہ و واو معدولہ بمعنی خورش نیکو **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است کہ خور بمعنی خورش می آید و اسم مصدر خوردن است کہ بجایش می آید (اردو) اچھی خوراک۔ مؤنث۔

بہ دین استعمال ۔ بقول ناصری و انند بکسر اول بمعنی دین خوب و پارسیان آئین و کیش خود را بہ دین خوانده اند و دین لغتی است پارسی کہ عرب نیز بہمین معنی	استعمال کرده **مؤلف** عرض کند کہ ما این را لغت عربی دانیم فارسیان استعمال این ترکیب خود با لغات فارسی کرده اند تسامح صاحب ناصری است کہ دین را لغت فارسی قرار داد (اردو) اچھا مذہب مذکر

بہر بقول برہان و سروری و جہانگیری و سراج و انند (۱) بر وزن شہر نام ولایتی است ۔ صاحب ناصری گوید کہ بدین معنی شاید ابہر باشد واللہ اعلم صاحب جامع این را بالضم اول گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است (اردو) بہر ایک ولایت کا نام ہے جسکی کیفیت کامل طور پر معلوم نہ ہو سکی (۲) **بہر** ۔ بقول برہان و سروری و جہانگیری و سراج و فدائی و انند بر وزن شہر بمعنی حصہ و نصیب و بہره (نظامی ؎) عراق از ربع مسکون ہست بہری ٭ و زان بہره مدائن ہست شہری ٭ (امیر خسرو ؎) نہ از من ریختست ابنا زہر بہ تو ٭ کہ این بود است بہر از دہر بر تو ٭ صاحبان رشیدی و ناصری این را مرادف بہره گویند صاحب جامع این را بالضم اول گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ بہره اصل است و اسم جامد فارسی زبان کہ بجایش می آید و این مخفف آن (اردو) بہره بقول آصفیہ فارسی اسم مذکر ۔ نصیب ۔ حصہ ۔ بھاگ ۔ قسمت (دیکھو بوے کے تیسرے معنے)
(۳) **بہر** ۔ بقول رشیدی و ناصری و سراج و انند بمعنی برای صاحب فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی دوم (اردو) واسطے بقول آصفیہ برائے لئے خاطر کو

بہرا بقول برہان بر وزن صحرا بمعنی از جہت چیزے و از برای چیزی صاحب سروری ہم ذکر این کرده و از حکیم ثنائی سند آورده (؎) حاجت عقل	اندر و گشت روا ای عجب ٭ ساخت ز بہرا ے خویش از دل و طبعش سلب ٭ صاحبان ناصری و جامع ہم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند

بہر بمعنی برای اصل است و استعمال این در فارسی زبان بہ الف و یای زائد ہم شدہ یعنی بہاری چنانکہ	در سند بالا مذکور و برای کہ بہمین معنی گذشت مخفف آن بحذف ہای ہوز (اردو) دیکھو برای ۔

بہرام بقول برہان و سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری جامع و سراج بروزن فرجام (۱) نام فرشتہ ایست کہ محافظت مردم مسافر حوالہ بدوست و امور و مصالحی کہ در روز بہرام واقع می شود بان تعلق دارد **مؤلف** عرض کند کہ لغت فارسی قدیم و اسم جامد باشد (اردو) ایک فرشتہ کا نام فارسی مین بہرام ہے جس سے مسافرون کی حفاظت متعلق ہے ۔ مذکر ۔

(۲) **بہرام** ۔ بقول برہان و سروری و جہانگیری و ناصری و جامع و سراج نام روز بستم از ہر ماہ شمسی (استاد رافعی ے) ہمیشہ تا بود از پیش رشن مہر و سروش ۂ چنانکہ از پس بہرام رام باشد و یاد ۂ (فردوسی ے) ز بہرام گردون بہ بہرام روز ۂ ولی را بساز و عدو را بسوز ۂ صاحب رشیدی بذکر این نام ماہ شمسی ہم گفتہ و خان آرزو در سراج گوید کہ در فرہنگ ہای معتبرہ نام ماہ شمسی یافتہ نشد **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) بہرام فارسی مین ہر ماہ شمسی کی بیسوین تاریخ کو کہتے ہین ۔ مؤنث ۔

(۳) **بہرام** ۔ بقول برہان و سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و فدائی و سراج نام ستارۂ مریخ ہم ہست کہ مکان او آسمان پنجم است و اقلیم سوم از منسوبات اوست (سراج الدین قمری ے) ای زبدۂ وجود جہانت بکام باد ۂ کیوان ترا مسخر و بہرام رام باد ۂ صاحب سفرنگ در ہمعنی فقرۂ (دساتیر آسمانی بفرزاباد و خشوران و خشور) این را لغت زند و پازند داند **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) مریخ (دیکھو اختر پنجم)

(۴) بہرام ۔ بقول برہان وسروری وجہانگیری ورشیدی وناصری وجامع وسراج نام پادشاہی
در عراق کہ او را بہرام گور می گفتند بسبب آنکہ پیوستہ شکار گور خر کردی واو پسر یزدجرد اثیم بود ۔
مدت چہار سال در ملک او کسی نمرد و پادشاہی او دردور زہرہ بود چہ در زمان او ساز ونوا رواج
کلی داشت (نظامی ؎) گرچہ بہرام را دو مادر بود ٭ مادر خاک مہربان تر بود ٭ مؤلف
عرض کند کہ مجاز معنی اول یا سوم باشد (اردو) بہرام اور بہرام گور ایک پادشاہ عجم کا نام
ہے جو گور خر کا شکار کرتا تھا ۔ مذکر ۔

(۵) بہرام ۔ بقول برہان وجامع گل کاجیرہ کہ بعربی عصفر خوانند ۔ خان آرزو در سراج می فرماید
کہ بدین معنی بہرمان است وبہرمن ۔ قول برہان اغلب کہ خطا است مؤلف عرض کند کہ نہ چنین بلکہ
خطای محقق ہند نژاد است کہ بحقیقت پی نبرد اصل این بہرم است کہ بقول صاحب محیط عصفر باشد
فارسیان عوض فتحہ الف آوردند برای سہولت تلفظ و بہرمان مزید علیہ بہرم ۔ صاحب محیط بر عصفر
گوید کہ بضم عین وسکون صاد وضم فا وسکون رای مہملہ اسم عربی است ومعصفر وطوران وام تعنیم
وخریع ہم وبفارسی بہرم وبہرمان وکابیثہ وکافیثہ وگل کافشہ وگل علق ورنگ زعفران د
بلغت دیلمی کاجیرہ وبیونانی قنجوش وبہندی کسم وکسینہ نامند وآن گلی معروف (الخ) مؤلف
عرض کند کہ ما حقیقت این برا حریض بیان کردہ ایم (اردو) دیکھو احریض ۔

(۶) بہرام ۔ بقول برہان ورشیدی وجامع وسراج نام سر لشکر ہرمز بن نوشیروان کہ او را
بہرام چوبین می گفتند بسبب آنکہ بسیار لاغر وخشک اندام بود مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اول
یا سوم باشد کہ در علم مستعمل شد (اردو) بہرام اور بہرام چوبین ایک میر لشکر کا نام تھا جو

بہرمز بن نوشیروان کی فوج کا سردار تھا۔ مذکر۔

بہرام تل اصطلاح۔ بقول برہان بفتح تای قرشت و سکون لام نام منارہ کہ بہرام چوبین از سر ترکان ساختہ بود صاحبان سروری و ناصری و بحر و جامع و سراج ذکر این کردہ اند (فردوسی ع) ہمیگرد برگرد دشت نبرد ؛ سر ترکستان را زتن دور کرد ؛ چو بر ہم نہادند و انبوہ گشت ؛ بہ بالا ئہ پہنا یکی کوہ گشت ؛ چنان جای را نامداران بل ؛ ہمین ہر کسی خواند بہرام تل ؛ مخفی مباد کہ تل در فارسی زبان بقول برہان بمعنی پشتۂ بلند است (اردو) بہرام تل فارسی میں اُس منارۂ بلند کا نام تھا جو بہرام چوبین نے مقتولان ترک کے سروں سے بنایا تھا۔ مذکر۔

بہرامج بقول برہان بفتح میم و سکون جیم معرب بہرامہ است کہ بید مشک باشد و آن گلی است معروف صاحب رشیدی ہم ذکر این کردہ بحث کامل این بہ بہرامہ می آید فارسیان استعمال این معرب ہم می کنند بضرورت (اردو) دیکھو بہرامہ۔

بہرام چرخ اصطلاح۔ ہمان بہرام بمعنی سوم او ست مرکب اضافی صاحبان بحر و انند و غیاث ذکر این کردہ اند و حق آنست کہ بہرام کہ بمعنی اول گذشت آن را مضاف کردند بسوی چرخ و کنایہ قرار دادند برای مریخ و بر سبیل مجاز بحذف چرخ مجرد بہرام ہم بمعنی مریخ مستعمل شد (اردو) دیکھو بہرام کے تیسرے معنے۔

بہرام چوبین اصطلاح۔ ہمان بہرام کہ بمعنی ششمش گذشت صاحبان بحر و رشیدی و ہفت و انند ذکر این کردہ اند حق آنست کہ بہرام بمعنی سومش را مضاف کردند بسوی چوبین مرکب توصیفی است و کنایۃً نام نہادند برای سر لشکری کہ ذکرش ہم در انجا گذشت و پس ازان بدون اضافت مجرد بہرام ہم مجازاً بہمین معنی مستعمل شد (اردو) دیکھو بہرام کے چھٹے معنے۔

بہرام روز اصطلاح۔ بقول موارد ہمان

ستارهٔ مریخ که ذکرش بر بهرام چرخ گذشت واضافت
بهرام بسوی روز برای کنایه ایست (اردو) دیکھو
بهرام کے تیسرے معنے ۔

بهرام سپهر اصطلاح ۔ بقول بحر و مؤید و هفت
و سفرنگ همان بهرام چرخ که گذشت مرکب اضافی
است همچنان که بر بهرام چرخ مذکور (اردو)
دیکھو بهرام چرخ ۔

بهرام شیر زور اصطلاح ۔ بقول شمس و مؤید
و هفت همان بهرام گور را نام است که بر معنی
چهارم بهرام گذشت مرکب توصیفی است و کنایه
باشد (اردو) دیکھو بهرام کے چوتھے معنے ۔

بهرام گور اصطلاح ۔ همان پادشاه که تفصیل تعریفش
بر معنی چهارم بهرام مذکور شد و وجه تسمیه هم همانجا
گذشت صاحبان رشیدی و هفت و انند و مؤید
ذکر این کرده اند (اردو) دیکھو بهرام کے چوتھے معنے

بهرامن بقول برهان و جهانگیری و رشیدی
و ناصری و جامع و سراج بر وزن ترامن (۱) نوعی
از یاقوت سرخ باشد و خان آرزو در سراج گوید که
بهرامن اصل است و بهرمان که می آید قلب بعض مؤلف
عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است تفرسیا بر
سبیل مجاز از معنی سوم و چهارم که حقیقت این
تفرس را همانجا عرض کنیم (اردو) یاقوت بقول
آصفیه ایک قسم کا جوہری نگینه (دیکھو باکند)

(۲) **بهرامن** ۔ بقول برهان و جهانگیری و رشیدی
و ناصری و جامع و سراج جنسی از بافتهٔ ابریشمی
هفت رنگ در نهایت لطافت و نازکی خان آرزو
در سراج گوید که بهرمان که می آید قلب بعض این
صاحب ناصری صراحت کرده که بیشتر در سرخ رنگ
تیار کرده می شود که اطفال را می پوشانند مؤلف
عرض کند که این هم مجاز معنی چهارم است نظر
به سرخی رنگ و مفرس بهرمان که صراحت تفرس
بر معنی سوم و چهارم کنیم (اردو) ایک ریشمی
رنگارنگ کپڑا جو اکثر سرخ رنگ ہوتا ہے ۔ مذکر

(۳) **بهرامن** ۔ بقول برهان و جهانگیری و

ناصری و جامع گل عصفر که گل کازیره باشد صاحب رشیدی
گوید که بدین معنی لغت عرب است (کذا فی القاموس)
خان آرزو در سراج می فرماید که احتمال تعریب دارد
و بقول بعض شگوفهٔ قرطم را بهرمان نامند **مؤلف**
عرض کند که صاحب قاموس بهرم و بهرمان را بدین
معنی نوشته فارسیان استعمال بهرمان به همین معنی کرده اند
و بقلب بعض بهرآمن را هم به همین معنی آورده بهرمان
معرب نیست چنانکه خیال خان آرزوست و ما حقیقت
افعال و خواص این بر احریض بیان کرده ایم (**اردو**)
دیکھو احریض ۔

(۴) **بهرامن** ۔ بقول برهان و جهانگیری و ناصری و
جامع غازه که زنان بر روی مالند و روی را سرخ
کنند (**امیر خسرو**) چنان است نکہت چرخ از والاش
معزول ٭ که بهرمان عروسانست خنجر بهرامش ٭ صاحب
رشیدی گوید که بدین معنی لغت عرب است کذا فی القاموس خان
آرزو در سراج گوید که رشیدی به معنی حنا آورده
و درین تامل است **مؤلف** عرض کند که بقول
قاموس بهرم و بهرمان لغت عرب است بمعنی حنا
پس فارسیان بهرمان و قلب بعضش بهرآمن را بر سبیل
تفریس مجازاً بمعنی غازهٔ زنان استعمال کرده اند
دیگر هیچ (**اردو**) غازه بقول آصفیه (فارسی)
اسم مذکر گلگونه ۔ ایک قسم کا خوشبو دار سرخ پوڈر
جو فارس کی عورتیں اکثر سرخی کے واسطے رخسارہ پر
مل لیا کرتے ہیں ۔ ابٹنا ۔ ابٹن ۔

بهرامه بقول برهان و جامع بر وزن شهنامه
(۱) جامهٔ سبز را گویند و (۲) بمعنی ابریشم و (۳)
بید مشک را نیز گویند صاحب سروری بذکر معنی
دوم و سوم فرماید که در تحفة السعادة (۴) بمعنی
شعر سرخ هم آمده (**شاعر**) کفن حلّه شد کرم
بهرامه را ٭ که ابریشم از جان کند جامه را ٭ صاحب
جهانگیری بحوالهٔ اختیارات بدیعی گوید که بید مشک
است که آن را گله موش نیز گویند و معرب این ۔
بهرآمج ۔ صاحب رشیدی بر معنی دوم و سوم
قانع ۔ صاحب ناصری بذکر معنی دوم و سوم بحواله

ختم شد جلد دوازدهم